بعون صناع محسن مکان فضل و خلاق زمین و زمان

زر کامل عیار

ترجمہ

معیار الاشعار

مطبع منشی نولکشور میں [illegible] طبع [illegible] چھپا ہوا



بعد حمد و سپاس خدای عز و جل و نعت حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ نبی مرسل و منقبت
شیر خدا علی مرتضی علیہ التحیۃ و الثنا و مدحت ائمہ ہدی ارکین شریعت غرا کہتا ہی فقیر حقیر سید
مظفر علی اسیر کہ در ینولا اکثر دوستان صادق الولا اور آشنایان با صدق و صفا فقیر خانہ
مین جمع ہوئے اور بیشتر تذکرہ اشعار اردو اور ابیات فارسی کا اور مسائل علم عروض اور قوافی کا
باہمدیگر رہا چنانچہ صحیفہ رشیقہ اعنی کتاب معیار الاشعار تصنیف عالم کامل فخر اماجد و اماثل رئیس الحکما
و اسناد الکملا محقق طوسی علیہ الرحمہ کہ اسی صناعت مین ہے اور اوسپر بعضے کملاے اصحاب خلت و
براعت نے اعنی مولوی سعد اللہ صاحب نے حاشیہ لکہا ہے اور انصاف کو بالاے طاق رکہہ کر جابجا
اعتراض کیے ہین اور شرح شیخ مہدی علی زکی مشتہر بہ ملک الشعرا کی بہی ہر بار صحبت مین پڑہا گیا
بعضے مطالب زیادہ حاشیہ اور شرح سے ذہن مین آئے اور معلوم ہوا کہ بعض مقامات کتاب کے
صحت سے بہی رہ گئے ہین لہذا بہ تکلیف بعض احباب اور بمفاد و کان حقا علینا نصر المومنین حق العباد
مطالب لو وہ کہن عبارت اردو مین بطریق ترجمہ لکہے اور نام اسکا زر کامل عیار در ترجمہ معیار الاشعار رکہا

اور کہین کہین عبارت حاشیہ و شرح بھی بعینہ لکھہ دی اسلیے کہ دریافت کرنا اوسکا مبتدیونکو سہل ہو
اور جس جس مقام مین عبارت متن پیچیدہ اور حاشیہ و شرح مین بسبب عدم فہم کے خلاف واقع ہو گیا ہے
منتہیون پر حال اوسکا منکشف ہو جاوے طرز تحریر یہہ ہے کہ میم اشارہ عبارت متن کا اور تے
عبارت اپنے ترجمے سے اور حے نشان عبارت حاشیہ کا اور شین علامت شرح کی وباللہ التوفیق
م الحمد للہ حمد الشاکرین والصلوٰۃ علی محمد سید المرسلین وآلہ الطاہرین ت سب تعریفین ثابت ہین
واسطے خدا تعالے کے تعریفین شکر کرنے والون کی اور درود کاملہ نازل ہووے پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے جو سردار انبیاے مرسل کے ہین اور اوپر اونکی اولاد کے جو طاہر ہین معلوم ہو کہ حمد الشاکرین
مفعول مطلق ہے اور منصوب اور حمد مین مقابلہ نعمت کا ضرور نہین ہے اور شکر مین مقابلہ نعمت کا
ضرور ہے پس جو حمد کہ بمقابلہ نعمت ہے البتہ افضل حمد ہے اور انسان نعمت آلہی سے کسی وقت خالی
نہین علی الخصوص وقت تالیف کہ قوت تالیف بھی عمدہ نعمت آلہی ہے حمد ستودن اور ستایش
اور صلوٰۃ دعا اور رحمت اور آمرزش اور آل بالمد فرزندان تینون لغت منتخب سے م اما بعد این مختصری
در علم عروض و قوافی شعر تازی و فارسی کہ بالتماس بعضی دوستان مرتب کردہ شد وآنرا معیار الاشعار
نام نہادہ آمد ت یہہ ایک رسالہ مختصر علم عروض اور علم قوافی شعر عربی و فارسی مین ہے کہ بالتماس
بعضے دوستون کے مرتب کیا گیا اور نام اوسکا معیار الاشعار رکھا عروض بالفتح نام ایک علم کا ہے
کہ میزان شعر موزون اور ناموزون ہی منتخب سے اور عروض کرسول بمعنی معروض اور صلہ اوسکا
محذوف یعنے معروض علیہ کسواسطے کہ اشعار کو اوس پر عرض کرتی ہین کہ موزون ناموزون سے
جدا ہو کذا فی القاموس اور وجوہ تسمیہ عروض رسالہ سیفی وغیرہ رسالہ ہاے عروض مین بکثرت لکھے
ہین مگر بہتر سب سے یہی ہے جیسا ذکر ہوا اور قوافی جمع قافیہ اور قافیہ بمعنی از پی روندہ ہے
اور اوسکو قفو سے لیا ہے بمعنی از پی رفتن جو بیشتر یہہ قافیہ پیچھے باقی الفاظ یا پیچھے اکثر باقی الفاظ کے
واقع ہوتا ہے گویا پیچھے اونکے جاتا ہے لہذا قافیہ نام رکھا اور اصطلاح مین عبارت ہے
اوس سب سے جو تکرار پائی الفاظ متشابہۃ الاواخر مین یا ایک لفظ متغایر المعانی مین اواخر مصاریع
یا ابیات کذا فی الغیاث اور رسالہ عطائی و دیگر رسائل قافیہ اور معیار بالکسر پیمانہ و اندازہ و چاشنی
گرفتن زر و سیم وآلہ راست گرفتن ترازو منتخب اور کشف سے م و این مختصر مشتمل بر مقدمہ و دو فن است

مقدمہ در بیان ماہیت شعر و ذکر صناعتی کہ شعر را بدان تعلق باشد و آن سہ فصل ست فصل اول در حد شعر و تحقیق آن ست اور اس مختصر مین ایک مقدمہ اور دو فن ہین مقدمہ بیان ماہیت شعر مین اور ذکر صنائع مین کہ شعر سے تعلق رکھتے ہین اوسمین تین فصلین ہین فصل اول تعریف اور تحقیق شعر مین

مقدمہ بالضم میم و کسر دال مشدد پیش روندہ ہے یا وہ مطلب جو پیشتر کہا جاوے واسطے آسانی مطالب آیندہ کے کذا فی المدار و الموید و المنتخب و الغیاث اور ماہیت بکسر ہا و تشدید یا تحتانی بمعنی حقیقت شی مستعمل ہے اور یہہ مصدر جعلی ہے تراشیدہ اہل منطق اور اہل حکمت کا اور معنی لفظی ماہیت کی حیثیت این عن ہین مرکب با ما موصولہ اور لفظ ہی سے بکسر ہا و فتح یا ضمیر مونث و اسکے یا و یا مشدد علامت جعل ہے اور تا مصدری مگر یا لفظ ہی بسبب اجتماع یا ات حذف ہو گئی ہے کذا فی الغیاث اور صناعت بکسر اول پیشہ اور کام اور اصطلاح مین اطلاق اوسکا علم پر شائع ہے کذا فی الصراح والمنتخب والکشف اور حد بفتح و تشدید دال حائل میان دو چیز اور نہایت اور کنارہ ایک چیز کا اور اصطلاح منطق مین تعریف شی بذاتیات جیسے کہ تعریف انسان کی بحیوان ناطق بخلاف رسم کے کہ وہ تعریف ہے بعرضیات جیسے کہ تعریف انسان کی بماشی ضاحک غیاث سے ہم شعر نزد منطقیان کلام مخیل موزون باشد و در عرف جمہور کلام موزون مقفے ات شعر نزدیک منطقیون کے کلام مخیل معتدل ہے اور عرف جمہور مین یعنی نزدیک شعرا کے کلام موزون بوزن عروضی اور مقفے ہے کلام سخن گفتن و سخن منتخب سے اور مخیل خیال کردہ شدہ جس سے تخئیل ہو مقفے وہ کلام جو قافیہ رکھتا ہو اور معنی ان لفظون کے آیندہ متن مین مفصل مرقوم ہین لکھنے صاحب حاشیہ نے یہہ شبہہ کیا ہے قولہ مخیل موزون باید دانست کہ وزن نزد منطقیان از امور مقصودہ بالذات نیست آرے از امور مقصودہ بالعرض ست کہ معین و مفید نحوی از تخئیل باشد کہ مقصود بالذات است و ازینجاست کہ شیخ در منطق الشفا آوردہ لا نظر للمنطقی فی شی من ذلک الا فی کونہ کلاما مخیلا و در جای دیگر گفتہ انما ینظر المنطقی فی الشعر من حیث ہو مخیل و لہذا بعضی قدما وزن را داخل حد شعر نکردہ اند چنانکہ محقق خود در اساس الاقتباس میگوید بعضی قدما کلام مخیل را شعر گفتہ اند اگرچہ وزن حقیقی نداشتہ باشد چنانکہ بعضی اشعار یونان ست و در دیگر لغات قدیم مانند عبری و سریانی و فرس ہم وزن حقیقی اعتبار نکردہ اند و اعتبار وزن حقیقی اول عرب را بودہ و دیگر امم متابعت ایشان کردہ اند و نظر منطقی خاص است بہ تخئیل و وزن را ازان جہت اعتبار کنند کہ بوجہی اقتضای تخئیل کند و صناعت منطق ہا حیثیت بالذات

(حواشی بین السطور: عارضی کے سبب سے ۱۲ — معقولیت کلام ۱۲ — مثل وزن وغیرہ ۱۲ — عرض تخئیل سے نہ از وزن ۱۲ — بیان کرنے والے ۱۲ — ہنسنے والا ۱۲ — برابر ۱۲ — اور تعریف ۱۲ — اغراض ۱۲ — منطقی ۱۲)

از تخییل شعر ست و بالعرض از دیگر احوال تمہ کلامہ اور صاحب شمس نے اوسکا جواب یون لکھا ہے شعر
باید دانست کہ شعر جزوی از اجزای منطق ہست زیرا کہ قیاس را از علم منطق بر پنج نوع قسمت کردہ اند و شعر ہم
جزوی از ہمان اجزای پنجگانہ ہست و این بجہت مناسبت تخییل ست تمہ کلامہ پس کیفیت جواب کی ظاہر ہے
اس وجہ سے کہ یہہ عبارت خارج از بحث ہے اور اعتراض سے بالکل تعلق نہین رکھتی بہر کیف فقیر نے
اس باب مین قصہ مولوی عبدالرزاق صاحب کی خدمت مین لکھا اور مولویصاحب موصوف نے جواب
اوسکا یون لکھہ بھیجا کہ فی الواقع شعر در اصطلاح منطقیین کلام مخیل کہ باعث انبساط النفس یا انقباض باشد
ہست پس مراد از لفظ موزون عرف عام یعنی دلچسپ گرفتہ نہ متعارف صرفیان و عروضیان پس این شبہہ
شبہہ محض ہست و بس اور جناب سید علی محمد صاحب خلف الرشید جناب قبلہ و کعبہ مجتہد العصر والزمان دام اللہ ظلہم
نے اس جگہہ یہہ عبارت تحریر فرمائی ہے کہ کبھی اطلاق تخییل کا اوس مقام پر ہوتا ہے کہ ایک شی انسان کے
خیال مین گذری چنانچہ یہہ معنی لغوی ہین اور کبھی تخییل سے یہہ مراد ہوتی ہے کہ اثر کرے سخن نفس مین
از روے انقباض یا انبساط کے چنانچہ یہہ معنی اصطلاحی ہین اور وزن کے معنے لغت مین معتدل کے بھی
آئے ہین چنانچہ کتاب مجمع البحرین مین تفسیر آیہ وانبتنا فیہا من کل شی موزون سے لکھے ہین اور عرف عام
مین کہتے ہین قد موزون اور بنا بر اصطلاح جمہور شعرا کے ایک ہیات ہے تابع نظام حرکات و سکنات وغیرہ
کی چنانچہ انشاء اللہ تعالے معلوم ہوگا جب یہہ تمہید ہ پس معلوم ہو کہ یہہ شبہہ جب ہوتا ہے کہ تخییل اور
وزن کے معنی اصطلاحی ہون اور اگر تخییل سے مراد معنی لغوی ہون اور موزون سے مراد معتدل و بہ معنی
تمام عبارت کے یہہ کہین کہ شعر بنا بر اہل منطق کے کلام مخیل یعنے خیال کردہ شدہ اور معتدل ہی جس مین
تطویل یا اجمال مضر نہو فہم مطالب مین اور یہہ کلام البتہ اثر کریگا نفس مین بہ انقباض یا بہ انبساط یا یہہ کہ
تخییل کے معنی اصطلاحی ہون مگر تجرید کرین اوس سے معانی کو بعد ازان اوس لفظ کو ذکر کرین کہ وہ دلالت کرے
اون معنون پر چنانچہ و تقشعر منہ جلود الذین الایہ مین تجرید کی ہے پس بنا برین اعتراض مذکور مرفوع اور
شبہہ مسطور مدفوع ہے فقال لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا تم اور فقیر کے ذہن مین یہہ آتا ہے
کہ اس تکلف اور تاویل کی حاجت نہین شعر کے واسطے وزن ضرور ہے اور یہی وزن فارق ہے درمیان
نثر و نظم کے ورنہ کلام مخیل دونون مین چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے ما علمناہ الشعر یعنی نہین سکھایا ہم نے پیغمبر
صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو شعر شک نہین کہ کلام خدا مین بھی شعر سے مراد کلام موزون ہے نہ منطقی کو

غرض اور بحث قضایا ہی تخئیلیہ سے ہے نظم ہو خواہ نثر مگر تعریف نظم اور نثر کی اوسکے نزدیک بھی علاحدہ علاحدہ ہے
نثر فقط کلام مخیل ہے اور نظم کلام مخیل موزون جو اہل عروض کے نزدیک ہے مگر بحث وزن سے کام اہل عروض کا
ہے نہ کام اہل منطق کا جیسا کہ مثلاً نغمہ جب ذکر اسکا علم فقہ مین ہوگا فقیہ کو غرض اور بحث اوسکی حلال او
حرام مین ہوگی مگر جب تعریف نغمہ کی فقیہ سے پوچھیے وہی تعریف نغمے کی کریگا جو اہل موسیقی نے کی ہے
اگرچہ اوسکو غرض اور بحث اوس سے نہین ہے وہ کام اہل موسیقی کا ہے پس محقق علیہ الرحمہ تعریف شعر یون
فرماتے ہین کہ شعر نزد منطقیان مخیل موزون ہے غرض اور بحث منطق بیان نہین کرتی اور شک نہین کہ اگر
قید موزون کی نہو نثر بھی نظم مین داخل ہوجائے کہ کوئی کلام تخییل سے خالی نہین نظم ہو خواہ نثر اور حال
اہل منطق کا اس باب مین یہہ ہے کہ متقدمین اونہین دو فرقے ہین بعضون نے فقط کلام مخیل کو شعر کہا ہے
اور اونکو اپنے مطلب سے مطلب ہے اور فرقہ ثانی نے وزن کو معتبر جانا ہے تا فارق ہو درمیان نثر اور
نظم کے چنانچہ یہہ دعوی ہمارا عبارت معترض سے کہ لہذا بعضے قدما وزن را داخل حد شعر نکردہ اند او عبارت
اساس الاقتباس سے کہ بعضے قدما کلام مخیل را شعر گفتہ اند اگرچہ وزن حقیقی نداشتہ باشد صاف پیدا ہے
کسواسطے کہ جب کہا بعض قدما نے اعتبار نہین کیا لازم آیا کہ بعض دیگر نے اعتبار کیا ہے اور متاخرین
اہل منطق کا یہہ حال ہے کہ کل اونکے وزن کو اعتبار کرتے ہین بلکہ قافیے کو بھی چنانچہ عبارت شرح
تجرید کی یہہ ہے متن والشعر من الصناعات وہو عند القدماء کلام مخیل وعند المحدثین کلام موزون متساوی الارکان
المقفی شرح الشعر صناعة من الصناعات وہو عند القدماء کل کلام مخیل یقتضی للنفس انبساطا او انقباضا اما المحدثون
فالشعر عندہم کلام موزون متساوی الارکان مقفا دوسری جگہہ شرح مذکور مین یون لکہا ہے والشعر التام یحاکی
بالکلام المخیل بالوزن وبالنغمة المناسبة ان قارنہا والکلام یحاکی اما بالالفاظ او بالمعانی او بہما اور وزن
کی بھی کئی صورتین ہین وزن صرفی اور وزن موسیقی اور وزن عروضی اور سوا اسکے اعتدال بھی ایک وزن ہے
چنانچہ عبارت شرح تجرید کی یہہ ہے واما فی الامم القدیمة من الیونانیین والعبرانیین والسریانیین فلم
ینقلوا عن قدمائہم شعرا موزونا بہذہ الاوزان العروضیة بل باوزان ہی بالنثر اشبہ وقوافیہا غیر متفقة
اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ قدما جنکے نزدیک شعر فقط کلام مخیل ہے وہ بھی اعتدال کو داخل حد
جانتے ہین وہ بھی ایک وزن ہے پس ان دلیلون سے نزدیک متامل کے پیدا ہے کہ شعر کو وزن سے
چارہ نہین اور اہل منطق بھی اوسکو داخل حد جانتے ہین ہرچند غرض اور بحث اونکو تخییل سے ہے بس

قول محقق صحیح ٹھہرا فقال م اما کلام الفاظی باشد مؤلف از حروف که بحسب وضع بر معنی مقصوده دال باشد
و شعر بی الفاظ تصور نتوان کرد و اگر کسی به تکلف فعلی غیر ملفوظ را مانند حرکتی از دست یا بچشم مثلاً جزوی
از اجزای شعر گرداند حکم آن فعل حکم الفاظ باشد ازان جهت که مشتمل باشد بر حدوث صوتی یا خیال صوتی
دال بر مرادی ت پس کلام الفاظ ہین مؤلف حروف سے کہ بحسب وضع معنی مقصودہ پر دال ہون اور
شعر بی الفاظ نہین ہو سکتا اور اگر کوئی بہ تکلف ایک فعل غیر ملفوظ کو مثل حرکت دست یا حرکت چشم کی
ایک جزو اجزای شعر سے مقرر کرے حکم اوسکا حکم لفظ کا ہے کہ حدوث صوت یا خیال صوت اوسمین
ایک مراد پر شامل ہے پس کلام کے معنی لغوی سابق لکھے گئے اور اصطلاح اہل نحو مین لفظ ہے
متضمن دو کلمہ یعنی مرکب دو اسم سے یا فعل سے اور اسم سے کہ نسبت ایک کی دوسرے سے ہو
اسطرح کہ فائدہ تام دے جیسے زید قائم اور قام زید منتخب و غیاث سے اور مراد حروف سے حروف تہجی
ہین اور مثال فعل غیر ملفوظ کی جسکو حکم لفظ مین کہا ہے یہہ ہے مثلاً کوئی یہہ مصرع ع مردی
از خانہ برون آمد و گفتا اور اشارہ آنکھہ سے کرے معنی اوسکے یہہ ہوے گہیا یا ہاتھہ ہاتھہ پر مارے
معنی اوسکے یہہ ہوے کہ بزن پس یہہ حدوث صوت یعنی ہاتھہ پر ہاتھہ مارنا اور یہہ خیال صوت یعنی
آنکھہ سے اشارہ کرنا چونکہ دال ایک مراد پر ہے حکم لفظ مین ہے مگر یہہ بھی تکلف سے خالی نہین
حاشیہ کا مطلب اسی قبیل سے ہے مگر شارح نے اسکو خلاف ٹھہرایا ہے عبارت اوسکی یہہ ہے ش
مطلب متن از فہم صاحب میزان رو گرفتہ و بزعم مصنف براہ دور از معانی رفتہ اللهم ارنی حقائق الاشیاء
کما ہی باید دانست کہ مراد مصنف اینست کہ آن حرکت دست یا چشم مثلاً بجهت اشتمال بر حدوث صوت
یا خیال صوت کہ دال بود بر مرادی در حکم لفظ باشد اما بحرکت دست حدوث صوت چنانکہ درین مصرع
ع مردی بدر خانہ ما زد دستک پس لفظ دستک ذکر نسازند و دست بر دست زدہ مفهوم مراد گیرند
و خیال صوت بحرکت دست یعنی آوازی پیدا نباشد چنانکہ درین مصرع ع کہ مرا با تو ہیچ کار نماند و دست را
دو بار حرکت دہند کہ لفظ برو برو ازان مراد بود اما بحرکت چشم حدوث صوت راست نیاید پس خیال
صوت می شاید چنانکہ درین مصرع ع گفتم کہ بجانم نگری گفت + و پس از لفظ گفت اشارہ بحرکت چشم
نماید کہ لفظ بچشم بہ خیال در آید و دلالت این حرکات بر مدلولات وضعی غیر لفظی باشد و این ہم از تکلف
خالی نباشد چنانچہ مصنف ہم اشارہ بآن نمودہ تم کلامہ ظاہر ہے کہ حاصل دونون عبارتون کا ایک ہی ہے

معلوم ہوتا ہے یا مطلب شارح کا کچھہ اور تھا مگر بیان درست نہو سکا بہرکیف یہہ مقام چندان وقت طلب
نہین ہے ہم وہمچنین الفاظ مہمل بمعنی رد اگرچہ مستجمع وزن وقافیہ باشد از قبیل شعر نشمرند یہہ فقرہ
عطف ہے اوس قول پہ کہ شعر بی الفاظ تصو نتوان کرد یعنی جیسے شعر بے الفاظ نہین ہوتا اسیطرح
الفاظ مہمل بمعنی کو اگرچہ موزون اور مقفیٰ ہون قبیل شعر سے نہین گنتے مہمل لغت مین بضم اول و
میم ثانی مفتوح فرو گذاشتہ شدہ اور متروک اور بیکار رہا ہوا کشف اور غیاث سے اور اصطلاح مین
جو کلام کہ معنی نرکھتا ہو اور ایک تذکرے مین لکھا ہے کہ کسی امیر نے کسی شاعر سے کہا کہ دو چار شعر ایسے
کہو کہ فقط الفاظ جمع ہون اور معنی اونکے کچھہ نہون تا سامع اشتباہ مین پڑین اوس بزرگ نے
انتہا حالا مرفی البدیہہ تین شعر کہے ایک اونمین سے یہہ ہے ۔ روزی کہ در بدخشان یخ بر چپار بندد ؛؛
نالودہ دشتی خلخال بار گردد ؛؛ پس ایسے کلام مہمل بمعنی کو شعر نکہنا چاہیے ہم وحکم ہذیانات اہل مجون وہزل
کہ بر الفاظ مہمل مشتمل باشد ودر نظم ایراد کنند حکم الفاظ معنی دار باشد ازان جہت کہ مراد ایشان بحسب قصد
ایشان ازان الفاظ حاصل آید پس کلام شعر را وغیر شعر را بجاے جنس است اور حکم بیہودہ گویون
اہل مجون اور اہل ہزل یعنی بیباکون اور گستاخون کا کہ مشتمل بالفاظ مہمل ہون اور نظم مین وارد کرین
حکم الفاظ معنی دار کا ہے اس جہت سے کہ مراد اونکی موافق اونکے قصد کے اون الفاظ سے حاصل ہے
پس کلام شعر اور غیر شعر کو بجاے جنس ہے ہذیان لغت مین بفتحتین اور ذال معجمہ سخن بیہودہ کہنا
بیہوشی مرض مین کذا فی المنتخب الصراح والغیاث اور مجون لغت مین بالضم کالدخول بمعنی بیباکی پس
اگرچہ ہذیان کلام بیہوشی اور ہزل سخن بیہودہ ہے مگر الا اصطلاح مین ہزل اور ہذیان دونون کلام
مسخرگی کو کہتے ہین جیسا کہ کلام جعفر زٹلی کا کہ مشہور ہے اور اشعار میر انشاء اللہ خان کے ہجو مولوی
فائق مین شعر چہ خوش گفت فائق شاعر غرا ؛؛ کہ چون ذہن من ذہن رسا نباشد ؛؛ بمقام شعر چو مفرد
افتد ؛؛ تشدید صحیح جزا نباشد ؛؛ نقل اسکی زبانی مولوی فائق کے یون ہے کہ مینے ایک شعر
کسی وزن مین کہا تھا اوس مین یہہ لفظ مشدد تھا میر انشاء اللہ خان نے اعتراض کیا اور مرزا قتیل بھی
اس مین شریک اونکے ہوئے مینے سند قاموس وغیرہ کتب لغت سے لکھہ بھیجی انشاء اللہ خان نے
خفیف ہو کر چند شعر میری ہجو مین لکھے مینے بھی ایک رسالہ اون دونون کی ہجو مین لکھا کہ جواب ترکی
ترکی شعر آخر اوسکا یہہ ہے ۔ شعر ۔ چون این رسالہ واقع وصل دو شاعر است ؛؛ زین رو چہ نام او شدہ یک گز دو فاختہ

صاحب میزان نے بھی شعر انشاء اللہ خان کا لکھا ہے مگر ایک مصرع کہین کا اور ایک مصرع کہین کا
آمدم بر مطلب فرمایا محقق علیہ الرحمہ نے کہ کلام شعر اور غیر شعر کو یعنی نظم و نثر کو بجاے جنس ہے یعنی
معنی جنسی کے صادق ہین مگر جنس حقیقی نلکھا چاہیے اسواسطے کہ مرکب مین دریافت کرنا معنی جنس کا
عسیر اور دقیق ہے چنانچہ کتاب مسلم العلوم مین مولف نے یہہ عبارت ہے لاکن فی المرکب تحصیل
معنی الجنس عسیر و دقیق وفی البسیط تنقیح المادۃ متعسر و مشکل فان ابہام المعین وتعیین المبہم امر عظیم انتہی لہذا
علیہ الرحمہ نے احتیاطا کلام کو بجاے جنس کہا قال رح قولہ بجاے جنس یعنی بجاے آنکہ جنس
نماید پس مراد ازان همین جنس است هم اما تخییل تاثیر سخن باشد در نفس بر وجهی از وجوه مانند بسط یا قبض
و شبہہ نیست کہ غرض از شعر تخییل ست تا حصول آن در نفس مبدء صدور فعلی شود از و مانند اقدام بر کاری
یا امتناع ازان یا مبدء حدوث ہیأتی شود در و مانند رضا یا سخط یا نوعی از لذت کہ مطلوب باشد الا آنکہ
تخییل را حکماء یونان از اسباب ماہیت شعر شمرده اند و شعراء عرب و عجم از اسباب جودت او
می شمرند پس بقول یونانیان از فصول شعر باشد و بقول این جماعت از اعراض و بمثابہ غایت است
لیکن تخییل تاثیر کرنا سخن کا ہے نفس مین کسی وجہ سے مانند بسط کے یا قبض کے کہ دل خوش ہو جاے
یا رنجیدہ ہو جاے اور شک نہین ہے کہ غرض شعر سے بھی تاثیر سخن ہے تا حاصل ہونا اوسکا نفس مین منشا صدور ایک
فعل کا ہو مثل اقدام کے ایک کام پر یا امتناع کی اوس سے یا مبدء پیدا ہونے ایک ماہیئت کا نفس مین مانند رضا کے
یا ناخوشی کی یا کسیطرح کی لذت کہ مطلوب ہو مگر اس تخییل کو حکماء یونان اسباب ہیئت شعر سے کہتے ہین اور شعراء عرب
اور عجم اسباب حسن شعر سے سمجھتے ہین پس بقول یونانیان یہہ تخییل فصول شعر سے ہے اور بقول شعرا بمنزلہ غرض اور غایت
شعر سے لیکن معنی تخییل کے لغت سے قبل ازین لکھے گئے اور بسط بالفتح بمعنی فراخی صراح سے اور بمعنی گستردن غیاث سے
اور مراد اوس سے انبساط نفس ہے اور قبض بفتح اول اور سکون ثانی گرفتن اور گرفتگی غیاث سے اور مراد اوس سے
انقباض نفس ہے اور مبدء بفتح صیغہ اسم ظرف ثلاثی مجرد سے جگہہ آغاز کرنے اور آشکارا کرنے کی
اور بضم اور دال مہملہ مکسورہ اور بعد اوسکے ہمزہ صیغہ اسم فاعل کا باب افعال سے آغاز
کرنے والا اور پیدا کرنے والا اور بضم اور دال مہملہ مفتوحہ صیغہ اسم ظرف کا
باب افعال سے جگہہ آغاز اور آشکارا کرنے کی کذا فی الغیاث اور اقدام بکسرہ پیش روی کرنا کسی کام مین غیاث سے
اور ہیئات بر وزن خیرات بنجانا اور شکل اور صورت کشف اور غیاث سے اور رضا بالکسر خوشنودی ... اور

بفتح خوشنود ہونا کشف اور صراح اور مؤید سے اور صاحب منتخب نے دونون لفظ بالفتح لکھے ہین غیاث
سے اور سخط بالفتحتین اور خاء معجمہ خشم و غضب [illegible] مؤید سے اور منتخب مین بالضم اور بفتحتین ہے
اور صراح مین بضم اور بفتح اور سکون ثانی اور جودت بفتح نیکی اور نیک ہونا اور خوبی ہر چیز کی منتخب
اور کشف اور شرح نصاب اور غیاث سے اور فصل بالفتح جدا کرنا اور جدا ہونا اور اصطلاح منطق مین
وہ چیز کہ تمیز دے ایک شی کو مشارکات ذاتیہ سے اور واقع ہو جواب ای شی ہو فی ذاتہ مین جیسے کہ لفظ ناطق
تمیز دیتا ہے انسان کو اور حیوانون سے کہ شریک اوسکے ہین حیوانیت مین غیاث سے مثال اوسکی
جو نفس مین انبساط پیدا کرے مصرع شراب سرخ چون یاقوت سیال * مثال اوسکی جو نفس مین انقباض
پیدا کرے مصرع عسل تلخ و منقوع چون نگس ہا * مثال اوسکی جو نفس مین منشاء اقدام کار کا ہو
سعدی کہتا ہے بیت خواہی کہ خدای بر تو بخشد * با خلق خدای کن نکوئی * یا اشعار رجز وقت
جنگ نظامی کہتا ہے بیت ز راجہ منم پیل فولاد خای * کہ بر پشت پیلان کشم پیلپای * درم
پہلوی پہلوانان بہ تیغ * خورم گردہ گردنان بیدریغ * مثال اوسکی جو نفس مین باعث امتناع
کار کا ہو سعدی کہتا ہے بیت الا تا نخواہی بلا بر حسود * کہ آن بخت برگشتہ خود در بلاست * چہ حاجت
کہ با وی کنی دشمنی * کہ وی را چنین دشمن اندر قفاست * مثال اوسکی جو نفس مین ممہد رضا ہو
سعدی کہتا ہے بیت رشکم آید چو کسے سیر نگہ در تو کند * باز گویم کہ کسے سیر نخواہد بودن * یا اشعار
مدح جیسا کہ ناصر علی نے مدح ذو الفقار خان مین ایک مطلع پڑہا وہ ایسا خوش ہوا کہ لاکھہ روپے
صلہ مین دیے مطلع ای شان حیدری ز جبین تو آشکار * نام تو در نبرد کند کار ذو الفقار * مثال
اوسکی جو نفس مین باعث سخط ہو سعدی کہتا ہے بیت بہ تیشہ کس نخراشد ز روی خارا گل *
چنانکہ بانگ درشت تو میخراشد دل * یا اشعار ہجو کہ باعث سخط ہین اوسکو کہ جسکی ہجو ہے جیسے یہ
بیت تا میر آفتاب ترا خواند روزگار * خورشید سر برہنہ بر آمد ز کوہسار * مثال اوسکی کہ جس سے
نفس کو لذت حاصل ہو اور لذتین بہت سی ہین از انجملہ ذکر عیش و نشاط کا حافظ کہتا ہے بیت
ساقیا برخیز دردہ جام را * خاک بر سر کن غم ایام را * ہم و اما وزن سیاقی ست تابع نظام ترتیب
حرکات و سکنات و تناسب آن در عدد و مقدار کہ نفس ازو ادراک آن ہیات لذتی مخصوص یابد کہ انرا
در ین وضع ذوق خوانند و اما وزن ایک شکل ہے تابع نظام ترتیب حرکات اور سکنات کی

اور اوسکے مناسبت کے عدد مین اور مقدار مین کہ نفس اوسکے دریافت کرنے سے ایک لذت مخصوص
پاتا ہے کہ اوسکو اس جگہہ ذوق کہتے ہین پس مناسبت عدد کی یہہ ہے کہ مثلاً حروف اور حرکات
اور سکنات دونون مصرعون مین برابر ہون اگرچہ حرکات مختلف ہون اور کہین ایک ساکن اور
کہین دو ساکن ہون اور مناسبت مقدار کی یہہ ہے کہ مثلاً عروض مین فعلن ہو اور ضرب مین فعلان
یا عروض مین فعِلن ہو اور ضرب مین فعلتن یہہ مناسبت سے خارج نہین جسوقت ایسی حرکات اور سکنات مناسب
کمیت اور کیفیت مین واقع ہونگی اون سے ایک تشکل پیدا ہوگی کہ اوسکا نام وزن ہے اور اوس وزن
مقدار ۱۲
کے ادراک سے نفس جو لذت اوٹھائے گا اوسکو ذوق کہین گے ہم و موضوع آن حرکات و
سکنات اگر حروف باشد آنرا شعر خوانند والا آنرا ایقاع خوانند چنانکہ فطرت نفس را در ادراک آن ہیات
مدخلی عظیم ست و باین سبب بعضی مردم در ہر یکے از شعر یا ایقاع بحسب فطرت صاحب ذوق باشند
و بعضی نباشند و از صنف دوم بعضی را امکان تحصیل آن باشد باکتساب و بعضی را نبود و عادت را ہم
اموختن ۱۲
دران باب مدخلی تمام است و باین سبب اوزان اشعار و ایقاعات مستعمل بحسب اختلاف امم مختلف است
اور محل عرض اون حرکات اور سکنات کا اگر حروف ہون اوسکو شعر کہتے ہین اور اگر سوا حروف کے
یعنی اصوات مزامیر وغیرہ ہون اونکو ایقاع کہتے ہین اور فطرت نفس کو اوسکے ادراک مین دخل تمام
بانسلی وغیرہ ۱۲
ہے اسی سبب سے بعضے آدمی بحسب فطرت شعر یا ایقاع مین صاحب ذوق ہوتے ہین اور بعضے
نہین ہوتے اور قسم دوم سے یعنی جو صاحب ذوق نہین ہوتے اونمین سے بعضونکو امکان تحصیل
باکتساب ہے اور بعضونکو امکان تحصیل باکتساب بھی نہین ہے اور عادت کو بھی اس مین دخل تمام
ہے اور اسی باعث سے اوزان شعر اور ایقاعات مستعملہ موافق اختلاف امم کے مختلف ہین مثلاً
اکثر اوزان عرب مین مستعمل اور خوشنما ہین عجم مین مستعمل اور خوشنما نہین اور بیشتر اوزان عجم مین مستعمل اور خوشنما ہین عرب مین
متروک ہین ایقاع لغت مین واقع کرنا اور جنگ مین ڈالنا ہے منتخب سے اور اصطلاح موسیقی
مین تال اور اہل کلام کے نزدیک مطلق صوت حرفی ہو یا غیر حرفی مگر محقق علیہ الرحمہ کو اس جگہہ
علما ۱۲
بیان وزن شعر منظور ہے نہ تعریف ایقاع لہذا وزن کو منقسم کیا طرف شعر اور ایقاع یعنی تال کے
ہم وزن اگرچہ از اسباب تخییل ست و ہر موزون بوجہے از وجوہ مخیل باشد و اگرچہ ہر مخیلی موزون
باشد اما اعتبار تخییل دیگر ست و اعتبار وزن دیگر و نیز اعتبار وزن از ان جہت کہ وزن ست دیگر ست

وازان جہت کہ اقتضای تخییل کند دیگرست اور وزن اگرچہ اسباب تخییل سے ہے کسواسطے کہ وزن
سے بھی ایک ذوق جدید طبیعت کو حاصل ہوتا ہے اور ہر موزون کسی وجہ سے مخیل ہے یعنی ہر کلام
موزون غنا اور شطح وغیرہ تاثیرات سے خالی نہین اگرچہ ہر مخیل موزون نہین ہے کسواسطے کہ تخییل نثر سے
بھی حاصل ہے مگر اعتبار تخییل کا اور ہے کہ وہ تابع تاثیر سخن ہے نفس مین اور اعتبار وزن کا اور ہے
کہ وہ تابع نظام ترتیب حرکات وسکنات ہے اور اعتبار وزن کا اس جہت سے کہ وزن ہی اور ہے
اور اس جہت سے کہ اقتضائے تخییل کرتا ہے اور ہے کہ بوجہ وزن اوسکو موزون کہتے ہین اور بوجہ تخییل
کلام مخیل پس وزن خاص اور تخییل عام ہے کہ کوئی کلام موزون تخییل سے خالی نہین اور کلام مخیل شعر بھی
ہے هم و باتفاق وزن از فصول ذاتی شعر ست الا آنکہ بسیا تہا باشد کہ تناسب آن تام نباشد و نزدیک
باشد بتام مانند اوزان خسروانی بہا و بعضی لاسکوی ہیا و شاید کہ بعضی احم آنرا بسبب مشابہت باوزان
شعر شمرند و بعضی بسبب عدم تناسب حقیقی نشمرند پس ازین جہت در اعتبار وزن باشد کہ خلاف افتادہ
ست اور باتفاق حکما اور شعرا کے وزن فصول ذاتی شعر سے ہے یعنی شعر کو تمیز دیتا ہے اور جدا کرتا
ہے نثر سے مگر اوس وزن کی صورتین ہین کہ مناسبت اوسکی تام نہو اور نزدیک ہو ساتھ مناسبت
تام کے مانند اوزان خسروانی اور بعضی اوزان آواز لاسکوی کے اور کبھی بعضے لوگ اوسکو بسبب مشابہت
کے اوزان شعر سے جانتے ہین اور بعضے بسبب عدم تناسب حقیقی کے وزن شعر سے نہین جانتے
پس اس جہت سے کبھی اعتبار وزن مین اختلاف پڑتا ہے پس لاسکوی بفتح سین و کاف و کسرہ واو
اور یائے معروف نام ایک چھوٹے جانور کا ہے کہ خوش آواز ہوتا ہے جہانگیری سے اور برہان سے اور
خسروانی ایک لحن ہے مصنفات باربد مطرب سے کہ نثر مسجع ہے مدح خسرو پرویز مین جہانگیری سے
اور برہان قاطع سے شش خسروانی عبارت ازان ست کہ نقیبان پیش سلاطین سرایند و لاسکوی
منسوب باشد بلاسکو نام شخصے کہ از قوم ترک رندانہ وضعے بود کہ تصنیفات ہاے جاہلانہ میکرد و بنام او آن
طرح شہرت یافت اکنون گفتہ ہر کہ باشد آنرا لاسکوی خوانند الی آخرہ تم کلامہ ظاہر ایہہ معنی ایجادی ہین کہ
جہانگیری اور برہان وغیرہ کتب لغت مین پائے نہین جاتے هم و اما قافیہ تشابہ اواخر ادوار باشد و مراد
از تشابہ اینجا اتحاد حروف خاتمہ است یا اختلاف کلمات مقاطع یا آنچہ در حکم مقاطع باشد در لفظ یا
در معنی ست و اما قافیہ تشابہ اواخر مصاریع کا ہے اور مراد تشابہ سے متحد ہونا حروف خاتمہ کا یعنی ردی

وغیرہ کا ساتھہ اختلاف کلمات آخر کے یا دہ کلمے جو حکم آخر مین ہون لفظ مین یا معنی مین پس کلمات آخر وہ قافیے ہین کہ جنکے بعد ردیف نہو اور حکم کلمات آخر مین وہ قافیے ہین کہ جنکے بعد ردیف ہو یا قافیہ بعد قافیے کے ہو جیسے یہہ بیت ٭ ساقی ازان بادۂ منصور دم ٭ در رگ و در ریشۂ من صور دم ٭ پس اگر بعد قافیے کے تمام بیت ردیف ہو وہ بھی حکم آخر مین داخل ہے جیسے یہہ بیت زر بہر بتان نثار کردم ٭ سر بہر بتان نثار کردم ٭ جاننا چاہیے کہ یہہ تین صورتین ہین لائق قافیہ ہونے کے ایک قافیہ کار کا ساتھہ بار کے کہ اسمین اتحاد حروف خاتمہ ہے ساتھہ اختلاف کلمات کے لفظاً او معناً دوسرا قافیہ زبان کا ساتھہ لسان کے اسمین اتحاد حروف خاتمہ ہے ساتھہ اختلاف کلمات کے لفظاً نہ معناً تیسرا قافیہ چشم کا بمعنی آنکھہ کے ساتھہ چشم کے بمعنی امید کے اسمین اتحاد حروف خاتمہ ہے ساتھہ اختلاف کلمات کے معناً نہ لفظاً ح تحت عبارت تشابہ اوداد نوشتہ کہ این قول باعتبار اکثر ست چہ گاہی ہمہ بیت جز قافیہ و ردیف نباشد فافہم ھ و مراد از دورہا درینجا یا مصراعہاست کہ قافیہ دران اعتبار کنند چنانکہ در مثنوی یا بیت ہای تام چنانکہ در قطعہ ہا و قصیدہ ہا ت اور مراد دور سے یہان وہ مصرع ہین جنمین قافیہ ہو جیسے مثنوی مین یا ابیات تام جیسے قطعون اور قصیدون مین یعنی اشعار مثنوی اور مطلعہای قصیدہ اور غزل مین کہ دونون مصرعون مین قافیہ ہوتا ہے انکو دور کہتے ہین اور باقی ابیات قصیدہ اور غزل اور قطعہ مین کہ مصاریع آخر محل قافیہ ہین وہ دور ہین حقیقۃً اور تمام بیت کو یعنی دونون مصرعونکو بسبب شمول قافیے کے مجازاً دور کہتے ہین ھ و باشد کہ ہم در بعضی مصراعہا و ہم در بیتہا اعتبار کنند چنانکہ در رباعیات و اوراہمات اور کبھی بعضے مصرعون مین اور بیتون مین اعتبار کرتے ہین جیسا کہ رباعیون مین اور اوراہم مین پس اوراہم جمع ورہم بمعنی مستزاد ہے یعنی رباعی مین مصرع اول او ثانی ہم قافیہ ہے اور بیت اخیر مثال رباعی کے سلیم کہتا ہے رباعی تیغ بستہ جہان پس ز تاخیر ہوا ٭ شد موجۂ آب ہمچو موج خارا ٭ در صفحہ بشکل نقطہ گردید الف ٭ از بسکہ شدہ غنچہ ز تاب سرما ٭ اور مستزادون مین بھی قافیہ معتبر ہوتا ہے جیسے ابن حسام کہتا ہے بیت آن کیست کہ تقریر کند حال گدارا ٭ در حضرت شاہی ٭ در غلغل بلبل چہ خبر باد صبارا ٭ جز نالہ واہی ھ و باشد کہ در دورہا کہ اجزای یک بیت باشد اعتبار کنند مانند مسمطات چہار خانہ وغیر آن ت اور کبھی دورون مین کہ اجزا ایک بیت کے ہوتے ہین اعتبار کرتے ہین مانند مسمطات چہار خانہ وغیرہ کے پس مسمط چہار خانہ وہ بیت ہے کہ جس مین چار قافیے

ہوں تین قافیے جداگانہ اور چوتھا موافق قوافی قصیدہ خواہ غزل کے مثال سعدی کہتا ہے ؎
من ماندہ ام مہجور ازو ؛ بیچارہ ورنجور ازو ؛ گویا کہ نیشی دور ازو ؛ در استخوانم میرود ؛ اور کبھی
چار قافیوں سے زیادہ بھی ہوتے ہیں مثال بیت چہ یاری شوخ پرکاری نگاری خاطر آزارے ؛
بہاری حسن گلزاری بفن فتنہ فتانی ح وسخت عبارت دیگر آن نوشتہ پنج خانہ وشش خانہ
یعنی مخمس ومسدس فافہم ھم واگر در غیر شعر اعتبار کنند آن را سجع خوانند وباشد کہ اتحاد حروف خاتمہ
اعتبار نکنند وبر تقارب آن در مخارج اقتصار نمایند ست اور اگر غیر شعر یعنی نثر میں اعتبار قافیہ کریں
اوسکو سجع کہتے ہیں اور کبھی نثر میں اتحاد حروف خاتمہ اعتبار نہیں کرتے ہیں حروف قریب المخرج پر
اقتصار کرتے ہیں پس سجع لغت میں بالفتح یعنی آواز طیور خوش آواز ہے مثل بلبل اور قمری کے
اور اصطلاح میں برابر ہونا دو لفظ اور آخر فقرتین کا اور سجع تین قسم ہے اول متوازی اوس میں حرف روی
اور وزن اور عدد میں برابری چاہیے جیسے گل اور مل اور بہار اور قرار اور صوری اور دوری اور مہجوری
اور مخموری اور نظر اور شکر دوم مطرف بہ تشدید راء اوسمیں موافقت دو لفظون کی بحرف روی چاہیے
اور وزن اور عدد حروف مختلف جیسے وقار اور اطوار اور مال اور منال اور بود اور وجود سوم متوازن
اوسمیں موافقت دو لفظون کی وزن اور عدد حروف میں چاہیے اور رو مختلف جیسے اعمار اور ارزاق
اور مراتب اور مراسم اور تحریر اور تسوید یہہ قسم مرغوب نہیں ہے پس اطلاق لفظ قافیہ کا نظم میں کرتے
ہیں اور نثر میں اوسکو سجع کہتے ہیں غیاث اللغات اور اقتصار لغت میں بالکسر وصاد مہملہ کوتاہی کرنا
اور ایک چیز پر ٹھہرنا منتخب سے اور اصطلاح اہل معنی میں کلام کثیر اللفظ اور قلیل المعنی کرنا اور قول محقق
علیہ الرحمہ کا قریب المخرج پر اکتفا کرتے ہیں جیسے یہہ فقرہ کُنْ سَبُعًا ضَارِیًا وَذِئْبًا خَالِسًا اَوْ کَلْبًا
حَارِسًا وَلَاتَکُنْ اِنْسَانًا نَاقِصًا یہاں روی قریب المخرج ہے معنی یہہ ہیں کہ ہو درندہ قاہر یا گرگ
ربایندہ یا سگ نگہبان اور نہ ہو آدمی ناقص ھم ودر یک دور اعتبار قافیہ ممکن نباشد الا بعد تقدیر
دوری دیگر با آن ست اور ایک مصرع اور فرد میں اعتبار قافیے کا ممکن نہیں الا بعد فرض کرنے
مصرع یا فرد دوم کے یعنی جب تک دو دور نہونگے قافیہ معتبر نہوگا ھم وچنین گویند کہ در اشعار یونانیان
قافیہ معتبر نبودہ ست وحشوی بزبان فارسی کتابی جمع کردہ ست مشتمل بر اشعار غیر مقفی وآن را
یونہ نامہ نام نہادہ ست اور ایسا کہتے ہیں کہ یونانیون کے اشعار میں قافیہ لازم اور ضروری

نہ تھا اور حشونی شاعر نے زبان فارسی مین ایک کتاب جمع کی ہے کہ اوس مین اشعار غیر مقفی ہین اور اوسکا یونہ نامہ نام رکھا ہے ہم پس ازین بحث معلوم می شود کہ اعتبار قافیہ از فصول ذاتی شعر نیست بلکہ از لوازم اوست بحسب اصطلاح اما از فصول ذاتی بعضی انواع شعر ہست مانند قصیدہ و قطعہ و مانند آن ست پس ان سخنون سے معلوم ہوا کہ اعتبار قافیے کا فصول ذاتی شعر سے نہین ہے بلکہ اوسکے لوازم سے ہے حسب اصطلاح اما فصول ذاتی بعضے انواع شعر سے ہے مانند قصیدہ اور قطعہ کے اور جو مثل قصیدے اور قطعے کے ہے جیسے غزل اور مثنوی اور رباعی اور لوازم جمع لازم کی اور لازم وہ ہے کہ ہمیشہ ساتھ ایک چیز کے ہو کذا فی المنتخب اور قطعہ بکسر اول اور سکون ثانی ٹکڑا ہر چیز کا اور اصطلاح شعر مین دو بیتین یا زیادہ مطلع ہو یا نہو گویا وہ ایک ٹکڑا غزل سے یا قصیدے سے بریدہ ہوا ہے کذا فی کشف اور بہار عجم سے اور اس معنی مین بالفتح خطا ہے مگر بعضے فصحاے متاخرین نے جائز رکھا ہے مطلب عبارت کا یہ ہے کہ قصیدہ اور قطعہ اور غزل اور رباعی اور مثنوی جسمین دو مصرع یا دو بیتین یا زیادہ ہونگی اونہین قافیہ فصول ذاتی سے ہے اور ایک مصرع یا ایک فرد اوسمین فصول ذاتی سے نہین بلکہ اوسکو موزون کہین گے اور اعتبار قافیہ نہوگا ہم و حد شعر بحسب عرف اہل روزگار بموجب این تحقیق کلام موزون باشد و بس و اگر اعتبار قافیہ در حد شعر واجب شمرند کلام موزون باشد بر وجہی کہ چون قراین زیادت از یکی شود ان قراین مقفی باشد ت اور تعریف شعر کی بحسب عرف اہل زمانہ بموجب اس تحقیق کے کلام موزون ہے اور بس اور اگر اعتبار قافیہ تعریف شعر مین واجب جانین کلام موزون ہو اسطرح پر کہ جب مصاریع یا ابیات ایک سے زیادہ ہون وہ مقفی ہون حاصل یہہ کہ کلام موزون مین قافیے کی قید ضرور نہین اور اگر ضرور ہو جیسا کہ شیخ شفا مین کہتا ہے لا یکاد ان یسمی عندنا بالشعر ما لیس بمقفی اور واجب جانین تو اسطرح جاننا چاہیے کہ مصرع اور فرد مین ضرور نہین زیادہ مین ضرور ہے ہم

فصل دوم در اسباب اختلاف اوزان و قوافی

در لغات لغت عرب رزانت و خفت مختلف ست چہ تازی مثلا بقیاس با پارسی برزانت و ثقل نزدیکتر باشد و پارسی بخفت مایل ترست فصل دوسری اسباب اختلاف اوزان و قوافی مین بروی لغات کے زبانین گرانی اور سبکی مین مختلف ہین اسواسطے کہ تازی بہ نسبت فارسی کے گرانتر ہے اور وہ سبکتر لغت بضم اول و فتح ثانی معجمہ زبان عجم کو کہتے ہین اور عربی اصطلاح مین وہ الفاظ کہ معانی اونکے مشہور نہون

غیاث اور منتخب سے رزانت بفتح آہستگی اور گرانباری اور آرامیدگی بحر الجواہر اور صراح سے اور کشف
اور مدار مین بمعنی استواری غیاث سے ہم و اسباب اختلاف یا ماہیات حروف باشد و آن چنان بود
که حروف مستعمل در بعضی لغات از مخارج دشوار باشد مانند ضاد و ثا و طا در تازی و در بعضی بضد آن ست ذات ۱۲
او سبب اس اختلاف کا یا ماہیات حروف ہین یعنی عین حروف اوسکی صورت یہہ ہے کہ حروف مستعمل
بعضے زبانونمین مخرج سے بدشواری نکلتے ہین مثل ضاد معجمہ اور ثاے مثلثہ اور طاء مہملہ کے تازی مین
اور بعضی زبانون مین برخلاف اسکے ہے یعنی حروف مخرج سے بآسانی نکلتے ہین جیسے رے اور
تے فارسی مین ہم و یا ہیئت حروف باشد و آن چنان بود که حرکات حروف در بعضی لغات
بالکمیت بیشتر بود مانند لغت تازی که اکثر مقاطع کلمات دران لغت متحرک باشد و در بیشتر لغات
بخلاف آن و یا بکیفیت تمام تر بود مانند لغت تازی که حرکات حروف دروی تام باشد بخلاف مقدار ۱۲
پارسی که بعضی حرکات دروی مختلس بود مانند حرکت را در لفظ پارسی ست او ریا سبب اختلاف
زبانونکا صورت حروف کی ہے اوسکی دو صورتین ہین ایک یہہ کہ حرکتین حروف کی بعض لغت مین نبوده ۱۲
مقدار مین زیادہ ہوتی ہین مانند لغت تازی کے کہ اکثر اواخر کلمات اوس مین متحرک ہوتے ہین
مثل ماضی اور مضارع اور اسماے معرب اور اکثر مبنیات مگر بعضے ساکن الاخر بھی ہوتے ہین مثل امر و نہی
کے اور بعض مبنی کی مثل صہ کی اور اکثر زبانون مین برخلاف اوسکے ہے یعنی اواخر کلمات ساکن
ہوتے ہین مثل فارسی اور ہندی اور ترکی کے اور دوسری صورت یہہ ہے کہ حرکتین حروف کی درمیان
بعض لغت کے کیفیت مین زیادہ ہوتی ہین مانند لغت تازی کے کہ حرکتین حروف کی اوسمین تام
ہوتی ہین بخلاف فارسی کے بعضی حرکتین اوس مین مختلس ہوتی ہین یعنی غیر تام مانند حرکت حرف را کے
لفظ پارسی مین پس اختلاس بمعنی ربودن ہے منتخب سے اور حرکت مختلسہ یعنی حرکت ربودہ کہ ایک ثلث
حذف کر کے دو ثلث کو تکلم کرین ہم و اوزان ہم در رزانت و خفت مختلف باشد چہ بحسب اختلاف و اتفاق
اجزای دوری و چہ بحسب کثرت و قلت حرکات در ہر دوری ست اور اوزان بھی ثقالت اور خفت مین مختلف
ہوتے ہین کبھی بحسب اختلاف و اتفاق ارکان مصاریع کی یعنی وہ بحرین کہ جنکی وضع ارکان مختلف ہے سب
بیشتر عربی مین مستعمل ہین مثلاً فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن بحر سالم طویل اور جنکی وضع ارکان متفق ہے
سب بیشتر فارسی مین استعمال اونکا ہے مثلاً فعولن فعولن فعولن فعولن بحر متقارب سالم پس یہہ وزن اوگر

اوس وزن کی بہ نسبت البتہ خفیف ہے اور کبھی بحسب کثرت و قلت حرکات کی ہر مصرع ہین کہ فعولن
مفاعیلن مین حرکتین زیادہ ہین اور فعولن فعولن مین اوس سے کم ہم ولامحالہ وزن گران تر بلغتے
مانند آن خاص تر تواند بود مثلاً در تازی کہ حرکات بیشتر استعمال افتد شعر گفتن بر وزنی کہ در ان دو از آن
وزن حرکات بیشتر باشد آسان تر بود و بر آنچہ حرکات کمتر باشد بکلفت تر پس بعضی از اوزان مناسب
بعضی لغت باشد دون بعضی بطبع و بدین سبب بسیار بحر باشد کہ خاص شدہ ست بہ بعضی لغات
و در لغات دیگر اگر بر آن شعر گویند در بداہت نظر آن را موزون نشمرند ت اور لامحالہ وزن ثقیل لغت ثقیل
مین خاص تر ہے مثلاً عربی ہین کہ حرکات بیشتر ہوتے ہین شعر کہنا اوس وزن مین کہ اوسکی مصرعون مین
حرکات زیادہ ہین آسان تر ہے اور جس زبان مین کہ حرکات کمتر ہین بتکلف پس بعضی اوزان مناسب
بعض لغت کے ہین سوا بعض کی طبیعت مین اور اسی سبب سے اکثر بحرین خاص ہین بعضی زبانون مین
اگر اور زبانون مین اوس وزن پر شعر کہین بداہت نظر مین ناموزون معلوم ہون شک نہین کہ اکثر
اوزان عرب مین مانوس اور فارسی مین غیر مانوس ہین ہم و ہمچنین قیاس در قوافی چہ باشد کہ اندک
تشابہی در لغتی گران تر محسوس باشد و در لغتی سبکتر نامحسوس مثلاً ضرب و سلب در تازی قافیہ را
شاید و در پارسی از جہت اختلاف را و لام نشاید ت اور یہی قیاس کیا چاہیے قافیون مین
اسواسطے کہ تھوڑا سا تشابہ بھی لغت گران تر مین یعنی عربی مین محسوس ہوتا ہے اور لغت سبکتر مین
یعنی فارسی مین نامحسوس مثلاً قافیہ ضرب و سلب کا عربی مین چاہیے اور فارسی مین بسبب اختلاف
را اور لام کے نچاہیے کسواسطے کہ اختلاف ردف کا باوصف قریب المخرج ہونے کے لغت سبکتر
مین یعنی زبان فارسی مین جائز نہین اور اگر کسی نے جائز رکھا ہے داخل عیب ہے ح قولہ اندک
تشابہی یعنی در لغت زرین و گران تشابہ قلیل ہم میان دو لفظ محسوس و معتبر می شود مثل تناسب و
تشابہ میان ضرب و سلب اگر حرف روی را و لام را قرار دہند میتواند زیرا کہ ہر دو حرف مذکور جہت
قرب مخرج تناسب دارند لیکن تناسب تام و کامل نیست الی آخرہ ش عجب ست از صاحب معیار
کہ در قافیہ ضرب سلب را و لام را روی قرار دادہ زیرا کہ باتفاق جمہور روی حرف آخر اصلی از
کلمہ مقررہ قافیہ میباشد پس اگر لام و را روی باشد باء ضرب و سلب چہ باشد و روی قرار دادن
حروف میانہ لفظ بکدام تقریب تواند شد تم کلامہ اور اس جگہہ حق بجانب شارح ہے کہ محقق علیہ الرحمہ

رسالہ قافیہ مین جس جگہہ بیان روی ہے یہہ عبارت لکھی ہے روی حرفی است مکرر کہ بنای قافیہ
بروی است و ہر قصیدہ کہ بقافیہ منسوب باشد نسبتش بحرف روی کنند مثلاً قصیدہ را کہ ضرب وسلب
تا قافیہ باشد بائی خوانند م **فصل سوم در ذکر صناعتہا کہ شعر را بآن تعلق باشد** چون این
قواعد ممہد شد گوئیم آنا کلام کہ بجای جنس است بحث از نفس الفاظ آن تعلق بصناعات لغویان دارد
و از معانی آن تعلق بصناعات ارباب معانی از عموم علمارت اور جب یہہ قاعدے مقرر ہو لے
اب کہتے ہین ہم کہ کلام جو بجای جنس ہے اوسکی نفس الفاظ بحث متعلق بصناعات لغویان ہے یعنی اہل لغت اوسکو جانتے ہین
اور معانی کی بحث متعلق بصناعات ارباب معانی ہے جو عموم علما ہیں محقق علیہ الرحمہ نے جو کلام کو بجای جنس لکھا اسکی وجہ
پہلے اسکے تحریر ہوئی ہے اور پہر لکہا جاتا ہے کہ فائدہ بجا جنس لکھنے کی یہہ ہے کہ جنس کلی ہے اور بحث اوسکی مفہوم سے
ہوتی ہے ذہن میں اور یہان کلام سے مراد الفاظ ہین اور الفاظ سے بحث امر خارجی ہے پس یہہ کلام
لفظی جنس حقیقی نہین بلکہ مفہوم اوسکا جنس حقیقی ہے اور لغت زبان قوم کو کہتے ہین اور زبان
قوم مین تعلیل اور تصریف صرفی اور ترکیب نحوی دونون شامل ہین یعنی شعر مین احتیاج صرف و نحو
دونون کی پڑتی ہے اور معانی کی بحث متعلق بعلم معانی ہے ح مناسب آن بود کہ بعدہ مفرد مود
و از ہیات کلماتش من حیث التعلیل والتصریف بعلم صرف و از ترکیب آن بعلم نحو بل در عبارت شیخ
نیز کہ این کلام محقق ترجمہ آنست احتیاج فن نحو مذکور است ش ایراد صاحب میزان بحمت ذکر نکردن
علم صرف و نحو کہ بر محقق علام است محض بیجاست کما لا یخفی تم کلامہ مگر حقیر نے یہہ شبہہ صاحب میزان کا
مولوی عبد الرزاق صاحب جامع علوم معقول و منقول کی خدمت مین لکھہ بھیجا مولوی صاحب نے
یہہ عبارت جواب مین لکھی کہ نزد فقیر در صناعت لغت نحو داخل است زیرا کہ بحث لغویان از ہیئت کلمہ است
و بحث نحوان از اعراب است آنہم از ہیئت کلمہ است و ہم میتواند شد کہ در صناعت ارباب معانی داخل شود
کہ ہر چند اعراب از ہیئت لفظیت اما استفاضہ معنی ازان می شود فقط اب کہتے ہین ہم کہ منشا اس
اعتراض کا یہہ ہے کہ اطلاق علم لغت کا علم نحو اور صرف پر نہین ہوتا اور یہہ باطل ہے اس سبب سے
کہ اطلاق لغت کا علم صرف اور نحو پر کلام عربیت مین واقع ہے چنانچہ کتاب مختصر المعانی مین یہہ عبارت ہے
وانما قال متن اللغۃ یعنی معرفۃ اوضاع المفردات لان اللغۃ اعم من ذلک آہ اور مطول مین یہہ عبارت ہے
وانما قال متن اللغۃ یعنی معرفت اوضاع المفردات لان اللغۃ قد یطلق علی جمیع اقسام العلوم العربیۃ

تھے اور یہہ عبارتین کہ یعنی دلالت کرتے ہین مطلوب پر ھم واز تحسینات وتزئینات ہر دو کہ از جملہ عوارض
کلام باشد تعلق بصناعاتے کہ بآن خاص ست اور تحسینات اور تزئینات لفظ و معنی کی کہ عوارض
کلام سے ہین تعلق اونکا بصناعات خاص سے ہے کہ محقق علیہ الرحمہ خوب بیان فرماتے ہین ھم مانند علم خطابت
و علم بیان و علم ترسل و علم محاسن و بدائع سخن کہ آنرا علم صنعت خوانند و علم تعرف معائب و خللہای
آن کہ آنرا علم نقد خوانندست مانند علم خطابت کے اور خطابت ایک علم ہے کہ اوس مین اشخاص
معتقد فیہم سے مثل انبیا اور صلحا اور حکما کے بحث کرتے ہین کہ کس آیۃ اور کس حدیث اور کس قول کے کون راوی
ہین اور جسکے راوی معتبر پائی ہین اوسکو ترجیح دیتے ہین اور مانند علم بیان کے اور علم بیان ایک علم ہے
کہ اوسمین ایراد معنی واحد سے بطریق مختلفہ وضوح دلالت مین بحث کرتے ہین اور غرض احتراز تعقید
معنوی سے ہے اور مانند علم ترسل کے اور ترسل ایک علم ہے کہ اوس مین حال کاتب او مکتوب الیہ
سے من حیث الآداب والمناسبات بحث کرتے ہین اور مانند علم محاسن اور بدائع سخن کے اور علم محاسن
او بدائع سخن ایک علم ہے کہ اوس سے طریقے تحسین کلام کے حاصل ہوتے ہین مثل ترصیع و تجنیس
کے کہ اوسکو علم صنعت کہتے ہین اور مانند علم تعرف اوشناخت خلل کی کہ اوسکو علم نقد کہتے ہین
کہ اوس مین سرقات شعر وغیرہ ذکر کرتے ہین غرض یہہ کہ شاعر کو ان سب علمون مین دخل چاہیے
ھم واما تخییل بحث ازان تعلق یعنی خاص از علم منطق داردست واما تخییل تعلق اوسکا علم منطق سے
ہے یعنی جب تک علم منطق سے آگاہی نہو بحث تخییل سے نہین ہوسکتی ھم واما وزن بحث از ماہیت
آن واز استعمالش در ایقاعات تعلق یعنی خاص دارد از علم موسیقی واز استعمالش در اشعار مطلقاً
تعلق بموضعی خاص دارد ہم ازان فن از علم موسیقی کہ مشتمل باشد بر تفصیل اوزان شعرہا واز استعمالش
در اشعار بحسب اصطلاح خاص باہل ہر لغتی تعلق بصناعتی مفرد دارد کہ آنرا علم عروض خوانندست واما
وزن بحث اوسکی ماہیت مین اور اوسکے استعمال مین یعنی حرکات و سکنات مین ازروی ایقاعات
کے متعلق ایک فن خاص یعنی علم موسیقی سے ہے اور استعمال اوسکا اشعار مین جو زبان ہو تعلق ایک
موضع خاص سے رکھتا ہے اوسی فن سے یعنی علم موسیقی کہ مشتمل ہوتا ہے اوزان اشعار پر مثلاً موسیقی میں
کہتے ہین تن تن تنن بروزن مستفعلن اور استعمال اوسکا اشعار مین بحسب اصطلاح خاص ہر زبان
مین متعلق بصنعت مفرد ہے کہ اوسکو علم عروض کہتے ہین جاننا چاہیے کہ عروض ہر لغت کا بوضع علاحدہ

موضوع ہے اور عروض تازی اور فارسی مین ہاںاگر البتہ مناسبت ہے ہم واما قافیہ بحث ازان ہم بصناعتی مفرد تعلق دارد کہ آنرا علم قوافی خوانند ت واما قافیہ بحث اوس سے بھی ساتھہ صناعت مفرد یعنی فن علیحدہ کے تعلق رکھتی ہے کہ اوسکو علم قوافی کہتے ہین م واین دو صناعت یعنی علم عروض و علم قوافی در لغات مختلف باشد چنانکہ گفتیم بسبب اسباب مذکورہ واین جملہ تعلق بماہیت شعر دارد و بعد ازان علم اقسام و انواع شعر و علم صنعتہا و بدائع کہ در شعر افتد و علم نقد شعر از جملہ صناعاتی بود کہ تعلق بعوارض شعر داشتہ باشد و چون این معانی مقرر شد در تقریر علم عروض شروع کنیم و باللہ التوفیق ت اور یہہ دو صنعتین یعنی علم عروض اور علم قافیہ زبانون مین مختلف ہین بسبب اسباب مذکورہ کے یعنی بجہت ثقالت اور خفت کے جیسا کہ بیان اوسکا ہوچکا اور یہہ سب یعنی کلام اور تخییل اور وزن اور قافیہ تعلق ماہیت شعر سے رکھتے ہین اور علم اقسام اور انواع شعر کا جیسے مثنوی اور غزل اور قصیدہ اور مسمط اور قطعہ اور ترجیع بند اور رباعی اور فرد اور مستزاد وغیرہ اور علم صنائع اور بدائع کہ شعر مین آتا ہے اور علم نقد شعر یہہ سب صنعتیں تعلق عوارض شعر سے رکھتے ہین اور جب یہہ معانی مقرر ہوئے شروع کرتے ہین ہم علم عروض مین ح قولہ این جملہ تعلق بماہیت شعر دارد میگوییم کہ اگر مراد از جملہ ہمہ علوم سابق الذکر ست از لغت و بلاغت وغیرہا پس این قول صحیح نیست زیرا کہ منجملہ علوم مذکورہ علم محاسن و بدائع سخن و علم نقد بماہیت شعر تعلق ندارد بل بعوارض ان کما ہو الظاہر و عجب آنست کہ علم صنائع و نقد را اولاً ہم ذکر ساختہ و متعلق بماہیت گفتہ و من بعد آن ہر دو را متعلق بعوارض نیز قرار دادہ و اگر مراد از جملہ علم عروض و قافیہ است این سخن صحیح است لیکن لغت نیز تعلق بماہیت شعر دارد چہ مادہ شعر ہمین الفاظ واقع می شود و مادہ ہر چیز داخل دران چیز میباشد مگر آنکہ گویند چون تعلق عروض و قافیہ بماہیت شعر اہم است از تعلق دیگر لہذا این ہر دو را مبالغۃ بماہیت شعر مخصوص ساختہ تم کلامہ فقائل کسقدر مطلب متن اور مطلب حاشیہ مین مغایرت ہے اور قطع نظر اعتراض کی تہمت بھی شریک ہے محقق علیہ الرحمہ نے علم صنائع اور نقد کو کہان ماہیت شعر سے کہا ہے م فن اول در علم عروض و آن دہ فصل است فصل اول در اشارت باجزای اولی شعر و آن حروف و حرکات است در علم ایقاع از صناعت موسیقی مقرر شدہ است کہ حدوث اوزان از نقرات متتابع باشد

دو از سکونات متناسب کہ میان آن نقرات افتد دست فن اول علم عروض مین اور وہ دس فصلین
ہین فصل اول اشارت اجزای اولی شعر ہین کہ وہ حروف اور حرکات ہین پس حروف و حرکات
شعر ہین جزو اول ہین اور جزو ثانی جو ان سے مولف ہوئی ہین یعنی سبب اور وتد اور فاصلہ اونکا بیان
آگے ہوگا یہان بیان حروف و حرکات کا ہے کہ علم ایقاع ہین فن موسیقی سے یہ بات مقرر ہوئی
ہے کہ وزن نقرات متتابع اور سکونات متناسب سے پیدا ہوتے ہین نقرات وہ آواز ہین ہین
ناخن زدن پے در پے سے پیدا ہون اور سکونات جمع سکون کہ درمیان اون نقرات کے واقع ہون
اور متناسب یعنی زمانہ سکونات کا درمیان مین برابر اور ہم مقدار ہو پس یہہ پے در پے ہونا حرکات کا
اور متناسب ہونا سکنات کا شعر ہین وزن ہے اور موسیقی مین ایقاع اور علم ایقاع ایک علم
ہے کہ اوس مین آوازہای معروفۃ الحرکات والسکنات سے بحث کرتے ہین اور موسیقی
نام علم سرود ہے اور یہہ لغت سریانی ہے اور کبھی بحذف چہارم کہ یای تحتانی ہے استعمال کرتے
ہین اور موسیقی کہتے ہین بہار عجم اور مصطلحات سے اور زبان یونانی مین بمعنی لحن ہے
اور ابتدا موسیقی کی حکیم فیثاغورس سے ہے اور بعضے کہتے ہین کہ آواز مرغ ققنس سے کہ
اوسکو موسیقار بھی کہتے ہین حکمانے استخراج کیا ہے کذا فی الغیاث اور نقرات جمع نقرہ
بمعنی ناخن زدن چوب وغیرہ پر کہ اوس سے آواز نکلی اور نقر بالفتح بمعنی انگشتک زدن ہے
منتخب سے ہم و چون خواہند کہ ازان عبارت کنند بازای نقرات حروف متحرک ایراد کنند
خاصہ حرفہا سے کہ از اطلاق نفس از مخرج آن حرف بعد از حبس تام حادث شود مانند تا
و طا ت جو چاہین کہ اون نقرات متتابع اور سکونات متناسب سے عبارت کرین بمقابلے
نقرات کے حروف متحرک لائین علی الخصوص وہ حرف کہ اپنے مخرج سے بعد کشش کثیر کے
پیدا ہون مثل تے اور طوے کے کہ ان مین تحریک زیادہ ہے ازار بکسر اول بمعنی مقابلہ
و برابر کشف اور کنز سے اور ایراد بکسر اول بمعنی فرود آوردن صراح او منتخب سے اور اطلاق
بالکسر رہا کرنا اور رہا کرنا قید سے کنز او منتخب سے اور نفس بفتحتین دم اور وہ جذب نسیم سے
راہ بینی سے یا موہنہ سے واسطے ترویح قلب اور دفع بخار کے اور پھر اوسی راہ سے نکلنا اوسکا
اور یہہ اندر جانا اور باہر آنا دم کا ایک نفس ہے ہم بازاء سکنات حروف ساکن خاصہ حروف

غنہ و آنچہ محتمل درازی و کوتاہی زمان سکون تواند بود مثلاً گویند تن تن ت اور بمقابلے سکنات
کے حروف ساکن لائین علی الخصوص حروف غنہ وغیرہ جنمین احتمال درازی اور کوتاہی زمانہ سکون
کا ہوسکتا ہے یعنی زمانہ سکون کو اوسمین چاہین درازکرین چاہین کوتاہ مثلاً کہین تُن تُن پس
لفظ تُن تَن مین دونون حرف تا بجاے نقرات اور دو نون نون بجاے سکنات ہین غُنّہ بالضم
و تشدید نون آواز بینی غیاث سے اور حرف غُنّہ جو خیشوم سے نکلتے ہین مثل نون اور میم ساکن کے
کہ اون مین احتمال درازی اور کوتاہی زمانہ سکون کا ہے ہم فرماد در وزن شعر حروف متحرک از ہر جنس کہ
باشد بجای نقرات باشد و حروف ساکن بجای سکنات ت و اما وزن شعر مین حرف متحرک
جسطرح کے ہون مضموم خواہ مفتوح خواہ مکسور بجای نقرات ہین اور حرف ساکن بجای سکنات
ہم و در علوم دیگر تقریر کردہ اند کہ حروف در اصل دو نوع ست یکی مُصَوِّت و یکی مُصْمِت و مصوّت
یا مقصور ست یا ممدود و مقصور حرکات باشد مانند ضمہ و فتحہ و کسرہ و ممدود حروف مدکہ اخوات آن
حرکات باشد چہ ہر یکے از اشباع یکے ازان حرکات تولد کند و حروف مصمت باقی حروف ست
ت اور علوم دیگر مین یون کہا ہے کہ حرف اصل مین دو طرح پر ہین مُصَوِّت اور مُصْمِت اور
مُصَوِّت کی بھی دو قسمین ہین مقصور اور ممدود پس مصوّت مقصور حرکات کو کہتے ہین یعنی زبر زیر
پیش اور مصوت ممدود حروف مد کو کہتے ہین کہ اخوات اونکے حرکات ہین کسواسطے کہ اشباع
ضمہ سے واو اور اشباع فتحہ سے الف اور اشباع کسرہ سے یے پیدا ہوتی ہے اور سوا انکے
سب حرف مصمت ہین پس مصوِّت بتشدید و کسرۂ واو بمعنی آواز دہندہ او ظاہر ہے کہ آواز تلفظ
مین حرکات حروف سے پیدا ہوتی ہے او مصمت بضم میم اور سکون صاد و فتح میم دوم اور تاے
فوقانی اگندہ میان خلافِ مجوّف منتخب او بشرح نصاب اور کنز سے کذا فی الغیاث اور بسبب
استحکام اور استقلال کے کہ حروف مصوت سے انمین زیادہ ہے مُصْمِت نام رکھا اور حروف مدہ
حروف عِلت ہین کہ خود ساکن اور حرکتِ ماقبل موافق ہو جیسے دَان امد دین اور دون پس اگر
خود متحرک ہون جیسے صُوَر اور سِیَر جمع صورت اور سیرت کی یا حرکت ماقبل کی موافق نہو جیسے دَور
بمعنی گردش اور دَیر بمعنی بتخانہ حروف مد نہونگے اور اخوات جمع اُخت مراد مناسبت ہے اسواسطے
کہ بھائی بہن مین لامحالہ مناسبت ہوتی ہے اور ان حروف اور ان حرکات مین بھی مناسبت ہر

مناسبت

کہ اونہین سے پیدا ہوتی ہین باشباع هم وواو والف ویا ہریک باشتراک بر دو حرف اند
یکے مصوت کہ حروف مدمذکور است وآن حروف جز ساکن نتواند بود ودیگر مصمت کہ ہم متحرک بود وہم
ساکن اما در واو ویا ظاہر است واما در الف مصمت را ہمزہ نیز خوانندت اور واو اور الف اور یا ہر ایک
باشتراک حرکت دو قسم پر ہین ایک مصوت کہ حروف مد ہین اور وہ سوا ساکن کے نہین ہو سکتے
دوم مصمت کہ متحرک بھی ہوتے ہین اور ساکن بھی لیکن واو اور یا مین تحریک اور سکون ظاہر ہے
مگر الف مین مشکل پس اس جگہہ الف مصمت کو ہمزہ کہین گے حاصل مطلب یہہ کہ الف اور واو اور یے
دو طرح پر ہین مصوت اور مصمت پس مصوت جسکو ممدودہ کہتے ہین جیسے نوزا ور دورا ور میر اور پیر
اور دارا اور زار یہہ سوا ساکن کے نہین ہوتے اور مصمت وہ بھی دو طرح پر ہین ساکن اور متحرک
پس مصمت ساکن جیسے یوم اور ویل کہ بسبب عدم مناسبت حرکت ماقبل کے غیر مدہ ہین
اور مصمت ساکن ہین اور ماقبل الف ہمیشہ فتحہ ہوتا ھے غیر مدہ ممکن نہین اور مصمت متحرک واو جیسے
وُلد وِلدان وَدود اور یے جیسے یُسر یسار معالیش اور الف مین مشکل ہے کہ الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے
پس اگر متحرک ہوگا اوسکو ہمزہ کہن سکے الف نہ کہن گے اصل ہین اور لغت مین معنی الف کے
یون لکھے ہین کہ الف بفتح اول وبکسر لام بمعنی مرد جوا اور سخی اور بقولے مرد بے زن اور نام ایک
حرف کا حروف تہجی سے اور وہ ایک خط مستقیم ہے کہ درمیان لفظ کے یا آخر لفظ مین ساکن
واقع ہوتا ھے بے ضغطہ زبان اور اگر وہ خط مستقیم ابتدائے لفظ مین متحرک ہو یا درمیان یا آخر لفظ
مین بضغطہ زبان واقع ہو اوسکو ہمزہ کہتے ہین مگر عرف اور محاورہ عربی اور فارسی مین ساکن اور
متحرک دونون کو الف کہتے ہین کذا فی الغیاث هم وبحرف مصمت تنہا ابتدا نتوان کرد مگر بعد از انکہ
حرف مصوت مقارن او شود ومجموع را حرف متحرک خوانندت اور حرف مصمت سے ابتدائے
کلام نہین ہو سکتی اسواسطے کہ ابتدا بسکون محال ہے مگر آنکہ ایک حرف مصوت یعنی حرف مقصور
جسکو حرکت کہتے ہین اوس سے ملے اور مجموع کو یعنی اوس حرف اور حرکت کو حرف متحرک کہتے
ہین هم پس اگر مصوت مقصور باشد حرف متحرک را الحرف بیش نشمرند وآنرا مقطع مقصور خوانند نانند
چہ ت پس جو مصمت سے ملے وہ اگر مصوت مقصور ہو یعنی حرکت اس صورت مین حرف متحرک کو
زیادہ ایک حرف سے نگنین گے اور اوسکو مقطع مقصور کہین گے مانند چہ کے یعنی جب مصوت مصمت

سے ملے اوسکی دو صورتین ہین ایک مقصور دوسرا ممدود پس جب مصمت مقصور سے ملے گا
ایک گنا جاے گا جیسے چہ کہ اس مین ایک حرف متحرک ہے اور حرف ہا فقط واسطے اظہار حرکت
کے ہے نہ شمار حرف ہین اور جب ممدود سے ملے گا دو حرف ہونگے بیان اوسکا آگے ہے ہم واگر
ممدود باشد مقدار فضل ممدود را بر مقصور حرفی ساکن شمرند و مجموع را حرفی متحرک و حرفی ساکن شمرند
و آن را مقطع ممدود خوانند و حرف مصمت که از مصوت مجرد باشد ہم ساکن شمرند ت اور اگر ممدود ہو
یعنی حرف مصمت حرف مد سے ملے مقدار فضل ممدود کو ایک حرف ساکن گنتے ہین اور مجموع کو
ایک حرف متحرک اور ایک حرف ساکن کہتے ہین پس حقیقت مین یہ حرف تین ہوئے ایک مصمت
اور ایک مصوت اور حرکت مقصور کہ وہ بجاے ایک حرف متحرک کے ہے تیسرا ساکن جو اشباع سے پیدا ہوا ہے
اور مجموع کو مقطع ممدود کہتے ہین جیسے آ او ای کہ حرف مد ہین اور جو حرف مصمت کہ مصوت سے
خالی ہو وہ بھی ساکن ہے کس واسطے کہ حروف بدون حرکات کے پڑہے نہین جاتے ہم و چون تحقیق
حروفِ متحرک و ساکن کردہ شد گوئیم کہ در زبانِ عربی حروف مصمت بست و ہشت است و حروف مصوت
شش سہ مقصور کہ آنرا حرکات سہ گانہ گویند و از حروف نمی شمرند و سہ ممدود کہ آنرا حروفِ مد خوانند
ت اور جب تحقیقات حروف متحرک اور حروف ساکن کی ہو چکی اب کہتے ہین ہم کہ عربی مین حروف
مصمت اٹھائیس ہین اور حروف مصوت چھہ تین اونمین مقصور ضمہ فتحہ کسرہ کہ شمار حرف مین نہین
ہین اور تین ممدود کہ اونکو حروف مد کہتے ہین یعنی الف اور واو اور یا حرکت ماقبل موافق پس اگر
مد نہون وہ بھی شامل مصمت ہین اور الف اگر ساکن ہوگا مدہ ہوگا اور اگر متحرک ہوگا اوسکو ہمزہ کہینگے
مگر حرف واحد ہے بحالت سکون مصوت اور بحالت تحریک داخل مصمت نہ خارج اٹھائیس سے جیسا کہ
صاحب حاشیہ نے گمان کیا ہے ح قولہ بست و ہشت حرف ست[یعنی الف ساکن ۱۲] باید دانست کہ ہمگی حروف ہجا بست و نہ
حرف ست لیکن چون مصنفِ علام درینجا کلام در حروف مصمت ساختہ و الف مصمت نباشد مگر بعد
از آنکہ ہمزہ گردد پس الف را از آنہا ساقط ساختہ آرے ہمان ہمزہ را گاہی مجازاً الف گویند و ازین ام
خارج شدن الف از حروف علی الاطلاق لازم نمی آید چہ داخل ست در مصوتہ تم کلامہ ہم و در زبان پارسی
از جملہ حروف بست و ہشتگانہ مصمت ہشت حرف ساقط باشد و آن ثا و حا و صاد و ضاد و طا و ظا و عین
و قاف است و پنج حرف مصمت دیگر درین لغت زیادت شود و آن پا و چیم و ژا و گاف ست ت

اور پارسی مین ان اٹھائیس حروف مصمت سے آٹھہ حرف ساقط ہین ثے اور حے اور صاد اور ضاد اور
طوے اور ظوے اور عین اور قاف ٭ شعر ٭ ہشت حرف است آنکہ نیاید بزبان فارسی ثا و حا و صاد و ضاد
طا و ظا و عین و قاف ٭ اور سبب یہہ ہے کہ زبان فارسی مین یہہ حرف مخارج سے ادا نہین ہو سکتے
اور پانچ حرف مصمت فارسی مین زیادہ ہین وہ پے اور جیم یعنی چے اور ژے اور ڤے اور گاف ہر
انہین چار حرف مشہور ہین اور ڤے کہ اکثرون نے اسکو بھی داخل کیا ہے حاشیہ مین لہجہ اوسکا درمیان بار
فارسی اور فا کے لکھا ہے اور شرح مین لہجہ اوسکا درمیان فا و واو لکھا ہے الاحق یہہ ہے کہ لہجہ اوسکا
سوا زبان دانان فارس کے غیر سے ادا نہین ہو سکتا ٭ و دو حرف مصوت ممدود کہ یکی ازان حرفی است
کہ میانہ ضمہ و فتحہ باشد چنانکہ در لفظ شور افتد کہ بتازی مالح باشد و دیگر حرفی کہ میان کسرہ و فتحہ باشد
چنانکہ در لفظ شیر افتد کہ بتازی اسد باشد و این حرف بتازی نیز بکار برند و آن را امالہ خوانند اما
از اصل لغت نشمارند ٭ اور دو حرف مصوت ممدود کہ انہین سے ایک حرف ہے کہ درمیان ضمے
اور فتحے کے واقع ہوتا ہے جیسا کہ لفظ شور مین کہ تازی مین اوسکو مالح کہتے ہین اور دوسرا حرف
درمیان کسرے اور فتحے کے واقع ہوتا ہے جیسا کہ لفظ شیر مین کہ تازی مین اوسکو اسد کہتے ہین
اور یہہ حرف تازی مین بھی مستعمل ہے اوسکو امالہ کہتے ہین مگر اصل لغت سے نہین جانتے مطلب یہہ
کہ جب واو اور یا مدہ واقع ہون اور حرکت ماقبل کو پُر پڑھین اوسکو معروف کہین گے یہہ عربی
اور فارسی دونون زبانون مین واقع ہوتی ہین جیسا کہ لفظ شوری یعنی شوربہ اور لفظ شیر مین جو دودہ
کے معنی پر ہے اور جب اوس حرکت کو پُر نہ پڑھین اوسکو مجہول کہین گے یہہ فارسی مین واقع
ہوتا ہے جیسا کہ لفظ شور مین بمعنی نمکین اور لفظ شیر مین بمعنی اسد مگر ایسی صورت یائی تازی مین
بھی ہے اوسکو امالہ کہتے ہین جیسا کہ رکاب سے رکیب اور حساب سے حسیب لیکن یہہ اصل
لغت مین نہین ہے بلکہ تصرف ہے ٭ و از قبیل این دو حرف حرفی ثالث باشد میان ضمہ و کسرہ
کہ در دیگر لغت ہا بکار برند و بتازی در لفظ قیل و امثال آن استعمال کنند و گویند کسر ہست
باشمام ضمہ اما در فارسی نیفتد ٭ اور من قبیل ان دو حرفون کی حرف تیسرا بھی ہے درمیان
ضمے اور کسرے کے کہ اور زبانون مین مستعمل ہے مثل سنسکرت کے اور زبان تازی لفظ
قیل مین اور اوسکی امثال مین مثل بیع کے استعمال کرتے ہین اور کہتے ہین کہ کسرہ ہے اور

بعض ضمے کی دیتا ہے هم و حرفهای دیگر باشد که هم از ترکیب دو حرف حادث باشد مثلاً چنانکه از ترکیب یکی
از حرف مد با غنه نون در لفظ دون ودان ودین باشد و امثال این افتد که بروزن دو و دا و دی باشد
ست اور اور حرف ہین کہ ترکیب دو حرف سے پیدا ہوتے ہین جیسا کہ ایک حرف مد کی ترکیب
سے ساتھ غنے کے نون پیدا ہوتا ہے لفظ دون اور دان اور دین مین اور اوسکی امثال ہین جیسے
خوان اور زین اور زبان مین کہ بروزن دو اور دا اور دی او خو او زی او زبا ہین اور افتد عبارت
مین بمعنی واقع شود ہے هم و چنانکه از ترکیب یکی از حروفی که مخرج آن آخر کام باشد با حرف واو باشد
در لفظ خوش و در بعضی لغات عجم در لفظ درغویش که بجای درویش گویند و در لفظ کونس که بجای
بس گویند واقع باشد و دلیل بر آنکه هر یکی ازین حرفها یکحرف هست آنست که در وزن بجای یکحرف است
مثل خوان که در کتابت مشتمل بر چهار حرف ست و در لفظ مرکب از دو حرف ست چه بروزن خاست
ست اور جیسا کہ ترکیب ایک حرف سے منجملہ حروف کہ مخرج اونکا آخر کام ہے ساتھ حرف واو
کے لفظ خوش مین اور بیچ بعضے لغات عجم کے لفظ درغویش مین کہ بجاے درویش کہتے ہین
اور لفظ کونس مین کہ بجای بس کہتے ہین واقع ہوتا ہے اور دلیل اس بات پر کہ ہر ایک ان دونون
حرفون سے ایک حرف ہے یہہ ہے کہ وزن مین بجاے یکحرف ہے مثل لفظ خوان کے کہ کتابت مین
مشتمل چہار حرف ہے اور بولنے مین مرکب دو حرفون سے اسواسطے کہ بروزن خا ہے مطلب یہہ کہ
جب یہہ خے اور غین کہ مخرج انکا شروع حلق ہے اور کاف کہ مخرج اوسکا آخر کام ہے اوسکے شروع
حلق اور آخر کام مین چندان فرق نہین جب ساتھ واو کے ترکیب پاوینگے ایک حرف شمار کیے جاینگے
اور اوس واو کو واو معدولہ کہینگے اور اوس حرکت کو فتحہ مائل بضمہ مثل خود اور خویلہ اور خوارزم اور
خواجہ اور خواست وغیرہ کی اور ضمہ مائل بکسرہ درغویش مین لہذا قافیہ خود ساتھ شد اور رد دونون کے
درست ہے ح آخر کام یعنی حرف حلق ہر چند امثلہ مین لفظ کوس بھی شامل ہے اور کاف حرف حلق
نہین ہے اور اوسی جگہہ با حرف واو باشد گویا حرف واو باشد لکھا ہے اور خیال معنی کا نہین کیا ہر
هم و ہمچنین حرکتی باشد از ترکیب دو حرکت چنانکه حرکت حرف مرکب در خوش که مرکب از ضمه و فتحه است
و حرکت حرف مرکب در درغویش که مرکب از ضمه و کسره ست و دلیل بر آنکه هر یکی ازین حرکت یک حرکت است
آنست که یک حرف را یک حرکت بیش نتواند بود ست اور اسیطرح ایک حرکت ہی کہ ترکیب دو حرکتون سے

پیدا ہوتی ہے جیساکہ حرکت حرف مرکب کی لفظ خوش مین کہ وہ حرکت مرکب ضمے اور فتحے سے ہے
اور حرکت حرف مرکب کی درغولیش مین کہ مرکب ضمے اور کسرے سے ہے اور دلیل اس بات پر کہ ہر ایک
ان حرکتون سے ایک حرکت ہے یہہ ہے کہ ایک حرف پر ایک حرکت سے زیادہ نہین ہو سکتے مرکب ہو
وہ حرف یا مفرد ھم و در پارسی حرکتی دیگر است کہ آنرا ہیچ کدام ازین حرکات سہ گانہ یعنی ضمہ و فتحہ و کسرہ
نسبت نتوان کرد و آنرا حرکت مجہول و حرکت مختلسہ خوانند مانند حرکت حرف را در لفظ پارسی کہ بروزن
فاعلن است و باشد کہ این حرکت در ابتدای کلمات افتد و اگر کسی آنرا از قبیل حرکات نشمرد بسبب آنکہ
بیکی از حرکات مذکور منسوب نیست با او در عبارت مضائقہ نیست اما در شعر آنرا از قبیل حرکات باید شمرد
بدلیل وزن ت اور پارسی مین ایک حرکت اور ہے کہ اوسکو حرکات سہ گانہ سے یعنی ضمے فتحے
کسرے سے نسبت نہین دے سکتے اوسکو حرکت مجہولہ اور حرکت مختلسہ یعنی ربودہ کہتے ہین مثل حرکت
حرف را کی لفظ فارسی مین کہ بروزن فاعلن ہے اور کبھی یہہ حرکت ابتدائے کلمات مین آتی ہے اور
اگر کوئی اوسکو قبیل حرکات شمار نکرے اس سبب سے کہ ساتھ کسی حرکات سہ گانہ کے منسوب
نہین ہے پس اگر وہ عبارت یعنی تلفظ مین کیے مضائقہ نہین ہے ورنہ شعر مین یعنی تقطیع مین اوسکو
ان قبیل حرکات شمار کیا چاہیے بدلیل وزن کہ وزن مین وہ حرف کہ جس پر یہہ حرکت ہوتی ہے
متحرک واقع ہوتا ہے جیسے کہ رائے لفظ پارسی بجائے عین متحرک فاعلن ہے اور اختلاس کے
معنی سابق مین لکھے گئے ہین اور ابتدا مین واقع ہونا حرکت مختلسہ کا مثل ابتدا بسکون سے ہے کہ البتہ
اوسکا ہونا اوسکا نہ پانا دونو ممکن ہے ھم و غرض ازین تفصیل آنست کہ تا بر حروف مفردہ و مرکبہ و
فرق میان ہر دو و بر حروف متحرک و ساکن و فرق میان ہر دو وقوف افتد و معلوم گردد کہ حرکت حرف
بشابہ انضمام حرفیست با او ت اور غرض اس تفصیل سے وہ ہے کہ لوگ حروف مفردہ اور حروف مرکبہ کو
سمجھین اور ان دونون مین فرق جانین اور حروف متحرک اور حروف ساکن کو سمجھین اور ان دونون مین
فرق جانین اور معلوم کرین کہ حرکت حرف کی بمنزلہ ملنے ایک حرف کے اوس حرف سے ہے وقوف
بفتحتین جاننا اور آگاہی اور استادہ ہونا کشف اور منتخب اور لطایف اور صراح سے کذا فی الغیاث
پس مطلب حروف مرکبہ سے یہہ ہے کہ کتابت مین دو حرف ہون اور تقطیع مین ایک حرف
جیساکہ لفظ خود اور خوش مین اور مفردہ وہ حرف ہو جو ایسا نہو ح متن حرف مرکبہ پر یہہ عبارت

لکھی ہے کہ مثل شور و شیر و در عویش وغیرہ کہ تفصیلش در سابق گذشت جاننا چاہیے کہ شور اور شیر
مین حرف حرکت کہان ہے هم و باسر مقصود شویم و گوئیم اصناف حرکات مذکور در وزن شعر یک حکم
دارد و حروف کہ اجزای کلمات اند یا متحرک اند یا ساکن ست اور طرف مقصود کے جاتین ہم اور کہتین ہم
کہ اصناف حرکات مذکور وزن شعر مین ایک حکم رکھتے ہین اور حروف کہ اجزا کلمات کے ہین یا متحرک
ہوتے ہین یا ساکن پس اصناف حرکات سے مراد ضمہ فتحہ کسرہ ہے یعنی مقابل موزون جو موزون
ہو اوس مین مطابقت متحرک کی متحرک سے اور ساکن کی ساکن سے چاہیے نہ مطابقت ضمے کی ضمے
سے اور فتحے کی فتحے سے اور کسرے کی کسرے سے یا اصناف حرکات سے مراد مفردہ اور مرکبہ
اور مختلسہ اور تامہ مین یہہ بہی وزن مین ایک حکم رکھتے ہین هم و بر عروضی نیست کہ ماهیات حروف
و حرکات اعداد شناسد و بر اصناف آن هر یک وقوف یابد چہ آن کار لغوی ست انچہ او را ضروری است
آنست کہ میان حرف مفرد یا انچہ بجای مفرد باشد از مرکبات و میان حروف مولف فرق کند و همچنین میان
حرف متحرک و حرف ساکن فرق کند ت اور عروضی پر واجب نہین ہے کہ حقیقت حروف اور حرکات
اور اونکے اعداد کو جانے کہ اصل مین لفظ کیا تھا اور بعد تعلیل کے کیا رہا اور اوسکے اصناف سے
واقف ہو کہ یہہ مہموز ہے اور یہہ معتل کس واسطے کہ وہ کام اہل لغت کا ہے جو کچھ کہ عروضی کو ضرور ہے
یہہ ہے کہ درمیان حرف مفرد کے جیسے شین لفظ شد مین یا جو کچھ کہ بجاے مفرد ہو مرکبات سے
جیسے خا و واو لفظ خود اور خوش مین اور درمیان حروف مولف کے جیسے الف لفظ آمد مین اور را
لفظ فرخ مین کہ کتابت مین ایک حرف ہے اور وزن مین دو فرق کرے اور اسیطرح درمیان حروف
متحرک اور حروف ساکن کے فرق جانے هم و علامات حروف و حرکات در وضع کتابت مختلف باشد
تا میان حروف مختلف و حرکات مختلف تمیز کنند و علامت سکون یکی چہ سکون بیک صفت بیش نیست
و اگرچہ اسباب آن مختلف ست اما نزدیک عروضیان حرف متحرک را مطلقاً یک علامت ست چہ
عروضی را با تمیز میان حروف مختلف و حرکات کاری نیست و آن علامت دائرہ خرد باشد بدین شکل
ہ و حرف ساکن را یک علامت و آن خطی خرد مستقیم باشد بدین شکل ا واللہ اعلم ت اور نشان
اور نقش حروف اور حرکات کی کتابت مین مختلف ہین اس واسطے کہ حروف مختلف اور حرکات مختلف
مین تمیز پیدا ہو اور علامت سکون کی ایک ہی ہے سب کے نزدیک اسلیے کہ سکون ایک ہی طرح پر

ہوتا ہے اگرچہ سبب سکون کے مختلف ہین کہ کبھی سکون وقف سے اور کبھی تصرف اور تعلیل صرفی سے
اور کبھی بنظر وضع لغوی ہوتا ہے لیکن نزدیک عروضیون کے حرف متحرک کی مطلقاً ایک علامت ہے
اسواسطے کہ عروضی کو اختلاف حروف وحرکات سے کام نہین اور وہ علامت متحرک کی دائرہ چھوٹا ہے
اس شکل پر ہ اور حرف ساکن کی ایک علامت ہے اور وہ خط چھوٹا مستقیم ہے اس شکل پر ا واللہ اعلم
جاننا چاہیے کہ الف کو علامت سکون اسواسطے مقرر کیا کہ الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے اور ہاے ہوز کو
علامت متحرک اسواسطے ٹھہرایا ہے کہ ہ زبان عرب اور فارس مین علامت تحریک ہے عربی مین
کما قال اللہ تعالیٰ مَا اَغْنیٰ عَنِّی مَالِیَہْ هَلَکَ عَنِّی سُلْطَانِیَہْ پس یہہ ہے علامت فتحہ ماقبل ہے اور خود
حالت وقف مین اور فارسی مین جیسے رمہ اور ہمہ اور کہ اور چہ مین کہ ہے محض براے اظہار حرکت
ہے اور لفظ مین داخل نہین جس جگہہ اشباع نہو اور بعضے رسالون مین علامت متحرک شکل میم
بھی ہے کہ خط نسخ مین سر میم بشکل صفر میانہ تہی لکھا جاتا ہے م **فصل دوم** در کیفیت اعتبار
حرف متحرک وساکن در شعر و اشارت بہ تقطیع شعر در فصل گذشتہ معلوم شد کہ اجزای اولی شعر حروف
متحرک وساکن ست اکنون گوئیم کہ مراد درین موضع از حروف متحرک وساکن حروف ملفوظ است نہ حروف
مکتوب وبسیار حروف ست کہ مکتوب است وملفوظ نیست مانند الف در کتابت تازی کہ بعد از واو آمنوا
نویسند وواو کہ در آخر اسم عمرو نویسند وہمزۂ وصل کہ در اثنای کلمات متصل بیکدیگر آیند والف در آخر
لفظ انا در غیر حالت وقف ودر پارسی مانند واو عطف کہ درمیان دو کلمہ نویسند وحرف یا وہا کہ در آخر
کے وچہ ونہ نویسند وواو در آخر دو وتو وامثال آن ت **فصل دوسری** بیچ کیفیت اعتبار حروف
متحرک وساکن کے شعر مین اور تقطیع شعر مین فصل گذشتہ سے معلوم ہوا کہ پہلے اجزا شعر کے حروف
متحرک اور حروف ساکن ہین اب کہتے ہین ہم کہ اس جگہہ مراد حروف متحرک اور حروف ساکن سے
حروف ملفوظ ہین نہ حروف مکتوب اور بہت سے حروف ہین کہ مکتوب ہین ملفوظ نہین مانند الف کے کتابت
تازی مین کہ بعد واو آمنوا کے لکھتے ہین اور مانند واو کے کہ آخر لفظ عمرو مین لکھتے ہین اور مانند
ہمزۂ وصل کے درمیان کلمات کے مثل واعتصموا کے متصل بیکدیگر واقع ہوتا ہے اور مانند الف کے آخر لفظ
انا مین جب موقوف نہو اور فارسی مین مانند واو عطف کے کہ درمیان دو کلمون کے لکھتے ہین
اور مانند یا اور ہا کے کہ آخر کی اور چہ اور نہ مین لکھتے ہین اور مانند واو کے کہ آخر دو و تو وغیرہ مین

لکھتے ہین جاننا چاہیے کہ عروضیون کو تقطیع مین اون حرفون سے کام ہے جو تلفظ مین آتے ہین
حروفِ مکتوبی غیر ملفوظی سے علاقہ نہین پس وہ مکتوبی غیر ملفوظی عربی مین مثل الف آخر اٰمنوا کی ہے
اور اس الف کو اسواسطے لکھتے ہین کہ فارق ہو درمیان واو جمع اور واو عطف کے اور جس جگہ
صیغہ مین ملا ہوا ہوتا ہے وہان اگرچہ خیالِ التباس نہین مگر طرداً للباب لکھتے ہین پس واو ملا ہوا صیغے
مین جیسے امنوا مین اور علاحدہ جیسے فاعتبروا مین اور مکتوبی غیر ملفوظی عربی مین واو آخر لفظ عمرو ہے
اور وجہ اس واو کے لکھنے کی یہہ ہے تا یہہ عمرو منصرف عُمر بضم عین و فتح میم جو غیر منصرف ہے اوس سے
ملتبس نہو اور مکتوبی غیر ملفوظی عربی مین ہمزۂ وصل ہے کہ درمیان کلمات کے واقع ہوتا ہے
جیسے وَاقتُلوہُم مین اور مکتوبی غیر ملفوظی عربی مین الف آخر لفظ انا ہے غیر حالتِ وقف مین جیسے
نظیری کہتا ہے مصرع بدعوی اَنا صدیقِ اکبر آوردہ   اور حالتِ وقف مین یہہ الف ملفوظ ہوگا
اور فارسی مین مکتوبی غیر ملفوظی واو عطف کا ہے درمیان دو کلمونکے جیسے آمد و شد اس مصرع مین
مصرع کوچۂ یار مین روز آمد و شد رہتی ہے * اور یا اور ہا لفظ کی اور چہ اور نہ مین شاید زمانۂ قدیم مین
کتابت اس کاف کی بصورت کے تھی ورنہ اس زمانے مین کوئی اسطرح نہین لکھتا اور واو لفظ دو اور
(اکثر یا کاف ہی)
تو مین جیسا خواجہ حافظ نے کہا ہے شعر صبا بلطف بگو آن غزال رعنا را * کہ سر بکوہ و بیابان
تو دادۂ ما را * ھم و ہمچنین بسیار حرف ست کہ ملفوظ ست و مکتوب نیست مانند واو لہٗ و یای بدیتازی و لفظ
اللہ و سموات و ہمزہ جبریل و تنوینات و تشدیدات چہ حرف مشدد مرکب از دو حرف باشد اول ساکن
دوم متحرک و در پارسی مانند الف مد در آتش آس و تشدید ارہ ت اور اسیطرح بہت سے حرف
ہین کہ ملفوظ ہوتے ہین مکتوب نہین ہوتے ہین مانند واو لہٗ اور یاے ہر کے عربی مین یہان تک
کہ خاقانی نے تحفۃ العراقین مین قافیہ کیا ہے شعر کردِ لوا نصب در ایوان ہو * تحت لوا آدم و
من دونہٗ * اور الف اللہ کا بعد لام کے اور الف سموات کا بعد میم کے اور ہمزہ جبرئیل کا
اور کتابت جبرئیل کی یون ہی صحیح ہے ہرچند بعضے ایک شوشہ بڑھا کر لکھتے ہین اور تنوینات اور
تشدیدات اسواسطے کہ حرف مشدد مرکب دو حرف سے ہوتا ہے اول ساکن دوسرا متحرک اور
نون تنوین بحقیقت حرف جداگانہ ہے اور پارسی مین مانند الف ممدودہ کے لفظ آب اور آس
مین اور مانند حرف مشدد کے ارّے مین کہ ان سب مین ایک حرف لکھا جاتا ہے اور دو حرف

ملفوظ ہوتے ہین ﴿۳﴾ بدانکہ تشدید در پارسی در دو موضع آورند یکی در اصل کلمہ چنانکہ در لفظ غرّندہ و برّان
گویند دیگر آنکہ میان دو کلمہ افتد چنانکہ در حرف اول از معطوف یا مضاف الیہ یا کلمہ کہ بای امر و میم نہی
بر و سابق بود چنانکہ در لفظ بکّن و مکّن یا حرفی بروی سابق بود کہ در لفظ ببّاید مانند واو و دو و تو و ہای
سہ و نہ و کہ و چہ و لالہ و پردہ و در غیر امثال این مواضع تشدید قبیح بود و در ہیچ کدام ازین مواضع تشدید
واجب نبود اگر بیارند ہم روا بود و بر جملہ چندان کہ در لغت پارسی تشدید کمتر آورند بہتر باشد چہ تشدید
دران لغت اصلی نیست و چون فرق میان حروف ملفوظ و مکتوب ظاہر شد اجزای شعر معین گشت
اور معلوم ہوا کہ تشدید پارسی مین دو جگہہ لاتے ہین ایک اصلی کلمہ مین جیسا کہ لفظ غرّندہ
اور برّان مین کہتے ہین مثال لفظ غرندہ کے نظامی کہتا ہے شعر بتبیرہ بغرّیدن آمد چو ابر *
بغرّید ہر سو چو بانگ ہزبر * بتبیرہ بروزن کبیرہ بمعنی نقارہ ہی برّان سی مثال لفظ برّان کی نظامی
کہتا ہے شعر یکے را بفرمود تا زان گروہ * ببرّید سر ہمچو یکپارہ کوہ * اسی طرح ہی تشدید لفظ پرّیدن
کی نظامی کہتا ہے شعر چو پرّان شود نامہ ہا سوی مرد * من آن نامہ را برکشایم نورد * اور اسیطرح
ہی تشدید لفظ درّیدن کی نظامی کہتا ہے شعر بدرّید خفتان زرہ پارہ کرد * عمل ہین کہ فولاد
با خارہ کرد * دوسری تشدید دو کلمون کے درمیان مین لاتے ہین جیسا کہ حرف اول مین معطوف سے
وہ معطوف علیہ کا آخر حرف ٹھہرا حرف عطف سے کچھ کام نہین جیسے زرّ و سیم اور دُرّ و گوہر اور
چپّ و راست نظامی کہتا ہے شعر ز پیرایہ و گوہر و زرّ و سیم * بدان جانور داد منزلی عظیم * اور
خسرو کہتا ہے شعر تحفہ آورد ہمہ گرد راست * شد وصف آراستہ از چپّ و راست * اور حرف
اول مین مضاف الیہ سے وہ مضاف کا حرف آخر ٹھہرا جیسے درّ سخن اور رستمّ اسپ اور خمّ کمند
نظامی کہتا ہے شعر نخلّ زبان را رطب نوش داد * درّ سخن را صدف گوش داد * اور نظامی کہتا ہے
شعر ز سمّ ستوران دران پہن دشت * زمین شش شد و آسمان گشت ہشت * اور نظامی
کہتا ہے شعر بہ نیروی بازو خمّ کمند * در آورد گردن کشان را بہ بند * اور اسیطرح صفت موصوف
مین سعدی کہتا ہے شعر چو مردم دانا مثال زرّ طلا ست * کہ ہر کجا کہ رود قدر و قیمتش دانند *
اشرف کہتا ہے شعر در فراقت بسکہ می دزدم بخود نور نظر * اشک از چشم چو در شب چراغ آید
بدون * یا وہ کلمہ کہ بے امر کے اور میم نہی کا اس پہ ہو وہان بھی تشدید آجاتی ہے جیسا کہ لفظ

بکن وکن مین مثال اوسکی یہہ بیت ہے شعر بکنج وکن ای بت خوشخرام ٭ بس حرم و بزغیبہ لطف دوام ٭ یہہ بھی دو کلمونکی مثال ہے یا ایسا حرف اوس کلمے سابق ہو کہ ملفظ مین نہ آوے مانند واو کے دو اور تو مین اور مانند ہا کے سہ اور نہ اور کہ اور چہ اور لالہ اور پردہ مین مثال اسکی وہی مصرع ہے جو محقق علیہ الرحمہ نے دائرۂ شبیہہ مین لکھا ہے مصرع بادہ بمن دہ تو تنہا ہم یکبار بروزن سریع مستفعلن مستفعلن مفعولات بہ تشدید بالفظ بمن اور لفظ تنہا مین یہہ بھی دو کلمونکی مثال ہے اور ان مقامونکی تشدید قبیح ہے اور کسی مقام مین ان مقامونسے تشدید واجب نہین ہے اگر لائین تو روا ہے اور بالجملہ تشدید جتنی فارسی مین کمتر لائین بہتر ہے اسواسطے کہ تشدید لغت فارسی مین اصلی نہین ہے اور جب فرق درمیان حرف ملفوظ اور مکتوب کے معلوم ہوا اجزا شعر کے معین ہوئے تمام ہوا ترجمہ اور مطلب عبارت متن کا اب کہتے ہین ہم کہ اس جگہہ شرح اور حاشیے مین تازہ تازہ مضامین نظر آئے لہذا عبارتین اونکی بعینہ لکھدین کہ ناظرین کے ملاحظے سے گذر جائین ح زیر لفظ غرندہ اور بر آن لکھا ہے کہ ہمچنین در خرم محقق علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ ان مقامونمین تشدید چاہین لائین چاہین نہ لائین پس لفظ خرم بدون تشدید نہین دیکھا اور اس عبارت مین کہ یا حرفی بروی سابق بود کہ در لفظ نیاید ضمیر روی کی طرف بای امر اور میم نہی کی پھیری ہے اور خیال معنی کا نہین کیا ہر چند وہ ضمیر طرف کلمے کے پھرتی ہے اور اس عبارت پر چنانکہ در حرف اول از معطوف یا مضاف الیہ یہہ حاشیہ لکھا ہے ح قولہ چنانکہ در حرف اول از معطوف یا مضاف الیہ این قاعدہ در کتابی بنظر فقیر نرسیدہ و مثالش نیز بدست نیامدہ ہر کہ برین قانون و مثالش ظفر یابد در حواشی کتاب افزودہ منت بر جان ناتوان نہد اما شاید مراد وی از حرف اول معطوف حرفی قبل ازو باشد یعنی حرف عطف واو اول مضاف الیہ جزو اولش و مثال آرزو و تمنا و زید و او و قرار دادہ آید لیکن اینمعنی ہم قرضیست نہ محقق اور اس عبارت پر کہ یا کلمہ کہ بای امر و میم نہی بروسابق بود چنانکہ در لفظ بکن و مکن یہہ حاشیہ لکھا ہے ح یعنی در اول کلمہ ایش واقع شود نحو یا رب بکن و حرام مخور لیکن مخفی نماند کہ تخصیص بای امر زائد است بل در با و ایش نیز یافتہ میشود مثل بشنو و شبا زد اصلہا شب بو و شب بازبل در بای عربی و فارسی ہم ادغام دیدہ شد مثل شپر اصلہ شب پرہ بل در غیران نیز مثل بتر اصلہ بد تر کلامہ و ہکذا ایش حقیقت تشدید در حرف اول از معطوف یا مضاف الیہ این است

کہ واو عطف را بحرف اول معطوف و حرف آخر مضاف الیہ بتشدید بیامیزند امثال تشدید در معطوف چنانکہ
درین شعر کہ از مثنوی است **بیت** مرد دانشمند و نادان یکی است ٭ فرق اندر هردوان بس اندکی ست
واما در مضاف الیہ چنانکہ گویند غلام زید ٭ تتبع تازی بطریقہ غلام الرجل و بای امر و میم نفی را بحرف
مابعد مدغم سازند چنانکہ درین شعر مولوی روم کبر کمن گر تو هستی آدمی ٭ زانکہ شیطان را بود کبر و منی ٭ تمام کلام
پس یہ شعر ملحقات مثنوی سے ہے قابل اعتبار نہیں اور اگر ہو تو مثال تشدید درمیان کلمہ کے ہے
ھم واز فصل گذشتہ معلوم شدہ است کہ حرف مرکب از دو حرف را یکی بیش نباید گرفت **ت** اور
فصل گذشتہ سے معلوم ہوا ہے کہ حرف مرکب دو حرفی مخلوط التلفظ کو مثل خود اور مثل درخویش ایک حرف
سے زیادہ نہ لیا چاہیے **ھم** وبا انکہ اول شعر حرفی ساکن نتواند بود ٭ ابتدا بساکن ممتنع یا متعذر بود
ت اور جان تو کہ ابتدا شعر کے حرف ساکن سے نہیں ہو سکتی اسواسطے کہ ابتدا بسکون زبان عرب
و عجم میں بالاتفاق محال ہے کہتے ہیں کہ لغت سنسکرت اور پشتو اور انگریزی میں ابتدا بسکون
ہے پس جب اہل عرب و عجم ان زبانوں میں کلام کرینگے ادا کرنا اونکے لہجے کا انسے متعذر ہوگا
اور متعذر بکسر ذال معجمہ مشددہ بمعنی دشوار ہے منتخب و کنز اور غیاث سے **ھم** و درمیان شعر
زیادت از یک ساکن نیفتد چہ حروف ساکن چون متوالی شوند سخن را ازیکدیگر بریدہ گردانند
و وزن باطل شود و نیز در نطق آوردن آن در اثنای سخن اقتضای کلفت کند **ت** اور درمیان
شعر کے زیادہ ایک ساکن سے نہیں واقع ہوتا اسواسطے کہ حروف ساکن متوالی سخن کو یکدیگر سے
بریدہ کرتے ہیں اور وزن باطل ہوتا ہے اور بولنا اونکا اقتضائے کلفت کرتا ہے یعنی وزن عروضی
میں درمیان شعر کے دو ساکن نہیں آسکتے اور اگر آسکتے ہیں ایک متحرک ہو جاتا ہے بمقابلہ موزون ٭
مگر آخر مصرع میں **ھم** و در تازی زیادت از دو ساکن جمع نشود و در اثنای سخن التقای ساکنین بیشتر
از اجتماع یکی از حروف مد با ادغام افتد چنانکہ در سار یا با غنہ چنانکہ آنذرتہم و ہیچکدام در اثنای
شعر جائز نبود **ت** اور کلمات عربیہ میں زیادہ دو ساکن سے جمع نہیں ہوتے اور اثنای سخن میں
التقاے ساکنین اکثر جمع ہونے ایک حرف مد سے ساتھ ادغام کے ہوتا ہے جیسا کہ لفظ سار
میں یا جمع ہونے ایک حرف مد سے ساتھ غنہ کے ہوتا ہے جیسا کہ انذرتہم میں اور یہ کوئی اثنائے
سخن یعنی وزن عروضی میں جائز نہیں پس التقا بالکسر باہم ہونا اور باہم ملنا اور ایک دوسری کو دیکھنا

کذا فی المنتخب والکنز والغیاث اور ادغام بالکسر گھانا ایک چیز کا بے چبانے کے اور لگام دینا گھوڑے کو
اور ایک حرف کو دوسرے حرف سے ملانا کذا فی المنتخب والغیاث تصریح یہہ کہ عربی مین دو ساکن
جمع ہوتے ہین اثناے سخن مین نہ وزن عروضی مین اور وہ دو مقام ہین ایک یہہ کہ بعد مدہ کے
ادغام واقع ہو جیسے لفظ سآرین کہ الف مدہ کے بعد را مشدد واقع ہوئی ہے اول ساکن دوسرے
متحرک پس دو ساکن جمع ہوئے اول الف ساکن دوسری رے ساکن اور دوسرا مقام یہہ ہے کہ بعد مدہ کے
غنہ واقع ہو جیسا کہ لفظ آنذرتہم مین اصل اسکی ءاَنذرتہم تھی جب الف اول متحرک اور دوسرا ساکن ہو
گیا دو ساکن جمع ہوئے اول الف دوم ساکن دوسرا نون غنہ ساکن ح قولہ آنذرتہم اصلا ءانذرتہم
چون در ہمزۂ ثانیہ تسہیل یعنی بین بین گیرند ای میان مخرج ہمزہ والف خوانند پس گویا کہ ساکن شد
وسکون ساکن ثانی یعنی نون ظاہر است پس اجتماع ساکنین متحقق شد تم کلامہ پس جو لفظ گویا ساکن
شد خلاف مقام نظر آیا کسواسطے کہ یہان عین ساکن چاہیے لہذا مینے رقعہ مولوی عبد الرزاق صاحب
کی خدمت مین لکھا مولوی صاحب نے اوسکے جواب مین یہہ عبارت لکھ بھیجی کہ قراۃ ءانذرتہم ہر چند
وجہ مرقوم ہست اول تحقیق ہر دو ہمزہ دوم ابدال ہمزۂ ثانیہ بالف سوم تخفیف ہمزۂ ثانیہ باقیام حرکت چہارم
زیادت الف میان ہمزتین وتخفیف ثانیہ بین بین پنجم حذف ہمزہ استفہام مع حرکتش ششم حذف ہمزہ
استفہام ونقل حرکتش بسوی تنوین سواءٌ ہم واما در پارسی اجتماع دو ساکن بسیار بود وباشد کہ زیادت
از دو ساکن نیز جمع آید وباشد کہ بعضی ازان بحقیقت ساکن نبود ولاکن مجہول الحرکۃ باشد اما دو ساکن
چنانکہ در کار ومرد افتدت واما فارسی مین یعنی اثنای کلمات فارسی مین جمع ہونا دو ساکنون کا بہت ہے
مثل کار وبار کے اور کبھی زیادہ دو ساکنون سے بھی جمع ہوتے ہین یعنی تین ساکن جیسے گوشت اور
پوست مین اور چار ساکن جیسے خواست مین لیکن حق یہہ ہے کہ واو اور الف مخلوط التلفظ لفظ خواست
مین بجاے حرف واحد مرکب ہے پس زیادت تین ساکن سے ممکن نہین اور کبھی اون تین ساکنون مین
بھی بعض بحقیقت ساکن نہین ہوتا مجہول الحرکۃ ہوتا ہے مثل لفظ پارس کے کہ رے پر حرکت ربودہ ہے
لیکن دو ساکن جیسے کار ومرد مین ہین وجہ اسکی یہہ ہے کہ بنا لغت فارسی کی اعراب پر نہین لہذا
جمع ہونا ساکنون کا بھی اوس مین موجب کلفت نہین مگر وزن مین موافقت موزون بہ ایک ہے
ساکن رہے گا ھم وچون امثال این در اثنای شعر افتد حرف اول ساکن ودوم متحرک باید شمرد

چه وروزن در مقابل متحرک افتد مثلاً کارکن یا مردزن بروزن فاعلن باشد هیچ تفاوت وآماسه
حرف چنانکه در لفظ راست وبخیت وموزد باشد وهمیشه حرف اول از امثال این کلمات از حروف
مد بود پس اگر حرف آخر متحرک نشود بعضی ازین سه حرف را بجای دو حرف بکار دارند یکی ساکن
ودیگر متحرک ویک حرف در عبارت بزنند مثلاً راست گو بروزن فاعلن گویند وبعضی همه حروف
در عبارت آرند تا راست گو بروزن مفتعلن شود واگرچه بروجه اول از گرانی خالی نبود اما دوم گران تر
باشد وشعرا بیشتر بروجه اول استعمال کنند ~~ست~~ اور جب امثال انکی اثنا ے شعر مین واقع
ہوتی ہے یعنی وزن عروضی مین حرف اول کو ساکن اور دوسرے کو متحرک کرتے ہین اسواسطے
کہ وزن مین مقابل متحرک کے متحرک چاہیے مثلاً کارکن یا مردزن کو بروزن فاعلن کہتے ہین
نے تفاوت لیکن جب تین حرف ساکن جمع ہون جیسے لفظ راست اور بخیت اور موردمین ہین
اور حرف اول انکا ہمیشہ حروف مد سے ہوتا ہے پس اگر آخر انکا متحرک نہو بعض ان تینون حرفونکو
مقام دو حرفون کے استعمال کرتے ہین ایک ساکن دوسرا متحرک اور ایک حرف کو عبارت
مین حذف کرتے ہین مثلاً راست گو کو بروزن فاعلن کہتے ہین حرف تا کو حذف کرتے ہین
اور بعض سب حرفون کو عبارت مین لاتے ہین اور راست گو کو بروزن مفتعلن کہتے ہین اگرچہ
پہلی وجہ بھی یعنی راست گو بروزن فاعلن ثقالت سے خالی نہین مگر وجہ دوسری یعنی راست گو
بروزن مفتعلن ثقیل تر ہے اور شعرا نے اکثر وجہ اول اختیار کی ہے پس قول محقق مردزن
یا بمعنی بمروزن کہیے یا بحذف عاطف بمعنی مرد وزن کہیے اور مورد بضم اول اور سکون ثانی وفتح
اور ثالث اور دال ابجد نام ایک درخت کا ہے کہ اوسکو آس کہتے ہین اور پتے اوسکے نہایت
سبز ہوتے ہین اور طراوت رکھتے ہین اور دوا اونمین کام آتے ہین اور بسبب سبزی کے
اور طراوت کے اونکو زلف اور گیسوے محبوب سے نسبت دیتے ہین اور بمعنی جھر وگمین
بھی آیا ہے کذا فی البرہان ص واگر حرف آخر متحرک شود خالی نبود از آنکه بعد از وی متحرکی دیگر آید
یا ساکنی آید اگر متحرکی آید چنانکه گویند مثلاً راست وکژ در ینصورت وزدیدن یکحرف در عبارت گران
بود از آوردن همه بخلاف صورت اول وسبب آنست که در صورت اول دو حرف بازای حرفی متحرک
افتاده وحرف متحرک بحقیقت هم دو حرف است اما اینجا دو حرف بازای حرفی ساکن می افتد پس عبارت

ازان بر وزن مفتعلن ہر چند از گرانی خالی نیست اما بر وزن فاعلن بسیار گران تر باشد درینصورت
شعرا وجہ اول را اختیار کردہ اند ت اور اگر حرف آخر انکا متحرک ہو اس مین دو صورتین ہین
کہ بعد اس متحرک کے یا حرف ساکن آئے گا یا حرف متحرک آئے گا مثلاً کہین راست و کژ کہ واو عاطفہ بجاے
حرکت کے ہے تے پر اور بعد اس تاے متحرک کے کاف کژ کا متحرک آیا ہے اس صورت مین
حذف کرنا ایک حرف کا عبارت مین ثقیل تر ہے سبب کے قائم رکھنے سے یعنی اوسکو بر وزن مفتعلن
کہین گے نہ بر وزن فاعلن اور یہہ شکل خلاف صورت اول کے ہے کہ راست گو بر وزن فاعلن
بہتر تھا اور راست و کژ بر وزن مفتعلن بہتر ہے اور سبب اسکا یہہ ہے کہ صورت اول مین یعنی
راست گو کو بر وزن فاعلن کہنے مین دو حرف بمقابلے ایک حرف متحرک کے پڑے یعنی سین
اور تے کہ دونون ساکن ہین بمقابلے عین متحرک فاعلن کے واقع ہوئے اور حرف متحرک بھی حقیقت
مین دو حرف ہین ایک حرف صامت اور ایک حرف مصوت یعنی حرکت ہین کی پس دونون مقابلے مین
برابر ٹھہرے اور اس جگہہ یعنی راست و کژ کو بر وزن فاعلن کہنے مین دو حرف بمقابلے ایک حرف
ساکن کے پڑتے ہین یعنی الف اور سین راست و کژ کا بمقابلے الف فاعلن کی پڑتا ہو پس راست
و کژ کو بر وزن مفتعلن کہنا اگر چہ گرانی سے خالی نہین مگر بر وزن فاعلن کہنا ثقیل تر ہے کسواسطے کہ
حال بر وزن فاعلن کہنے کا بیان ہو چکا اور بر وزن مفتعلن کہنے مین دو حرف ساکن یعنی الف اور
سین راست و کژ کا بمقابلے ایکحرف ساکن اور ایکحرف متحرک کے پڑتا ہے اور وہ فے اور تے مفتعلن
کی ہے اس صورت مین شعرا نے بیشتر وجہ اول اختیار کی ہے کہ راست و کژ کو بر وزن مفتعلن کہتے
ہین اور یہہ وجہ اول کہنا نظر بہ عبارت اخیرہ ہے ھم و اگر بعد از حرف متحرک حرفی ساکن آید چنانکہ
لفظ راستی مثلاً حکمش ہمان بود کہ در دو حرف ساکن متوالی گفتہ آمد درینصورت کلفت زائل
شود و این حکمہا جملہ حکم توع این حرفہا است درمیان شعرا اما اگر در آخر شعر افتد ہرچہ مجہول الحرکۃ
بود ساکن شمرند و یک ساکن و دو ساکن و در آخر اشعار اعتبار نکنند و اگر زیادت بود آنرا اعتبار
نبود و در حکم محذوف باشد انیست حکم حروف ساکن ت اور اگر بعد اوس حرف متحرک کے
جو راست اور بجز ستہ وغیرہ مین بالفعل متحرک ہو اسکے ایک حرف ساکن آئے جیسا کہ لفظ راستی
مین حکم اوسکا وہی ہے کہ دو حرف ساکن متوالی مین بیان کیا گیا کہ بر وزن فاعلن ہو گا اول

ساکن رہیگا دوسرے حرف ساکن کو متحرک کرینگے اور کلفت باقی نرہیگی اور یہہ احکام حرفونکے
جو بیان کیے تب جاری ہونگے جب یہہ حرف درمیان شعر کے پڑین مگر جسوقت یہہ حرف آخر شعر مین
پڑینگے یعنی یہہ حرف آخر شعر مین پڑین یا وہ کلمے کہ جنمین یہہ حرف ہون آخر شعر مین پڑین جو حرف
کہ مجہول الحرکۃ ہوگا اوسکو ساکن شمار کرینگے جیسے سے لفظ پارس مین مجہول الحرکۃ ہے اوسکو
ساکن شمار کرینگے اور ایک ساکن اور دو ساکن آخر اشعار مین اعتبار کرتے ہین ایک ساکن جیسے لفظ
شود اور رود مین ہے اور دو ساکن جیسے لفظ کرد اور مرد مین ہین اور جو ساکن اِنسے زیادہ ہے
اوسکا اعتبار نہین حذف ہوگا جیسا کہ سوخت اور ساخت اور نو است اور پارس مین یہان تک
بیان حروف ساکن کا تھا اب حال حروف متحرک کا سنو ھم اما حروف متحرک متوالی در شعر تازی زیادہ
از چہار مستعمل ندارند و چہارم بطریق زحف افتد و گران تمر ندرت لیکن حروف متحرک متوالی
شعر تازی مین زیادہ چار سے مستعمل نہین جانتے اور جو تھا بطریق زحاف کے پڑتا ہے مثل
فَعِلَتُن کے کہ مستفعلن سے بعد خبن اور طے کے بنتا ہے مگر اوسکو بھی ثقیل جانتے ہین زحف
بالفتح چلنا کودک کا بزانو اور چلنا حیوان کا بشکم زاحف وہ تیر کہ زمین پر گرکے نشانے پر پہنچے
زحاف بالکسر گرنا اور ساقط ہونا شعر مین ایک حرف کا دو حرفون سے کذا فی المنتخب و درستعمال
مین زحاف بہت ہے ھم و در شعر پارسی زیادت از سہ مستعمل نیست و سہ متحرک متوالی ہم اصلی نباشد
بطریق زحف افتد و تخفیف را تسکین اوسط جائز دارند چنانکہ بعد ازین گفتہ آید و آخر ہیچ شعرے
نہ بتازی و نہ بفارسی متحرک نشاید چنانکہ اول ساکن نشاید و این جملہ باید کہ مقرر باشد تا در تقطیع
اشعار اعتبار کردہ شود ت اور شعر فارسی مین زیادہ تین حرف متحرک متوالی سے مستعمل نہین
ہین بسبب خفت زبان فارسی کے وہ بھی اصلی نہین ہوتے بطریق زحاف کے پڑتے ہین مثل
فَعِلَاتُن کہ فاعلاتن سے بعد خبن کے بنتا ہے اور اسمین بھی تخفیف کے واسطے تسکین اوسط
جائز ہے جیسا کہ بعد اسکے بیان ہوگا چنانچہ اشعار مین جہان وزن فعلاتن یا فعلن کا بحرکت عین
واقع ہوگا وہان ساکن کرنا اوسط کا روا ہے اور اوس مقام پر کلمہ ساکن الاوسط کا لانا درست ہے
اگر وزن مین خلل نہ پڑے شبہہ نہو کہ ہر جگہہ تسکین اوسط جائز ہے بلکہ بعض مقام پر تسکین اوسط
جائز نہین جیسا کہ رمضان کو بسکون میم نکہین گے اور آخر کسی شعر فارسی اور تازی کا متحرک نچاہیے

جیسا کہ اول شعر ساکن بنچا ہیے اور سب قاعدے چاہیے کہ یاد ہون تا تقطیع مین کام آئین اور معتبر
ہون ہم و تقطیع شعر عبارت است از تحلیل شعر بارکانی کہ ازان موزون باشد برابر کردن حروف ہر رکنی
با حروف اصلی آن رکن بحذف زوائد غیر ملفوظ و اگر چہ مکتوب باشد و اثبات آنچہ ملفوظ باشد و اگر چہ مکتوب
نباشد ت اور تقطیع شعر کی عبارت ہے تحلیل شعر سے اوسکے ارکان موزونہ پر یعنی برابر کرین الفاظ
شعر کو اوسکے رکنون سے اور مقابل کرین حروف ہر لفظ کو ساتھ حروف اصلی اوس رکن کے اور
حذف کرین زوائد غیر ملفوظ کو اگر چہ مکتوب ہون اور ثابت رکھین حروف ملفوظ کو اگر چہ مکتوب نہون
تحلیل کھولنا ایک چیز کا اور کسی جگہہ اوترنا اور رفاقی کرنا کسی چیز کا اوٹھانے سے اور اصطلاح مین
دو حصے کرنا ایک چیز کا یا زیادہ کذا فی الغیاث ہم مثلاً تقطیع این بیت بنام خداوند جان و خرد ؎
کزین برتر اندیشہ برنگذرد ؎ بدینمنوال نوشتہ اند بنامی خداون دجان و خرد کزی برتر اندی شہ برنگ
ذرد فعولن فعولن فعولن فعل فعولن فعولن فعولن فعل ت مثلاً تقطیع اس بیت کی اسطرح لکھی ہے
بنامی فعولن خداون فعولن دجان و فعولن خرد فعل کزی بر فعولن تر اندی فعولن شہ برنگ فعولن ذرد فعل
ہم و ازینجا معلوم می شود کہ تا بحر او وزن نہاد ارکان آن ندانند تقطیع ممکن نباشد چہ این بیت ہمچنانکہ
برین وزن کہ فعولن فعولن فعولن فعل دوبار تقطیع توان کرد برین وزن نیز کہ مفاعیل مستفعلن فاعلن دوبار
تقطیع توان کرد و برین وزن نیز کہ فعولن مفاعیل مستفعلن دوبار ہم تقطیع توان کرد تا ندانند کہ کدام بحر است و ارکان
آن چیست میان آنچہ تقطیع حقیقی بود و آنچہ وزن بود آنا نہ تقطیع بود امتیاز ممکن نباشد ت اور یہان سے معلوم ہوتا ہے
کہ جب تک بحر کو اور اوسکے اوزان اور ارکان کو نجانین تقطیع ممکن نہین ہے اسواسطے کہ اس بیت کی تقطیع جیسی بروزن
فعولن فعولن فعولن فعل دوبار کہ بحر متقارب ہے کرتے ہین بروزن مفاعیل مستفعلن فاعلن دوبار بھی تقطیع
کر سکتے ہین اور بروزن فعولن مفاعیل مستفعلن دوبار بھی تقطیع ہو سکتی ہے جب تک نجانین کہ یہہ کون
بحر ہے اور ارکان اسکے کیا ہین امتیاز تقطیع حقیقی اور غیر حقیقی مین ممکن نہین ہے ہم فصل سوم در
اجزای ثانیہ شعر کہ از حرف متحرک و ساکن مولف شود ت فصل تیسری اجزای ثانیہ شعر مین کہ حروف
متحرک اور حروف ساکن سے تالیف دیے جاتے ہین معلوم ہو کہ فصل اول مین محقق علیہ الرحمہ نے
فرمایا تھا کہ اجزاے اولے شعر کے حروف اور حرکات ہین لہذا اس فصل مین فرماتے ہین کہ اجزاے
ثانی شعر کے مولفات حروف متحرک و ساکن دہین اور یہہ تابعت کی طرح پر ہوتی ہے دو حرفی اور

سہ حرفی اور چہار حرفی اور پنج حرفی لہذا فرماتے ہین اول تالیفی کہ نہ جیسا کہ صاحب میزان نے قیاس
کیا ہے اور لکھا ہے ح قولہ اجزای ثانیہ یعنی باعتبار لغت ورنہ باعتبار عروض ہمین اسباب و اوتاد
اجزای اولی ہست و لہذا گفتہ اول تالیفی کہ تم کلامہ فنقول ہم اول تالیفی کہ حروف را ممکن شود تالیف از
دو حرف بود و آن مؤلف را سبب خوانند و لامحالہ حرف اول متحرک باید پس اگر حرف دوم ساکن بود
آنرا سبب خفیف خوانند و آن مساوی مقطع ممدود باشد و اگر متحرک بود آنرا سبب ثقیل خوانند یعنی پہلی
تالیف کہ حروف سے ممکن ہوتی ہے دو حرف کی تالیف ہے اور اوس مولف کو سبب کہتے ہین اور لامحالہ
حرف اول متحرک چاہیے کہ ابتدا بسکون محال ہے پس اگر حرف دوسرا ساکن ہو وہ سبب خفیف ہے
اور مساوی مقطع ممدود کی ہے یعنی حرف مصمت با مدہ مثل لو اور لی کے اور اگر حرف دوسرا متحرک ہو
اوسکو سبب ثقیل کہتے ہین سوا اسکے کہ ایک متحرک اور ایک ساکن کا ملنا خفیف ہے اور دونون متحرکونکا
ملنا بہ نسبت اوسکے البتہ ثقیل ہے اور سبب بفتحتین رسن کذا فی المنتخب اور وجہ التسمیہ یہ ہے کہ عرب
بیت شعر کو گھر سے نسبت دیتے ہین اور گھر عرب کا بیشتر خیمہ ہی ہوتا ہے کہ رسن اور میخ سے قیام پذیر
ہوتا ہے لہذا ان اجزا کا سبب اور وتد نام رکھا کہ قیام شعر کا انسے ہے ہم و در اصل شعر فارسی سبب ثقیل
مستعمل نیست از جہت آنکہ چون سبب ثقیل بجزوی دیگر پیوندد سہ متحرک یا زیادہ متوالی شود و وقوع آن
در شعر فارسی چنانکہ گفتیم از اعتدال خارج است ت اور اصل شعر فارسی مین یعنی ارکان بحر مختص
فارسی مین کہ وہ فعولن اور فاعلاتن اور مفاعیلن اور مستفعلن اور مفعولات ہین سبب ثقیل مستعمل نہین ہے
اس جہت سے کہ جب سبب ثقیل کسی جزو اور سے ملے گا تین متحرک متوالی یا زیادہ تین سے جمع ہونگے
اور وقوع اوسکا شعر فارسی مین جیسا کہ کہا ہمنے اعتدال سے خارج ہے اور یہی وجہ ہے کہ چکنم اور
نشنود وغیرہ مین تسکین اوسط کر لیتے ہین صاحب میزان نے الفاظ اصول سے چشم پوشی کی اور
اپنے زعم مین یہہ معنی سمجھ لیے کہ لغت فارسی مین سبب ثقیل نہین آیا لہذا یہہ حاشیہ لکھا ح قولہ در اصل
شعر فارسی سبب ثقیل مستعمل نیست مخفی نماند کہ اہل فن گفتہ اند کہ ہا در آخر لفظ ہمہ و رمہ و امثال آنہا
بکتابت محض برای اظہار حرکت است در تلفظ دخل ندارد پس ترکیب آنہا محض از دو حرف متحرک است
و آن سبب ثقیل ہست بل بعضی از ثقات عروضیان نیز مثل شمس قیس صاحب معیار عجم و مولانا جامی
بر ہمین معنی تصریح کردہ اند و آنچہ مصنف علام در وجہ عدم استعمال سبب ثقیل میفرماید کہ وقوع سہ حرکت

متوالی کہ از اجتماع سبب ثقیل و متحرک دیگر متصور ہست از اعتدال خارج ہست و حوالہ بما قبل ساختہ عجب ست
چہ آنچہ سابق آوردہ ہمین قدر ہست کہ در شعر فارسی زیادہ از سہ متحرک مستعمل نیست و درین کلام خود نحو متحرکات
ثلثہ است و آنچہ گفتہ ست سہ متحرک متوالی ہم اصلی نباشد معنیش آنست کہ در اصول افاعیل و تفاعیل سببے
در وزن یافتہ نمیشود الا بعد زحاف و اینمعنی منافی وقوع سبب ثقیل نیست یا آنکہ کدام کلمہ مفرد مشتمل بر
حرکات ثلثہ متوالیہ یافتہ نمی شود اما انتفاع اجتماع سہ حرکت از ترکیب با کلمہ دیگر از ان لازم نمی آید
الا بسیاری از کلمات مثل دل من و نکنم بحرکات ثلثہ موجود تم کلامہ اور شرح مین بھی اس قول کو مردود
کیا ہے چنانچہ یون لکھا ہے ش عجب ست از فہم صاحب میزان کہ انتفای سہ متحرک متوالی را از قول مصنف
نسبت با فاعیل و تفاعیل خود میگوید و باز راہ کجی میرود الی آخرہ ھم و تالیف دوم از سہ حرف بود و آنرا
وتد خوانند و ہر سہ متحرک نشاید چنانچہ گفتہ آمد و حرف اول لامحالہ متحرک باشد پس اگر دوم ساکن بود
سوم متحرک باید چہ دو ساکن نشاید کہ در اثنای سخن جمع شود و آن مولف را وتد مفروق خوانند و اگر
دوم متحرک بود سوم ساکن آنرا وتد مجموع خوانند ت اور دوسری تالیف تین حرفون سے ہوتی ہے
اوسکو وتد کہتے ہین پس تین حرف متحرک نچاہیے جیساکہ کہا گیا کہ توالی سہ حرکات اصول افاعیل
مین نہین اور حرف اول لامحالہ متحرک ہوگا کہ ابتدا بسکون محال ہے پس اگر دوسرا ساکن ہو تیسرا
متحرک چاہیے اسواسطے کہ دو ساکن اثنای سخن مین جمع نہین ہوتے اور اوس مولف کو وتد مفروق
کہتے ہین اور اگر دوسرا متحرک ہو تیسرا ساکن اوسکو وتد مجموع کہتے ہین وجہ تسمیہ وتد کہ لغت مین
بمعنی میخ ہے مثل وجہ تسمیہ سبب ہے کہ بیان اوسکا ہوچکا اور وجہ تسمیہ مفروق یہہ کہ فرق درمیان
دو متحرکون کی بسبب سکون کی ظاہر ہے مثل قال اور باغ اور گفتہ اور رفتہ کے اور وجہ تسمیہ
مجموع یہہ کہ دو حرکتین متوالی جمع ہوتی ہین مثل دعا اور دوا کی اور اس جگہہ جاننا چاہیے کہ
بعض عروضیان پارس نے سبب کو تین قسم پر کہا ہے خفیف اور ثقیل اور متوسط سبب متوسط ایک
حرف متحرک دو ساکن جیسے کار و بار اسیطرح وتد کو بھی تین قسم پر کیا ہے مجموع اور مفروق اور
کثرت وتد کثرت دو متحرک اور دو ساکن جیسے نہان اور عیان اور فاصلے کو بھی تین قسم پر کہا ہے
صغرے اور کبرے اور عظمے فاصلہ عظمے پانچ متحرک ایک ساکن جیسے بشکنمش مگر واقفین پر ظاہر ہے
کہ حاجت اعتبار زوایدکی نہین ہے ھم و تالیف زیادہ ازین متحمل باشد بتالیف از دو دو یا سہ سہ

باز ہر دو پس اول تالیفی کہ شعر را باشد از اسباب باشد یا از اوتاد و مثال ہر چہار بہ پارسی ایست
یہ سبب خفیف سر سبب ثقیل عَدَد وتد مفروق مَنی وتد مجموع و علامات ہر یکی در دوائر بر قیاس
آنچہ گفتیم معلوم باشد و اسباب و اوتاد را اجزا میخوانیم چہ اجزای اولی کہ حروف و حرکات اند
بشعر خاص نیستند ت اور تالیف زیادہ اس سے فارسی مین مخل اور منجر ہوتی ہے طرف دو
دو اور تین تین کے یا طرف دو تین کے یعنی طرف اسباب کے یا طرف اوتاد کے یا طرف سبب
اور وتد کے پس اول تالیف کہ شعر مین ہوتی ہے اسباب یا اوتاد سے ہوتی ہے اور مثالین
چارون کی یعنی سبب خفیف اور سبب ثقیل اور وتد مجموع اور وتد مفروق کی فارسی مین یون ہین
بر سبب خفیف سَر سبب ثقیل عَدَد وتد مفروق مَنی وتد مجموع اور علامت ہر ایک کی دوائر مین جیساکہ
کہا ہمنے معلوم ہوگی یعنی کہا ہے ہمنے کہ الف مقابل ساکن کے اور دائرہ کو چک مقابل متحرک کی پس
جس جگہہ کہ دو دائرے اور بعد اوسکے الف ہو وتد مجموع ہے اور اگر الف درمیان دو دائرونکے
ہو وتد مفروق ہے اور اگر فقط دو دائرے ہون سبب ثقیل ہے اور اگر ایک دائرہ اور ایک الف ہو
سبب خفیف ہے اور ہم اسباب و اوتاد کو اجزا کہتے ہین اسواسطے کہ اجزاے اولے کہ حروف و حرکات
ہین شعر کے لیے خاص نہین ہین لغات اور قرأت مین بھی ہوتے ہین پس حقیقت مین یہی اسباب
و اوتاد اجزاے شعر ٹھہرے مخل بضم اول و حا حطی مفتوح و تشدید لام کشادہ ہونے والا کذا فی المنتخب
و الغیاث اور صاحب میزان نے لکھا ہے ح قولہ تالیف از زیادہ ازین قول انکار فاصلہ معلوم
می شود چہ معتبر بنیش آنرا ہم در اجزای اولی شمار کردہ اند تم کلامہ معلوم ہو کہ یہہ غلط فہمی ہے کسواسطے کہ
محقق علیہ الرحمہ نے یہان تک احوال مؤلفات فارسی کا بیان کیا اور البتہ اصول فارسی مین فاصلہ
نہین اور بعد اسکے جب مؤلفات تازی بیان کیے دونون فاصلونکو تازی مین لکھہ کر لکھا کہ ہر دو
نہ ازان تالیفات اول باشند یعنی فاصلون کی تالیف تازی مین مؤلفات فارسی سے جداگانہ ہے
اور تالیف ثانی ہے م و در عروض تازی مؤلفی کہ از چہار حرف بود سہ متحرک و چہارم ساکن فاصلہ صغرے
خوانند مثالش فَعِلُن و آن مؤلف اند و سبب بود اول ثقیل و دوم خفیف و مؤلفی را کہ از پنج حرف
بود چہار متحرک و پنجم ساکن فاصلہ کبرے خوانند مثالش فَعِلَتُن و آن مؤلف از سببی ثقیل و وتدے
مجموع بود و ہر دو نہ ازان تالیفات اول باشند اور عروض تازی مین وہ مؤلف کہ چار حرف

ہو تین متحرک اور چوتھا ساکن اوسکو فاصلۂ صغرے کہتے ہین مثال اوسکی فَعِلُن ہے اور وہ تالیف
دو سبب سے تحتی فارسی ہین اول ثقیل دوم خفیف اور وہ مؤلف کہ پانچ حرف سے ہو چار متحرک اور پانچوان ساکن
اوسکو فاصلۂ کبرے کہتے ہین مثال اوسکی فَعَلَتُن ہے اور وہ تالیف ایک سبب ثقیل اور ایک وتد مجموع
سے تحتی فارسی مین اور یہہ دونون تالیفین فاصلون کی تالیف اول سے نہین ہین یعنی تالیف فاصلہ
مؤلفات فارسی سے علاحدہ ہے اور تالیف ثانی ہے حاصل یہہ کہ بعضے عروضیون نے فاصلے کو
معتبر جانا ہے اور بعضون نے نہین جانا ہے محقق علیہ الرحمہ اس جگہہ قول فیصل لکھتے ہین کہ تالیفین
تین ہین ایک دو حرف کی دوسری تین حرف کی تیسری چار حرف اور پانچ حرف کی اور ان
تینون کی دو قسمین ہین اول تالیف اول دوم کہ وہ مشترک ہے پارسی اور تازی مین اور دوسری قسم
تالیف چار حرفی اور پنج حرفی کی کہ وہ خاص ہے تازی مین پس اعتبار فاصلے کا فارسی مین نچاہیے
کہ جب اصول فارسی مین سبب ثقیل نہین ہے تین حرکتین کیونکر ہونگی اور اثنای شعر فارسی مین جو
آجاتی ہین اعتدال سے خارج ہین یعنی اصول فارسی سے باہر ہین اور اعتبار فاصلے کا تازی مین
چاہیے کہ اصول تازی مین فاصلہ داخل ہے مثل متفاعلن اور مفاعلتن کے کہ اسمین مُتَفَا اور عِلَتُن
فاصلہ ہے پس تالیف چار حرفی اور پنج حرفی تالیف ثانی ہے اور تازی مین معتبر ہے بعضون نے
فاصلے کو فاضلہ بضاد معجمہ لکھا ہے اور بعضون نے فرق درمیان دونون فاصلونکے بصاد مہملہ اور
ضاد معجمہ کیا ہے اور بعضے قائل بفاصلۂ ثالث ہوئے ہین اور اوسکو فاصلۂ عظمے کہتے ہین پانچ
متحرک اور ایک ساکن مگر یہہ نہایت ناپسندیدہ ہے اور اس مقام پر صاحب میزان نے یہہ حاشیہ
لکھا ہے ح قولہ در عروض تازی الی آخرہ وجہ تخصیص اعتبار فاصلہ در عروض تازی معلوم نمے شود
بل بسیاری از عروضیان عجم نیز قائل ہر دو فاصلہ بودہ اند و بعضی شکر آری فرق اینقدر است کہ در اصل
افاعیل فارسی فاصلہ صغری ہم مستعمل نیست بخلاف عربی کہ دران فاصلہ صغری مستعمل ست مثل متفاعلن
در متفاعلن و مفاعلتن اما اینقدر کافی نیست چہ برین تقدیر اعتبار فاصلۂ کبری را وجہی ہم نمیرسد
معہذا الکلام در اکتفا بہ نسبت موزونات است و شک نیست کہ اعتبار اسباب و اوتاد مغنی از فاصلات ست
و برای وزن ہمہ موزونات کافی است و لہذا اخفش بعد از خلیل وجودش را منکر گردیدہ و گفتہ کہ
فاصلۂ صغری بحقیقت سبب ثقیل و خفیف ست و فاصلۂ کبری سبب ثقیل و وتد مجموع است پس فاصلہ را

از اجزای اولیه قرار دادن معنی ندارد و غایت ما یقال از جانب خلیل و پیروانش که قایل بوجود فاصله
بوده اند آنکه چون خلیل بنای اوزان عروضی بطور وزن حرف نهاده و لهذا فا و عین و لام را هم باوزان
بکار برده و در کلام عرب کلمهٔ چهار حرفی با سه حرکت متوالی و پنج حرفی با چهار حرکت متوالی نیز یافته می شد
نه زیاده ازان مثل فَرَسٌ و ضَبَطٌ لهذا برای وزن این هر دو فاصله قرار داده و ازینجاست که در دائره
مؤتلفه و در لفظ متفاعلن و مفاعلتن شروع از سبب خفیف کرده بحر ثالث بر بنا دو تدیعنی از فا و تن وزن
تن مفاعل و فاعلن ست بحرکت آخر قرار نداده اند اما این قول مخدوش است باینکه اگر مدار اعتبار
اجزای اولیه شعر بر اوزان مختلفهٔ اصلیه عرب ست پس بسیار اسما است از ثلاثی و رباعی و خماسی مثل جعفر
و بر تن و درهم و قمطر که اجزای مذکوره وزن انش نمیتوانند شد و عدم انفکاک بحر از سبب خفیف مذکور نیز دلیل
عدم ترکیب از سببین نیست چه آن بجهت عدم استعمال ست بل مصنف علام از بعضی عروضیان انفکاکش
را هم نقل کرده و وزنش فاعلاتک آورده کما سیاتی اور دوسرا حاشیه یهه لکها هے ح قوله هر دو
نه ازان تالیفات اول اشارت ست بعدم احتیاج اعتبار فاصله تم کلامه پس عاقل بصیر پر ظاهر هے
که اس حاشیے کو مطلب کتاب سے کیا واسطه اور ایک جگهه لکهتے هین که ازین قول انکار فاصله معلوم
می شود اور دوسری جگهه لکهتے هین که وجه تخصیص فاصله در عروض تازی معلوم نمی شود تیسری جگهه
لکهتے هین اور خود قائل هوتے هین که در عربی فاصلهٔ صغری مستعمل است چوتهی جگهه لکهتے هین که اعتبار
فاصلهٔ کبری را وجهی بهم نمیرسد پانچوین جگهه لکهتے هین که سه حرکت متوالی و چهار حرکت متوالی در عرب
مستعمل است چهٹی جگهه لکهتے هین که فاصله را از اجزای اولیه قرار دادن معنی ندارد حال آنکه محقق علیه الرحمه
فاصله کو تالیف ثانی کها هے ساتوین جگهه لکهتے هین که وجه عدم انفکاک بحر از سبب خفیف در دائره محققه
عدم استعمال است کیا بحر غیر مستعمل دائرے سے نهین نکالتے بلکه نکال کر غیر مستعمل لکهه دیتے هین ایک
حاشیے کا یهه حال هے بس ایسے کلام بخوبی معلوم هوتے هین اور یهه عبارت دوسرے حاشیے کی
که هر دو نه ازان تالیفات اول باشند اشارت ست بعدم احتیاج اعتبار فاصله اوس قبیل سے هے
که کوئی کهے فلان کس آنکهه نهین رکهتا دوسرا کهے یهه اشاره هے طرف بینائی کے برعکس نهند نام
زنگی کافور هم و عادت عروضیان آن باشد که درین موضع ابیات مرکب ازین اجزا ایراد کنند برین تمثیل
از سبب خفیف تازی بیت اِسْمَعْ مِنِّي يَا ابْنَ الدُّنْيَا ۔ اَمَلُ خَيْرٍ اَتْرُكْ دُخْنَا ۔ رَكْضَ جُنُونٍ سَكَنَ

یا رجز مطوی مسکن یا رمل مخبون مسکن یا ہزج مکفوف مخنق و بپارسی بیت یاری کز من دوری جوید * عشقت بس زی من تا کی پوید * و از سبب ثقیل تنہا شعر محال ہست اما نثر بتازی چنین بود وُلدکَ یک وَجدا اثرہ ہمک بجُہدِہ وطلب برکتہ رشیمک و بپارسی چنین * پسر تو زچہ نشدہ زپی ہنر تو * کہ ہنر تو بدہ ز برکت پدر تو ت اور عادت عروضیون کی یہہ ہے کہ اس جگہہ ابیات مرکب ان اجزا سے وارد کرتے ہین یعنی تنہا سبب اور تنہا وتد اور تنہا فاصلہ مین شعر کہی ہین شعر سبب خفیف کا عربی مین یہہ ہے ؎ اِسْمَعْ مِنّی یا ابنَ الدُّنیا * اِعْمَلْ خیرًا تَزْدَدْ حُسْنا * ترجمہ یہہ ہے سُن مجھسے اے فرزند دنیا کے کر نیکی کہ زیادہ ہو تو از روے نیکی کے تزدد اصل مین تزتود تھا باب افتعال سے تے کو دال سے بدل کیا بعد اوسکے واو متحرک ماقبل اوسکے مفتوح واو کو الف سے بدل کیا اجتماع ساکنین کا ہوا اور درمیان الف اور دال آخر کے الف گر گیا کسواسطے کہ دال آخر ساکن ہوئی بسبب اسکے کہ یہہ مضارع جواب امر مین ہے اور جو مضارع جواب امر مین پڑتا ہے آخر اوسکا ساکن ہوتا ہے اور یہہ رکض مخبون مسکن ہے یعنی متدارک مخبون مسکن رکن اصلی فاعلن تھا خبن سے الف گر گیا فعلن بتحریک عین رہا بعد اوسکے تسکین سے عین ساکن ہو فعْلن رہا پس فعْلن چار بار تقطیع اس شعر کی ہے اور اس شعر کی تقطیع رجز مطوی مسکن اور رمل مخبون مسکن اور ہزج مکفوف مخنق سے بھی ہوسکتی ہے کسواسطے کہ رجز مطوی مسدس محذوف العروض والضرب یہہ وزن ہے مفتعلن مفتعلن فعلن جب اسکو مسکن کیجیے مفعولن مفعولن فعلن ہو جائے پس وہی وزن ہے اور بیان بحر مین محقق علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ مفعولن مفعولن مفعولن مین ہر مرتبہ ایک سبب کم کرنی سے ایک وزن ہو جاتا ہے اور رمل مخبون مسدس محذوف العروض والضرب یہہ وزن ہے فعلاتن فعلاتن فعلن جب اسکو مسکن کیجیے مفعولن مفعولن ہو جائے پس وہی وزن ہے اور یہہ وزن اوزان رمل مین داخل ہے اور ہزج اخرب مسدس محذوف الضرب والعروض یہہ وزن ہے اور بیان اوزان مین داخل ہے مفعول مفاعیل فعولن جب اسکو مسکن کیجیے مفعولن مفعولن فعلن ہو جائے پس وہی وزن ہے مگر بیان جو محقق علیہ الرحمہ نے ہزج مکفوف مخنق کہا ہے اوسکی صورت یہہ ہے کہ مفاعیل مفاعیل مفاعیل کو کہ مکفوف ہین جب دائرے مین لکھے جائین اور مخنق کرین اسطرح کہ لام آخر رکن سیم اول رکن سے ملے تو یہہ وزن ہو جائے مفعولن مفعولن پس جب اسکو محذوف کرین وہی وزن ہو جائے

صاحب شرح کے ذہن مین یہہ مطلب نگذرا لہذا یہہ لکھا بش لفظ مکفوف یا ہزج غلطی کاتب ہست
زیراکہ فقط مخنق فاعیلن مفعولن ہست و مکفوف آن فاعیل باشد کہ بروزنش مفعول آید و در ینجا مفعولن
بکار است تم کلامہ حال آنکہ تخنیق اول رکن مین نہین آتا تخنیق کو بعضون نے بنجا و نون تحتین لکھا ہے
اور بعضون نے بحاء مہملہ اور باے موحدہ کماسیاتی محمد بن قیس لکھتا ہے کہ تخنیق ہم خرم است
لیکن بحکم آنکہ در اشعار عرب خرم خزدر ابتدای مصاریع روا ندارند چون عجم کہ در جملہ اجزای بیت جائز
داشتہ اند آنرا در غیر ابتدا تخنیق خوانند تم کلامہ اور فارسی مین شعر سبب خفیف تنہا کا یہہ ہے
بیت یاری کر من دوری جوید ✽ عشقش زی من تاکی پوید ✽ زی من ای طرف من اور تقطیع
تیار - بار فعلن بسکون عین ہے اور سبب ثقیل تنہا سے شعر محال ہے اسواسطے کہ فارسی مین
حرکتین تین سے زیادہ نہین ہوتی ہین اور عربی مین زیادہ چار سے پس گنجایش تحریک تمام شعر
کہان مگر نثر کہ مثال اوسکی عربی مین یون ہے وَلَدُکَ یَدُہٗ وَجَدَ اَثَرَ ہِمَمِکَ فَجَهِدَ. وَطَلَبَ بَرَکَۃَ
شِیَمِکَ معنی یہہ ہین کہ تیرے فرزند نے تجھسے پائی نشان تیری ہمتون کی پس سعی کی اور طلب
کی برکت تیری خصلتون کی اور فارسی مین نثر یون ہے پسر تو زچہ نشدہ نپی ہنر تو کہ ہنر تو بدہ
ز برکت پدر تو ترجمہ یہہ ہے فرزند تیرا کیون نہوا پیرو تیرے ہنر کا کہ ہنر تیرا ہے برکت سے
تیرے باپ کی اور سداد اور ہے کہ واسطے اظہار حرکت کے ہے معتبر نہین رکض بالفتح و ضاد معجمہ
پاون ہلانا گھوڑے کا اور دوڑنا کشف سے اور صراح سے اور گھوڑے کا دوڑانا بحر الجواہر سے
کذا فی الغیاث شیم بکسر اول و فتح ثانی عادتین اور جمع شیمہ کذا فی الغیاث ہم وارد وتد مجموع تنہا کی
شعر فَطَالَمَا وَطَالَمَا وَطَالَمَا ✽ سَقَیٰ بِکَفِّ خَالِدٍ وَاَطْعَمَا ✽ رجز مجنون و بپارسی چنین **شعر** جیبرا عجب
ندارم از نگار من ✽ کہ بی گنہ برون شد از کنار من ✽ رجز مجنون یا ہزج مقبوض **ست** اور وتد مجموع
تنہا سے شعر عربی مین یون ہے شعر جو مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین پس دراز ہوا اور دراز ہوا
اور دراز ہوا یہہ امر کہ پانی پلایا دست خالد سے اور کھانا کھلایا رجز مجنون یعنی مفاعلن مفاعلن مفاعلن
مفاعلن مفاعلن مفاعلن اور فارسی مین شعر وتد مجموع تنہا کا یہہ ہے بیت جو مرقومہ متن ہے پس
نگار من شعر مذکور مین بمعنی نگار خود ہے رجز مجنون جیسا کہ بیان کیا گیا یا ہزج مقبوض رکن اصلی مفاعیلن
ہے قبض سے پانچوان حرف گر گیا مفاعلن ہوا تو ہم نہو کہ محقق علیہ الرحمہ نے شعر عربی کو ہزج مقبوض

کیون دکہا اسواسطے کہ عربی مین ہزج مسدس مستعمل نہین ہے ہمیشہ مجزو اتی ہے یعنی مربع بخلاف فارسی کی
ہم و از وتد مفروق تنہا بتازی شعر لَا اَرَی مِنَ الْفُؤَادِ مُذْ زُرْتُکَ * اِنْ یَمِیْلُ نَحْوَ شَادِنٍ سِوَاکَ *
رمل مکفوف بپارسی شعر انچہ از تیم بر وی من رسید * ہیچ آفریدہ در جہان ندید * رمل مکفوف و عروض
و اخر لامحالہ ساکن گردد تا شعر توانہ بود چنانکہ گفتیم بیت اور شعر وتد مفروق تنہا سے عربی مین یہہ ہے
جو مرقوم متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین نہین دیکھتا ہون مین دل سے جبوقت دیکھتا ہون مین تجھکو کہ میل
کرے وہی دل طرف کسی آہو برہ کے سوا تیرے رمل مکفوف ہے رکن اصلی فاعلاتن ہے کف سے
نون گر گیا فاعلاتُ بضم تا رہا پس وزن اس شعر کا چہار بار فاعلات ہے اور فارسی مین یہہ شعر ہے
جو مرقوم متن ہے اور لفظ بیت شعر مذکور مین بمعنی معشوق ہے رمل مکفوف ہے جیساکہ بیان کیا اور حروف
اواخر عروض ضرب مین لامحالہ ساکن ہونگے تا شعر کہہ سکین جیساکہ کہا ہمنے کسواسطے کہ اواخر ابیات
ہمیشہ ساکن ہوتی ہین اور اسکا بیان فصل دوم مین ہوچکا ہے کما قال آخر ہیچ شعر نہ بتازی و نہ بپارسی
متحرک نشاید ہم و از فاصلہ صغری بتازی شعر اَرَاَیْتَ بِحَاضِرِہِمْ اَثَرًا * وَسَمِعْتَ لِغَائِبِہِمْ خَبَرًا *
رکض مخبون و بپارسی بیت ببری صنما دل و جان رہی * لبکان بری ندہی نزہی رکض مخبون
بیت اور شعر فاصلہ صغری تنہا کا عربی مین یہہ ہے جو مرقوم متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین آیا دیکھا
تونے واسطے اونکے حاضر کی کوئی اثر اور سنی تونے واسطے اونکے غائب کی کوئی خبر رکض مخبون متحرک
فعلن متحرک عین چار بار تقطیع اس بیت کی ہے اور فارسی مین بیت فاصلہ صغری تنہا سی یہہ ہے
جو مرقوم متن ہے معنی یہہ کہ لیے جاتا ہے تو اے معشوق دل بندے کا اور جان بندے کی
بوسہ ہونٹھونکا اگر بندے کو ندے گا تو چھوٹے گا رکض مخبون ہے یعنی فعلن چار بار ہی بکسر عین
علام اور عبد کشف و رہو یدسے اور برہان مین بفتح اول اور سراج مین بھی بفتح اول کذا فی الغیاث
دلبکان ای لب ہا ہم و از فاصلہ کبری بتازی شعر وَلِثِقَلٍ مَنَعَ خَیْرَ طَلَبٍ * وَعَجَلٍ مَنَعَ خَیْرَ
تُؤَدَةٍ * رجز مخبول و بپارسی شعر صنما من ز بر من نبروی * ولک من نبری بنشوی * رجز
مخبول بیشتر ازین ابیات نا خوش ست خاصہ بیت اخیر بیت اور بیت مثال فاصلہ کبری تنہا کی
عربی مین یہہ ہے جو مرقوم متن ہے پس شعر مذکور مین ثقل بروزن عنب بمعنی انگور اور عجل بروزن
فرس اور تؤدہ بضم تا و فتح ہمزہ ہے ترجمہ شعر کا یہہ ہے کہ بہت سی گرانیان ان اور سستیان

ہین کہ منع کرتی ہین خیر مطلوب کو اور بہت سی جلدیان ہین کہ منع کرتی ہین خیر درنگ کو زحز مخبول
ہے رکن اصلی مستفعلن خبن سے سین گرا اور طے سے فے گری متعلن رہا فعلتن اوسکے مقام پر
لائے اور فارسی مین مثال اوسکی یہہ ہے جو بیت مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین ای معشوق
میرے میرے نزدیک سے بنجا تو دل میرا لیجا تو اور سنجا تو بخشوی آخر مین واسطے تاکید مضمون
ماقبل کے ہے اور یہہ زحز مخبول ہے جیسا کہ بیان کیا گیا اور اکثر ان بیتون مین ناخوش ہین خصوصاً
بیت آخرم **فصل چہارم** در ارکان شعر کہ مولف بود ازین اجزا خلیل احمد کہ عروض تازی را
استخراج کردہ ہست عبارت از ارکان شعر بالفاظی کردہ است کہ از لفظ فعل مشتق باشد چنانکہ
اہل موسیقی بلفظی کنند کہ از تا و نون مولف باشد و باین سبب ارکان شعر را فاعیل و تفاعیل خوانند
و ارکان شعر بعضی بطبع آید و آنرا اصول خوانند و بعضی نہان و آنرا فروع خوانند ت خلیل
ابن احمد نے کہ عروض تازی نکالا ہے ان ارکان کی عبارت بنائی ہے اون لفظون سے کہ لفظ
فعل سے مشتق ہین جیسے اہل موسیقی مثلاً تننا اور تونی وغیرہ کو تا اور نون یعنی تن سے عبارت کرتے
ہین اور اسی سبب سے ارکان شعر کا نام افاعیل اور تفاعیل رکھا ہے کہ فعل سے مشتق ہین اور
ارکان شعر کے بعضے موافق طبیعت کے ہوتی ہین اونکو اصول کہتے ہین اور بعضے ایسے نہین ہوتی
یعنی موافق طبیعت کے نہین ہوتی ظاہر ہے کہ جب حاف سے رکن اصلی متغیر ہوگا الفاظ نامطبوع
نکلین گے اونکو فروع کہتے ہین م وہر رکن کہ از تکرار جزوی باشد ملذ نبود و باین سبب باعی
و سداسی را کہ از تکرار اسباب تنہا یا از اوتاد تنہا بود از اصول نشمرند و ہر رکن کہ دراز شود ہم ملذ
نبود از جہت آنکہ اقتضای ملالت کند و ازین سبب زیادہ از سباعی در اصول مستعمل نیست پس
اصول یا خماسی بود یا سباعی و خماسی مولف از سببی و وتدی بود اگر سبب خفیف بود و وتد مجموع
و ازان دو تالیف ممکن باشد یکی آنکہ وتد مقدم بود و مرکب بر وزن فعولن بود و دوم آنکہ سبب مقدم بود
و مرکب بر وزن فاعلن بود و این ہر دو در شعر تازی از اصول اند و در شعر فارسی دوم مستعمل نیست
و دیگر تالیفہا ممکن کہ در خماسی افتد و این شش نوع باشد از اصول نشمرند ت اور جو رکن کہ
تکرار ایک جزو سے بنے گا ملذ یعنی لذت بخشندہ نہو گا اس سبب سے کہ رباعی کو جیسے فعلن اور
سداسی کو جیسے مفعولن اور مفاعلن کہ تکرار اسباب یا اوتاد سے بنتے ہین اصول شعر سے

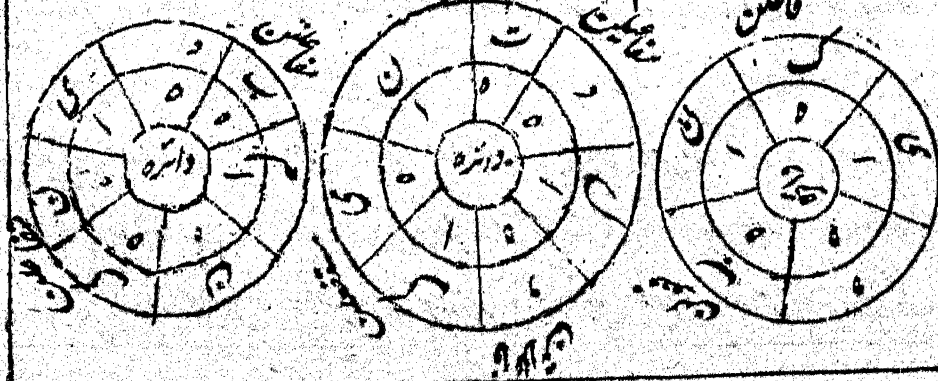
نہین گنتے ہین اگرچہ مشتقات فعل سے یہہ بھی ہین اور جزر کن کہ دراز ہو وہ بھی بلکہ نہو گا اس
جہت سے کہ اقتضاے دلالت کرتا ہے لہذا زیادہ سباعی سے اصول مین مستعمل نہین کیا
پس اصول یا خماسی ہونگے جیسے فعولن اور فاعلن یا سباعی ہونگے جیسے مفاعیلن اور فاعلاتن وغیرہ
اور خماسی مولف ایک سبب اور ایک وتد سے ہوتا ہے پس اگر سبب خفیف ہو اور وتد
مجموع اوس سے دو تالیفین ممکن ہین ایک یہہ کہ وتد مجموع مقدم ہو وہ مرکب بروزن فعولن
ہوگا اور دوسرے یہہ کہ سبب خفیف مقدم ہو وہ مرکب بروزن فاعلن ہوگا اور یہہ دونون یعنے فعولن
اور فاعلن شعر تازی مین اصول سے ہین اور شعر فارسی مین دوسرا یعنی فاعلن مستعمل نہین ہے پس اصول شعر فارسی سے
بھی نہین ہے اور تالیفین اور بھی ایک سبب اور ایک وتد سے ممکن ہین کہ خماسی مین واقع ہوتی ہین وہ سب
آٹھہ ہین اونمین چھہ تالیفین جو اور ممکن ہین اونکو اصول سے نہین جانتے نہ عربی مین نہ
فارسی مین پس از روے احتمالات عقلی کے بناے خماسی مین اسباب اور اوتاد سے آٹھہ
صورتین ہوسکتی ہین چار تقدیم سبب خفیف یا ثقیل سے وتد مجموع یا مفروق پر اور چار تقدیم
وتد مجموع یا مفروق سے سبب خفیف یا ثقیل پر پس اونمین دو صورتین جیساکہ مصنف نے
بیان کیا مستعمل ہین باقی چھہ نامستعمل اسواسطے کہ تالیف وتد مجموع ساتھہ سبب ثقیل کی بتقدیم
و تاخیر دونو نمین ناخوش ہین کس لیے کہ تقدیم سبب ثقیل مین توالی چہار حرکت لازم آتی ہے
اور تاخیر سبب ثقیل مین حرف آخر کلمہ متحرک ہوتا ہے یہہ دو نو ناروا ہین اور تالیف سبب
ثقیل کے ساتھہ وتد مفروق کی بھی بد ہے کس لیے کہ تقدیم اور تاخیر دونو نمین آخر کلمہ متحرک
ہوتا ہے پس یہہ دونون بھی روا نہین اور تالیف سبب خفیف کے ساتھہ وتد مفروق کی پس
تقدیم سبب مین وہی قباحت ہے تحریک آخر کی اور تقدیم وتد مفروق مین بعینہ صورت فاع لن
ہے کے ساتھہ فاعلن کی ہے اور مکرر رنا زیبا ہے ح قولہ واین ہر دو در شعر تازی از اصول اند
یعنی من حیث المجموع والا اول در شعر فارسی ہم از اصول است تم کلامہ اسی جگہہ داخل ہونا فعولن کا
اصول فارسی مین ثبت ہے پس حاشیہ تحصیل حاصل ہم واما سباعی مولف از دو سبب یک وتد بود
باشد و از اسباب ہر دو ثقیل نشاید پس اگر ہر دو خفیف بود و وتد مجموع تالیف ازان سہ نوع بود اول
اول آنکہ وتد بر ہر دو سبب مقدم بود و این بروزن مفاعیلن بود دوم آنکہ میان ہر دو سبب بود

وآن بروزن فاعلاتن بود سوم وتد آن از ہر دو سبب متاخر بود وآن بروزن مستفعلن بود ت
دا مار کن سباعی یعنی ہفت حرفی موئلف دو سبب اور ایک وتد سے ہوتا ہے اور بچا ہیے کہ دونون
سبب ثقیل ہون بسبب توالی حرکات اربعہ کی البتہ اگر ایک سبب ثقیل اور ایک سبب خفیف
ہو مضائقہ نہین جیسے متفاعلن اور مفاعلتن ہین پس اگر دو سبب خفیف ہون اور ایک وتد مجموع
تالیف اونکے تین طرح پر ہوسکتی ہے اول تقدیم وتد مجموع دو سبب خفیف پر یہہ بوزن مفاعیلن
ہو اور دوسرا وتد مجموع درمیان دو سبب خفیف کے یہہ بروزن فاعلاتن ٹھہرا تیسرا تاخیر وتد
مجموع کے دو سبب خفیف سے یہہ بروزن مستفعلن قرار پایا ھم واگر وتد مفروق بود سہ نوع
دیگر تالیف تواند بود اول بروزن فاع لاتن دوم بروزن مس تفع لن سوم بروزن مفعولاتُ و
اول و دوم این صنف در لفظ مانند دوم و سوم صنف گذشتہ است و در کتابت بعضے فرق کنند
باآنکہ اجزای صنف دوم از یکدیگر منفصل نویسند و این شش رکن از اصول اند و ہژدہ تالیف دیگر
سباعی ممکن بود کہ در شعر فارسی از اصول نشمرند بسبب گرانی آن ت اور اگر وتد مفروق ہو اس سے
بھی تین طرح کی تالیفین ہوسکتی ہین اول بروزن فاع لاتن دوم بروزن مس تفع لن سوم
بروزن مفعولاتُ وزن پہلا اور دوسرا اس قسم کا مانند وزن دوسری اور تیسری قسم گذشتہ کے
ہے لیکن کتابت مین بعضے فرق کرتے ہین اسطرح پر کہ اجزای قسم دوم کو یکدیگر سے منفصل اور
جدا لکھتے ہین اور یہہ چھہ رکن اصول سے ہین اور اٹھارہ تالیفین اور اس سباعی کی ممکن ہوسکتی
ہین کہ شعر فارسی مین اونکو اصول سے نہین گنتے بسبب گرانی اور ثقالت کے پس از روے
احتمالات عقلی کے بناے سباعی مین تقدیم اور تاخیر اور توسیط اسباب اور اوتاد سے چوبیس تالیفین
ہوسکتی ہین مثلاً دو سبب خفیف جب وتد مجموع سے مقدم ہون یہہ ایک صورت ہوئی اور جب
وتد مجموع دو سبب خفیف پر مقدم ہو یہہ دو صورتین ہوئین اور جب وتد مجموع درمیان دو سبب خفیف
کے واقع ہو تین صورتین ہوئین اور جب وتد مفروق بجاے وتد مجموع کے ان تینون میں ہو تو کل
آیا چھہ صورتین ہوئین اور جب دو سبب ثقیل بجاے دو سبب خفیف کے ان چھہ صورتون مین آلیے
بارہ صورتین ہوئین اب دو صورتین ان اسباب کی اور ہین ایک سبب خفیف مقدم اور سبب ثقیل
موخر اور دوسرے سبب ثقیل مقدم اور سبب خفیف موخر ہیں جیسے دو سبب خفیف یا دو سبب ثقیل

جب دو نون وتد و لنسے ملے بارہ صورتین نکلین ویسی ہی ان دونون کے انضمام سے ساتھ دو دو نون
وتدون کے بھی بارہ صورتین اور نکلین اور یہہ بارہ اور بارہ چوبیس تالیفین ہوئین پس چہہ تالیفین
انہین سے تازی اور فارسی مین اصول ہین باقی اٹھارہ تماماً فارسی مین اصول سے نہین بسبب
ثقالت کے مگر عربی مین ان اٹھارہ سے دو تالیفین اور مستعمل و اصول سے ہین جیسا کہ محقق علیہ
الرحمہ فرماتے ہین ع اما در تازی دو تالیف از جملہ آنچہ مولف بود از وتدی مجموع و سببی ثقیل
و سببی خفیف یا مولف از وتدی مجموع و فاصلۂ صغرے ہم از اصول شمرند و آن مفاعلتن و متفاعلن است
پس ارکان اصلی در پارسی ہفت ست بحقیقت و پنج در لفظ و آن فعولن مفاعیلن و فاعلاتن مستفعلن
و مفعولات ست و در تازی دہ بحقیقت و ہشت در لفظ چہ فاعلن و مفاعلتن و متفاعلن ہم از اصول اند
ت مگر عربی مین دو تالیفونکو ان تالیفون سے جو ایک وتد مجموع اور ایک سبب ثقیل اور ایک
سبب خفیف سے ہین یا مولف ایک وتد مجموع اور فاصلۂ صغرے سے ہین اصول سے گنتے ہین
اور وہ دو نون مفاعلتن اور متفاعلن ہین پس ارکان اصلی پارسی مین سات ہین بحقیقت فعولن
مفاعیلن فاعلاتن مستفعلن فاع لاتن مس تفع لن مفعولات اور پانچ تلفظ مین کسواسطے کہ فاعلاتن
اور مستفعلن متصل اور منفصل متحد ہین تلفظ مین اور تازی مین دس ہین بحقیقت فعولن فاعلن مفاعیلن
فاعلاتن مستفعلن فاع لاتن مس تفع لن مفعولات مفاعلتن متفاعلن اور آٹھہ تلفظ مین کہ بیان ہو چکا
فاعلاتن اور مستفعلن متصل اور منفصل متحد ہین تلفظ مین م و عروضیان را عادت باشد کہ استخراج
این ارکان از یکدیگر بفک و ترکیب بیان کنند و در دوائر وضع کنند یک دائرہ جہت فعولن فاعلن
و بر دو نویسند علامات متحرک و ساکن در بازای آن حروف این کلمہ کہ بہی کن تا اگر آغاز از بای
بہی کن بر حوالی دائرہ بگردد بر وزن فعولن و اگر آغاز از کاف کنی کن بہی باشد بر وزن فاعلن ت
اور عادت عروضیون کی یہہ ہے کہ استخراج ان ارکان کا یکدیگر سے بفک و ترکیب بیان کرتے ہین
یعنے پہلے جدا کرتے ہین حروف کو پھر ملاتے ہین اور یہہ فک و ترکیب دوائر مین وضع کرتے
ہین ایک دائرہ واسطے فعولن او فاعلن کے اور دو اس مین لکھتے ہین علامتین متحرک و ساکن
کی علامت متحرک کی دائرہ کو چک اور علامت ساکن کی الف اور مقابل حروف کے یہہ کلمہ
لکھتے ہین بہی کن تا اگر بے سے شروع کرے تو بہی کن حوالی دائرہ پر پھرے بر وزن فعولن ہو

دائرہ

اور اگر کاف سے شروع کرے تو کن بھی حوالی دائرہ پر پھرے بروزن فاعلن ہو فک بفتح
و تشدید جدا کرنا دو چیز کا یکدیگر سے منتخب اور لطائف اور صراح سے کذا فی الغیاث ھم و
دیگر دائرہ جہت مفاعیلن و مفعولات و مستفعلن و فاعلاتن وبرو باید نوشت علامات متحرکات
و ساکنات این کلمہ در تن یکدل تا ابتدا از ہر متحرک کنی یکی ازین ارکان در تمامی دور حاصل آید
و کیفیت انفکاک ارکان از یکدیگر روشن شود و چنان بہتر کہ درین موضع دو دائرہ آورند یکی جہت
وتد مجموع و دیگر جہت وتد مفروق تا اجزای اولی از حال خود بنگردد و سبب جزوی از وتد نشود
و یا بر عکس و دائرہ دیگر جہت مفاعلتن متفاعلن بنہند و برو نویسند بدی نکنم تا ہر دو رکن ازو
خواندہ شود و صورت دائرہ این است اور دوسرا دائرہ واسطے مفاعیلن مفعولات
مستفعلن فاعلاتن کے ہے اوس مین لکھا چاہیے علامات متحرکات اور ساکنات اس کلمے کے
دو تن یکدل بدون تلفظ واو کے لفظ دو مین اسلیے کہ جس متحرک سے شروع کرے تو ایک
ان ارکان سے تمامی دور مین حاصل ہو اور کیفیت انفکاک ارکان کی یکدیگر سے ظاہر ہو اور
بہتر یہہ تھا کہ دو دائرے اسکے مقرر کرتے ایک واسطے وتد مجموع کے اور ایک واسطے وتد مفروق
کے تا اجزاے اوسکے یعنے سبب اور وتد اپنی حال سے نہ پھرتے اور سبب جزو وتد کا اور وتد
جزو سبب کا نہو تا مثلاً مفاعیلن مفعولات مین اگر فا سے مفاعیلن کے شروع کرین مفعولات کہین فا
کہ مفاعیلن جزو وتد تھا اب سبب ہو گیا اور لن کہ سبب خفیف تھا اب جزو وتد مفروق ہو گیا
و قس علی ہذا پس انقلاب اسباب و اوتاد مین لازم آیا مگر عروضی ایسا نہین کرتے چارون ارکانکا
کا ایک ہی دائرہ لکھتے ہین اور ایک دائرہ واسطے مفاعلتن اور متفاعلن کے مقرر کیا ہے اور
اوس مین لکھتے ہین بدی نکنم اسواسطے کہ دونون رکن اوس سے پڑھے جائین اور صورت دائرون کی یہہ ہے جیسا کہ لکھی ہے



م **فصل پنجم** در بحرہا و دوائر و فک بحرہا از یکدیگر بحرہا از تکرار ارکان خیزد و ارکان را چون
چند بار تکرار کنند بشرطے کہ معتدل بود نہ دراز ممل و نہ بس کوتاہ مخل وزن مصراعی حاصل آید و از دو مصراع
بیتے آید و از ابیات قطعہ یا قصیدہ یا غیر آن و کمترین عدد ی تکرار ارکان دو باشد و بیشتر چہار و زیادت ازین
بسبب درازی مستعمل نباشد پس بیتی از چہار رکن بود یا از شش یا از ہشت رکن مگر در مواضعی کہ یاد
کردہ شود ت **فصل** پانچوین بحرو نمین اور دائرونمین اور فک بحورمین یکدیگر سے بحرین تکرار
ارکان سے پیدا ہوتی ہین یعنے تعدد ارکان سے اور ارکان کو جب کئی بار تکرار کرین بشرطیکہ وہ
تکرار معتدل ہو یعنی مرغوب طبع نہ دراز ممل یعنے ملال آورندہ اور نہ بہت کوتاہ مخل یعنے خلل اندازندہ
پس وزن ایک مصرع کا حاصل ہوتا ہے اور دو مصرعونسے ایک بیت ہوتی ہے اور بیتون سے
قطعہ یا قصیدہ حاصل ہوتا ہے یا مثل اوسکے جیسے مثنوی اور رباعی ہے اور کمترین عدد واسطے
تکرار کے دو ہین اور متوسط تین اور اکثر چار اور زیادہ اس سے بسبب درازی کے مستعمل نہین ہے
پس ایک بیت چار رکن سے ہوگی یعنی مربع یا چھہ رکن سے مسدس یا آٹھہ رکن سے یعنی مثمن
جس جگھہ کہ بیان اونکا آئے گا معلوم کیا چاہیے کہ یہہ قول اکثر یہ ہے اور یہہ اوزان مرغوب طبع
ہین اور ابیات موحد اور مثنے عربی مین اور شانزدہ رکنی بلکہ زیادہ فارسی مین اگرچہ کبھی کہی ہین
مگر مرغوب طبع نہین ہین ممل بضم میم اول وکسر میم ثانی و تشدید لام طول کنندہ غیاث سے بحر بفتح
اول و سکون ثانی دریای شور اور جوی بزرگ اور مجازا بمعنی وزن شعر مشابہت یہہ کہ جیسا دریا
شامل ہے بانواع جواہر و نباتات بحر عروض بھی شامل ہے بانواع شعر یا یہہ کہ جیسا کوئی دریا مین
حیران اور سرگردان ہوتا ہے جو شخص بحر عروض مین پڑتا ہے متفکر اور حیران ہوتا ہے بجہت
تغیرات ارکان کے کذا فی الغیاث اور مصرع بدون الف بمعنی تختہ در کہ اوسکو لخت در اور طبقہ در
بھی کہتے ہین اور اصطلاح مین نیمہ بیت وجہ مشابہت ظاہر ہے کہ جیسے دو طبقون سے ایک دروازہ
ہوتا ہے ویسے دو مصرعونسے ایک بیت منتخب و بہار عجم اور رسالہ عروض سیفی سے اور قصیدہ
بمعنی مغز سطبر اور اصطلاح شعرا مین وہ نظم کہ دونون مصرع بیت اول کے مصاریع ثانی ابیات
سے ہم قافیہ ہون اور وہ نظم کمتر سیزدہ بیتون سے نہو غیاث سے اور قطعہ بکسر اول اور سکون
ثانی ٹکرا ہر چیز کا اور اصطلاح شعرا مین دو بیتین یا زیادہ اونمین مطلع ہو یا نہو لیکن گویا وہ ایک ٹکرا

قصیدے کا ہے مدار اور کشف اور بہار عجم سے اور بعض فصحاے متاخرین نے قطعے کو بالفتح
بھی کہا ہے کذا فی الغیاث ھم وخلط ارکان متشابہہ بایکدیگر شبیہہ بود بتکرار پس بحر یا از تکرار رکنی
بسیط بود یا از خلط دو رکن متشابہ و خلاف میان دو رکن متشابہ یا بہ کم شود یا بہ کیفیت اما بہ کم چنانکہ
فعولن را با مفاعیلن باشد چہ ہر یکے مولف از وتدی مجموع و سببی خفیف ست الا آنکہ یکی از دیگر
بسببی خفیف بیشتر است و ہمچنین فاعلاتن فاعلن و مستفعلن فاعلن اما بکیف چنانکہ مستفعلن را
با مفعولات باشد چہ تالیف ہر یکی از دو سبب خفیف و یک وتد است الا آنکہ وتد در یکی مجموع است
و در یکی مفروق و ہمچنین مس تفع لن را با فاعلاتن و ہمچنین فاع لاتن را با مفاعیلن و خلیل احمد ابتدا
بخلط خماسی و سباعی کردہ است پس سباعیات بسیطہ پس خلط سباعیات بایکدیگر و ختم بخماسیات بسیطہ
کردہ است اور خلط ارکان متشابہ کا ایک دوسرے سے مثل تکرار ایک رکن کے ہے
یعنے جیسے تکرار فعولن فعولن کی ویسی ہی تکرار فعولن مفاعیلن کی کہ مفاعیلن شبیہہ فعولن کی ہے
پس بحر یا تکرار ایک رکن بسیط یعنی ایک رکن واحد سے ہوتی ہے یا خلط دو رکنون متشابہ سے
اور خلاف درمیان دو رکن متشابہ کے یا کم ہونے مین ہوتا ہے یا کیفیت مین یعنی ایک رکن کی
حروف دوسرے سے کم ہون یا حرکات مین دو رکنون کے فرق ہو لیکن تشابہ بکمی حروف
جیسے فعولن کو ساتھہ مفاعیلن کے ہے بحر طویل مین اسواسطے کہ دونون وتد مجموع اور سبب خفیف سے
مولف ہین البتہ دوسرے مین ایک سبب خفیف زیادہ ہے اسیطرح تشابہ فاعلاتن کا ساتھہ
فاعلن کے ہے بحر مدید مین اور تشابہ مستفعلن کا ساتھہ فاعلن کے بحر بسیط مین اما تشابہ بہ کیفیت
جیسا کہ تشابہ مستفعلن کا ہے ساتھہ مفعولات کے سریع اور منسرح اور مقتضب مین اسواسطے
کہ تالیف انکی دو سبب خفیف اور ایک وتد سے ہے فقط فرق اتنا ہے کہ ایک مین وتد
مجموع ہے اور ایک مین وتد مفروق اور اسیطرح تشابہ بکیفیت مس تفع لن منفصل کا ہے ساتھہ
فاعلاتن کے بحر مجتث مین اور تشابہ بکیفیت فاع لاتن منفصل کا ساتھہ مفاعیلن کے بحر مضارع
مین اور خلیل ابن احمد نے ابتدا بخلط خماسی اور سباعی کے کیا ہے دائرہ مختلفہ مین بعد اوسکے
سباعیات بسیطہ کو ملایا ہے دائرہ موتلفہ مین بعد اوسکے خلط سباعیات کا بایکدیگر کیا ہے
دائرہ مشتبہہ مین اور خاتمہ کیا ہے خماسیات بسیطہ پر دائرہ متفقہ مین بسیط بفتح جای فراخ

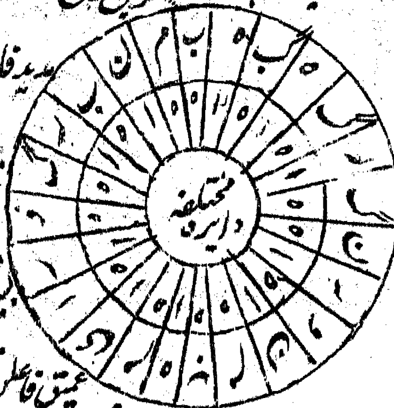
وگستردہ شدہ اور وہ چیز کہ فراخ ہو اور اصطلاح مین جو چیز کہ غیر مرکب ہو یا وہ چیز کہ جز اوسکا
مشابہ کل ہو جیسا کہ آب اور آتش اور خاک اور ہوا علاحدہ علاحدہ کذا فی الغیاث خلط بالفتح
ملانا منتخب سے ہم اما خماسی و سباعی مانند فعولن و مفاعیلن موئلف از پنج جزو باشد و این راکوتاہ
شمرند و عادت چنان رفتہ کہ بحر در دائرہ ہمچنان کہ از ارکان طبیعی نہند کہ تغییر باو راہ نیافتہ باشد و
بعد ازان بعلل و تغییرات ارکان غیر طبیعی از انجا بر انگیزند عدد ارکان نیز بر تمام ترین وجہی ایراد
کنند تا بحذف بعضی ازان دیگر وجوہ مستعمل بر انگیزند لیکن خماسی اور سباعی کا خلط مانند
فعولن اور مفاعیلن ہے کہ دونون موئلف پانچ جزو سے ہین فعولن مین دو جزو وتد مجموع اور سبب خفیف
اور مفاعیلن مین تین جزو وتد مجموع اور دو سبب خفیف اور اوسکو عروضی کوتاہ جانتے ہین یعنی خلط
خماسی اور سباعی کا خلط سباعیات سے کم ہے اور عادت عروضیون کی یہہ ہے کہ بحر دائرے مین
جیسے ارکان طبیعی سے یعنے ارکان سالم سے مقرر کرتے ہین کہ واسطے کہ تغیر نے ارکان سالم مین
راہ نہین پائی ہے اور بعد اسکے بسبب علل اور تغیرات یعنی زحافات کے ارکان غیر طبیعی یعنے
مزاحف اون ارکان سالم سے پیدا کرتے ہین ویسے ہی عدد ارکان کے بھی تمام و کمال دائرے
مین ایراد کرتے ہین اسلیے کہ بعض کو اونمین سے دور کرکے اور اوزان مستعمل پیدا کرین یعنی مجزو
اور مشطور اور منہوک مجزو ایک رکن کم مشطور دو رکن کم منہوک ثلث وزن کا باقی رہتا ہے علل بکسر
اول و فتح لام اسباب اور بیماریان جمع علت اور اصطلاح مین زحافات کذا فی المنتخب و الغیاث
ہم فعولن مفاعیلن را مکرر کردہ اند و آنرا یک مصراع شمردہ و لا محالہ بیتش مثمن باشد و چون مصراع
ازان در دائرہ وضع کنند تا آخر باول متصل شود شاید کہ بہر یکی از اجزای پنجگانہ ابتدا کنند پس ازین
دائرہ پنج بحر برخیزد بدین وزن فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن و این بحر را طویل نام کردہ چہ در لغت
تازی ازین دراز تر بحر نیامدہ است پس فعولن مفاعیلن کو مکرر کیا ہے اور اوسکو ایک مصرع گنا ہے
اور یقیناً بیت اوسمین مثمن ہو گی اور جب ایک مصرع اوسکا دائرے مین وضع کرتے ہین اسواسطے
کہ آخر اول سے متصل ہو چاہیے کہ ساتھ ہر ایک اجزاے پنجگانہ کے ابتدا کرین پس اس دائرے
سے پانچ بحرین نکلتی ہین پہلی اس وزن پر فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن اس بحر کا طویل نام
رکھا ہے اسواسطے کہ لغت تازی مین اس سے دراز تر بحر نہین ہے ہان مدید اور بسیط اگرچہ

۱۲

اسکے برابر ہین اہذا اونکا بھی نام مدید اور بسیط رکھا گر بسیط سے درازتر نہین ہے طویل دراز
اور نام ایک بحر کا ہے اور یہہ بحر اشعار عرب سے تعلق رکھتی ہے شعر فارسی اس بحر مین کمیاب
ہے اسواسطے کہ فارسی مین مطبوع نہین ہے اور اصل اس بحر کی فعولن مفاعیلن ہے چار بار
اور اس بحر کو اس جہت سے طویل کہتے ہین کہ واضع علم عروض نے بخلاف اس بحر کے
بعض بحور کو مسدس وضع کیا ہے اور بعض کہ مثمن ہین بسبب حافات کے کوتاہ بھی ہوتے ہین
اور مجزو بھی آتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ اس بحر کی ارکان مین اوتاد مقدم ہین اسباب پر اور
وتد طویل ہے بہ نسبت سبب کے اور عوام کہ بحر رمل شانزدہ رکنی کو طویل کہتے ہین خطا ہے
کذا فی الغیاث م ب؎ انچہ ابتدایش از جزو دوم باشد از وزن مذکور بدینگونہ لن مفاعی لن فعو
لن مفاعی لن فعو برین وزن کہ فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن واین را مدید نام کردہ ست
دوسرے وہ کہ ابتدا جزو دوم سے کرین یعنی فعولن کہ رکن اول ہے اوسکے لن سے شروع کرین
اسطرح پر لن مفاعی لن فعولن مفاعی بروزن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن
فاعلن اس بحر کا نام مدید رکھا ہے اور جو لن مفاعی لن فعو نامستعمل تھا اوسکی جگہہ پر فاعلاتن فاعلن
مستعمل لائے اور مدید اسواسطے نام رکھا کہ یہہ بھی کشیدہ ہے مثل طویل کے کذا فی الغیاث
م ج؎ انچہ ابتدا از جزو سوم باشد برین وزن کہ مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن و برین وزن
تازی شعر نیافتہ اند و بہرامی گوید بپارسی برین وزن اندک شعر دیدہ ام و این را مقلوب طویل
نام کردہ ست تیسرے وہ کہ ابتدا اوسکی جزو سوم سے کرین یعنے مفاعی کہ جزو اول رکن
دوم ہے اس وزن پر مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن اس وزن پر تازی مین شعر نہین پایا اور اگر
کسی نے بطریق مثال کوئی شعر کہا حکم اوسکا حکم النادر کالمعدوم کا ہے چنانچہ امرو القیس نے یہہ
شعر لکھا ہے شعر اَلَا یَا عَینُ فَابکِی عَلیٰ فَقدِ مَلِکِی ✢ وَاتلَافِی لِمَالِی بِلَا حِدٍّ وَجَهدٍ تَلَفَّتْ
تِلَادًا وَضَیَّعتُ تِلَادًا ✢ وَقَد کُنتُ قَدِیمًا اَخَا عِزٍّ وَمَجدٍ ✢ اور بہرامی کہتا ہے کہ فارسی مین
مینے اس بحر مین چند شعر دیکھے ہین اونہین سے ایک یہہ ہے شعر نگارا دلربائی ربود از من
دل من ✢ من بیدل چگونہ اندوہ بستانم ✢ اور اسکا نام مقلوب طویل رکھا ہے اور ظاہر ہے
کہ یہہ عکس طویل ہے م د؎ انچہ ابتدا از جزو چہارم باشد برین وزن کہ مستفعلن فاعلن مستفعلن

فاعلن وآن را بسیط نام کردہ ست چہارم یہہ کہ ابتدا جزو چہارم سے ہو یعنی عی سے کہ جزو دوم
رکن دوم ہے اس وزن پر مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن اسکا نام بسیط رکھا ہے اسواسطے کہ یہہ بھی
گستردہ اور دراز مثل طویل کے ہے هم وانچہ ابتدا از جزو پنجم باشد برین وزن فاعلن فاعلاتن فاعلن
فاعلاتن و برین وزن هم بتازی شعر نیافتہ اند و بعضے این دو بحر مہمل را عریض و عمیق نام نہادہ اندا نیست
پنج بحر کہ ازین دائرہ ممکن ست ت پانچوین وہ کہ ابتدا جزو پنجم سے ہو یعنے لن سے کہ جزو سوم رکن
دوم ہے اس وزن پر فاعلن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن مگر اس وزن مین بھی تازی مین شعر نہین پایا ہے
اور بعضون نے ان دونون بحرون مہمل کا نام عریض اور عمیق رکھا ہے یعنے مقلوب طویل کو عریض
اور اس بحر کو کہ مقلوب مدید ہے عمیق کہتے ہین اور بعضون نے اول کو مستطیل اور ثانی کو ممتد
کہا ہے یہہ ہین پانچ بحرین کہ اس دائرے سے نکلنا اونکا ممکن ہے کسواسطے کہ فعولن مفاعیلن
مین پانچ جزو ہین اور ابتدا اے ہر جزو سے ایک بحر نکلی پانچ بحرین یہی ہوئین چھٹی بحر کا نکلنا ممکن
نہین اور دوسرا فعولن مفاعیلن مکرر ہے مکرر سے کیا کام هم و بر جملہ بحور این دایرہ در زبان فارسی متروک ست
وانچہ گفتہ اند بر منوال شعر عرب گفتہ اند از وجہ تشبہ بایشان و این دائرہ را مختلفہ خوانند و مصرائے
گفتہ اند کہ درین دائرہ نہند تا ہمہ بحور ازان بر توان خواند و فک از یکدیگر تصور افتد و آن مصراع بر وزن
طویل این ست ع بمن برگذرای مہ بمن در نگر گہہ گہہ ✤ و بر وزن مدید ع برگذرای مہ بمن در نگر گہہ گہہ
بمن ✤ و بر وزن مقلوب ع گذرای مہ بمن بر نگر گہہ گہہ بمن در ✤ و بر وزن بسیط ع ای مہ
بمن در نگر گہہ گہہ بمن برگذر ✤ و صورت دائرہ این است ت اور سب بحرین اس دائرے کی
زبان فارسی مین متروک ہین جو کچھہ کہ فارسیون نے ان بحرون مین کہا ہے از روے تقلید
اور تشبہ عرب کے کہا ہے اور اس دائرے کو دائرہ مختلفہ کہتے ہین کہ اسکے ارکان مین اختلاف ہے
ایک سباعی اور دوسرا خماسی اور ایک مصرع کہا ہے کہ اس دائرے مین لکھتے ہین اور پانچون بحرین
اوس سے پڑھ سکتے ہین اور جدائی بحور کی یکدیگر سے اوس مین معلوم ہوتی ہے اور وہ مصرع وزن
طویل مین یون ہے مصرع بمن برگذرای مہ بمن در نگر گہہ گہہ ✤ بر وزن فعولن مفاعیلن فعولن
مفاعیلن اور بر وزن مدید یون ہے مصرع برگذرای مہ بمن در نگر گہہ گہہ بمن ✤ بر وزن فاعلاتن
فاعلن فاعلاتن فاعلن و بر وزن مقلوب طویل یون ہے مصرع گذرای مہ بمن بر نگر گہہ گہہ بمن در

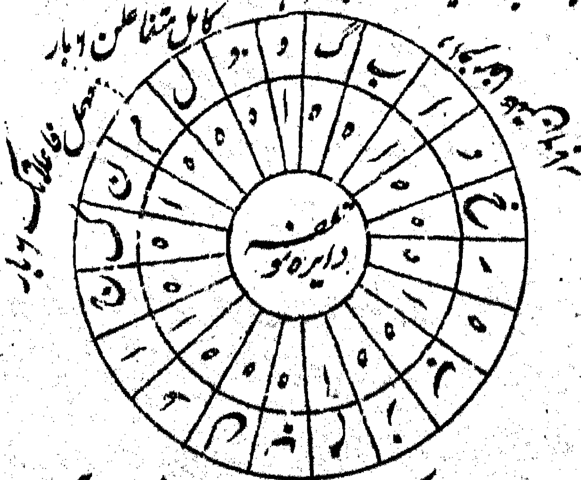
بروزن مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن اور بروزن بسیط یون ہے مصرع ای مہ بین درنگ گہہ
گہہ بین برگذر بہ بروزن مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن اور بروزن عمیق جسکو بحر مہمل کہا ہی یون ہے
مصرع مہ بین درنگ گہہ گہہ بین برگذر ای بہ بروزن فاعلن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن چونکہ بحر مہمل
تھی مصرع بھی مہمل نکلا اور مہمل شعر نہین لہذا محقق علیہ الرحمہ نے یہہ مصرع کتاب مین نلکھا اگرچہ وزن
دائرے سے نکلتا ہے دائرہ مختلفہ یہہ ہے



ھم واما آنچہ از سباعیات بسیط خیزد ابتدا مؤلف از وتد مجموع و فاصلہ کردہ است و مصراعی
از تکرار یک رکن سہ بار بکار داشتہ اند و لامحالہ بیت مسدس باشد پس اگر ابتدا بوتد کنند برین
وزن آید مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن و این بحر را وافر نام نہادہ است و اگر ابتدا بفاصلہ کنند
برین متفاعلن متفاعلن متفاعلن و این بحر را کامل نام نہادہ است و پارسی گویان گفتہ اند ابتدا
بسبب خفیف کہ درین ترکیب ست ہم ممکن ست بر این وزن باشد فاعلاتک فاعلاتک فاعلاتک
و این وزن ہم مہمل است ت واما جو بحرین کہ سباعیات تنہا سے پیدا ہوتی ہین خلیل ابن
احمد نے ابتدا اونہین اوس مؤلف سے کی ہے کہ جسکی تالیف وتد مجموع اور فاصلے سے ہے
اور ایک مصراع اوس مین تکرار ایک رکن سے تین بار عروضیون نے استعمال کیا ہے اور جب
مصرع مین تین رکن ہوئے بیت لامحالہ مسدس ہوگی پس اگر ابتدا وتد سے کرین یہہ وزن ہوگا مفاعلتن
مفاعلتن مفاعلتن اور اس بحر کا نام وافر رکھا ہے اسواسطے کہ اس بحر مین حرکات اور بحرون سے
زیادہ ہین اور اگر ابتدا فاصلے سے کرین یہہ وزن ہوگا متفاعلن متفاعلن متفاعلن اور اوسکا نام
کامل رکھا ہے اسواسطے کہ اسمین بھی حرکات اور بحرون سے زیادہ ہین اور بحر وافر اس بیت سے
کامل پر مقدم ہوئی کہ وتد اوس مین مقدم ہے اور پارسی گویون نے کہا ہے کہ ابتدا سبب خفیف سے

بھی کہ اس ترکیب مین سے ہے ممکن ہے اس وزن پر فاعلاتک فاعلاتک فاعلاتک خواہ فاعلاتن
فاعلاتن فاعلاتن یہہ وزن بھی مہمل اور متروک ہے بسبب تحریک آخر کے اور یہہ قول پارسی گویون کا
ہے اہل عرب کے نزدیک ابتدا سبب خفیف سے نہین ہو سکتی اسواسطے کہ متفا اور علاتن دونون
اونکے نزدیک فاصلے ہین نہ مرکب دو سببون سے ح قولہ و فارسی گویان آہ ازین قول معلوم
شد کہ نزد عرب ابتدا از سبب خفیف درین ترکیب ممکن نیست چہ علتن را فاصلۂ صغری قرار دادہ اند
نہ مرکب از سببین والا شروع از سبب خفیف نیز میکردند و ہکذا قال کثیر من المحققین لیکن از ماسبق
محقق شد کہ اعتبار فاصلہ را چہ در فارسی و چہ در عربی اصلا وجہی بہم نمیرسد و عدم شروع از
سبب خفیف بجہت ناستعمل بودن بحر مذکور است نہ از جہت عدم امکان واللہ اعلم تم کلامہ
پس عدم اعتبار فاصلہ عربی مین ماسبق سے بموجب عبارت اس کتاب کے کہان محقق ہوا
بلکہ محقق علیہ الرحمہ جابجا کہتے جاتے ہین کہ فاصلہ عربی مین معتبر ہے ایک جگہہ لکھا کہ تازی مین
تین متحرک اور چہارم ساکن کو فاصلہ صغرے کہتے ہین اور چار متحرک پنجم ساکن کو فاصلہ کبرے
کہتے ہین اور دوسری جگہہ لکھا کہ یہہ دو تالیفین مفاعلتن اور متفاعلن مثل تالیفات اول نہین
ہین یعنی اسباب اور اوتاد سے نہین ہین تیسری جگہہ کہا کہ یا مولف از وتد مجموع و فاصلۂ صغرے
جسکو محشی نے غلط پڑہا اور بجاے یا حرف تردید کے ہا نافیہ لکھا اور اس جگہہ بھی محقق علیہ الرحمہ نے
فرمایا کہ یہہ سباعیات مولف وتد مجموع او فاصلے سے ہین اور ابتدا سبب خفیف اس دائرے مین
ممکن نہین نزدیک اہل عرب کے کسواسطے کہ مفاعلتن اور متفاعلن مین فاصلہ ہے سبب نہین
مگر پارسی گو البتہ ابتدا بہ سبب کر سکتے ہین کہ اصل عروض فارسی مین فاصلہ نہین ہے اور وجہ
عدم شروع بہ سبب کہ عدم استعمال کو محشی نے لکھا ہے یہہ بھی غلط فہمی ہے کہ بحور ناستعمل کو دوائر سے
نکال کر متروک لکھہ دیتے ہین چنانچہ یہان بھی اس وزن کو نکال کر مہمل لکھہ دیا ہم و بیت ازین
دائرہ بر وزن وافر چنین بود ع بگو دل من کجا طلبم ز بہر خدا * و بر وزن کامل چنین باشد
ع دل من کجا طلبم ز بہر خدا بگو * و بر وزن مہمل چنین باشد ع من کجا طلبم ز بہر خدا بگو دل *
و این دائرہ را دائرہ موتلفہ خوانند و در فارسی بر بحور این دائرہ ہم شعر نگفتہ اند الا آنچہ بوجہ تشبہ عرب
بہ تکلف گفتہ اند و صورت دائرہ این ست اور بیت اس دائرے سے بر وزن وافر یون ہے

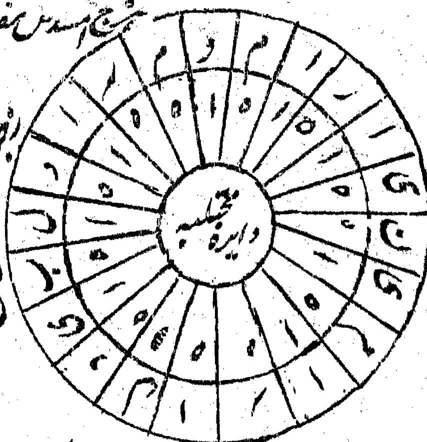
مصرع جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بگو دل من مفاعلتن کجا طلبم مفاعلتن زبہر خدا مفاعلتن اور بروزن کامل یون ہے مصرع جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے دل من کجا متفاعلن طلبم زبہ متفاعلن رخدا بگو متفاعلن اور بروزن مہمل یون ہے مصرع جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے من کجا طل فاعلاتک بم زبہر خ فاعلاتک دا بگو دل فاعلاتک اور اس دائرے کو موتلفہ کہتے ہین بسبب ایتلاف ارکان کے کہ سباعی ہین اور حرکات اور سکنات مین برابر اور فارسی گویون نے ان بحرون مین بھی شعر نہین کہے ہین اور جو کچھ بہ تکلف کہا ہے بہ تشبیہ و تقلید عرب کہا ہے اور صورت دائرہ موتلفہ کی یہہ ہے



ح قولہ بیت ازین دائرہ مخفی نماند کہ درینجا و مابعد آنچہ در امثلہ بحور آوردہ مصراعہا است نہ بیتہا پس اطلاق بیتہا برین مصاریع باعتبار آنست کہ بانضمام مصاریع ثوانی بیت ہا خواہند گردید تمم کلامہ ظاہر ہے کہ اس تاویل کی کچھہ حاجت نہین کسواسطے کہ محقق علیہ الرحمہ نے پہلے حرف مین کہ عبارت مصرع سے ہے لکھہ کر ان مصرعون کو لکھا ہے ہم و بعد ازین آنچہ از رکن سباعی مولف از وتد مجموع و دو سبب خفیف آید و تازیان یک مصراع از تکرار یک رکن سہ بار آوردہ اند و پارسیان از تکرار یک رکن چہار بار پس بیت تازی مسدس باشد و پارسی مثمن و اگر ابتدا بوتد کنند برین وزن آید مفاعیلن سہ بار یا چہار بار و آنرا ہزج خوانند و اگر بسبب اول کنند برین وزن آید مستفعلن سہ بار یا چہار بار و آنرا رجز خوانند و اگر بسبب دوم کنند برین وزن آید فاعلاتن سہ بار یا چہار بار و آنرا رمل خوانند و بیت ازین دائرہ بروزن ہزج مسدس چنین باشد ع مرا دل نے دلارامی نیارامد ع و بروزن رجز مسدس چنین باشد ع دل بی دلارامی نیارامد مرا

وبر وزن رمل مسدس چنین باشد مصرع بی دلارامی نیارامد مرا دل هر اگر بعد از نیارامد نگار رنیا افزائیم جملہ مثمن شود و این دایرہ
مجتلبہ خوانند مثمن را مجتلبہ زائدہ و صورت دائرہ مجتلبہ این است اور بعد اسکی جو بحرین کہ رکن سباعی سے مولف وتد
مجموع اور دو سبب خفیف سے آئی ہین اہل عرب ان میں ایک مصراع تکرار رکن واحد سے تین بار یعنے
مسدس لائے ہین اور اہل پارس تکرار رکن واحد سے چار بار یعنی مثمن لائے ہین پس بیت عربی
مین مسدس یعنی شش رکنی ہوگی اور پارسی مین مثمن یعنی ہشت رکنی اور اگر ابتدا وتد سے کرین
اور ابتدا بوتد بہتر ہے سبب سے بسبب تکمیل وتد کے سبب سے یہہ وزن ہوگا مفاعیلن تین بار
تازی مین اور چار بار فارسی مین اور اس بحر کو ہزج کہتے ہین اسواسطے کہ ہزج لغت مین آواز
با ترنم ہے بسبب نکوئی اس بحر کے یہہ نام اسکا رکھا اور اگر ابتدا بسبب اول کرین اسواسطے کہ
پہلے ابتدا بسبب اول سے چاہیئے بعد سبب دوم سے یہہ وزن ہوگا مستفعلن تین بار تازی
مین اور چار بار فارسی مین اور اس بحر کو رجز کہتے ہین اسواسطے کہ رجز بالتحریک لغت مین
اوس رنج کو کہتے ہین کہ پاسے شتر کو لغزش مین لائے پس اس بحر کا نام رجز رکھا بسبب اضطراب
اجزا کے بسبب تقارب حرکات کے یا بسبب کوتاہی بیت کے کہ عرب مین بیشتر مشطور مستعمل ہے
ہے اور اگر ابتدا بسبب دوم سے کرین یہہ وزن ہوگا فاعلاتن تین بار تازی مین مربع چار بار
فارسی مین اور اس بحر کو رمل کہتے ہین اسواسطے کہ رمل لغت مین شتاب رفتن ہو پس
اس بحر کا نام رمل رکھا بسبب روانی کے کہ شتاب اور روان پڑھی جاتی ہے اور بیت اس
دائرے کی ہزج مسدس مین یون ہے مصرع مرا دل بی دلارامی نیارامد بر وزن مفاعیلن
مفاعیلن مفاعیلن اور رجز مسدس مین یون ہے مصرع دل بی دلارامی نیارامد مرا بر وزن
مستفعلن مستفعلن مستفعلن اور رمل مسدس مین یون ہے مصرع بی دلارامی نیارامد مرا دل
بر وزن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن اور اگر بعد نیارامد کی نگارینا زیادہ کرین جملہ اوزان
مثمن ہو جائین اور اس دائرے کو مجتلبہ کہتے ہین اسواسطے کہ اجتلاب لغت مین بمعنی
کشیدن ہے اور ارکان اس دائرے کے ارکان بحور دائرہ اولے سے کھینچے گئے
ہین مفاعیلن طویل سے اور مستفعلن بسیط سے اور فاعلاتن مدید سے اور دائرہ مثمن کو
مجتلبہ زائدہ کہتے ہین اسواسطے کہ ایک رکن اوس مین مسدس سے زیادہ ہے

اور صورت دائرہ مجتلبہ کی یہہ ہے کہ لکھی جاتی ہے



هم وزائدہ ہم برین قیاس باشد دباشد کہ ہمین بحرہا بحذف ساکن سبب دوم بکار دارند تا ہزج
برینگونہ شود مفاعیل چہار بار و رجز برینگونہ مفتعلن چہار بار و رمل برینگونہ فعلاتن چہار بار و بیت
دائرہ ہزج برین منوال بود **بیت** مراکس ندہد داد مراکس نکند شاد ٭ و بروزن رجز **بیت**
کس ندہد داد مرا کس نکند شاد مرا ٭ و بروزن رمل **بیت** ندہد داد مرا کس نکند شاد مرا کس ٭ و اینہا
بحر را ہزج مکفوف و رجز مطوی و رمل مخبون خوانند و دائرہ بر قیاس گذشتہ نہند و آنرا دائرہ مجتلبہ
زائدہ مزاحفہ خوانند و بعضے بلفظی دیگر بخوانند و تا تخفیف را این دائرہ نیاوردیم **ت** اور زائدہ بھی
اسیطرح ہے یعنے ایک کن مثل نگار نیا زیادہ کرکے اسیطرح مثمنات کا دائرہ لکھتے ہین اور بھی
اہل فارس نہین بحرونکو ساکن سبب دوم کو مفاعیلن سے دور کرکے استعمال کرتے ہین پس
ہزج مثمن اس وزن پر ہوتی ہے مفاعیل چار بار ایک مصرع مین نون مفاعیلن سے کہ ساکن سبب
دوم تھا دور ہوا اور رجز مثمن اس وزن پر مفتعلن چار بار ایک مصرع مین جب مفاعیلن سے ساکن
سبب دوم دور کیا مفاعیل رہا اور جب ان اسباب کو جنمین ساکن سبب دوم دور ہوا ہے وتد پر مقدم
کیا عیل مفا ہوا مفتعلن اوسکے مقام پر لائے اور رمل مثمن اس وزن پر فعلاتن چار بار ایک مصرع
مین جب مفاعیلن سے ساکن سبب دوم دور کیا مفاعیل ہوا اور جب ابتدا اس سبب آخر سے کی
ل مفاعی ہوا فعلاتن اوسکے مقام پر لائے اور بیت دائرہ ہزج سے اسطرح پر ہے **بیت** مرا
مراکس ندہد داد مراکس نکند شاد ٭ اور بیت کہنا باعتبار دونون مصرعون کے ہے کہ مصرع ثانی
بھی اسی وزن پر ہوگا تقطیع یہہ ہے مراکس مفاعیل ندہد داد مفاعیل مراکس مفاعیل نکند شاد مفاعیل

اور بیت بروزن رجز اسطرح پر بیت کس ندہد دادِ مرا کس نکند شاد مرا۔ تقطیع یہہ ہے
کس ندہد مفتعلن دادِ مرا مفتعلن کس نکند مفتعلن شاد مرا مفتعلن اور بیت بروزن رمل اسطرح پر
بیت ندہد داد مرا کس نکند شاد مرا کس۔ تقطیع یہہ ہے ندہدوا فعلاتن د مرا کس فعلاتن
نکند شا فعلاتن د مرا کس فعلاتن اور ان بحرونکو ہزج مکفوف کہا اسواسطے کہ مفاعیلن مین
ساتوان حرف گرا ہے اور رجز مطوی اسواسطے کہ عیلن مفا مین کہ بروزن مستفعلن ہے
چوتھا حرف دونون سببون سے گرا ہے اور رمل مخبون اسواسطے کہ لن مفاعی مین کہ بر
بروزن فاعلاتن ہے دوسرا حرف گرا ہے کہتے ہین اور دائرہ انکا موافق دائرہ گذشتہ کے
لکھتے ہین اور اس دائرے کو دائرہ مجتلبہ زائدہ مزاحفہ کہتے ہین وجہ تسمیہ مجتلبہ اور زائدہ کی
سابق بیان ہوئی اور مزاحفہ اس جہت سے کہ رکن اس مین مزاحف ہین اور بعضون نے
اور بھی اسکا لقب کیا ہی چنانچہ سیفی نے اپنے رسالے مین اسکو مؤتلفہ لکھا ہی ح قولہ بحذف ساکن سبب دوم مخفی نماند
کہ بحذف ساکن سبب دوم یعنی بکف در مفاعیلن مفاعیل بضم لام و در مستفعلن یعنی بطی مستفعلن میماند
کہ منتقل بمفتعلن میشود و این کلام صحیح و مطابق ہست اما در فاعلاتن از حذف ساکن سبب دوم
فاعلات بضم تا میماند نہ فعلاتن مخبون چنانکہ مصنف آوردہ کما ہو فی جمیع النسخ الحاضرۃ المعتبرۃ
ویطابقہ الشعر الممثل لہ ایضًا زیراکہ در فعلاتن ساکن سبب اول حذف شدہ ہست وجوابش
آنست کہ مراد مصنف علّام از ثانویت سبب درین ترکیب فاعلاتن نیست بل در ترکیب مفاعیلن
کہ آنرا اصل قرار دادہ در جزو رمل را بہ بدایت از سبب اول و ثانی ازان منفک ساختہ و تحکم نیست
کہ چون بدایت از سبب ثانی مفاعیلن کنند فاعلاتن می شود و بحذف ساکنش فعلاتن تم کلامہ
الحمد للہ کہ صاحب حاشیہ اگرچہ پہلے اس جگہہ راہ کجی چلا مگر آخر راہ راست اختیار کی کہ سوا اسکے
چارہ نہ دیکھا دوسرا حاشیہ یہہ ہے ح قولہ مجتلبہ زائدہ مزاحفہ اما وجہ تسمیہ مجتلبہ در ماقبل گذشت
و زائدہ ازین جہت کہ یک رکن زائد دارد و مزاحفہ ازین جہت کہ کف و طی و خبن دران از زحافات
واقع شدہ اما مخفی نماند کہ وضع دائرہ برای بیان اصل ارکان باشد و لہذا ارکان بحور را کہ
غیر از مزاحف مستعمل نمیشود نیز سالم آرند پس دائرہ مزاحفہ نشاید و الا دوائر فروعات دیگر را نیز بیان
باید کرد تم کلامہ صاحب شرح نے جواب اسکا اپنی کتاب مین یہہ لکھا ہے ہش پوشیدہ نیست

که صاحب میزان را مقصود در اصل از تالیف این کتاب ثابت کردن غلطی های مصنف علام بود که بهر
موقعی که مطلب بذهن نرسیده غلطی بطرف محقق منسوب کرده چنانکه درین محل وجوابش بدو صورت
ظاهر و باهر است که نزد صاحب میزان که وضع دائره برای بیان اصل ارکان باشد این محض غلط
و خلاف جمهور است چه بیان اصل ارکان علت غایت برای وضع دائره نزدیک کسی نباشد بلکه
غایت انضمام و انفکاک بحور از یکدیگر است ثانیاً اینکه وضع دائرها خاصه برای اصل ارکان کسی
ننوشته آنچه ممنوع است اینست که اصول و فروع را باهم خلط کنند و تقابل و تساوی بکمیت
حروف چنانکه در اصول مشروط است بهمان طریق در فروع نیز در کار بوده و بنا بر دن دوائر فروع
در کتب عروض بجهت احتراز از تطویل باشد نه اینکه جای ممنوع نوشته باشد و مصنف نکته نوشته که
هر جا حاجت افتد دوائر بنسبت فروع هم ثبت توان کرد و مراد از ان همین است که کسی ممتنع نه
انکارد و چون دوائر فروعات ضروری نباشد ازینجهت مصنف علام هم آنرا ننوشته تم کلامه اب ہم
کہتے ہین کہ دونون صاحب مطلب کتاب کو نہ پہونچے اور تطویل بیفائدہ سوال و جواب مین کیے
محقق علیه الرحمه تفصیل اوزان ہزج مین لکھتے ہین کہ اما بپارسی اصلش در دائره مفاعیلن هشت بار
بود و دو نوع بود سالم و مکفوف و مکفوف هم دو نوع بود موفور و اخرب و مکفوف موفور را مکفوف تنها
خوانند و بعضی هر نوعی را بحری دیگر شمرده اند اور بیان اوزان رجز مین لکھتے ہین کہ و اما بپارسی اصل
این بحر در دائره مستفعلن هشت بار باشد و سه نوع بود سالم و مخبون و مطوی اور بیان اوزان رمل
مین لکھتے ہین کہ اما بپارسی این بحر دو نوع آید سالم و مخبون و بعضی عروضیان هر یک را بحری دیگر
شمرند تبین ظاہر ہے کہ جو لوگ ہزج اور رجز اور رمل کو ایک ایک بحر جانتے ہین اونکے نزدیک
دائرہ ہاے ارکان سالم کافی ہین اور جو لوگ ہر قسم کو انمین سے بحر علاحدہ قرار دیتے ہین
اونکے نزدیک دائرہ ارکان سالم اور دائرہ ارکان مزاحف دونون درکار ہین کسواسطے کہ یہہ
ارکان مزاحفہ اونکے نزدیک بجاے اصل ارکان ہین کہ بحر علاحدہ قرار دیتے ہین اور سوا اسکے
رسالہ ہاے عروض مین دوائر ارکان مزاحفہ بھی موجود ہین هم وزن تکرار رکن سباعی لبیط که
از وتد مفروق بود هیچ بحر مستعمل نیست و اما از خلط سباعی بیکدیگر و آن رکنی بود که مولف از
دو سبب خفیف بود و وتدی مجموع و رکنی که مولف بود از دو سبب خفیف و وتدی مفروق و تا زبان

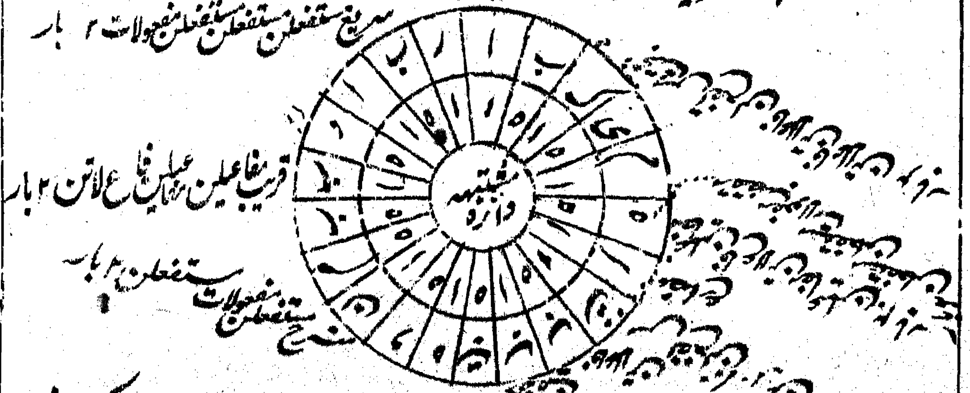
مسدس یکبار دارند یعنی مصرع از رکن مجموعی دو بار و رکن مفروقی یکبار و چون در دائرہ نہند ابتدا از نہ موضع
ممکن بود چہ این سہ رکن مؤلف از نہ جزء باشد اگر آنکہ ابتدا بدو سبب رکن مجموعی رکن اول کنند
تا این وزن باشد مستفعلن مستفعلن مفعولات و این بحر را سریع خوانند اور تکرار رکن سباعی
تنہا سے کہ اوس مین وتد مفروق ہو جیسے لات مفعولات مین اور فاع فاع لاتن مین اور تفع
مس تفع لن مین کوئی بحر مستعمل نہین ہے یعنے کوئی بحر نہین نکلی ہے و اما آمیزش سباعی سے
بایکدیگر بحرین نکلی ہین مگر اون سباعیات مین کوئی رکن مؤلف ہوتا ہے دو سبب خفیف اور
وتد مجموع سے خواہ دونون سبب مقدم ہون جیسے مستفعلن مین خواہ مؤخر ہون جیسے مفاعیلن مین
خواہ درمیان دونون سببونکے وتد ہو جیسے فاعلاتن مین اور کوئی رکن مؤلف ہوتا ہے دو سبب خفیف
اور وتد مفروق سے مثل مفعولات اور فاع لاتن کے اور اہل عرب اوسکو مسدس مستعمل کرتے ہین
ایک مصرع رکن مجموعی سے دوبار اور رکن مفروقی سے ایکبار مثل مستفعلن مستفعلن مفعولات کے اور جب
دائرے مین لکھتے ہین ابتدا نو جگہوں سے ممکن ہوتی ہے کس واسطے کہ یہہ تین رکن مؤلف نو جزو سے
ہین یعنے ایک ایک مین تین تین جزو ہین پہلی صورت یہہ ہے کہ ابتدا ساتہہ دو سبب رکن مجموعی
رکن اول کی کرین کہ یہہ وزن ہو مستفعلن مستفعلن مفعولات اور اوسکو بحر سریع کہتے ہین معلوم کیا چاہیے
کہ ابتدا وتد سے بہتر تھی جیساکہ اور دائرہ نہین کیا ہے پس مضارع کو مقدم کرنا تھا کہ مضارع
کی ابتدا مین وتد ہے مگر وجہ اسکی یہہ ہے کہ رکن اول مضارع کا سالم مستعمل نہین ہوا ہے
پس وتد مجموع گویا اوس مین نہین ہے اور خلیل ابن احمد سے جو لوگون نے پوچھا اوسنے
یہہ جواب دیا کہ وتد مفروق اوسکا صدر سے نزدیک ہے اور وتد مفروق اول بیت کو ضعیف
کرتا ہے پس تقدیم سریع کی سب پر اسواسطے ہے کہ وتد مفروق اوسکا صدر سے دور تر ہے
اور چونکہ بنا سریع کی دو سبب اور ایک وتد مفروق پر ہے اور منسرح اسمین اوسکے موافق ہے
لہذا بعد سریع کے منسرح کو بیان کیا اور خفیف کو مضارع پر اور مضارع کو مقتضب پر اور مقتضب کو
مجتث پر اسواسطے مقدم کیا کہ وتد مفروق ہر ایک مین صدر سے دور تر ہے بہ نسبت دوسری
کے سریع شتاب کنندہ اور جلد اور نام ایک بحر کا عروض سے اور اس بحر مین اسباب زیادہ
ہین اوتاد سے لہذا بسرعت پڑھی جاتی ہے کذا فی الغیاث م ب آنکہ ابتدا بسبب دوم نمایان

رکن کنند تا این وزن باشد فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن واین بحر مستعمل نیست ت اور دوسری صورت
یہہ ہے کہ ابتدا کرین سبب دوم اوسی رکن سے کہ یہہ وزن ہو فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن اور یہہ
بحر مستعمل نہین ہے بعض اس بحر کو جدید کہتے ہین اور غریب بھی کہا ہے اور اوسکو بزرجمہر نے
ایجاد کیا ہے جدید جو چیز کہ نئی پیدا ہوئی ہو اور نام بحر عروض کا کہ یہہ بحر نئی پیدا ہوئی ہی بحور
نوزدہ گانہ مین کذافی الغیاث ھ ج آنکہ ابتدا بوتد ہمان رکن کنند تا این وزن باشد مفاعیلن
مفاعیلن فاع لاتن واین بحر بتازی مستعمل نیست و بپارسی آنرا قریب خوانند ت تیسری صورت
یہہ ہے کہ ابتدا وتد سے اوسی رکن کی کرین کہ یہہ وزن ہو مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن اور یہہ بحر
تازی مین مستعمل نہین ہے اور فارسی مین اوسکو قریب کہتے ہین اسواسطے کہ ارکان مین ہزج
اور مضارع سے قربت رکھتی ہے یا یہہ کہ زمانہ قریب تر مین پیدا ہوئی ہے کہ یوسف عروضی
نیشاپوری نے اوسکو نکالا ہے قریب ایک بحر ہے بحور نوزدہ گانہ سے کذافی الغیاث ھ
د آنکہ ابتدا بدو سبب رکن دوم مجموعی کنند تا این وزن باشد مستفعلن مفعولات مستفعلن و این بحر را منسرح خوانند
ت چوتھی صورت یہہ ہے کہ ابتدا دو سبب رکن دوم مجموعی سے کرین کہ یہہ وزن ہو مستفعلن
مفعولات مستفعلن اور اس بحر کو منسرح کہتے ہین اسواسطے کہ بسہولت اور روانی پڑھی جاتی ہے
منسرح بضم میم و سکون نون و فتح سین مہملہ و کسر راء مہملہ و حای مہملہ آسان و روان کردہ شدہ
اور نام ایک بحر کا چونکہ اسباب اس بحر مین مقدم ہین وتد پر لہذا باسانی زبان پر آتی ہے اور
بعضون نے لکھا ہے کہ انسراح بمعنی از جامہ بیرون آمدن سے ہے اور یہہ بحر نقصان زحافات
مین یہان تک پہنچی ہے کہ بمقدار دو رکن کے رہجاتی ہے لہذا بسبب اس اختصار کے منسرح
نام رکھا کذافی الغیاث ھ ہ آنکہ ابتدا بسبب دوم ہمین رکن کنند تا این وزن باشد فاعلاتن
مس تفع لن فاعلاتن واین بحر را خفیف خوانند ت پانچوین یہہ صورت ہے کہ ابتدا
سبب دوم اسی رکن سے کرین کہ یہہ وزن ہو فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن اور اس بحر کو
خفیف کہتے ہین بسبب اسکے کہ اخف سباعیات ہے بسبب اتصال اسباب کے ساتھ
اوتاد کے طرفین سے خفیف سبک اور نام ایک بحر کا بحرہای عروض سے کذافی المنتخب
ھ و آنکہ ابتدا بوتد این رکن کنند تا این وزن باشد مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن واین بحر را

مضارع خوانند ت چھٹی یہہ صورت ہے کہ ابتدا اس کن دوم کی وتد سے کرین کہ یہہ
وزن ہو مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن اور اس بحر کو مضارع کہتے ہین بسبب مشابہت کے
بحر منسرح سے کہ دوسرے جزو مین ان دونون کی وتد مفروق ہے مضارع بضم میم وکسر راء
مہملہ مشرکہ یک دیگر منتخب بحر اور مضارعت بمعنی مشابہت اور مضارع نام ایک بحر کا بحر عروض سے
اور اس بحر کا اسواسطے مضارع نام رکھا کہ مشابہہ ہے منسرح سے کہ دونون مین اوتاد مقدم
ہین اسباب پر کذا فی الغیاث ھم نہ آنکہ ابتدا بدو سبب کن مفروق کنند و برین وزن بود مفعولات
مستفعلن مستفعلن واین را مقتضب خوانند و بپارسی مستعمل نیست ت ساتوین صورت
یہہ ہے کہ ابتدا دو سبب رکن مفروق سے کرین کہ یہہ وزن ہو مفعولات مستفعلن مستفعلن اور
اس بحر کو مقتضب کہتے ہین بسبب بریدہ ہونے کے بحر منسرح سے کہ رکن دونون کے
ایک ہین فقط فرق ترتیب مین ہے اور یہہ بحر فارسی مین مستعمل نہین ہے مقتضب بضم میم
و فتح ضاد معجمہ بریدہ شدہ اور نام ایک بحر کا کہ منسرح سے بریدہ ہوئی ہے ارکان دونون کے
ایک ہین اختلاف فقط ترتیب مین ہے کذا فی الغیاث ھم ح آنکہ ابتدا بسبب دوم ہین کن
کنند و برین وزن باشد مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن و این بحر را مجتث خوانند ت آٹھوین
صورت یہہ ہے کہ ابتدا سبب دوم اسی رکن سے کرین کہ یہہ وزن ہو مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن
اور اس بحر کو مجتث کہتے ہین کہ بحر خفیف سے برکندہ ہوئی ہے مجتث بضم میم وسکون جیم وفتح
تای فوقانی و تشدید تای مثلثہ بمعنی از بیخ برکندہ شدہ اور نام ایک بحر کا بحر نوزدہ گانہ سے
اور اس بحر کو بحر خفیف سے برکندہ کیا ہے کس واسطے کہ ان دونون بحرون کے ارکان مین کچھ
اختلاف ہے کہ اس بحر مین مستفعلن مقدم ہے دو فاعلاتن پر اور خفیف مین درمیان کذا فی
الغیاث ھم ط آنکہ ابتدا بوتد مفروق کنند کہ این وزن شود فاع لاتن مفاعیلن مفاعیلن و این بحر ہم
نامستعمل ست ت اور نوین صورت یہہ ہے کہ ابتدا وتد مفروق سے اس رکن کی کرین
کہ یہہ وزن ہو فاع لاتن مفاعیلن مفاعیلن اور یہہ بحر بھی نامستعمل ہے اور بعضے اس بحر کو مشاکل کہتے
ہین مشاکل بضم میم و کسر کاف مانند و ہم شکل شوندہ اور نام ایک بحر کا ہے بحر عروض سے
منتخب اور غیاث سے ھم پس بحور مستعمل در ہر دو لغت ازین دائرہ ہفت ہست و بیت دائرہ

بروزن سریع چنین بود ع بادہ بمن دہ تو بتا ہم یکبار ٭ و بروزن قریب ع بمن دہ تو
بتا ہم یکبار بادہ ٭ و بروزن منسرح ع دہ تو بتا ہم یکبار بادہ بمن ٭ و بروزن خفیف ع تو
بتا ہم یکبار بادہ بمن دہ ٭ و بروزن مضارع ع بتا ہم یکبار بادہ بمن دہ تو ٭ و بروزن مقتضب ع
ہم یکبار بادہ بمن دہ تو بتا ٭ و بروزن مجتث ع یکبار بادہ بمن دہ تو بتا ہم ٭ این دائرہ را ہم
دائرہ مشتبہہ خوانند و صورتش اینست ت پس بحرین مستعمل زبان عربی و فارسی مین اس
دائرے سے سات ہین اور دو نامستعمل اور بیت اس دائرے کی وزن سریع مین یون ہے
جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے باد بمن مستفعلن دہ تب بتا مستفعلن ہم یکبار
مفعولات بجاے ہا اور واو حرف با کا لکھنا وجہ اسکی یہہ معلوم ہوتی ہے کہ لہجہ اہل پارس کا
تلفظ مین یون ہی ہے اور وزن قریب مین یون ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے
بمن دہ تب مفاعیلن بتا ہم یک مفاعیلن بار بادہ فاع لاتن وجہ منفصل ہونی فاع لاتن کی
ظاہر ہے اور وزن منسرح مین یون ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے دہ تب بتا
مستفعلن ہم یکبار مفعولات باد بمن مستفعلن اور وزن خفیف مین یون ہے جو مرقومہ متن
ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے تب بتا ہم فاعلاتن یکبار باس تفع لن دب بمن دہ فاعلاتن اور
وزن مضارع مین یون ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بتا ہم یک مفاعیلن بار
باد ب فاعلاتن بمن دہ تو مفاعیلن یہان صاحب میزان نے یہہ حاشیہ لکھا ہے ح قولہ بتا ہم
تقطیعہ بتا ہم یک مفاعیلن بار باد ب فاع لاتن بمن دہ تو مفاعیلن و شمار کردن واو تو را بجای
حرفی از بہر ضرورت قافیہ ست تم کلامہ پس مصرع ثانی کہان ہے جسکے سبب ضرورت قافیہ
ہوی اور واو کو بجاے حرف کہان شمار نہین کیا کہ اوسکے مقام پر ہر جگہہ بے آنے سبب
او تمام کے موافق لہجہ اہل فارس کے اگر یہہ کہا جاے کہ لفظ تو اس مصرع مین آخر واقع ہوا
اور لفظ بتا اول پس واو بے سے کیونکر بدلتا اسیطرح وزن قریب مین بادہ آخر واقع ہوا
اور لفظ بمن اول پس وہ ہے ہے بے سے نہ بدلے آمدم بر سر مطلب اور وزن مقتضب مین
یون ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ہم یکبار مفعولات باد بمن مستفعلن دہ
تب بتا مستفعلن اور وزن مجتث مین یون ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے یکبار

با مس تفع لن و ب بمن ده فا علاتن تب تبا ہم فاعلاتن اوراس دائرے کو دائرہ مشتبهه بھی کہتے ہین اور دائرہ و تدیجی اور وجہ اشتباہ اسمین یہہ ہے کہ مستفعلن اور فاعلاتن دونون متصل اور منفصل واقع ہوئے ہین پس دونون مین شبہہ پڑتا ہے اور سهروردی نے کہا ہے کہ بحرین اسکی مشتبهه ہین اور صورت دائرے کی یہہ ہے



م وبزبان پارسی این بحرہا سالم بکار ندارند یعنے ارکان ہمچنین بسلامت ولیکن بحذف ساکن سبب دوم از ہمہ ارکان بکار دارند و دائرہ را کہ بدین وضع نہند مشتبهه مزاحفہ خوانند وسریع ومنسرح ومقتضب را بمطوی مقید کنند وقریب ومضارع را بمکفوف وخفیف ومجتث را بمخبون **ت** اور زبان فارسی مین ان بحرون کو سالم مستعمل نہین کرتے ہین یعنی ارکان سالم نہین لاتے مگر ساکن سبب دوم سب ارکان سے حذف کرکے استعمال کرتے ہین اور اس دائرہ لدکان مزاحفہ کو مشتبهه مزاحفہ کہتے ہین اور سریع اور منسرح اور مقتضب کو بمطوی مقید کرتے ہین یعنے مستفعلن اور مفعولات طے سے مفتعلن اور فاعلات ہو جاتے ہین بعینہ اور قریب اور مضارع کو بمکفوف مقید کرتے ہین یعنے مفاعیلن اور فاع لاتن کہ بوزن علن مستف اور لات مفعو ہین کف سے مفاعیل اور فاعلات ہو جاتے ہین بعد تبدیل اور خفیف اور مجتث کو بہ مخبون مقید کرتے ہین یعنے فاعلاتن اور مس تفع لن کہ بوزن تفعلن مس اور عولات مف ہین خبن سے فعلاتن اور مفاعلن ہو جاتے ہین بعد تبدیل اور ضرورت دائرہ مشتبهه مزاحفہ کی اس جہت سے ہوئی کہ فارسی مین یہہ بحرین بارکان سالم مستعمل نہین ہوتین مگر مزاحف پس جسطرح دائرہ اصول ارکان سے عربی مین صورت انضمام اور انفکاک اوزان ممکن اور مقصود ہے اوسی طرح دائرہ مزاحفہ سے فارسی مین لہذا مصنف علیہ الرحمہ نے

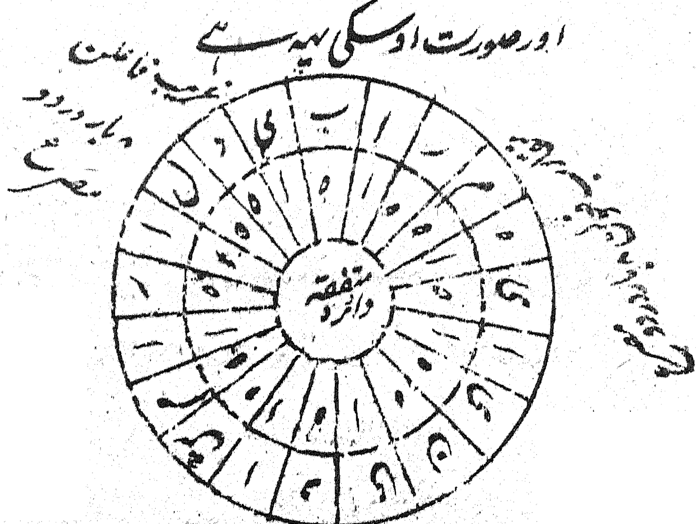
صورت دونون دائرون کی عبارت مین منضبط کردی اور دائرہ مزاحفہ بخیال التطویل نہین لکھا سریع بہین شو و مستفعلن مفتعلن
فاعلات ع بادہ بمی دہ تو بتا ہم سہ بار ؛ و قریب مفاعیل مفاعیل فاعلات ع بمی دہ تو بتا ہم سہ بار بادہ ؛ و منسرح مفتعلن
فاعلات مفتعلن ع دہ تو بتا ہم سہ بار بادہ بمن ؛ و خفیف فعلاتن مفاعلن فعلاتن ع تو
بتا ہم سہ بار بادہ بمن دہ ؛ و مضارع مفاعیل فاعلات مفاعیل ع بتا ہم سہ بار بادہ بمن دہ تو
و مقتضب فاعلات مفتعلن مفتعلن ع ہم سہ بار بادہ بمن دہ تو بتا ؛ و مجتث مفاعلن فعلاتن فعلاتن
ع سہ بار بادہ بمن دہ تو بتا ہم ؛ باہی بمن و بتا در دائرہ اول مشدد باید گفت و اینجا مخفف
ت اور وزن سریع مصرع اور مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بادہ بمن مفتعلن
دہت بتا مفتعلن ہمس بار فاعلات اور وزن قریب اور مصرع مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع
اوسکی یہہ ہے بمن دہت مفاعیل تبا ہمس مفاعیل باربا د فاعلات اور وزن منسرح اور مصرع
مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے دہت بتا مفتعلن ہمس بار فاعلات بادہ من
مفتعلن اور وزن خفیف اور مصرع مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بتا ہم فعلاتن
سبار با مفاعلن دبمن دہ فعلاتن اور وزن مضارع اور مصرع مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع
اوسکی یہہ ہے بتا ہمس مفاعیل باربا د فاعلات بمن دہت مفاعیل اور وزن مقتضب اور
مصرع مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ہمس بار فاعلات بادبمن مفتعلن دہت بتا
مفتعلن اور وزن مجتث اور مصرع مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے سبار با مفاعلن
دبمن دہ فعلاتن تبتا ہم فعلاتن لیس حرف ہا جو بمن اور بتا مین ہے دائرہ اول مین مشدد
لکھا چاہیے بسبب مطابقت لہجۂ عجم کے اور اس جگہہ یعنے دائرہ مشتبہہ مزاحفہ مین مخفف بسبب
اسکے کہ حرف سابق ملفوظ نہین ہے مفصل یہہ کہ جب بادہ بمن اور تو بتا بروزن مستفعلن اور
فاعلن ہونگے حرف ہا اور واو کہ اکثر مقامون مین تلفظ مین نہین آتے اس جگہہ تلفظ مین آوینگے
موافق لہجۂ اہل عجم کے دال بادہ کے اور تے تو کی بے سے ملجاوے گی اور نون مشدد ہو جاویگی
اور بائے اول بمقام ہی اور واو کے ہوگی اور تقطیع مین نون مکرر لکھی جاوے گی جیسے دائرہ
مشتبہہ سالمہ مین اور ہر گاہ یہہ حرف ہا اور واو تلفظ مین نہ آوینگے اور تقطیع سے گر جاوینگے
تشدید کہان سے ہوگی جیسے دائرہ مشتبہہ مزاحفہ مین ہم ذیل پارسیان یعنی ازین بحرہا ششمت

بکار دارند و یک مصراع از رکنی مجموعی و رکنی مفروقی باشد دو بار و بحرہای ممکن تا شش اند و سہ بحر
اول کہ رکن مکرر دارد و این مصراع یافتہ و آن سریع است و مہمل اول و قریب بیفتد و شش بماندست
اور اہل فارس بعض ان بحرون سے مثمن استعمال کرتے ہین اور ایک مصرع رکن مجموعی اور رکن
مفروقی سے ہوتا ہے دو بار اور وہ چھہ بحرین ممکن ہین اور تین بحرین پہلی کہ رکن مکرر اونمین
اوایل مصرعون مین پڑا ہے ساقط ہوجائینگے کس واسطے کہ مثمن تکرار نہین ہوتی اون تینمین
سریع ہے کہ وزن اوسکا مستفعلن مستفعلن مفعولات ہے اور مطوی مفتعلن مفتعلن فاعلات ہے
اور مہمل اول ہے یعنے جدید کہ وزن اوسکا فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن اور مخبون فعلاتن
فعلاتن مفاعلن ہے اور قریب ہے کہ وزن اوسکا مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن ہے اور
مکفوف مفاعیل مفاعیل فاعلات ہے پس جب تین بحرین ساقط ہوین باقی رہین چھہ ہم
برینگونہ وزن منسرح مفتعلن فاعلات دو بار مصرع زن تو مرا باز رای خوب نگار ابوصل ٭ وزن
خفیف فعلاتن مفاعلن دو بار مصرع تو مرا باز رای خوب نگار ابوصل زن ٭ وزن مضارع
مفاعیل فاعلات دو بار مصرع مرا باز رای خوب نگار ابوصل زن تو ٭ وزن مقتضب فاعلات
مفتعلن دو بار مصرع باز رای خوب نگار ابوصل زن تو مرا ٭ وزن مجتث مفاعلن فعلاتن دو بار
مصرع بوصل زن تو مرا باز رای خوب نگارا ٭ وزن مہمل فاعلات مفاعیل دو بار مصرع رای
خوب نگار ابوصل زن تو تو مرا باز ٭ و ازین شش سہ مستعمل باشد و آن منسرح و مضارع و مجتث
است و خفیف مثمن بسیار نیامدہ است و مقتضب در پارسی نیامدہ است و این دائرہ را مشتبہہ زائدہ
خوانند و بعضی القاب دائرہا بشکل دیگر کنند و ما این دو دائرہ نیاوردیم تخفیف را ت دہ چھہ بحرین
مثمن جو بعد اسقاط بحور ثلثہ کے رہگئین یہ ہین منسرح خفیف مضارع مقتضب مجتث وزن
مہمل جسکو مشاکل کہتے ہین اوزان اور مصاریع مثال انکی مرقومہ متن ہین اور تقطیعات لکھی
جاتی ہین تقطیع مصرع منسرح زنت مرا مفتعلن باز رای فاعلات خوب نگا مفتعلن را بوصل فاعلات
تقطیع مصرع خفیف تمرا با فعلاتن رای خو مفاعلن بنگارا فعلاتن بوصل زن مفاعلن تقطیع مصرع
مضارع مرا باز مفاعیل رای خوب فاعلات نگارا ب مفاعیل وصل زنت فاعلات تقطیع مصرع
مقتضب باز رای فاعلات خوب نگا مفتعلن را بوصل فاعلات زن تمرا مفتعلن تقطیع مصرع مجتث

بر وصل زن مفاعلن هم را با فعلاتن زرای خو مفاعلن بنگار افعلاتن تقطیع مصرع وزن مہمل یعنی مشاکل
یہہ ہے راسے خوب فاعلات نگار اب مفاعیل وصل زنت فاعلات هر را با ز مفاعیل اور ان
جہہ بحر وزن مین تین بحرین مستعمل ہین منسرح اور مضارع اور مجتث اور خفیف مثمن کم آئی ہے اور
مقتضب فارسی مین مستعمل نہین ہے اور مہمل فارسی اور تازی مین متروک ہے اور اس دائرہ
کو مشتبہہ مفردہ کہتے ہین اور بعضون نے القاب دائرون کے اور طرح پر لکھے ہین یعنے دائرہ مفردہ
اور دائرہ منتزعہ کہا ہے اور مصنف علیہ الرحمہ نے دونون دائرے ایسے مشتبہہ مزاحفہ مسدسہ
اور مزاحفہ مثمنہ واسطے تخفیف کے نہین لکھے ھم وباشد کہ بعضے دائرہ مثمنہ جہت بحرہاے
کہ مسدس و مزاحف آمدہ باشد مانند سریع و قریب و خفیف و بحر مقتضب هم دران دائرہ آوردہ و
بدل دائرہ مشتبہہ سالمہ این دائرہ آوردہ است اور بعضے عروضی دائرہ مجہول مسدس اور مزاحف
نکالا ہے مانند سریع اور قریب اور خفیف کے اور بحر مقتضب بھی اوس مین شریک کی ہے
اور بعوض دائرہ مشتبہہ سالمہ کے یہہ دائرہ مزاحفہ لکھا ہے اور صورت دائرہ مسدس مزاحف
کی یہہ ہے کہ مثلاً سریع مسدس یہہ ہے مفتعلن مفتعلن فاعلات پس اگر عین مفتعلن اول سے آغاز
کیجیے رکن قریب کے نکلین مفاعیل مفاعیل فاعلات اور اگر تا مفتعلن ثانی سے شروع کیجیے
رکن خفیف کے نکلین فعلاتن مفاعلن فعلاتن اور اگر فاعلات سے ابتدا کیجیے رکن مقتضب کے
نکلین فاعلات مفتعلن مفتعلن ھم واما در خماسیات بسیطہ یک مصراع از تکرار یک رکن بود چہار بار
و دو بحر ازان ممکن بود کہ بر خیزد یکے آنکہ ابتدا بوتد کنند و برین وزن بود فعولن چہار بار و این بحر را
متقارب خوانند دوم ابتدا بسبب کنند و برین وزن بود فاعلن چہار بار و این بحر مستعمل نیست و
خلیل آنرا غریب و رکض و متسق نام نہادہ است واندکے شعر تازی بران بحر بعد از خلیل یافتہ
اند و پارسیان ہم بیتی چند بتکلف گفتہ اند ت واما خماسیات بسیطہ یعنی تنہا خماسیات
اونمین ایک مصرع ایک رکن کی تکرار سے ہوتا ہے چار بار اور دو بحرونکا پیدا ہونا اوس سے
ممکن ہے ایک یہہ کہ ابتدا بوتد کرین و وہ یہہ وزن ہوگا فعولن چار بار اور اس بحر کو متقارب
کہتے ہین اسواسطے کہ اسباب اور اوتاد اسکے قریب واقع ہوئے ہین ہر وتد سے ملا ہوا ایک
سبب ہے یا درمیان دو سببونکے ایک وتد ہے اور درمیان دو وتدونکے ایک سبب ہے

اور متدارک کا بھی نام متدارک اسی جہت سے ہوا ہے کہ اسباب نے اوتاد کو دریافت کیا ہے یعنے
قریب یکدیگر ہیں اور دوسری صورت یہہ ہے کہ ابتدا سبب سے کریں وہ یہہ وزن ہوگا
فاعلن چار بار اور یہہ بحر مستعمل نہیں ہے اور خلیل نے اسکا نام غریب اور رکض اور تنسیق
رکھا ہے اور بعضوں نے متدارک اور محدث اور مخترع اور متدانی اور شقیق اور جنیب اور منتظم
اور متقاطر بھی اس بحر کو کہا ہے اور چند شعر عربی اس میں بعد خلیل کے دستیاب ہوئے
ہیں اور اہل فارس نے بھی چند بیتیں اس میں بہ تکلف کہی ہیں معلوم ہوتا ہے کہ خلیل نے
رکن اس بحر کے نکالے اور نام بھی رکھا مگر اشعار اس بحر میں نہیں پائے بعد اوسکے اخفش نے
خواہ اوروں نے شعر اس بحر میں پائے اور یہہ بحر مقرر اور مستعمل کی هم وچون در دائرہ نہند
بیتش بروزن متقارب چنین باشد ع مرا نے دلارام شادی نیاید ٭ و بروزن غریب چنین
ع نے دلارام شادی نیاید مرا ٭ این دائرہ را متفقہ خوانند و برین صورت باشد ت اور جب
دائرے میں لکھتے ہیں وزن متقارب یہہ ہوتا ہے مصرع جو مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی
یہہ ہے مرانے فعولن دلارا فعولن مشادی فعولن نیاید فعولن اور وزن غریب یعنی متدارک
یہہ ہوتا ہے مصرع جو مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے نے دلا فاعلن رام شا فاعلن
دی نیا فاعلن ید مرا فاعلن اور اس دائرے کو متفقہ کہتے ہیں بسبب اتفاق ارکان کے

اور صورت اوسکی یہہ ہے



هم پس دوائر نزدیک عرب پنج است ا مختلفہ ب مؤتلفہ ج مجتلبہ د مشتبہہ ہ متفقہ و نزدیک
عجم هم پنج باشد ا مجتلبہ با الم ب منزاحفہ ج مشتبہہ مثمنہ د مشتبہہ مسدسہ ہ متفقہ و بحور کہ ازین

دوائر ممکن است کہ بر خیزد بیست و دو است و مستعمل نزدیک عرب ازین جملہ پانزدہ است ا طویل
ب مدید ج بسیط د وافر ہ کامل و ہزج ز رجز ح رمل ط سریع ی منسرح یا خفیف یب
مضارع یج مقتضب ید مجتث یہ متقارب و شانزدہم غریب و باقی مہمل است و نزدیک عجم
دہ است ا ہزج ب رجز ج رمل د سریع ہ قریب و منسرح ز خفیف ح مضارع ط مجتث ی متقارب
و بعضے مزاحفات بر شمار گیرند و از دوائر مشتبہہ ہمہ بحور مستعمل در شمار آورند و بحور از یادہ گردد
این ہست تفصیل دوائر بحور ت پس دائرے نزدیک عرب کے پانچ ہین پہلا مختلفہ دوسرا
مؤتلفہ تیسرا مجتلبہ چوتھا مشتبہہ پانچوان متفقہ اور نزدیک عجم کے بھی پانچ ہین پہلا مجتلبہ سالمہ
دوسرا مزاحفہ تیسرا مشتبہہ مثمنہ چوتھا مشتبہہ مسدسہ پانچوان متفقہ اور بحرین کہ جنکا پیدا ہونا ان
دائرون سے ممکن ہے بائیس ہین پانچ مختلفہ سے یعنے طویل مدید عریض بسیط عمیق اور تین
مؤتلفہ سے وافر کامل مہمل جسکا وزن فاعلاتک لکھا ہے اور تین مجتلبہ سے ہزج رجز رمل اور نو
مشتبہہ سے سریع جدید قریب منسرح خفیف مضارع مقتضب مجتث مشاکل اور دو متفقہ سے
متقارب متدارک اور انمین مستعمل عرب پندرہ بحرین ہین پہلی طویل دوسری مدید تیسری بسیط
چوتھی وافر پانچوین کامل چھٹی ہزج ساتوین رجز آٹھوین رمل نوین سریع دسوین منسرح
گیارہوین خفیف بارہوین مضارع تیرہوین مقتضب چودہوین مجتث پندرہوین متقارب
یہہ پندرہ ہوئین اور سولہوین غریب یعنے متدارک بھی کچھہ استعمال مین آگئی ہے اس
حساب سے سولہہ ہوئین باقی مہمل ہین وہ عریض اور عمیق اور مہمل اور جدید اور قریب
اور مشاکل اور نزدیک عجم کے دس ہین پہلی ہزج دوسری رجز تیسری رمل چوتھی سریع پانچوین
قریب چھٹی منسرح ساتوین خفیف آٹھوین مضارع نوین مجتث دسوین متقارب پس بحرین
طویل اور مدید اور بسیط اور وافر اور کامل اور متدارک پارسی مین مستعمل نہین جو کچھہ کہا ہے
انمین بہ تشبہ عرب کہا ہے اور بعضون نے مزاحفات کو شمار مین زیادہ کیا ہے اور دونون
دائرون مشتبہہ سے سب بحور مستعمل کو شمار مین لائے ہین یعنے مشتبہہ مزاحفہ مسدسہ سے
چھہ بحرین مستعملہ سریع منسرح مطوی اور قریب اور مضارع مکفوف اور خفیف اور مجتث مخبون
اور مزاحفہ مثمنہ سے چار بحرین مستعملہ منسرح مضارع مجتث خفیف اس صورت مین از روے

شمار کے بحرین زیادہ ہوا چاہئین گی ہی یہہ تفصیل دائرون اور بحرون کی ظاہر ہے کہ جدا کرنا
مثمن اور مسدس کا شمار ہین تکلف سے خالی نہین اور فارسیون نے بحور تازی کو بھی مستعمل
کیا ہے اور تین بحرین جدید قریب مشاکل اور اونین ملائی ہین پس اس حساب سے
انّیس بحرین ہوتی ہین جیسا کہ مشہور ہین اور معلوم کیا چاہیے کہ مصنف علیہ الرحمہ نے حروف
ابجد کو بحساب اعداد علامت شمار مقرر کیا ہے پس علامت چار کی دال ہوتی ہے اوسکے
مقام پر یہہ شکل رکھنا اسواسطے ہے کہ واو سے ملتبس نہو اور بعد عشر کے احاد کو عشرات
سے موخر کیا ہے پس یا عبارت یازدہ سے اور یب عبارت دوازدہ سے ہے ھم و بدانکہ
رکن اول را از مصراع اول صدر خوانند و رکن آخر را عروض و رکن اول را از مصراع دوم ابتدا
خوانند و رکن آخر را ضرب و رکنہاے باقی را حشو ت اور جان تو کہ رکن اول مصراع
اول کو صدر کہتے ہین اسواسطے کہ صدر مین واقع ہوا ہے اور رکن آخر مصراع اول کو عروض
کہتے ہین بالفتح اسواسطے کہ عروض بمعنی ستون خیمہ ہے جیسا کہ خیمہ ستون سے قائم ہوتا ہے
بنا شعر کی اس رکن سے قائم ہے اور رکن اول مصراع دوم کو ابتدا کہتے ہین اسواسطے کہ
ابتداے مصرع مین واقع ہے مثل صدر کے اور رکن آخر مصراع دوم کو ضرب کہتے ہین کہ
ضرب بمعنی دامن خیمہ ہے جیسا کہ دامن خیمہ منتہاے خیمہ ہوتا ہے یہہ رکن بھی منتہاے
شعر ہے یا ضرب بمعنی صنف ہے کہ اسکے اصناف بہت ہین یا بمعنی مثل یعنے یہہ ضرب
مثل عروض ہے وقوع آخر مصرع مین اور باقی رکنون کو حشو کہتے ہین اسواسطے کہ بیچ رکن
شعر مین صدر بالفتح اول بالاے ہر چیز اور پیشگاہ خانہ اور بمعنی بالانشین منتخب اور کشف
اور لطایف اور غیاث سے عروض بالفتح کرانہ ہر چیز و جزو اخیر مصراع اول شعر کذا فی المنتخب
ابتدا آغاز کرنا منتخب سے ضرب بالفتح مانند و مثل و نوع اور بمعنی لفظ آخر شعر منتخب
اور کشف اور بحر الجواہر اور غیاث سے ھم و باشد کہ رکن اول را چون جزو اول او وتد
مجموع بود متحرک اول او را ازان جزو بیفگنند و اینمعنی را خرم خوانند چنانکہ بعد ازین گفتہ آید
آن رکن را ابتدا خوانند و بازای آن ہر رکن را از دیگر ارکان کہ سببی خفیف در وی مجاور وتدے
بود ساکن آن سبب بیفگنند اسقاط او را اعتماد خوانند ت اور کبھی ابتدا اوس رکن کو کہتے

ہین کہ اول مصرع مین ہو اور جزو اول اوسکا وتد مجموع ہو اور متحرک اول اوسکا خرم سے ساقط
ہو جیسے فعولن اور مفاعیلن اور مفاعلتن سے متحرک اول گر کے فعلن اور مفعولن اور مفتعلن
رہجاتا ہے پس یہہ اگر صدر مین ہوگا ابتدا بصدر کہین گے اور اگر ابتدا مین ہوگا ابتدا بہ ابتدا
کہین گے اور اگر حشو مین ہوگا ابتدا بحشو کہین گے اور عروض اور ضرب مین نہین ہوتا اور
جو رکن برابر اور مقابل اس رکن کے ہو کہ سبب خفیف اوس مین مجاور وتد ہو یعنے پہلے
وتد بعد سبب جیسے فعولن اور ساکن سبب کو گرا دین جیسے فعولن سے فعول رہجاے
اس اسقاط کو اعتماد کہتے ہین اور صاحب خزرجیہ وغیرہ نے کہا ہے کہ اس رکن حشوی کو
جس مین یہہ حذف واقع ہوا ہے اعتماد کہتے ہین حاصل دونون کا ایک ہے ح
وازین کلام مصنف ظاہر گشت کہ اعتماد عبارت از حذف حرف مذکور است وصاحب خزرجیہ
ودیگر بر آنند کہ اعتماد عبارت از آن رکن حشوی است کہ حذف مذکور دران واقع شود پس
کلام محقق خالی از مسامحہ نیست تم کلامہ ظاہر ہے کہ محقق علیہ الرحمہ نے جو امر محقق تھا
لکھا مسامحہ اور فروگذاشت کا کیا دخل م و ہر بیت را کہ ہر مصراعی ازو مساوی دائرہ باشد
وہم بران وجہ کہ دران دائرہ افتد مستعمل باشد مانند وزن اول از کامل ورجز چنانکہ بعد
ازین معلوم شود آن بیت را تام خوانند ت اور جو بیت کہ ہر مصرع اوسکا مساوی دائرہ ہو
عدد ارکان مین یعنے سالم اور جسطرح دائرے مین ہے اوسی طرح مستعمل ہو یعنی سالم اوس
بیت کو تام کہتے ہین جیسے وزن اول کامل و رجز کہ بعد اسکے معلوم ہوگا وزن کامل یہہ ہے
بیت وَاِذَا صَحَوْتُ فَمَا اُقَصِّرُ عَنْ نَدًی ∗ وَکَمَا عَلِمْتِ شَمَائِلِیْ وَتَکَرُّمِیْ ∗ بروزن متفاعلن متفاعلن
متفاعلن اور رجز یہہ ہے بیت دَارٌ لِسَلْمٰی اِذْ سُلَیْمٰی جَارَۃٌ ∗ قَفْرٌ تُرٰی آیَاتُہَا مِثْلَ الزُّبُرْ ∗
بروزن مستفعلن مستفعلن مستفعلن م و ہر بیت را کہ ارکان ہر مصراعی ازو بعدد مساوی
ارکان دائرہ بود خواہ ہم بران وجہ کہ در دائرہ افتد مستعمل باشد وخواہ بعد از تغیر آن بیت را
وافی خوانند ت اور جو بیت کہ ہر مصرع اوسکا عدد مین مساوی ارکان دائرہ ہو خواہ
اوسی طرح پر مستعمل ہو یعنی سالم خواہ بعد تغیر کے یعنے مزاحف اوس بیت کو وافی کہتے ہین
پس وافی عام ہے اور تام خاص یعنے ہر تام وافی ہے اور ہر وافی تام نہین ح ظاہر ہے

کہ جس واقع ہین متغیر ہوگا وہ غیر تام ہوگا ھ واگر جزوی یعنی رکنی از ہر مصراعی از و حذف کردہ
استعمال کنند آنرا مجزو خوانند واگر از یک بیت یک نیمہ حذف کردہ استعمال کنند او را مشطور خوانند
واگر دو ثلث حذف کردہ استعمال کنند منہوک خوانند ت اور اگر ایک رکن مصرع سے کم کرکے
استعمال کرین اوسکو مجزو کہتے ہین پس اگر بیت مثمن ہوگی مسدس رہے گی اور اگر مسدس
ہوگی مربع رہے گی اور اگر ایک نیمہ بیت سے حذف کرکے استعمال کرین اوسکو مشطور
کہتے ہین یعنے نصف پس اگر بیت مثمن ہوگی مربع رہے گی اور اگر مسدس ہوگی مثلث
رہے گی دونون مصرعون ہین اور اگر دو ثلث حذف کرکے استعمال کرین اوسکو منہوک کہتے
ہین پس بیت مسدس ثنائی رہجائے گی دونون مصرعون ہین اور منہوک بیت مثمن ہین ممکن
نہین ہے مجزو بزای معجمہ بحر مسدس کہ اصل وضع مین مثمن ہو باعتبار دور کرنے ایک جزو کے
اوس سے کذا فی الغیاث اور جزو بمعنی پارہ پارہ کردن ہے لغت مین اور مجزو
مجازاً صفت جزو اخیر کی واقع ہوتی ہے اور مسدس بھی مجزو آتی ہے اور شطر بالفتح اور سکون
ثانی بمعنی نصفی ہر شے اور نیمہ اور پارہ منتخب اور صراح سے اور نہک بالفتح کہنہ اور فرسودہ
ہونا کپڑے کا پہننے مین اور لاغر اور ضعیف کرنا بیماری کا کذا فی المنتخب اور محقق علیہ الرحمہ نے
خود معنی ان لفظون کے فصل نہم مین لکھے ہین ح قولہ مشطور از شطر بمعنی نصف پس مشطور بمعنی
نصف کردہ شدہ و آن در دو بحر جائز باشد وبس و آن رجز و سریع است نزد غیر خلیل چہ خلیل
شعر را دو مصراع و عروض و ضرب لازم میداند پس مشطور نزد فائلش مثلث باشد وبس از ینجاست
کہ سکاکی میگوید فالمربع یسمی مجزواً والمثلث مشطوراً وما ربعوا المثمن پس آنچہ مرزا قتیل در چہار شطرست
می آرد در اشعار عربی مربع نیز آمدہ و مشطور ہم خوانند غلط محض است تم کلامہ یہان مرزا قتیل
بیچارے بھی زیر شمشیر اعتراض آگئے عجب بات ہے کہ آگے اسکے خود مشطور کو مربع لکھتے
ہین اشعار عربی مین چنانچہ بحر مدید مین عبارت محقق علیہ الرحمہ کی یہہ ہے و بعضے مشطور ردا
داشتہ اند در حاشیہ انکا یہہ ہے قولہ مشطور یعنی مربع نحو ع یا لبکر لا تئدوا ٭ لیس ذا
حین ونیٰ ھ و ہر بیت کہ ہر دو مصراع او متساوی بود و مقفی او را مصرع خوانند و اگر مصراع اولش
از دوم جدا نشود او را مصمت خوانند ت اور جو بیت کہ دونون مصرع اوسکے متساوی ہون ۱ہ

وزن ہین اور ارکان ہین اور مقفے خواہ مطلع قصیدے خواہ غزل کا خواہ بیت مثنوی کی اوسکو
مصرع کہتے ہین اور جو بیت کہ مصرع اول اوسکا مصرع ثانی سے جدا نہو مثلاً ایک رکن آدھا
اس مصرع سے متعلق ہو آدھا دوسرے مصرع سے اوسکو معقد کہتے ہین اور وہ بیت مجازاً بیت
ہوگی مصرع بضم میم و فتح صاد و فتح یا رای مہملہ مفتوح و عین مہملہ مصرع آوردہ شدہ غیاث سی تصریع
قافیہ لانا مصرع اول بیت مین منتخب سے معقد صیغہ مفعول تعقید سے اور تعقید گرہ دینا
اور سخن پوشیدہ کہنا کہ خوب سمجھ مین نہ آئے غیاث سے ہم و عروض و ضرب را اگر سالم باشد
یعنے از تغیرات خالی صحیح خوانند و اگر از نقصانی خالی نبود منتقض خوانندت اور عروض اور
ضرب اگر سالم ہون اونکو صحیح کہتے ہین اور اگر نقصان سے خالی نہون بسبب زحافات کے
اونکو منتقض کہتے ہین اور انتقاض بالکسر و قاف شکستگی منتخب اور غیاث سے ہم و رکنی را
کہ عروض بیت بود بر وجہی کہ جز چنان نشاید خواہ صحیح خواہ منتقض اور افصل خوانند و رکن ضرب را
چون بر وجہی بود کہ جز چنان نشاید غایت خوانند و بعد ازین بشرح تغیرات کہ در ارکان افتد
مشغول شویم واللہ اعلم بت اور جو رکن کہ عروض بیت ہو اسطرح پر کہ سوا اوسکے سزاوار
نہو یعنے ایک ہی عروض آیا ہو خواہ صحیح خواہ منتقض صحیح جیسے ہزج مثمن اور مضارع اور مجتث
ہین کہ سالم ہوتا ہے اور بس اور منتقض جیسے طویل ہین کہ عروض مقبوض ہوتا ہے اور بس
اور مقتضب ہین کہ مطوی ہوتا ہے اور بس پس ایسے عروض کو فصل کہتے ہین اور رکن
ضرب جب ایسا ہو کہ سوا اوسکے سزاوار نہو یعنے ایک ہی ضرب آئی ہو خواہ صحیح ہو خواہ منتقض
پس صحیح جیسے مضارع اور مجتث ہین کہ رکن ضرب سالم ہوتا ہے اور بس اور منتقض جیسے
مقتضب ہین کہ رکن ضرب مطوی ہوتا ہے اور بس پس ایسی ضرب کو غایت کہتے ہین فصل
جدا کرنا اور جدا ہونا اور باز رکھنا اور کاٹنا اور مجازاً بمعنی قطع غیاث سے مناسبت لتشبیہ
ظاہر ہے اور غایت نہایت ایک شی کی منتخب سے پس جب اس بیان سے فراغت ہوی
اب تغیرات ارکان کا بیان شروع ہوتا ہے واللہ اعلم

فصل ششم در تغیرات ارکان

والقاب آن و تفصیل فروع ہر یک از اصول ارکان این رکنہا کہ اصول بحرہا ست ہم
برا نگونہ کہ در دوائر افتد بنا در استعمال کنند بیشتر چنان بود کہ در ان تصرفی کنند بہ نقصان حرفی

یا حرفی یا جزوی یا بزیادت حرفی یا جزوی و وجہ مستعمل را در ہر بحری بنای آن بحر خوانند
پس ہر رکن کہ در دائرہ بر اصل وضع باشد بی ہیچ تغیر آنرا سالم خوانند و اما در بنا باشد کہ سالم باشد
و باشد کہ معلول شود و ہر تصرف کہ دروی رود نوعے از تغیر باشد و ہمچنانکہ ارکان سالم را اصول
خوانند ارکان متغیرہ را فروع خوانند و بعضے بجائے تغیر زحاف گویند ت یہہ ارکان کہ اصول
بحرونکے ہین جسطرح دائرون مین واقع ہوتے ہین اوسیطرح یعنے سالم کمتر مستعمل ہوتے
ہین اکثر اونمین تصرف کیا جاتا ہے پس وہ تصرف یا بہ نقصان ہے جیسے نقصان حرکت کا
مثلاً متفاعلن باضمار مستفعلن ہو جاتا ہے یا نقصان حرف کا جیسے مستفعلن بخبن مفاعلن ہو جاتا
یا نقصان جزو کا اور جزو سے مراد سبب اور وتد ہین جیسے فعولن بحذف فعل ہو جاتا ہے یا وہ
تصرف بزیادت ہے زیادت حرف جیسے فعولن باشباع فعولان ہو جاتا ہے یا زیادت جزو
جیسے مستفعلن بترفیل مستفعلاتن ہو جاتا ہے اور زیادت حرکت نہین ہوتی اور وجہ مستعمل ہر
بحر کو بنا اوس بحر کی کہتے ہین یعنے ارکان نا متغیر جیسے دائرے مین واقع ہوتے ہین
اونکو بنا کہتے ہین پس جو رکن دائرے مین اصل وضع پر ہو اور اوس مین تغیر نہوا ہو اوسکو
سالم کہتے ہین لیکن بنا مین کبھی رکن سالم ہوتا ہے اور کبھی معلول یعنے متغیر کہ دائرہ ارکان
سالم اور متغیر دونون کا ہوتا ہے پس جسطرح کا کہ تصرف اوس مین ہوا ہو وہ ایک نوع
تغیر ہے پس جیسا کہ ارکان سالم کو اصول کہتے ہین ارکان متغیرہ کو فروع کہتے ہین اور بعضے
اس تغیر کو زحاف کہتے ہین مطلب یہہ کہ ارکان دوائر کو سالم ہون خواہ متغیر بنا کہتے ہین
مگر چونکہ دوائر مزاحفہ کے ارکان مین ایک نوع کا تغیر ہوا ہے اونکو بھی فروع کہنا چاہیے
اور جن ارکان مین کسیطرح کا تغیر نہین ہوا ہے وہ سالم ہین زحاف بالکسر گر پڑنا اور ساقط
ہونا ایک حرف کا دو حرفوں سے شعر مین اور اوس شعر کو مزاحف بفتح حا کہتے ہین منتخب
سے ہم بعضی زحاف تغیری را گویند کہ در بنا جائز بود و شعری آن تغیر نیکو تر بود و بعضی زحاف
اسقاط ساکن سبب خفیف را گویند و بس ت اور بعضے زحاف اوس تغیر کو کہتے ہین
کہ بنا مین جائز ہو مگر شعر بغیر اوسکی بہتر ہو یعنے تغیرات نامربوط کو زحاف کہتے ہین اور بعضے
اسقاط ساکن سبب خفیف کو فقط زحاف کہتے ہین اور بس اور جو تغیر سوا اسکے ہے اوسکو

علت کہتے ہین اور معلوم کیا چاہیے کہ بہتر سب مین قول اول ہے اور مختار جمہور بھی یہی ہے
هم و بر جملہ تغییر بنقصان بود یا بزیادت و تغییر بنقصان یا خاص نبود بموضعی یعنی در ہر موضع کہ آن
رکن افتد آن تغییر ممکن باشد یا خاص بود باوایل ابیات و مصراعها یا باواخر آن و تغییر بزیادت
ہمیشہ خاص بود باوایل و یا باواخر در اواسط نیفتد و ہر یک ازین انواع یا بتازی خاص بود
یا بپارسی یا در ہر دو لغت مستعمل بود و چون سبقت در شعر تازیان راست و خلیل احمد کہ مستخرج
عروض ایشان ہست بر اکثر اشعار ایشان واقف بوده تغییرات آن لغت را احصا کرده است و
آنرا القاب مناسبہ نہاده و در پارسی و دیگر لغات بنچنان ہست بلکہ بعضی ازان فرا گرفتہ اند
و بعضے کہ خاص بلغت خود یافتہ اند بآن اضافہ کرده و در وضع القاب بایکدیگر خلاف ہا
کرده اند ما ابتدا بتغیرات شعر تازی کنیم چہ آنچہ بایشان خاص است و چہ آنچہ مشترک است
گوئیم ست اور ان سب ارکان مین تغیر یا بہ نقصان ہوتا ہے یا بزیادت پس تغیر بنقصان
یا خاص نہین ہوتا کسی جگہہ یعنے جس جگہہ وہ رکن پڑتا ہے وہ تغیر بھی ممکن ہوتا ہی یا خاص
ہوتا ہے باوایل ابیات و مصاریع یا باواخر ابیات و مصاریع اور تغیر بزیادت ہمیشہ خاص
ہوتا ہے باول یا آخر اوسط مین نہین ہوتا اور ہر ایک تغیر ان تغیرات سے یا عربی مین خاص
ہے یا فارسی مین خاص ہے یا دونون مین مستعمل ہے اور جو سبقت شعر مین اہل عرب کو
ہے اور خلیل احمد کہ واضع عروض عربی ہے اور اکثر اشعار عرب سے واقف ہی اوسنے
تغیرات عرب کے احصا کیے ہین یعنے چونتیس زحافت لکھی ہین اور اونکے نام مناسب رکھی
ہین اور فارسی وغیرہ زبانون مین ایسا نہین ہے بلکہ بعض زحاف عرب کے لیے ہین
اور بعض کہ اپنی زبانون مین خاص پائے ہین اونپر زیادہ کیے ہین اور نام رکھنے مین
بایکدیگر بہت خلاف کیا ہے یعنے کسینے کوئی نام رکھا ہے کسینے کوئی لہذا ہم ابتدا بہ تغیرات
شعر تازی کرتے ہین جو کچھہ کہ اونکی زبان مین خاص ہے اور جو کچھہ کہ زبان عرب اور
زبان فارس مین مشترک ہے کہتے ہین معلوم ہو کہ اعداد زحافات مین اختلاف بہت ہے
چنانچہ صاحب معجم لکھتا ہے کہ تازی مین بائیس زحاف اور فارسی مین تیرہ زحاف ہین
کہ جملہ پینتیس ۳۵ ہوتے ہین اور محقق علیہ الرحمہ نے زحافات تازی کے موافق خلیل کے

سے لکھے ہین اور الحق کہ تازی مین ایسا ہی چاہیے اور عروضیان فارسی نے جو تصرف
اور ایجاد کیا ہے یہہ امر بجہت اختلاف لغت کے ہے کہ محاورات اور مصطلحات ہر لغت
کے جدا ہوتے ہین احصا بالکسر گنتا اور ضبط کرنا منتخب سے ہم تغیرات یا مفرد بود
یا مرکب و مفرد آن بود کہ دران رکن یک نوع تغیر بیش نیفتد و مرکب آن بود کہ زیادت
از یک نوع افتد اما مفرد از چہار نوع خالی نبود از انکہ تغیرات یا در سبب خفیف افتد یا در سبب
ثقیل یا در وتد مجموع یا در وتد مفروق اما انچہ در سبب خفیف افتد دو نوع بود اول عام
بود و آن اسقاط ساکن سبب بود و ساکن سبب یا حرف دوم رکن بود یا حرف چہارم
یا حرف پنجم یا حرف ہفتم و حرف اول و سوم و ششم نتواند بود پس اگر حرف دوم بود
آن رکن را بعد از اسقاط مخبون خوانند و اگر چہارم بود مطوی و اگر پنجم بود مقبوض و اگر ہفتم بود
مکفوف ت تغیرات یا مفرد ہوتے ہین یا مرکب مفرد وہ تغیر ہے کہ ایک سے زیادہ اوس
رکن مین نہو اور مرکب وہ تغیر ہے کہ ایک سے زیادہ ہو اما تغیر مفرد چار قسم سے خالی نہین ہے
سبب ہے کہ یا سبب خفیف مین ہوتا ہے یا سبب ثقیل مین یا وتد مجموع مین یا وتد مفروق مین
پس جو تغیر سبب خفیف مین پڑتا ہے اوسکی دو قسمین ہین اول عام ہے اور وہ اسقاط ساکن
سبب خفیف کا ہے اور ساکن سبب خفیف کا یا حرف دوم رکن ہوتا ہے جیسے مستفعلن
مین سین یا حرف چہارم رکن جیسے مستفعلن مین فی یا حرف پنجم رکن جیسے مفاعیلن مین
ی یا حرف ہفتم رکن جیسے مفاعیلن مین نون اور حرف اول اور سوم اور ششم نہین
ہو سکتا وجہ اول اور سوم کی ظاہر ہے اور ششم اس جہت سے کہ افاعیل مستعملہ مین کوئی
رکن تین سبب متوالی سے مرکب نہین ہے پس اگر حرف دوم سبب خفیف کا ساقط ہوگا
اوس رکن کو بعد اسقاط کے مخبون کہین گے اور خبن بالفتح لپیٹنا جامے کا تا کوتاہ ہو
ہو جاوے منتخب سے اور مناسبت معنی لغوی اور اصطلاحی مین ظاہر ہے اور اگر حرف
چہارم سبب خفیف سے رکن مین ساقط ہوگا اوس رکن کو مطوی کہین گے اور طے بتشدید
یا پیچیدن اور نوردیدن جامہ یا نامہ ہے منتخب سے اور اگر حرف پنجم سبب خفیف سے
رکن مین ساقط ہوگا اوس رکن کو مقبوض کہین گے اور قبض بالفتح گرفتن بہ پنجہ و گرفتگی

خلاف بسط منتخب سے اور اگر حرف ہفتم سبب خفیف سے رکن مین ساقط ہوگا اوس رکن کو
مکفوف کہین گے اور کف بفتح وتشدید فا دوختن جامہ بر یکدیگر و باز ایستادن ہے منتخب سے
هم دیگر نوع خاص بود باواخر مصراعها وآن دوگونہ بود یکے آنکہ ساکن سبب را اسقاط
کنند و متحرکش را ساکن کنند و رکن را بعد ازین تغیر مقصور خوانند دوم آنکہ سبب را بیفگنند
و رکن محذوف خوانند ت اور دوسرا جو تغیر سبب خفیف مین پڑتا ہے خاص ہے
باواخر مصاریع اور وہ دو طرح ہے ایک وہ ہے کہ ساکن سبب کو گرا کر اوسکے متحرک کو
بھی ساکن کرین اوس رکن کو بعد اس تغیر کے مقصور کہتے ہین جیسے فعولن سے فعول اور
مفاعیلن سے مفاعیل بسکون لام ہوتا ہے اور قصر بمعنی کوتاہ کردن ہے منتخب سے
اور دوسری صورت یہہ ہے کہ سارا سبب گر جاے اوس رکن کو بعد اس تغیر کے محذوف
کہتے ہین جیسا فعولن سے فعل اور مفاعیلن سے فعولن ہوتا ہے اور حذف بمعنی انداختن
و دور کردن ہے منتخب سے هم و اما آنچہ در سبب ثقیل افتد یک نوع بود از تغیرات عام
بود وآن تسکین متحرک دوم سبب باشد پس اگر متحرک دوم سبب حرف دوم رکن بود رکن را
بعد از تغیر مضمر خوانند و اگر حرف پنجم بود رکن را معصوب خوانند و در غیر این دو موضع نیفتد
ت و اما جو تغیر سبب ثقیل مین پڑتا ہے وہ ایک ہی قسم ہے اور تغیر عام ہے اور وہ ساکن
کرنا متحرک دوم سبب ثقیل کا ہے پس اگر وہ متحرک دوم حرف دوم رکن ہو اوس رکن کو بعد
اس تغیر کے مضمر کہتے ہین جیسے متفاعلن سے مستفعلن ہو جاتا ہے اور اضمار لاغر کرنا اور
دل مین رکھنا اور ضمیر کلام مین لانا منتخب سے اور اگر حرف پنجم ہو اس رکن کو بعد اس تغیر کے
معصوب کہتے ہین جیسے مفاعلتن سے مفاعیلن ہو جاتا ہے اور عصب خوب لپیٹنا اور داغ
کرنا اور مضبوط باندھنا منتخب سے اور یہہ تغیر ان دو جگہون کے سوا اور کہین نہین آتا کیونکہ اسکے
سوا مفاعلتن متفاعلن کے اور کسی رکن افاعیل مین سبب ثقیل نہین ہے اور عام سے
مراد یہہ کہ ابتدا اور صدر اور حشو اور عروض اور ضرب سب جگہہ آتا ہے هم و اما آنچہ در وتد مجموع
افتد خاص بود یا باوایل مصراعها یا باواخر و درین نوع تغیر عام نباشد اما آنچہ باوایل خاص
بود اسقاط متحرک اول باشد از وتد آنرا اخرم خوانند و عولن یا در فعولن بود و رکن را اثلم خوانند

یا در مفاعیلن بود و رکن را اخرم خوانند و یا در مفاعلتن بود و رکن را اعضب خوانند و در غیر این سہ
موضع نبود ت ۱۲ اما جو تغیر وتد مجموع مین پڑتا ہے خاص ہوتا ہے باوایل مصاریع یا باواخر
مصاریع اور یہہ تغیر عام نہین ہوتا پس جو تغیر وتد مجموع مین خاص باوایل مصاریع ہے اسقاط متحرک
اول ہے اوسکو خرم کہتے ہین اور خرم بمعنی شگافتن پرہ بینی اور بریدن مطلق ہے منتخب سے
پس وقوع اس تغیر کا یا فعولن مین ہوتا ہے جیسے فعولن سے عولن ہوجاتا ہے اس رکن کو اثلم
کہتے ہین اور ثلم بمعنی رخنہ کردن اور کنارہ شکستن ہے منتخب سے یا وقوع اوسکا مفاعیلن مین
ہوتا ہے کہ مفعولن ہوجاتا ہے اوس رکن کو اخرم کہتے ہین یا وقوع اس تغیر کا مفاعلتن مین
ہوتا ہے کہ مفتعلن ہوجاتا ہے اوس رکن کو اعضب کہتے ہین اور عضب بعین مہملہ مفتوحہ اور
ضاد معجمہ ساکنہ شکستہ کرنا شاخ بز کا منتخب سے اور سوا ان تین جگہون کے یہہ تغیر نہین آتا معلوم
کہ فعولن اور مفاعیلن اور مفاعلتن تینون مین حرف اول کا گر جانا بعمل خرم ہے مگر مفاعیلن
مین اسکو خرم کہتے ہین اور فعولن مین ثلم اور مفاعلتن مین عضب کہ یہہ خرم ہر جگہہ ملقب بلقب
خاص ہے ھم و این تغیرات بیشتر در اول بیت بود خاصہ در اول قصیدہ و نزد اخفش در مصراع دوم
نادر بود و بازای خرم رکنی را کہ در وی خرم ممکن بود و از خرم بسلامت بود موفور خوانند ت
اور یہہ تغیرات اکثر اول بیت مین ہوتے ہین خاصہ اول قصیدہ مین اور وقوع انکا مصراع دوم
مین نادر اور کمیاب ہے معلوم ہو کہ اخفش کے نزدیک مصرع دوم مین بھی خرم آتا ہے بلکہ
اخفش نے یہہ تغیر تمام اجزاے بیت مین جائز رکھا ہے اور بمقابلہ خرم جس رکن مین خرم
ممکن ہو اور وہ خرم سے سلامت رہے یعنے ایک جگہہ ہو اور دوسری جگہہ نہو پس رکن سالم
کو موفور کہتے ہین پس موفور ضد خرم ہے اور موفور بفتح میم تمام کردہ شدہ منتخب سے ھم و
و اما آنچہ خاص با واخر مصاریع بود دو نوع بود یکے آنکہ ساکن وتد را بیفگنند و متحرکش را ساکن
کنند و این رکن را مقطوع خوانند و دوم آنکہ وتد را بیفگنند و این رکن را احذ خوانند ت ۱۲ اما
جو تغیر وتد مجموع کا خاص ہوتا ہے باواخر مصاریع اوسکی دو قسمین ہین ایک یہہ کہ ساکن
وتد کو گرا دین اور متحرک ماقبل کو ساکن کرین اوس رکن کو مقطوع کہتے ہین جیسے مستفعلن بعد
حذف نون کے اور تسکین لام کے مفعولن ہوتا ہے اور دوسری قسم یہہ ہے کہ وتد کو گرا دین

اوس رکن کو اخذ کہتے ہین جیسے مستفعلن بعد حذف وتد کے فعلن بسکون عین ہوتا ہے مقطوع
قطع سے اور قطع کاٹنا اور خفہ کرنا گلے کا منتخب سے اور اخذ حذ سے اور حذ بفتح اور تشدید ذال
معجمہ بسرعت جانا اور ہمدگر سے کاٹنا منتخب سے خواہ حذو سے اور حذو بفتحتین بمعنی کوتاہی اور
سبکی دم شتر اور ایک نوع تصرفات عروض سے ہے اور وہ گرا دینا وتد مجموع متفاعلن وغیرہ کا
منتخب سے مم و نوعی دیگر است کہ در وتد فاعلاتن افتد آنجا کہ این رکن آخر مصراع بود در بعضے
بحرہا تا با وزن مفعولن آید و آنرا مشعث خوانند و بعضی گفتہ اند این تغیر خرم است و متحرک
اول بیفتادہ است و بعضی گفتہ اند قطع است و بعضی گفتہ اند متحرک دوم بیفتادہ است و زجاج گفتہ
است این تغیر مرکب است اول خبن کردہ اند و بعد ازان تسکین حرف اول وتد کردہ و این بقیاس
نزدیکتر است چہ خرم جز در وتدے نیفتد کہ حرف اول رکن بود از اول مصرع و قطع جز در رکن وتدے
نیفتد کہ آخر رکن بود از آخر مصراع اما اسقاط متحرک دوم وتد مجموع در ہیچ صورت دیگر واقع نیست
است اور ایک تغیر وتد مجموع کا اور ہو فاعلاتن ہین جب آخر مصراع مین پڑتا ہے بعضی بحر مین
دو ضرب وافی خفیف اور ضرب مجتث مجزو ہے کہ فاعلاتن مفعولن ہو جاتا ہے اوس رکن کو
مشعث کہتے ہین پس تشعیث نقل فاعلاتن بمفعولن ہے اور تشعیث لغت مین بمعنی پراگندہ
کردن ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہہ تغیر خرم کا ہے اور متحرک اول گرا ہے یعنے عین
علا کا کہ وتد ہے گر کر فالاتن رہا منقول بمفعولن ہوا اور بعضون نے کہا ہے کہ یہہ تغیر قطع کا ہے
یعنے حذف الف علا اور تسکین لام سے فاعلتن رہا منقول بمفعولن ہوا اور بعضون نے
کہا ہے کہ متحرک دوم گرا ہے یعنے لام علا کا گر کر فاعاتن رہا منقول بمفعولن ہوا اور زجاج نے
کہا ہے کہ یہہ تغیر مرکب ہے اول خبن کیا ہے بعد اوسکے حرف اول وتد کو ساکن کیا ہے یعنے فاعلاتن
خبن سے اول فعلاتن ہوا بعد اوسکے عین کو بہ تسکین ساکن کیا پس فعلاتن منقول بمفعولن
ہوا اور یہہ قریب القیاس ہے اسواسطے کہ خرم کہنے مین یہہ قباحت ہے کہ خرم اوس وتد
مین واقع ہوتا ہے جو اول رکن مین ہو اول مصرع مین اور یہہ علا درمیان رکن کے واقع
ہوا ہے اور قطع کہنے مین یہہ قباحت ہے کہ قطع اوس وتد مین آتا ہے جو آخر رکن مین ہو
آخر مصرع مین اور یہہ علا درمیان رکن کے ہے اور اسقاط متحرک دوم وتد مجموع کہنے مین یہہ قباحت

ہوگئین اور ایسی صورت واقع نہین ہوئی نظیر نہین ہے پس بہتر قول رابع ٹھہرا جو قول زجاج ہے
کہ فاعلاتن بخبن وتشکین منقول بہ مفعولن ہوا ھم واما آنچہ در وتد مفروق افتد سہ نوع است و
ہرسہ خاص است باواخر مصراعہا اول آنکہ متحرک دوم ساکن شود تا دو ساکن جمع آید وان رکن را
موقوف خوانند دوم آنکہ متحرک دوم ساقط شود و رکن را مکشوف خوانند سوم آنکہ وتد بیفتد و رکن را
اصلم خوانند ت واما جو تغیر کہ وتد مفروق مین ہوتا ہے اوسکے تین قسمین ہین اور تینون خاص
باواخر مصاریع ہین پہلے وہ کہ متحرک دوم وتد مفروق کا ساکن ہوجاوے اور دو ساکن جمع ہون
جیسے مفعولات وقف سے منقول بہ مفعولان ہوتا ہے اور اس رکن کو موقوف کہتے ہین اور وقف
بمعنی ایستادن اور واد اشتن ہے منتخب سے اور یہہ نقل مفعولات کی بہ مفعولان محض واسطے
فرق موقوف اور غیر موقوف کے بکتابت ہے ورنہ مفعولات بسکون تا بھی مانوس ہے دوسری
قسم یہہ کہ متحرک دوم وتد مفروق کا ساقط ہوجاوے جیسے مفعولات بحذف تا منقول بہ مفعولن ہوتا ہے
اور رکن کو مکشوف کہتے ہین اور کشف بمعنی برہنہ کردن ہے منتخب سے اور بعضون نے اسکو مکسوف
بسین مہملہ کہا ہے کسف سے بمعنی بریدن منتخب سے اور تیسری قسم یہہ ہے کہ وتد گر جاوے اس رکن کو
اصلم کہتے ہین جیسے مفعولات بحذف وتد مفروق منقول بہ فعلن بسکون عین ہوتا ہے اور صلم بمعنی گوش
از بن بریدن ہے منتخب سے ھم واما تغیر بزیادت کہ خاص بود باوایل مصراعہا آنرا خرم خوانند
و بیشتر وقوعش در اول مصراع اول بود و زیادت از یکحرف نادر تر بود و نہایتش کلمہ مرکب از چہار حرف
یافتہ اند چنانکہ بعد ازین مثالش ایراد کردہ شود و آن تغیر را با ارکان و اجزا ہیچ تعلق نباشد پس
اولے آنکہ این تغیر را از احوال ابیات شمرند نہ از احوال ارکان ت واما تغیر بزیادت کہ خاص ہے
باوایل مصاریع اوسکو خرم کہتے ہین اور خرم بفتح اور معجمتین لغت مین حلقہ در بینی شتر انداختن ہے
منتخب سے اور اکثر وقوع اس زیادت خرم کا اول مصرع مین ہوتا ہے بیک حرف اور زیادت ایک حرف
سے نادر تر ہے اور انتہا یہہ ہے کہ کلمہ مرکب چار حرف سے ہے اول مصرع مین زیادہ پایا ہے
چنانچہ بعد اسکے فصل ہشتم مین مثال اوسکی لکھی جاوے گی اور اس تغیر کو ارکان اور اجزا سے
کچھ تعلق نہین ہے لہذا علاحدہ فصل ہشتم مین اسکو لکھا پس مطلب یہہ ہے کہ اس تغیر کو احوال ابیات
سے جانین نہ احوال ارکان سے ھم واما تغیر بزیادت کہ خاص بود باواخر مصراعہا آن دو نوع

بود اول آنکہ حرفی ساکن زیادت کنند پس اگر آخر رکن سببی خفیف بود رکن را مسبغ خوانند و اگر وتدے مجموع بود مذال ست دوما تغیر بزیادت کہ خاص ہے باواخر مصاریع اوسکی دو قسمین ہین پہلی یہہ کہ ایک حرف ساکن زیادہ کرین پس اگر آخر رکن سبب خفیف ہو اوس رکن کو مسبغ کہین گے جیسے مفاعیلن سے مفاعیلان اور فاعلاتن سے فاعلیان ہوجاتا ہے اور اسباغ بمعنی تمام کردن اور زرہ فراخ پوشیدن سے ہے منتخب سے اور بعضون نے اس حاف کو اشباع بشین معجمہ اور عین مہملہ لکھا ہے بمعنی سیر کردن منتخب سے اور اگر آخر رکن مین وتد مجموع ہو اوس رکن کو مذال کہین گے جیسے مستفعلن سے مستفعلان اور متفاعلن سے متفاعلان ہوجاتا ہے اور اذالت لغت مین بمعنی دامن دراز کردن ہے ھم دوم دیگر آنکہ سببی خفیف زیادت کنند الا در آخر متفاعلن بقید خاص بود بوزن مجزو و بآخر بیت و رکن او را مرفل خوانند و ہر رکن را کہ تغیر آن بزیادت در آخر رکن ممکن بود و ازان خالی بود آن را معری خوانند ست اور ایک تغیر بزیادت اور بھی ہے وہ سبب خفیف کا زیادہ کرنا ہی کہ آخر متفاعلن مین پڑتا ہے اور خاص ہوتا ہے بوزن مجزو آخر بیت مین اور اوس رکن کو مرفل کہتے ہین جیسے متفاعلن سے متفاعلاتن ہوجاتا ہے اور ترفیل لغت مین بمعنی بزرگ کردن اور دامن کشادن ہے اور جو رکن کہ تغیر اوس مین بزیادت آخر مین ممکن ہو اور اوس سے خالی ہو یعنی یہہ تغیر اوس مین نکرین ایک جگہہ مرفل ہو ایک جگہہ معری اوس رکن کو معری کہتے ہین اور معری تعریہ سے ہے بمعنی عریان کردن اور وجہ مناسبت ظاہر ہے ھم دوما تغیرات مرکب باشد کہ ثنائی بود و باشد کہ ثلاثی بود و ازانجملہ بعضے را لقب خاص بود و بعضے را نبود و بحسب ترکیب ازان عبارت کنند و ما در اثنای ذکر فرعہا کہ ہر رکنی را مستعمل است ذکر القاب ایراد کنیم انشاء اللہ تعالی ست دوما تغیرات مرکب کبھی ثنائی ہوتی ہین اور کبھی ثلاثی یعنے دو تغیر ایک رکن مین پڑتے ہین یا تین تغیر اون سب مین کسی کا لقب خاص ہے اور کسی کا لقب خاص نہین بحسب ترکیب اوس سے عبارت کرتے ہین مثلاً کہتے ہین مخبون مسکن اور ہم درمیان ذکر فروع کے کہ ہر رکن سے وہ فروع نکل کر مستعمل ہین القاب ان تغیرات مرکب کی بیان کرینگے ھم گوئیم فعولن را شش فرع مستعمل است افعول و آن مقبوض ست ب فعلن و آن اثلم ست فا بیفگنند از فعولن عولن بماند پس عولن غیر مستعمل را بدل باین لفظ کردند کہ مستعمل است و در لغت دو درو وزن

ہمان است و در ہمہ مواضع بقدر جہد این شرط را رعایت می کنند و ما تخفیف را ذکر نخواہیم کرد ت
کہتے ہین ہم کہ فعولن کی چہہ فرعین مستعمل ہین پہلی فعول بضم لام وہ مقبوض ہے یعنے اوس مین
ساکن سبب خفیف کہ حرف پنجم ہی محذوف ہوا ہے دوسرے فعلن بسکون عین وہ اثلم ہے یعنے
فا کہ حرف اول وتد ہے خرم سے گرکے فعولن سے عولن رہتا ہے پس عولن غیر مستعمل کی جگہہ
فعلن مستعمل لاتے ہین کہ دونون ہموزن ہین اور سب جگہہ حتی الوسع اس شرط کی رعایت کرتے
ہین یعنے غیر مستعمل کی جگہہ مستعمل لاتے ہین اور شرط حتی الوسع کی اس جہت سے ہے کہ جہان
لفظ مستعمل نہین ملتا لفظ غیر مستعمل بمجبوری رہنے دیتے ہین مثل فع اور فل کے اور ہم نظر تخفیف
ہر جگہہ ان مستعملات کا ذکر نکرینگے کہ ہر جگہہ بیان کی ضرورت نہین مگر ترجمہ مین البتہ لکھا جاویگا
م ج فعل وان اثلم است و مقبوض و ملقب اثرم خوانند و این سہ فرع ہم در طویل افتد و ہم
در متقارب د فعول وآن مقصور است ہ فعَل و این محذوف ست و فع و بعضی گویند فل وآن محذوف ست
و مقطوع وآنرا ابتر خوانند و این فروع در متقارب افتدت تیسرے فعْل بسکون عین اور بتحریک
لام بجائے فعول وہ بحذف اول وتد اثلم ہے اور باسقاط حرف پنجم مقبوض اس تغیر ثنائی کو
اثرم کہتے ہین اور ثرم بفتحتین بمعنی دندان شکستن ہے منتخب سے اور یہ تینون فرعین یعنے فعولُ
فعلن فعْلُ طویل مین آتے ہین اور متقارب مین چوتھے فعولْ بسکون لام بحذف ساکن سبب اور
تسکین متحرک مقصور ہے پانچوین فعَل بتحریک عین بدل فعو بحذف سبب محذوف ہے چھٹی فع
اور بعضے فل کہتے ہین بحذف سبب محذوف ہے اور بقطع وتد مین مقطوع اوسکو ابتر کہتے ہین
اور بتر بریدن اور بریدہ دم شدن منتخب اور غیاث سے اور یہ فروع سہ گانہ اخیر یعنے فعولْ
فعَل فع متقارب مین پڑتے ہین م فاعلن را دو فرع است افعِلن وآن مخبون است و در مدید
و بسیط و غریب افتد ب فعلن وآن مقطوع است و در بسیط و غریب مستعمل است و بدانکہ مقطوع
در غیر اواخر مصرعہا جائز نیست و در بحر غریب فعلن در غیر اواخر مصراعہا استعمال کنند پس ظاہر است
کہ فعلن اینجا مخبون مسکن است ہمچنانکہ در مشعث گفتہ آمد و برین تقدیر این فرع ثالث باشد و
بغریب خاص بود ت فاعلن کی دو فرعین ہین پہلی فعِلن بتحریک عین کہ بحذف الف
فاعلن مخبون ہے اور مدید اور بسیط اور غریب یعنے متدارک مین آتی ہے دوسری فعلن بسکون

عین بجاے فاعل باسقاط ساکن وتد وتسکین ماقبل مقطوع ہے اور بسیط اور غریب مین متقعن ہے
اور معلوم کیا چاہیے کہ مقطوع سوا اواخر مصاریع کے جائز نہین ہے اور بحر غریب مین فعلن کو
سوا اواخر مصاریع کے صدر اور ابتدا اور حشو مین استعمال کرتے ہین پس ظاہر یہ ہے کہ فعلن
اس جگہہ مخبون مسکن ہے جیسا کہ مشعث مین کہا گیا اور اس صورت مین یہہ فرع تیسری ہوتی ہے
اور غریب مین خاص ہے اور اخفش نے چار فرعین اور لکھی ہین اول فاعلاتن مرفل دوسرے
فاعلان مذال تیسرے فعلاتن مخبون مرفل چوتھے فعلان مخبون مذال اور عراقی ایک اور زیادہ
کی ہے فعلن احذ مذال لبسیط مین ہرچند مرفل اور مذال کے لکھنے کی حاجت نہین اور ان فروع کا
استعمال نادر ہے اور پارسی مین محقق علیہ الرحمہ نے ایسی فروع خود لکھے ہین ھزج مفاعیلن رشش
فرع است ا مفاعلن وآن مقبوض است ب مفاعیلُ وآن مکفوف ست و این ہر دو در ہزج وطویل
و مضارع افتد ج مفعولن وآن اخرم است و در ہزج تنہا افتد د فاعلن وآن اخرم و مقبوض ست
و آنرا اشتر خوانند ہ مفعول وآن اخرم و مکفوف است و آنرا اخرب خوانند و این ہر دو در ہزج و مضارع
افتد و فعولن وآن محذوف ست و در طویل و ہزج افتد ت مفاعیلن کی چھہ فرعین ہین پہلے
مفاعلن بحذف یا مقبوض دوسرے مفاعیل مضموم اللام بحذف نون مکفوف اور یہ دونون ہزج
اور طویل اور مضارع مین آتی ہین یہان قریب کا ذکر اسواسطے نکیا کہ وہ بحر فارسی ہے
اور یہ بیان بحور تازی کا ہے تیسرے مفعولن بجاے فاعیلن بحذف میم اخرم یہ فرع تنہا ہزج
مین پڑتی ہے چوتھے فاعلن بحذف میم و یا اخرم مقبوض اسکو اشتر کہتے ہین اور شتر بمعنی
برگشتگی مژگان بالا اور شگافتہ کرنا مژگان چشم کا عبارت سے پانچوین مفعول بضم لام بحذف میم
و نون اخرم مکفوف اوسکو اخرب کہتے ہین اور خرب لغت مین بمعنی شگافتہ شدن ہر دو گوش ہے
یا خرابی ہر دو طرف مناسبت ظاہر ہے چھٹے فعولن بحذف لن بجاے مفاعی محذوف یہ طویل
اور ہزج مین آتی ہے پس خلیل نے بھی چھہ فرعین لکھی ہین مگر اخفش نے ساتوین زیادہ کی ہے
وہ مفاعیل بسکون لام یا فعولان مقصور اور ثانی بہتر ہے تا کتابت مین التباس بمفاعیل مکفوف
لازم نہ آتے اور صاحب شرح نے بیان لفظ اشتر مین مضمون تازہ پیدا کیا ہے واسطے ضیافت
طبع ناظرین کے لکھا جاتا ہے مش این تغیر مرکب است از خرم و قبض کہ میم و یا از ہر دو ستقوط یابد

باید دانست کہ مجموعہ ہیم و یا می باشد پس برین قیاس لقب آن بجای اشتر اخرمی بالستی گفت
تا خالی از کیفیت نبودی تم کلامہ سبحان اللہ ھم فاعلاتن مجموعی را یازدہ فرع است ا فعلاتن وآن مخبون
است ب فاعلاتُ وآن مکفوف است ج فعلاتُ وان مخبون ست و ہم مکفوف وآنرا مشکول
خوانند واین ہر سہ در رمل و مدید و خفیف و مجتث افتد د فاعلان وآن مقصور ست در مدید و رمل افتد
ہ فعلان وآن مخبون و مقصور است و در رمل افتد و فاعلن وآن محذوف ست ز فعلن وآن مخبون
و محذوف است و ہر دو در رمل و مدید و خفیف افتد ح فعلن وآن ابتر است و در مدید افتد ط فاعلیان
وآن مسبغ است ی فعلیان وآن مخبون مسبغ ست و ہر دو در رمل افتد یا مفعولن وآن مشعث است
در خفیف و مجتث افتد بت فاعلاتن مجموعی کی گیارہ فرعین ہین پہلے فعلاتن مخبون دوسرے
فاعلاتُ بضم تا مکفوف تیسرے فعلاتُ بضم تا مخبون مکفوف اوسکو مشکول کہتے ہین اور شکل
پاؤن چارپائی کا رسی سے باندھنا منتخب سے اور یہہ تینون فرعین یعنے فعلاتن فاعلاتُ
فعلاتُ رمل و مدید اور خفیف اور مجتث مین آتی ہین چوتھے فاعلان بحذف ساکن آخر سبب
و اسکان ماقبل مقام فاعلات مقصور سے یہہ فرع مدید اور رمل مین آتی ہے اور وجہ تفعیل
فاعلات کی بہ فاعلان یہہ ہے تا التباس اوسکا فاعلات مکفوف سے نہو پانچوین فعلان بتحریک
عین مخبون مقصور رمل مین آتی ہے چھٹے فاعلن محذوف ساتوین فعلن بتحریک عین مخبون
محذوف یہہ دونون فرعین یعنے فاعلن اور فعلن رمل اور مدید اور خفیف مین آتی ہین آٹھوین
فعلن بسکون عین اجتماع حذف و قطع ابتر ہے اور ابتر بمعنی دم بریدہ منتخب سے اور یہہ فرع مدید
مین آتی ہے اور جاننا چاہیے کہ یہہ فعلن بسکون العین حقیقت مین مسکن ہے فعلن مخبون
محذوف کا کسواسطے کہ قطع درمیان رکن کے نہین آتا جیسا کہ سابق مین مصنف نے بیان
کیا ہے نوین فاعلیان منقول فاعلاتان سے مسبغ دسوین فعلیان مخبون مسبغ یہہ دونون
فرعین یعنے فاعلیان اور فعلیان رمل مین آتی ہین گیارہوین مفعولن مشعث خفیف اور مجتث
مین آتی ہے اور مشعث کا حال سابق بیان ہوچکا ہے کہ مخبون مسکن سب سے بہتر ہے
یعنے پہلے فاعلاتن خبن سے فعلاتن ہو بعد اوسکے فعلاتن بہ تسکین اوسط منقول بہ مفعولن ہوجاتا ہے
ھم فاع لاتن مفروقی را یک فرع است فاع لات وآن مکفوف است و در مضارع افتد ت فاع لاتن

سفر دق کی ایک فرع ہے فاع لاتُ بالضم وہ مکفوف ہے اور مضارع مین آتی ہے م مستفعلن
مجموعی را نہ فرع است ا مفاعلن وآن مخبون است ب مفتعلن وآن مطوی است ج فعلتن وآن ہم
مخبون است وہم مطوی و آنرا مخبول خوانند و این ہر سہ در بسیط و رجز و سریع و منسرح افتد د مفعولن
وآن مقطوع است ہ فعولن وآن مخبون مقطوع است و این دو در بسیط و رجز افتد و مستفعلان وآن
مذال است ز مفاعلان وآن مخبون مذال است ح مفتعلان وآن مطوی مذال است ط فعلتان
وآن مخبول مذال است و این چہار در بسیط افتد و فرعی دیگر بطریق شذ و ذ آمده است کہ خلیل نادر دہ
وآن مخبون اخذ است بر وزن فعل ست مستفعلن مجموعی کی نو فرعین ہین پہلی مفاعلن مخبون
بحذف سین دوسری مفتعلن مطوی بحذف فا تیسری فعلتن مخبون مطوی بحذف سین وفا
اوسکو مخبول کہتے ہین مخبول خبل سے اور خبل بالفتح ہاتھ پاون کاٹنا اور گرجانا سین اور فے کا
مستفعلن سے بحر بسیط مین کذافی المنتخب اور یہہ تینون فرعین یعنے مفاعلن مفتعلن فعلتن بسیط
اور رجز اور سریع اور منسرح مین آتی ہین چوتھے مفعولن مقطوع حذف نون اور تسکین لام سے
پانچوین فعولن مخبون مقطوع بحذف فا مفعولن مقطوع سے کہ معولن رہجاتا ہے بدل اوسکی فعولن لاتے
ہین اور یہہ دونون فرعین یعنے مفعولن اور فعولن بسیط اور رجز مین آتی ہین چھٹے مستفعلان مذال
بزیادت حرف ساکن آخر مین ساتوین مفاعلان مخبون مذال آٹھوین مفتعلان مطوی مذال نوین
فعلتان مخبول مذال بزیادت الف فعلتن مین اور یہہ چار فرعین یعنے مستفعلان مفاعلان
مفتعلان فعلتان بسیط مین آتے ہین اور ایک فرع اور بھی ہے وہ دسوین ٹھہری کہ بطریق
شاذ آئی ہے خلیل اوسکو نہین لایا ہے وہ مخبون اخذ ہے بروزن فعل بتحریک عین اسواسطے
کہ مستفعلن اخذ سے مستف ہوا اور خبن سے متف فعل عوض اوسکے لائے م دمس تفع لن
مفروق را چہار فرع است ا مفاعلن وآن مخبون است و در خفیف و مجتث افتد ب فعولن وآن
مخبون مقصور است و در خفیف افتد ج مستفعِ لن وآن مکفوف است د مفاعل وآن مشکول است
و این ہر دو در خفیف افتد ت اور مس تفع لن مفروق کی چار فرعین ہین پہلی مفاعلن مخبون
ہے بحذف سین اور خفیف اور مجتث مین آتی ہے دوسری فعولن وہ مخبون مقصور ہے
اسواسطے کہ مفاعلن قصر سے مفاعل بسکون لام رہتا ہے فعولن اوسکے مقام پر لاتے ہین

اور یہ فرع خفیف مین آتی ہے تیسرے مستفعلُ بضم لام وہ مکفوف ہے بحذف نون چوتھے
مفاعلُ بضم لام وہ مشکول ہے یعنے مخبون مکفوف یہ دونون فرعین یعنے مستفعلُ اور مفاعلُ
خفیف مین آتی ہین هم ومفعولات را یازده فرع است افعولات وآن مخبون است ب فاعلاتُ
وآن مطوی است و هر دو در منسرح و مقتضب افتد ج فعلاتُ وآن مجبول است و در منسرح افتد
د مفعولان وآن موقوف ست ه فعولان وآن مخبون موقوف ست و مفعولن وآن مکشوف است ز
فعولن وآن مخبون مکشوف است واین چهار در سریع و منسرح افتد ح فاعلان وآن مطوی موقوف [ست]
ط فاعلن وآن مطوی مکشوف ست ی فعلن وآن مجبول مکشوف است یا فعلن وآن اصلم است
واین چهار در سریع افتدت اور مفعولات کی گیارہ فرعین ہین پہلی فعولاتُ بضم تا مخبون ہے
بحذف فا اور بعضے مفاعیل کہتے ہین مگر اول بہتر ہے کہ التباس بمفاعیل مقصور ساکن اللام
کتابت مین نہو دوسری فاعلاتُ بضم تا مطوی بجای مفعلاتُ یہ دونون فرعین یعنے فعولاتُ
اور فاعلاتُ منسرح اور مقتضب مین آتی ہین تیسری فعلاتُ بتحریک عین ولام مجبول ہے یعنے
مخبون مطوی یہہ منسرح مین آتی ہے چوتھی مفعولان موقوف پانچوین فعولان مخبون موقوف چھٹی
مفعولن مکشوف یعنے متحرک دوم وتد مفروق سے کہ تا ہے ساقط ہوگئی مفعولا رہا اوسکی جگہہ پر
مفعولن آیا ساتوین فعولن مخبون مکشوف بجای معولن اور یہ چار فرعین یعنے مفعولان فعولان مفعولن
فعولن سریع اور منسرح مین آتی ہین آٹھوین فاعلان مطوی موقوف یعنے واو حذف ہوا طے
سے اور تا ساکن ہوئی وقف سے نوین فاعلن مطوی مکشوف بحذف واو و تا منقول مفعلا سے
دسوین فعلن بتحریک عین مجبول مکشوف جب فعلاتُ مجبول سے تا ساقط ہوئی فعلا رہا فعلن
عوض اوسکے آیا گیارہوین فعلن بسکون عین اصلم جب لات کہ وتد مفروق ہے گر گیا مفعو رہا
عوض اوسکے فعلن آیا یہہ چارون فرعین یعنے فاعلان فاعلن فعلن فعلن سریع مین آتی ہین
هم و مفاعلتن را هفت فرع است ا مفاعیلن وآن معصوب است ب مفاعلن وآن معصوب ست
پس معقوص وآنرا معقول خوانند ج مفاعیل وآن معصوب ومکفوف وآنرا منقوص خوانند
د فعولن وآن معصوب ست ومحذوف وآنرا مقطوف خوانند ه مفتعلن واین اعضب است و مفعولن
وآن اعضب ست ومعصوب وآنرا اقصم خوانند ز فاعلن وآن اعضب ومعقول است وآنرا اجم خوانند

ح مفعول وآن اعضب ومنقوص است وآن را اعقص خوانند واین جملہ بوافر خاص باشد اور
مفاعلتن کی آٹھہ فرعین ہین پہلی مفاعیلن اور وہ معصوب ہے بہ تسکین لام دوسری مفاعلتن
معصوب بعد اوسکے مقبوض اور اوسکو معقول کہتے ہین جب لام مفاعلتن کا عصب سے ساکن
ہوا اور قبض سے ی گر گیا مفاعلن رہا اور عقل بامی شتر برسن بستن ہے منتخب سے تیسری مفاعیل
بضم لام معصوب مکفوف اوسکو منقوص کہتے ہین نقص بالفتح کم کرنا او کم ہونا اور کمی منتخب سے
جب مفاعیلن معصوب سے حرف ہفتم بکف گر گیا مفاعیل رہا چوتھی فعولن معصوب محذوف اوسکو
مقطوف کہتے ہین قطف کاٹنا خوشۂ انگور کا اور چننا میوے کا منتخب سے جب مفاعیلن معصوب
سے لن بحذف گر گیا مفاعی رہا فعولن بعوض اوسکے آیا پانچوین مفتعلن اعضب معنی عضب کر
پہلے لکھے گئے پس یہ عمل خرم کا ہے جب میم مفاعلتن سے گر گیا فاعلتن رہا مفتعلن اوسکے
مقام پر آیا چھٹی مفعولن وہ اعضب معصوب ہے اور اوسکو اقصم کہتے ہین قصم بالفتح بمعنی شکستن
اور شکستگی دندان ہے منتخب سے پس فاعلتن اعضب ہین جب لام بسبب عصب کے ساکن
ہوا فاعلتن رہا مفعولن اوسکے مقام پر آیا ساتوین فاعلن وہ اعضب معقول ہے اوسکو اجم
کہتے ہین اور اجم بالفتحتین وتشدید جیم گوسفند بے شاخ ومرد بے نیزہ ہے منتخب سے
جب مفاعلتن عصب اور قبض سے مفاعلن ہوا اور میم عضب سے گر گیا فاعلن رہا آٹھوین
مفعول بضم لام اعضب منقوص ہے اور اوسکو اعقص کہتے ہین عقص سے بمعنی تافتن وپیچیدن
موے کلالہ منتخب سے جب مفاعیل کہ منقوص تھا خرم یعنے عضب سے فاعیل ہوا عوض
اوسکے مفعول آیا اور یہہ سب تغیرات وافر مین خاص ہین اسلیے کہ یہہ سب رکن مفاعلتن مین
آتے ہین اور مفاعلتن رکن وافر کا خاص ہے ھم ومتفاعلن را پانزدہ فرع است مستفعلن
وآن مضمر است ب مفاعلن وآن مضمر است پس مخبون وآنرا موقوص خوانند ج مفتعلن وآن
مضمر ومطوی ست وآنرا مخزول خوانند د فعلاتن وآن مقطوع است ہ مفعولن وآن مضمر ومقطوع است
و فعلن وآن احذ ست ز فعلن وآن مضمر واحذ است ح متفاعلان وآن مذال است ط مستفعلان
وآن مضمر ومذال است ی مفاعلان وآن موقوص ومذال است یا مفتعلان وآن مخزول ومذال است
یب متفاعلاتن وآن مرفل است یج مستفعلاتن وآن مضمر مرفل است ید مفاعلاتن وآن موقوص

ومرفل است یہ مفتعلاتن وآن مخزول ومرفل است واین جملہ خاص بود بکامل ست اور متفاعلن
کی پندرہ فرعین ہین پہلی مستفعلن مضمر باسکان تا دوسری مفاعلن مضمر مخبون اوسکو موقوص کہتے
ہین وقص معنی گردن شکستن سے ہے منتخب سے جب مستفعلن مضمر سے سین سبب جبن کے
گر گیا متفعلن رہا مفاعلن اوسکے عوض آیا تیسری مفتعلن مضمر مطوی اوسکو مخزول کہتے ہین
خزل معنی بریدن سے ہے غیاث سے جب مستفعلن مضمر سے حرف چہارم طے سے گر گیا مستعلن
رہا مفتعلن اوسکے مقام پر آیا چوتھی فعلاتن وہ مقطوع سے ہے جب متفاعلن مین نون حذف ہوا
اور لام ساکن متفاعل رہا عوض اوسکے فعلاتن آیا پانچوین مفعولن وہ مضمر مقطوع ہے جب فعلاتن
مقطوع مین عین باضمار ساکن ہوا فعلاتن بسکون عین ہوا مفعولن اوسکے مقام پر آیا چھٹی فعلن
بتحریک عین وہ احذ ہے جب وتد آخر متفاعلن سے حذف ہوا متفا رہا فعلن اوسکے مقام پر آیا
ساتوین فعلن بسکون العین وہ مضمر احذ ہے جب متفاعلن مین تی ساکن ہوئی اور وتد حذف سے
گر گیا متفا رہا اوسکے عوض فعلن آیا آٹھوین متفاعلان وہ مذال ہے جب علن مین کہ وتد ہے
حرف ساکن باذالت زیادہ ہوا متفاعلان ہوا نوین مستفعلان وہ مضمر مذال ہے جب مستفعلن
مضمر مین حرف ساکن باذالت زیادہ ہوا مستفعلان ہوا دسوین مفاعلان وہ موقوص مضمر مذال ہے
یعنے وقص سے مفاعلن اور اذالت سے مفاعلان ہوا گیارہوین مفتعلان وہ مخزول مذال ہے
یعنے خزل مفتعلن اور اذالت سے مفتعلان ہوا بارہوین متفاعلاتن وہ مرفل ہے بزیادت
سبب جب متفاعلن مین سبب بڑہا متفاعلن تن ہوا عوض اوسکے متفاعلاتن آیا تیرہوین
مستفعلاتن مضمر مرفل ہے بزیادت سبب چودہوین مفاعلاتن موقوص مرفل ہے بزیادت
سبب پندرہوین مفتعلاتن مخزول مرفل ہے بزیادت سبب اور یہہ سب فروع خاص ہین
بحر کامل مین کس لیے کہ یہہ سب زحاف متفاعلن مین ہوتے ہین اور متفاعلن خاص رکن بحر کامل کا
ہے علم پس جملہ این فروع ہفتاد وسہ ہست واوزان آن سی وہشت وآن این ست افع ب
فعل ج فعل د فعلن ہ فعول و فعول ز فعلن ح فعلان ط فعولن ی فاعلن یا مفعولن یب فعلاتن
یج فعلتن ید مفاعل یہ فعولان یو فاعلان یز مفعول یح مفاعلن یط مفاعیلن ک فعلاتن کا
مفتعلن کب فعولات کج فاعلات کد فعلیان کہ مستفعلن کو مفعولان کز فعلتان کح مفاعلان

کط مفتعلان ل مفاعیل لا مستفعلن لب فاعلیان لج مستفعلان لد متفاعلان له مفاعلاتن لو مفتعلاتن
لز مستفعلاتن لح متفاعلاتن و از هفت وزن اصول چهار در بحر داخل است و چهار خارج و ان فاعلاتن
و مفاعلتن و متفاعلن و مفعولات است پس جمله اوزان اصول و فروع چهل و دو باشد یعنی
یہہ سب فرعیں ستر اور تین تہتر ہوئیں اس حساب سے کہ چہہ فرعیں فعولن کی اور دو فرعیں فاعلن
کی اور چہہ فرعیں مفاعیلن کی اور گیارہ فرعیں فاعلاتن متصل کی اور ایک فرع فاع لاتن منفصل کی
اور تین فرعیں مستفعلن متصل کی اور چار فرعیں مس تفع لن منفصل کی اور گیارہ فرعیں مفعولات کی
اور آٹھہ فرعیں مفاعلتن کی اور پندرہ فرعیں متفاعلن کی اور سابق میں لکھا تھا کہ اخفش نے
چار فرعیں اور فرا نے ایک فرع فاعلن کی اور لکھی ہے اور اخفش نے ایک فرع مفاعیلن
اور لکھی ہے اور مصنف علیہ الرحمہ نے ایک فرع مستفعلن کی بطریق شاذ اور لکھی ہے اگر ان
ساتون کو زیادہ کریں اسی فرعیں ہوں اور اوزان اسکے اڑتیس ۳۸ ہوتے ہیں جیسے کہ لکھے
گئے اور اصول ہشتگانہ سے چار وزن انمیں داخل ہیں وہ کون فعولن اور فاعلن دو فرعیں
مفاعیلن کی اور مفاعیلن فرع مفاعلتن کی اور مستفعلن فرع متفاعلن کی اور چار خارج وہ
فاعلاتن اور مفاعلتن اور متفاعلن اور مفعولات پس یہہ چارون جو خارج ہیں اون اٹھتیس
سے ملکر چالیس اور دو یعنے بیالیس وزن ہوتے ہیں هم و القاب این ارکان که از جهت
تغیرات نهاده اند آنچه مولف است در لفظ سی و چهار هست بست تغیرات مفرد را و آن این ست
ا مخبون ب مطوی ج مقبوض د مکفوف ه مضمر و معصوب ز موقوف ح مکشوف ط مقصور ی
مقطوع یا محذوف یب اخذ یج اصلم ید مشعث یه اثلم یو اخرم یز اعضب یح مسبغ یط مذال ک
مرفل و چهارده مرکب را و آن این هست ا مشکول ب مخبول ج معقول د منقوص ه مقطوف
و موقوص ز مخزول ح ابتر ط اخرم ی اشتر یا اخرب یب اقصم یج اجم ید اعقص و دو مشعث نظر است
یا مفرد است یا مرکب این جمله تعلق بزبان تازی دارد ست اور القاب ان ارکان کے کہ بسبب
تغیرات کے رکھے ہیں جو کچھہ کہ مولف ہیں لفظ میں یعنے واسطے ہر ایک کے اونمیں ایک نام
تالیف ہوا ہے مثلا کہتے ہیں مفاعلن مخبون اور مفتعلن مطوی چونتیس ہیں بیس تغیرات مفرد
جیسے کہ مصنف علیہ الرحمہ نے لکھی اور چودہ ۱۴ تغیرات مرکب کہ وہ بھی مصنف علیہ الرحمہ نے لکھے اور

ہشتمین گفتگو ہے بعضے کہتے ہین کہ یہہ تغیر مفرد ہے اور زجاج کہتا ہے کہ مرکب ہے خبن
اور تسکین سے اور قول زجاج کا بہتر ہے جیسا کہ سابق لکھا گیا اور یہہ سب تغیرات تعلق لغت
تازی سے رکھتے ہین حاصل کلام یہہ کہ اصول دہ گانہ سے جملہ فروعات نکلے مگر جب اون
انھین سے دفع کی اٹھائیس وزن باقی رہے پس اوزان اصول ارکان کہ حقیقت مین آٹھ ہین
چار وزن اونکے ان فروعات مین داخل پائے اور چار خارج پس جب خوارج اربعہ کو انھین ملایا
تو اوزان اصول وفروع بیالیس ٹھہرے یہہ حال اوزان کا لکھا اور ان تغیرات کی موافقات کی یہہ صورت
بیان کی کہ چونتیس القاب ان مولفات تغیرات کے ہین بیس مفرد اور چودہ مرکب اور وہ مرکب کہ اشتقاق کے
بیان فروعات مین سب لکھے گئے اور نام اونکے علاوہ حروفیون کی نہین رکھے ہین اونسے کچھ کام
نہین اس جگہہ صاحب شرح نے عجب شرح لکھی ہے سخن مجمل ودو اوزان ہشت اصول جدا کردہ
باقی سی وچہار فروع را القاب انچہ مقرر بود این است کہ مذکور شد الی آخرہ پس اگر بیالیس سے آٹھ اوزان
اصول کے جدا ہوکر چونتیس فروع کے القاب بیان ہوتے مضمر اور معصوب اور اشتر اور محذوف ان
چونتیس مین کیون ہوتے کہ مفاعیلن معصوب ہے مفاعلتن سے اور مستفعلن مضمر ہے متفاعلن سے
اور فاعلن اشتر اور فعولن محذوف ہے مفاعیلن سے ہم واما در فارسی تغیرات والقاب آن چنان مضبوط نیست
ازجہت آنکہ در پارسی بسیار وزنہاست کہ در پیشتر بران شعر گفتہ اند وبنزدیک متاخران متروک است
وبسیار وزنہاست کہ متاخران نوی استعمال کردہ اند وآنرا اصول وفروع بوجہی دیگر است
واما فارسی مین تغیرات اور القاب اونکے ایسے منضبط نہین ہین اسواسطے کہ فارسی مین بہت سے
وزن ہین کہ سابقین نے زمانہ پیشین مین اونمین شعر کہے ہین اور نزدیک متاخرون کے وہ متروک
ہین اور بہت سے وزن ہین کہ متاخرون نے ساختہ تازگی کے بطریق نو استعمال کیے ہین اور اونکے
اصول وفروع اور طرح پر ہین ہم ونیز تغیرات مرکب است کہ در پارسی مستعمل ہست وافراد ان مستعمل نیست
مثلاً اخرب کہ عبارت از اخرم مکفوف ہست در فارسی مستعمل است واخرم نیست ات اور دوسری بات
یہہ ہے کہ تغیرات مرکب فارسی مین مستعمل ہین اور افراد اوسکے مستعمل نہین ہین مثلاً اخرب کہ
عبارت ہے اخرم مکفوف سے فارسی مین مستعمل ہے اور اخرم نہین ہے یعنے اخرم مستعمل نہین ہے ہر
اور حال اسکا تفصیل اوزان بحور مین دریافت ہوگا ہم ونیز فارسیان بر ہمہ وزنہای تازیان بہ تکلف

شعر گفته اند و اصول و تغیرات ایشان بکار داشته و بنوعهای دیگر از ایشان منفرد شده و بعضی مصنفین
از ایشان تغیراتی را که یافته است تغیر مستعمل تازیان لقبی نهاده است و دیگران در آن متفق نیستند با آنکه
همه جماعت اقتدا العروض عرب کرده اند چه این لغت بلغت عرب آمیختگی تمام دارد و بی آن مستعمل
نمیتواند بود پس بامثال این اسباب جدا باز کردن تغیرات فروع مستعمل در عروض فارسی تنها از آنچه
در عروض تازی مستعمل است و تعیین القاب آنچه خاص باشد بپارسی بر وجه متفق علیه متعذر است پس
اولی آنکه بدین معنی را تعرض نرسانیم و بر ایراد تغیراتی که خاص باشد بعروض پارسی اقتصار کنیم
تا از الحاق آن بآنچه بتقدیم یافت تمامی آنچه در عروض پارسی بآن احتیاج افتد حاصل آید ت
اور تیسری بات یہ ہے کہ اہل فارس نے اوزان عربیہ مین بہ تکلف شعر کہے ہین اور اصول اور
تغیرات اونہین کے مستعمل کیے ہین اور بعضے اوزان مین اونسے منفرد ہوئے ہین یعنے جدا ہوئے
ہین اور ایجاد کیا ہے اور بعضی مصنف اہل فارس نے جو تغیر کہ بغیر مستعمل عرب پایا ہے اوسکا ایک نام
رکھا ہے کہ اور لوگ اوس مین متفق نہین ہین یعنی کسی نے کچھ نام رکھا ہے اور کسی نے کچھ
باوجودی کہ سب اہل فارس عروض مین مقلد عرب ہین اسواسطے کہ زبان فارسی زبان عرب سے
بہت ملی ہوئی ہے اور بدون زبان عرب کے زبان فارسی مستعمل نہین ہو سکتی پس بامثال اس
اسباب کے یعنی بسبب اختلاف القاب کر فارسی مین علاحدہ جدا کرنا تغیرات اور فروع مستعمل کا
عروض فارسی مین تنہا اون تغیرات سے جو عروض تازی مستعمل ہین اور مقرر کرنا القاب خاص
تغیرات فارسی کا بروجہ متفق علیہ کہ سب کا اتفاق ہو مشکل ہے پس بہتر یہ ہے کہ اس بات سے
تعرض نکرین ہم یعنے تقرر القاب کے درپے نہون اور ایراد تغیرات خاص عروض فارسی پر اقتصار
کرین یعنے نفس تغیرات فارسی بیان کرین تا یہ تغیرات فارسی تغیرات عربی سے جو سابق بیان
کیے گئے جب ملادین تمام تغیرات فارسی جنکی احتیاج ہے حاصل ہو جائین اور تکمیل اونکی ہو جائے
هم و مادر القاب آنچه از تغیرات منفرد باشد عبارت از آن ضروری بود و آنرا لقبی معین نرسیده است
آنرا لقبی نهیم و از مرکبات هر چه آنرا لقبی یافته باشیم ذکر کنیم و از باقی بحسب ترکیب عبارت کنیم تا القاب
بسیار نشود ت اور القاب تغیرات مفرد کے جنکا بیان کرنا ضروری ہے اونمین جسکا نام مقرر تک
نہین پہونچا ہے اوسکا ایک نام رکھین اور تغیرات مرکب مین جسکا نام پایا گیا ہے اوسکا ذکر

کرین اور باقی کو بحسب ترکیب بیان کرین یعنے اوسکے مفردات کو جمع کرین مثلاً کہین ہجیون مسکین
تا القاب تغیرات کے بہت سہو ہوا ہین ہم گوئیم از جملہ تغیرات عام کہ بہ شعر فارسی خاص است یکی
آنست کہ ہر کجا سہ حرف متحرک متوالی افتد تسکین اوسط روا دارند و در یک وزن متحرک و مسکن باہم
بیامیزند و این حکم مطرد ہست الا آنجا کہ مانعی افتد مثلاً باشد کہ بحر بسبب تسکین بدیل افتد چنانکہ
درین وزن کہ فعلات فاعلاتن اگر عین فعلات مسکن کنند تا این وزن شود کہ مفعول فاعلاتن و بحر
بحری دیگر است پس تسکینی کہ مقتضی اشتباہ بود نشاید ترجمہ کہتے ہین ہم کہ جملہ تغیرات عام سے
کہ فارسی مین خاص ہین ایک یہہ تغیر ہے کہ جس جگہہ تین متحرک متوالی واقع ہوتے ہین تسکین
اوسط روا رکھتے ہین اور ایک وزن مین متحرک اور مسکن ملا دیتے ہین یعنے اگر ایک جگہہ الفاظ
بروزن فعِلن اور فعِلاتن متحرک العین اور ایک جگہہ الفاظ بروزن فعلاتن اور فعلن مسکون العین
واقع ہون تو خلط انکا روا ہے نہ یہہ کہ شعر مین جہان تین متحرک ہین ایک کو ساکن کرلین بعینہ
مضان او خفقان وغیرہ کہ انہین تسکین وسط پہنچا ہے ہان جس جگہہ کہ استعمال مین آگیا ہو مضائقہ نہین جیسے حیوان مین
اور یہہ حکم یعنی فعلن اور فعلاتن مین تسکین اوسط کر لینا مطرد یعنی بہت ہے مگر جس جگہہ کوئی مانع ہو مثلاً تسکین اوسط سے
بحر بدل جاوے جیسا اس وزن مین کہ فعلات فاعلاتن فعلات فاعلاتن بمثل قول شاعر است مین انکہ من بجانم بپچہ کار ہو اہی آمد
اگر اسمین عین کو ساکن کرین یہہ وزن ہو جاوے مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن مضارع اخرب جیسے قول شاعر من خوب می شناسم
پیران پارسا را پس بحر بدل جاوے اور ایسی تسکین اوسط کہ باعث اشتباہ ہو نہ چاہیے
ہم و نیز باشد کہ شاعر حرکات و سکنات را نظامی التزام کند مثل قصیدہ کہ مبنی باشد بر تکرار این
وزن کہ مفتعلن مفعولن و تسکین عین مفتعلن آن نظام را باطل گرداند پس درین موضع ہم نشاید ترجمہ
اور کبھی شاعر انتظام حرکات اور سکنات کا التزام کرتا ہے جیسے کوئی قصیدہ مبنی ہو اس وزن کی
تکرار پر مفتعلن مفعولن مفتعلن مفعولن اس جگہہ تسکین عین مفتعلن سے وہ انتظام کہ جسکا التزام کیا ہے
باطل ہوتا ہے پس یہان بھی نہ چاہیے ہم و در جملہ قاعدہ لغت پارسی آنست کہ بیشتر تغیرات مستعمل را
در ہمہ ابیات کہ بر وزنی گویند بیک نسق استعمال کنند بخلاف عادت تازی گویان چہ این لغت را چندان
اختلاف بسیار نکند و در متحرک و مسکن چون مانعی نباشد این قاعدہ نگاہ دارند ترجمہ و فی الجملہ قاعدہ
لغت فارسی کا یہہ ہے کہ اکثر تغیرات مستعملہ کو سب بیتون مین ایک وزن پر کہتے ہین ایک طرح پر

یہ استعمال کرتے ہین تغیر زحافات مین برو انہین کہتے ہین بخلاف عادت اہل عرب کے اسواسطے کہ
یہہ لغت فارسی زیادہ اختلاف کی متحمل نہین ہے بسبب خفت کے اور لغت تازی متحمل اختلافات کی
ہے بسبب رزانت کے ان متحرک اور ساکن کو جب کوئی مانع نہو یعنے اختلاف بحر مین نہ پڑے اور
اشتباہ واقع نہو جمع کرتے ہین ہم وچون در اصول اوزان فارسی سبب ثقیل وفاصلہ مستعمل نیست
توالی سہ متحرک اصلی نباشد بل بسبب تغیری سابق بود وآنچنان بود کہ ساکن سببی خفیف بیفتد و
متحرکش مجاور دو متحرک وتد مجموع افتد تا سہ حرکت متوالی شود وچون چنین بود تسکین اوسط التسکین
حرف اول وتد باشد وما این تغیر را التسکین نام نہادیم ت اور جو اصول اوزان فارسی یعنے فعولن مفاعیلن
فاعلاتن مستفعلن مفعولات ہین کہ یہہ لفظ ہین پانچ ہین اور اصول ہین سات ہین سبب ثقیل اور فاصلہ مستعمل نہین ہے
توالی حرکات ثلثہ بھی اس مین اصلی نہین بلکہ یہہ توالی حرکات بسبب تغیر سابق کے ہوتا ہے اوسکی
صورت یہہ ہے کہ ساکن سبب خفیف کا گر پڑتا ہے بسبب زحاف کے اور متحرک اوسکا مجاور دو متحرک
وتد مجموع واقع ہوتا ہے پس تین متحرک متوالی جمع ہوتے ہین بسبب زحاف کے نہ اصلی جیسے فاعلن
مین جب الف ساقط ہوگا فا سے متحرکہ مجاور عین ولام وتد مجموع واقع ہوگی اور تین متحرک بسبب زحاف کے
جمع ہونگے پس جب ایسا ہوگا تسکین اوسط التسکین حرف اول وتد ہوگا اور ہمنے اس تغیر کا نام تسکین رکھا
ح قولہ سبب ثقیل وفاصلہ مستعمل نیست این ادعای مصنف ست ورنہ در اسبق تحریر یافتہ کہ سبب
ثقیل در فارسی موجود ونسبت فاصلہ بزبان فارسی وتازی ہر دو برابر است تم کلامہ ادعای مصنف
کیسا یہہ تو امر بدیہی ہے کہ اصول اوزان فارسی مین سبب ثقیل اور فاصلہ نہین اگر واقع ہوتا ہے
بسبب زحاف کے واقع ہوتا ہے اور نسبت فاصلہ زبان پارسی اور تازی مین برابر کیسی کہ اصول
اوزان پارسی مین فاصلہ نہین ہے اور اصول اوزان تازی یعنی مفاعلتن اور متفاعلن مین فاصلہ
موجود اور معتبر ہے اور تحریر اسبق کا یہہ حال ہے کہ جیسا یہان غلط سمجھے ویسا وہان غلط سمجھے
ہم وچون وتد در صدر رکن افتد چنانکہ در مفاعیلن بعضے متاخران این رکن را مخنوق لقب دادہ اند
وقول زجاج چنان اقتضا میکند کہ چون وتد در میانہ افتد چنانکہ در فاعلاتن بعد از خبن وتسکین عین
آنرا مشعث خوانند پس اگر در آخر رکن افتد چنانکہ در مستفعلن کہ مطوی شود شاید کہ کسی آنرا بلقبی
دیگر نشد وما چون عبارت از تغیرات بحسب ترکیب بکنیم آن را لقبی نہادیم ت اور جب وتد صدر رکن

مین پڑے جیساکہ مفاعیلن مین اور ماقبل اوسکے حرف متحرک ہو کہ اوس سے ملے اور صدر و تد کو
بسبب اجتماع متحرک ثلثہ کے ساکن کرین مثل مفعول مفاعیلن کے پس وزن اوسکا مفعولن مفعولن ہوگا
اور مفعولن آخر کو مخنق کہین گے بعضے متاخرون نے اس رکن کا نام مخنق رکھا ہے تخنیق سے بمعنی گلو باز کردن
اور بعضون نے بجاے حطی اور باے موحدہ کہا ہے تجبیق سے اور یہہ تغیر غیر خرم ہے اسواسطے کہ خرم
اول رکن مین پڑتا ہے عربی مین اور بعد اوسکے مخنق بخلاف عجم کے کہ وہ خرم سب جگہہ جائز رکھتے ہین
اور قول خلیل یون اقتضا کرتا ہے کہ جب وتد درمیان مین پڑے جیساکہ فاعلاتن مین بعد خبن کے
اور تسکین عین کی اوسکو مشعث کہتے ہین یہان بھی تین حرکتین جمع ہوئین پس عین کہ اوسط تھا
ساکن ہوا پس اگر یہہ صورت آخر رکن مین پڑے جیساکہ مستفعلن مین جب مطوی ہو یعنی مفتعلن
بتخفیف فا اور مفتعلن کو بسبب توالی حرکات ثلثہ کے بتسکین اوسط کرکے منقول بہ مفعولن کرین چاہیے کہ
اوسکا بھی کچھہ نام رکھا جاے مثل مخنق اور مشعث کے مگر ہم بیان تغیرات کا بحسب ترکیب کرتے ہین
لہذا اسکا نام کچھہ نہین رکھتے یعنی مطوی مسکن کہنا کافی ہے نام جداگانہ کی حاجت نہین ہم و حکمے دیگر کہ
ہمہ اواخر مصرعہاے شعر فارسی را شامل ست آنست کہ وقوع یک ساکن و دو ساکن در اواخر ہمہ مصرعہا
و خلط ہر دو بایکدیگر در یک بیت روا دارند مگر آنجا کہ مانعی افتد مانع وقوع دو ساکن آن بود کہ وزن در غایت
درازی بود کہ دران بحر ممکن باشد و مساوی دائرہ باشد یعنے تام بود چون مفاعیلن چہار بار پس
الحاق ساکنی دیگر با آخر مصراع خروج از دائرہ باشد و روا نبود و آنچہ در شعر متاخران ازین جنس یافتہ شود
از قبیل عیوب بود ت اور ایک حکم اور جملہ اواخر مصاریع شعر فارسی کو شامل ہے وہ یہہ ہے
کہ وقوع ایک ساکن اور دو ساکن کا اواخر جملہ مصاریع مین ہوتا ہے اور خلط ان دونون کا بایکدیگر
روا رکھتے ہین ایک بیت مین جیسے یہہ دو شعر سلیم کے ع خاک از بسکہ رفتم از دل شد ٭
پنجہ ام ریشہ ریشہ چون جاروب ٭ دوستی نیست رحم بر کاہل ٭ آتش مردہ زندہ گشت بچوب ٭
عروض ان دونون بیتون کا بروزن فعلن ہے اور آخر مین ایک ساکن ہے اور ضرب بروزن فعلان ہے
اور آخر مین دو ساکن ہین مگر وہان کہ جہان کوئی مانع ہو پس مانع اول وقوع اون دو ساکنون کا
اوس وزن مین ہے جو نہایت دراز ہو کہ اوس بحر مین درازی اوس سے ممکن نہو اور مساوی دائرہ
کے ہے یعنے تام ہو جیسے مفاعیلن چہار بار پس الحاق دوسرے ساکن کا آخر مصرع مین خارج کرتا ہے

وزن کو دائرے سے اور روا نہیں ہے اور اشعار متاخرین مین جو الحاق دوسرے ساکن کا آخر مصرع مین اس وزن تام مین پایا جاتا ہے من قبیل عیوب ہے جیسا کہ یہہ شعر سلیم کا ہے تماشای تو بخود گرد ہر کس را کہ می بینم ٭ نشستہ ہر کہ در بزم تو جایش بیشتر خالی ست ٭ اور یہہ کلام متاخرین مین بکثرت ہے ھم ولانع خلط قافیہ بود مثلاً در مثنوی و اوایل قصاید کہ ابیات مصرع بود حروف قافیہ متساوی باید پس در عروض و ضرب خلط نشاید و در قصاید ضرب ہا متساوی باید پس در ضرب ہا نشاید ت اور دوسرا مانع خلط قافیہ ہے یعنے مطلعہا ے غزل اور مطلعہا ے قصاید مین اور ابیات مثنوی مین کہ مصرع ہوتے ہین یعنے دونون مصرعون مین قافیے ہوتے ہین قافیہ برابر چاہیے ایک جگہہ سالم اور دوسری جگہہ مسبغ خواہ مذال ممکن نہین اگر مصرع اول مین قافیہ اگر ہوگا مصرع ثانی مین قافیہ دگر ہوگا نہ کار و بار اور ابیات قصاید اور غزل مین سوا مطلعون کے ضربون مین خلط نہین ہوسکتا البتہ عروض مین خلط ہوگا ھم اما اگر قافیہ بگردد مانند آنچہ در خانہای ترجیع افتد روا بود و چون معلوم است کہ یک قصیدہ ترجیعی جز بر یک وزن نشاید معلوم شود کہ اختلاف اواخر مصراعہا بعد حروف ساکن اقتضای اختلاف وزن نکند ت لیکن اگر قافیہ تبدیل ہو جاے جیسے خانہاے ترجیع مین واقع ہوتا ہے درست ہے یعنے ترجیع بند مین چند غزلین ہوتی ہین اور درمیان اون غزلون کے ایک بیت مکرر بقافیہ مختلف پس اگر ایک غزل کے قافیہ مین ایک ساکن مثل اگر اور دگر کے اور دوسری غزل کے قافیے مین دو ساکن مثل کار و بار کے واقع ہون مضائقہ نہین اور ترجیع بمعنی باز گردانیدن ہے غیاث سے اور جو معلوم ہے کہ ایک قصیدہ ترجیعی ایک ہی وزن مین چاہیے پس معلوم ہو کہ اختلاف اواخر مصاریع بعد حروف ساکن کے مقتضا اختلاف وزن نہین کرتا مثلاً ایک بند مین ترجیع بند کے مثلاً قافیہ کار و بار ہو اسمین بعد ساکن اول کے ایک ساکن ہے اور دوسرے بند مین مثلاً قافیہ دوست اور پوست ہو اس مین بعد ساکن اول کے دو ساکن ہین اس سے وزن مختلف نہین ہوتا اور شاید کہ بجاے لفظ بعد کے لفظ بعد د ہو اور دال کتابت مین رہگیا ہو معنی ظاہر ہین ھم و چون این قاعدہ ممہد شد گوئیم چون در اواخر مصراعہا دو حرف ساکن افتد اگر جزو آخر از رکن آخر سالم بود ساکن دوم لا شک بر تسبیغ یا ازالہ حمل باید کرد ت اور جب یہہ قاعدہ مقرر ہوا اب کہتے ہین ہم کہ جب اواخر مصاریع دو ساکن واقع ہونگے اگر جزو اخیر رکن آخر سے

سالم ہوگا ساکن دوم بیشک تسبیغ خواہ اذالت پر عمل کیا جائے گا معلوم کیا چاہیے کہ ارکان اصول
مین کوئی رکن ایسا نہین کہ جسکے آخر مین دو حرف ساکن ہون پس اگر دو حرف ساکن پائی جائینگے
ساکن دوم بسبب تسبیغ خواہ اذالت کے ہوگا اور جزو آخر رکن سے فروع بھی مثل فعلاتن اور مستفعلن اور
مفاعلن کے اس حکم مین شامل ہوگئے معہ بضم اول و فتح ثانی و ہای مشددہ مفتوحہ گستردہ شدہ و نیکو کردہ
شدہ منتخب و رغیاث سے ہے اما اگر آخر رکن آخر را تغیری بہ نقصان کردہ باشند تسبیغ و اذالت در وے
تصور نتوان کرد چہ در آخر یک رکن حکم بہ تغیر ہم بہ نقصان و ہم بزیادت شنیع بود پس ازین جہت با ثبات
تغیرات دیگر بغیر آنچہ گفتہ آمد احتیاج افتدست اما اگر رکن عروض اور ضرب کی جزو اخیر مین تغیر بہ نقصان
ہوا ہو تسبیغ اور اذالت اوس مین تصور نکیا چاہیے اسواسطے کہ اوس مین بعد تغیر بہ نقصان کے پھر
تغیر بزیادت شنیع اور بدنما ہے پس اس جہت سے سوا ان تغیرات کے کہ کہے گئے اور تغیرات کی حاجت
ہوی ہے و علت اختصاص لغت فارسی با آن تغیرات آن ہست کہ وقوع دو ساکن در لغت تازی در اواخر
مصراعہا در ہمہ جا جائز نیست و آنچہ موجود است علت آن معین و مبین شدہ اما چون در لغت پارسی
جائز است و در غیر آن مواضع کہ در تازی یافتہ اند واقع می شود بہ تغیرات دیگر احتیاج می افتدت
اور سبب اختصاص لغت پارسی کا ساتھ اون تغیرات کے یہہ ہے کہ وقوع دو ساکنون کا بیچ آخر
مصاریع لغت تازی مین سب جگہہ جائز نہین ہے اور جو کہین ہے علت اوسکی مقرر اور ظاہر ہوئی
یعنے حال اوسکے تغیر کا بیان کیا مگر لغت پارسی مین سب جگہہ جائز ہے اور سوا اون مقامون کے
کہ عربی مین پائی گئی ہین واقع ہوتا ہے پس اور تغیرات کی احتیاج پڑتی ہے ہم مثلاً چون آخر رکن
وتدی مجموع بود چنانکہ در مستفعلن و در وی قطع افتد تا باوزان مفعولن آید بعد ازان اگر در آخر شعر
دو ساکن آید تا بروزن مفعولان شود نتوان گفت کہ این رکن ہم مقطوع است و ہم مذال یا مسبغ بل
اولی تر آن باشد کہ ہمچنان قطع عبارت از مجموع حذف ساکن وتد مجموع و تسکین متحرک دوم است تغیرے
دیگر اثبات کنند کہ عبارت باشد از تسکین متحرک دوم و بس تا وتد با آن تغیر مشتمل بر متحرکی و دو ساکن شود
و ما آن رکن را کہ وتد او چنین بود اعرج نام نہادیم ست مثلاً جب آخر رکن وتد مجموع ہو جیسا کہ مستفعلن
مین اور اوس رکن مین قطع کرین تو بوزن مفعولن آئے بعد اوسکے اگر آخر شعر مین دو ساکن آئین
تو بوزن مفعولان ہو جائے نکہنا چاہیے کہ یہہ رکن مقطوع مذال ہے یا مقطوع مسبغ ہے مذال کہنا

اس جہت سے کہ حرف ساکن وتد مین لائے ہین کہ اصل مستفعلن ہے اور مسبغ کہنا اس جہت سے کہ بعد قطع کے سبب باقی
رہا بلکہ بہتر یہہ ہے کہ جیسا قطع کو کہتے ہین کہ عبارت مجموع حذف ساکن وتد مجموع اور تسکین متحرک دوم سے ہے
اسیطرح ایک تغیر دو ثابت کرین کہ وہ عبارت ہے تسکین متحرک دوم سے اور سبب وتد سبب وتد ... تغیر کے مشتمل ایک متحرک و دو ساکن
کے ہو اور رہنے اوس رکن کا کہ جسمین وتد ایسا ہوا اعرج نام رکھا اور اعرج یعنی لنگ ہے منتخب
اور غیاث سے اور مناسبت ظاہر ہے هم چنین اگر مستفعلن احذ شود یعنی وتد مجموع از آخر او فقید
یا بوزن فعلن آید و بعد ازان در آخر مصرع ساکن دو شود تا بر وزن فعلان شود نتوان گفت کہ این رکن هم
احذ است و هم مسبغ بل اولی آن باشد کہ ساکن دوم از بقیہ وتد نهند کہ اسقاط کردہ اند و گویند کہ از
وتد دو حرکت و دو حرف بیفتادہ است و حرفی ساکن بماندہ و مارکنی را کہ وتد او چنین بود مطموس نام
نهادیم است اور اسیطرح اگر مستفعلن احذ ہو یعنے وتد مجموع اوسکے آخر سے گرے کہ بوزن
فعلن ہو اور بعد اوسکے آخر مصرع مین دو ساکن آوین کہ بروزن فعلان ہو جاوے نچاہیے کہنا
کہ یہہ رکن احذ مسبغ ہے بلکہ بہتر یہہ ہے کہ ساکن دوم کو بقیہ وتد سے جانین جسکو گرادیا ہے اور
کہین کہ وتد سے دو حرکتین اور دو حرف گرے اور ایک حرف ساکن رہگیا یعنے عین اور لام اور
دونون حرکتین اونکی علن سے گرین اور نون کہ حرف ساکن تھا باقی رہا یا ان تینون حرفونسے
کوئی حرف ساکن باقی رہا اور رہنے اوس رکن کا کہ وتد اوس مین ایسا ہو مطموس نام رکھا اور
مطموس یعنی نابود اور طمس بالفتح ناپدید کرنا اور دور ہونا لطائف اور کشف اور منتخب اور غیاث سے
اس مقام پر شرح مین عجب عبارت لکھی ہے ش لفظ دوم بعد لفظ ساکن در عبارت از غلطی کاتب ست
تم کلامہ هم چنین اگر از فاعلاتن در صورتی کہ خبن واجب بود فاع ماند نتوان گفت کہ این رکن
محذوف مطموس است کہ آنگاہ مخبون نبودہ باشد بل اولی آن باشد کہ این دو ساکن را از بقیہ وتد نهند
و گویند دو حرکت و یک حرف از وتد افتادہ است و دو ساکن بماندہ و مارکنی را کہ چنین بود مدروس نام
نهادیم است اور اسیطرح فاعلاتن مین جسوقت خبن واجب ہو فعلاتن بناوین اوس سے
فاع نہ نکھا چاہیے کہ یہہ رکن محذوف مطموس ہے اسواسطے کہ وہ رکن مخبون نرہیگا
جب فعلاتن مین تن حذف کیا فعلا رہا اور جب طمس سے دو حرکتین اور دو حرف گرے ایک
متحرک ایک ساکن رہا فع ہوا بعدہ اسباغ سے فاع ہوا ایسا اسباغ اور خبن یعنی نقصانات اور

زیادت جمع نہین ہو سکتی اور باوجود سباغ کے خبن نہین کہہ سکتے اور خبن کو اوس مین شرط کیا ہے
پس کوئی بات نہ بنی لہذا بہتر یہہ ہے کہ اِن دونون ساکنون کو جو فاع مین ہین لبقیۂ وتد سے جانین
اور کہین کہ دو حرکتین اور ایک حرف وتد سے گرا اور دو ساکن رہگئے اور ہمنے اوس رکن کا کہ ایسا ہو
مدروس نام رکھا اور مدروس یعنی مہملہ کہنہ شدہ اور ناپدید شدہ او بیرونق غیاث سے ہے ھم واگر
در شعر عربی مانند این حالہا افتادی لاشک ہمچنین کردندی ت اور اگر شعر عربی مین ایسے حال واقع
ہوتے ایسا ہی کرتے ھم وچون آنمعنی مقرر شد فروعی کہ ارکان مذکور را در شعر فارسی افتد زائد بر آنچہ
عروضیان عرب آوردہ اند یاد کنیم وگوئیم ت اور جب یہہ معانے مقرر ہوئے جو فروع کہ ارکان مذکورہ سے
فارسی مین واقع ہوتے ہین زیادہ ھادسنے کہ عروضی عرب کے لائے ہین یاد کرین ہم اور کہین ہم یعنے
تغیرات عرب تتبعاً فارسی مین مستعمل ہین اور سوا اونکے جو فارسی مین خاص ہین اونکا بیان ہوتا ہے
ھم فعولن را در شعر فارسی فرعی دیگر است وآن فعولان است کہ مسبغ باشد ودر متقارب افتد ت
فعولن کی شعر فارسی مین ایک فرع اور ہے اور وہ فعولان ہے کہ مسبغ ہے اور متقارب مین آتی ہی
ساتھہ زیادت ایک ساکن کے آخر مین ھم وفاعلن را چہار فرع دیگر است اَفاعلان واین مذال ب
فعِلان واین مخبون مذال است ج فعْلن واین مخبون مسکن است د ہر چند در وزن ہمان است کہ
مقطوع اما علت تغیر غیر آنست وہر چند این تغیر بحقیقت در شعر عربی ہم واقع است اما آنجا در شمار نیاوردیم
کہ اقتضای مخالفت این قوم میکردیم فعِلان وآن مخبون مسکن مذال است واین فرعہا در مدید وبسیط
کہ بتکلف گویند ودر عربی ہم واقع باشد ت اور فاعلن کی چار فرعین اور ہین پہلی فاعلان
اور یہہ مذال ہے یعنے حرف ساکن وتد مین زیادہ ہوا ہے دوسری فعِلان بکسر عین اور یہہ مخبون
مذال ہے تیسری فعْلن بسکون عین اور یہہ مخبون مسکن ہے ہر چند یہہ وزن وہی ہے مقطوع لیکن
علت تغیر کی یہان سوا اوسکے ہے اسواسطے کہ قطع آخر مصراع مین آتا ہے اور یہہ مخبون مسکن سب
جگہہ اور ہر چند یہہ تغیر بحقیقت شعر عربی مین بھی واقع ہے جیسے اس بیت مین ع یا محبوب لے
اَدرِک روحی ٭ وارحم قلبی فاجلس عندی ٭ مگر اوس جگہہ گنتی مین نہ لائے ہم کہ مقتضی مخالفت
اہل عروض تھا یعنے وہان بیان کیا کہ فروع فاعلن دو ہین مخبون اور مقطوع اور بطریق احتمال کے
ذکر کیا کہ یہہ فعلن مخبون مسکن فرع ثالث ہے اور بحر متدارک مین خاص ہے یعنے سب جگہہ آتی ہی

بخلاف اور بحر دنکے کہ وہان آخر مصراع مین آتی ہے اور اوسکو مقطوع کہتے ہین چوتھے فعلان
بسکون عین وہ مجنون مسکن مذال ہے آور یہہ فروع مدید اور بسیط مین کہ بہ تکلف کہتے ہین اور عرب
مین بھی واقع ہوتے ہین اور صدایق مین تین فرعین اور لکھی ہین فع احذ اور فعَل مخلّع اور
اور فاعلاتن مرفل غالب کہ یہہ تینون فرعین مخترع متاخرین ہون ھم و مفاعیلن را دوازدہ فرع دیگر است
ا مفاعیلان و این مسبغ است و در ہزج افتد ب فعولان و این مقصور است و در ہزج و مضارع افتد
ج فعول و این محذوف مقصور است و بعضی متاخران این را ازل نام نہادہ اند د فعَل و این محذوف
مرتین است و بعضی متاخران این را مجبوب نام نہادہ اند و این ہر دو در ہزج و مضارع افتد ہ مفعولان
مخنق مسبغ باشد سیم مفاعیلان برکن ماقبل متصل شود تا اگر مکفوف باشد سالم نماید و باقی برین ورت
بماندت اور مفاعیلن کی بارہ فرعین ہین پہلی مفاعیلان یہہ مسبغ ہے اور ہزج مین آتی ہے
دوسری فعولان یہہ مقصور ہے یعنے جب مفاعیلن سے نون گراکر ماقبل کو اوسکے ساکن کیا مفاعیل
بسکون لام ہوا فعولان اوسکی مقام پر لائے تا التباس مفاعیل مکفوف سے ہو اور یہہ فرع ہزج
اور مضارع مین آتی ہے تیسری فعول بسکون لام یہہ محذوف مقصور ہے یعنے جب مفاعیلن سے
لن حذف کیا مفاعی رہا بعد اوسکے قصر کیا مفاع بسکون عین رہا فعول اوسکے مقام پر لائے اور بعضے
متاخرون نے اسکا ازل نام رکھا ہے اور یہہ ازل زلل سے ہے اور زلل بفتحتین اور بزا معجمہ بی گوشت
ہونا ران کا غیاث اللغات سے اور بعضون نے اس فعول کو اہتم کہا ہے یعنے جمع ہونا حذف و قصر کا
ہتم ہے اور جمع ہونا حذف اور قصر اور خرم کا زلل یس فعول اہتم ہے او مغلع ازل اور ہتم بالفتح
جڑہ سے دانتو نکا ٹوٹنا غیاث سے چوتھی فعَل بتحریک عین اور سکون لام اور یہہ محذوف مرتین ہے
یعنے مفاعیلن سے ایک مرتبہ حذف سے لن گرا اور دوسری مرتبہ عی پس مفا رہا فعل وسکی مقام پر
آیا بعضے متاخرون نے اسکا نام مجبوب رکھا ہے اور مجبوب لغت مین بمعنی ہر دو خصیہ بریدہ ہی جب سے
اور جب بفتح جیم اور سکون موحدہ حضے کرنا غیاث سے وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ دونون سبب اس سے
گرتے ہین اور یہہ دونون یعنے فعول فعل ہزج اور مضارع مین آتی ہین اور بعضون نے کہا ہے
کہ فرع ازل طویل مین بھی آتی ہے کذا فی الحدایق پانچوین مفعولان مخنق مسبغ میم مفاعیلان کا
رکن ماقبل سے متصل ہوتا ہے پس وہ رکن ماقبل اگر مکفوف ہے سالم معلوم ہوتا ہے یعنے مثلاً

بسالم بروزن مفاعیلن و باقی بروزن مفعولان رہجاتا ہے اور مخنق اسی کو کہتے ہین جاننا چاہیے کہ لام
مفاعیل کا جو میم مفاعیلان سے متصل ہوا یہ مشابہ بسالم ہوا نہ سالم اور یہ مفعولان جو باقی رہا میم اسی رکن
مین شامل رہا حقیقتہ اسی لحاظ سے محقق علیہ الرحمہ نے اس مفاعیلان مخنق مسبغ کو فروع مین بیان کیا ہے
چنانچہ معلوم ہوگا اور نزدیک بعضون کے رکن اول سالم ہے اور رکن ثانی اخرم مسبغ وہ لوگ اس کے
مخنق کہنے کو تکلفات بیہودہ سے جانتے ہین ھم مفعولن مخنق و پس زحاف علن مخنق مقبوض ح مفعول
مخنق مکفوف ط فعلان مخنق مقصور ت چھٹی فرع مفعولن یہہ مخنق ہے اور پس ساتوین فاعلن یہہ
مخنق مقبوض ہے آٹھوین مفعول یہہ مخنق مکفوف ہے نوین فعلان یہہ مخنق مقصور ہے پس مفاعیلن
سے جب صدر و ابتدا مین میم ساقط ہوگا اور بجائے فاعیلن مفعولن لائین گے اخرم کہین گے اور
جب حشو مین میم مفاعیلن کا رکن اول سے ملجائے گا ساقط نہوگا باقی رہے گا فاعیلن اوسکے عوض مفعولن
لائین گے اوسکو مخنق کہین گے اور جب مفاعیلن مین میم بسبب تخنیق کے رکن اول سے ملیگا اور
حرف یا بسبب قبض کے ساقط ہوجائے گا فاعلن رہے گا اوسکو مخنق مقبوض کہین گے اور جب مفاعیلن
مین میم بسبب تخنیق کے رکن اول سے ملے گا اور نون بسبب کف کے ساقط ہوجائے گا فاعیل بضم لام
رہے گا اوسکے مقام پر مفعول بضم لام لائین گے اوسکو مخنق مکفوف کہین گے اور جب مفاعیلن مین میم
بسبب تخنیق کے رکن اول سے ملے گا اور نون مع حرکت ماقبل قصر سے گرجائیگا فاعیل بسکون لام ہوگا
اوسکی جگہہ پر فعلان لائین گے اوسکو مخنق مقصور کہین گے اور یہی فاعلن فع و فع تازی مین اشتر یعنی اخرم
مقبوض اور یہی مفعول اخرب یعنے اخرم مکفوف تھا اور یہی فعلن مخنق محذوف یا فاع مخنق ازل ب فع مخنق مجبوب
و این جملہ در ہزج مکفوف و مضارع و قریب افتد چنانکہ در غیر مخنق ت دسوین فرع فعلن یہہ مخنق
محذوف ہے گیارھوین فاع یہہ مخنق ازل ہے بارھوین فع یہہ مخنق مجبوب ہے جب مفاعیلن مین
میم رکن اول سے ملا اور لن حذف سے ساقط ہوا فاعی رہا اوسکی جگہہ پر فعلن بسکون عین آیا اسکو
مخنق محذوف کہین گے اور جب مفاعیلن مین میم رکن اول سے ملا اور زلل سے یعنے اجتماع حذف
و قصر سے لن اور حرف یا مع حرکت ماقبل ساقط ہوتی فاع رہگیا اسکو مخنق ازل کہین گے اور جب مفاعیلن
مین میم رکن اول سے ملا اور جب سے یعنے حذف ہر دو سبب سے عیلن گر گیا فا رہا اوسکی جگہہ فع آیا اسکو
مخنق مجبوب کہین گے اور یہہ فرعین یعنے پنجم سے دوازدھم تک ضمین تخنیق سے ہے ہزج مکفوف اور

مضارع اور قریب مین آتے ہین جیسے غیر مخنق یعنے تخنیق جنمین نہو وہ بھی ان تین بحرون مین آتی
ہین ح قولہ این جملہ یعنی از زحافات پنجم تا یازدہم درین سہ بحر یافتہ شود تم کلامہ معلوم نہین کہ فرع دوازدہم
کس قصور پر اس شمار سے خارج ہوئی اور محقق علیہ الرحمہ نے ہزج کو بمکفوف مقید کیا بخلاف مضارع
اور قریب کے اسواسطے کہ ہزج مکفوف اور غیر مکفوف مستعمل ہے اور مضارع اور قریب سوا مکفوف
کے مستعمل نہین ہم فاعلاتن مجموعی را ہفت فرع دیگر است امفعولان واین مجنون مسکن مسبغ است
وظاہر آنست کہ مشعث مجنون مسکن ست چنانکہ گفتیم پس فرع مشعث مسبغ باشد وباین سبب مفعولن را
کہ مجنون مسکن است اینجا نیاوردیم ت اور فاعلاتن مجموعی کی سات فرعین ہین پہلی مفعولان
اور یہہ مجنون مسکن مسبغ ہے پس فاعلاتن مین جب خبن کیا فعلاتن بتحریک عین ہوا اور جب
مسکن کیا فعلاتن بسکون عین ہوا اور جب مسبغ کیا فعلاتان ہوا اوسکو منقول بہ مفعولان کیا اور
ظاہر ہے کہ یہہ وہی مفعولن مشعث یعنے مجنون مسکن ہے جسکو سابق مین بہ تفصیل بیان کر چکے ہین
اور یہہ مفعولان فرع اوس مفعولن مشعث کی ہے اسواسطے کہ جب مفعولن مین اسباغ کیا مفعولان ہوگیا
اور اسی سبب سے مفعولن کو اس جگہہ نلائے ہم اسواسطے کہ اوسکو فروع تازی مین لکھ چکے ہین
مفعولان کو کہ مختصہ فارسی ہے اس جگہہ لائے ہم ب فعلان واین مشعث مقصور است ت
دوسرے فعلان بسکون عین جب مفعولن مشعث کو مقصور کیا نون حذف ہوا اور لام ساکن مفعول رہا
منقول بہ فعلان ہوا ہم ج فعلن واین مشعث محذوف است وعلت این غیر آنست کہ در ابتر گفتہ آمد
ہر چند در وزن ہمان است واین ہر سہ در رمل وخفیف ومجتث افتد ت تیسرے فعلن بسکون عین ہین
اور یہہ مشعث محذوف ہے جب مفعولن مشعث کو محذوف کیا لن کہ سبب تھا گر گیا مفعو منقول بہ فعلن
ہوا اور علت اسکی سوا اوسکے ہے کہ ابتر مین کہی گئی ہر چند وزن ایک ہی یعنے سابق مین فعلن کو
ابتر کہا تھا کہ ابتر اجتماع حذف وقطع کو کہتے ہین جب فاعلاتن کو محذوف کیا فاعلا رہا بعد اوسکی فاعلا
قطع سے فاعل ہوکر منقول بہ فعلن ہوا پس وزن ایک ٹھہرا گر علتین دو ہوا اور یہہ تینون فرعین یعنے
مفعولان اور فعلان اور فعلن رمل اور خفیف اور مجتث مین آتی ہین ہم د فعول واین مجنون محذوف احج است
ت چوتھے فعول بسکون لام یہہ مجنون محذوف احج ہے جب فاعلاتن مین خبن کیا فعلاتن ہوا
اور جب حذف کیا فعلا رہا اور جب احج کیا یعنے وتد کا متحرک دوم کہ لام ہے ساکن کیا فعلا متحرک

اور دوساکن رہے وہ منقول بہ فعول ہوا ہم ۵ فعَل و این مجنون محذوف مقطوع است ت پانچوین
فعِل بتحریک عین یہ مجنون محذوف مقطوع ہے جب فاعلاتن مین خبن کیا فعِلاتن ہوا اور جب حذف
کیا فعلا ہوا اور جب قطع کیا فعِل رہا بعضے اسکو مربوع کہتے ہین ہم ۶ فاع و این محذوف مطموس
یا مجنون محذوف مدروس است ت چھٹے فاع اور یہہ محذوف مطموس یا مجنون محذوف مدروس
ہے فاعلاتن کو جب محذوف کیا فاعلا رہا بعدہ طمس سے دو حرف اور دو حرکتین گرائین ساکن
آخر رہا فاع ہوا یا فاعلاتن کو جب مجنون محذوف کیا فعلا ہوا بعدہ درس سے ایک حرف اور دو حرکتین
گرائین فاع ہوا ہم ۷ فع و این محذوف اضد یا مجنون محذوف مطموس و این چہار در رمل و مجتث
رفتند ت ساتوین فع اور یہہ محذوف اخذ یا مجنون محذوف مطموس ہے یعنے فاعلاتن جب
محذوف ہوا فاعلا رہا بعدہ حذ سے وتد گر گیا بجاے فا فع لائے یا فاعلاتن خبن اور حذف سے
فعِلا ہوا بعدہ طمس سے دو حرف اور دو حرکتین گرین ساکن آخر رہا فا کو ساتھ فع کے بدل کیا اور یہہ
چارون فرعین یعنے فعول اور فعِل اور فاع اور فع رمل اور مجتث مین آتی ہین ہم ۸ فاع لاتن مفروق را
سہ فرع دیگر است ا فعلن و این محذوف مقصور است و بروزن فعلن بیت ا که ابتر است در فاعلاتن مجموعی
یا مجنون مسکن محذوف که ہم آنجا باشد اما اینجا علت دیگر است ت اور فاع لاتن مفروقی کی تین فرعین
اور ہین پہلی فعلن بسکون عین اور یہہ محذوف مقصور ہے جب فاع لاتن کو محذوف کیا فاع لا رہا اور
جب قصر کیا یعنے الف کو دور کرکے لام کو ساکن کیا فاع ل رہا منقول بہ فعلن ہوا اور یہہ فعلن مفروقی
بروزن فعلن ابتر مجموعی ہے یا مجنون مسکن محذوف بطور فارسی که یہہ علت بھی مجموعی مین ہوتی ہے
مگر یہان یعنے مفروقی مین علت اور ہے اسواسطے که خبن مفروقی مین نہین ہوسکتا بسبب وتد کے
خبن سبب مین ہوتا ہے اور بتر مفروقی مین نہین ہوسکتا که آخر رکن مین وتد نہین اور بتر اجتماع حذف اور
اور قطع ہے اور قطع وتد مین آتا ہے ہم ۹ فاع مجبوب موقوف است و ہم بروزن فاع است اما
اینجا علت دیگر است ت دوسرے فاع یہہ مجبوب موقوف ہے یعنے جب سے دونون سبب
گرے اور وقف سے عین ساکن ہوا فاع رہا اور یہہ بھی بروزن فاع مجموعی مجنون محذوف مدروس ہے
لیکن یہان علت اور ہے کسواسطے که خبن اس جگہہ اول رکن مین نہین ہوسکتا بسبب اسکے که وتد
ابتدا مین ہے اور درس آخر مین نہین ہوسکتا اسواسطے که درس وتد مین آتا ہے اور یہان وتد نہین ہے

م ج فع و این مجبوب بکشوف است و ہم بروزن فع است کہ گفتہ آمد و این ہر سہ در مضارع افتد
ت تیسرے فع یہہ مجبوب بکشوف ہے جب فاع لاتن کو جب کیا دونون سبب گر کے فاع رہا پھر
کشف سے فا ہوا کسواسطے کہ کشف گرانا متحرک دوم وتد مفروق کا ہے پس فا منقول بہ فع ہوا اور یہہ
بھی بروزن فع مجموعی ہے کہ کہا گیا فع مجموعی مین محذوف احذ تھا یا مجبون محذوف مطموس بطور
فارسی اور یہان مفروقی مین علت اور ہے کسواسطے کہ خبن مفروقی مین بسبب ہونے وتد کے
اول رکن مین نہین ہو سکتا اور احذ بھی نہین ہو سکتا کہ بعد حذف کے فاع لن رہتا ہے اور حذذ
وتد کو گراتا ہے اور یہان وتد آخر رکن مین نہین ہے اور یہہ تینون فرعین یعنے فعلن اور فاع اور
فع مضارع مین آتی ہین م و مستفعلن مجموعی را چہار فرع دیگر است امفعولان و این اعرج است
و در رجز آید و در بسیط ہم بکار دارند ت اور مستفعلن مجموعی کی چار فرعین اور ہین پہلی مفعولان
اور یہہ اعرج ہے عرج وتد کی متحرک دوم کو ساکن کرتا ہے پس مستفعلن بہ تسکین لام مفعولان ہوا یہہ
فرع رجز مین آتی ہے اور بسیط مین بھی استعمال کرتے ہین م ب مفعولان و این مطوی مسکن مذال است
و در وزن ہمان است اما در علت دیگر و در رجز و سریع و منسرح آید ت دوسرے مفعولان یہہ
مطوی مسکن مذال ہے جب مستفعلن کو طے کیا مستعلن رہا بعدہ بہ تسکین عین مفعولن ہوا اور اذالت سے
مفعولان اور وزن مین وہی مفعولان اول ہے جسکو اعرج کہا مگر یہان علت اور ہے یعنے طے
اور تسکین اور اذالت اور یہہ فرع رجز اور سریع اور منسرح مین آتی ہے جیسا کہ اوزان بحور مین معلوم
ہوگا م ج فاع و این احذ مقصور است ت تیسرے فاع اور یہہ احذ مقصور ہے جب مستفعلن مین
احذ سے علن گر گیا مستف رہا بعدہ قصر سے ف ساقط اور ت ساکن ہوئی مست منقول بہ فاع ہوا
م ر فع و این احذ محذوف است و ہم در منسرح آید ت چوتھے فع اور یہہ احذ محذوف ہی جب
مستف احذ مین حذف کیا تف گر کے مس رہگیا منقول بہ فع ہوا اور یہہ دونون فرعین یعنے
فاع اور فع منسرح مین آتی ہین م و مس تفع لن مفروقی را فرعی دیگر نبود ت اور مس تفع لن مفروقی
کی کوئی فرع اور نہین ہے م و مفعولات را چہار فرع دیگر است افعلان و این مخبول موقوف است
و در سریع افتد و مسکن این وزن ہم انجا شاید و آن وزنی دیگر است اما عروضیان ذکر مثنش نکردہ اند
ت اور مفعولات کی چار فرعین اور ہین پہلی فعلان بتحریک عین اور یہہ مخبول موقوف ہی مخبول اسکا ع

نصف وسطے کو کہتے ہین پس مفعولات سے جب فے گری اور واو گرا معلات رہا بعدہ وقف سے تے
ساکن ہوئی معلات منقول بہ فعلان متحرک عین ہوا اور یہہ فرع سریع مین آتی ہے اور مسکن اس وزن کا
یعنے فعلان بسکون عین بھی سریع مین جا ہے اور یہہ وزن اور ہے مگر عروضیون نے ذکر زیادہ نہین کیا
ہے یعنے فعلان متحرک العین سے زیادہ نہین کیا ہے فعلان مسکون العین نہین لائی ہین ہم با فعلن
داین مخبول مکشوف مسکن است و بروزن اصلم است اما اینجا علت دیگرست و ہم در سریع افتدست
دوسرے فعلن بسکون عین اور یہہ مخبول مکشوف مسکن ہے یعنے خبل سے باسقاط فا و واو معلات
اور کشف سے باسقاط تا معلا اور تسکین سے بسکون عین معلا ہوا فعلن اوسکے مقام پر آیا اور یہہ فعلن
بروزن اصلم ہے صلم و تد کو مفعولات سے گرانا ہے جب مفعو رہا فعلن ہوا یہہ وزن سابق عربی مین بیان
کیا اور فعلن مخبول مکشوف مسکن ہے اس جگہہ فارسی مین پس اسکی علت اور ہوئی اور یہہ منسرح بھی
مثل فعلان کے سریع مین آتی ہے ہم فاع داین اصلم مقصورست تیسرے فاع اور یہہ اصلم
مقصور ہے صلم سے وتد گرا مفعو رہا بعد اوسکے قصر سے واو گرا عین ساکن ہوا اوسکے مقام پر فاع آیا ہم
فع داین اصلم محذوف است و ہر دو در سریع و منسرح افتدست چوتھے فع اور یہہ اصلم محذوف ہے
صلم سے وتد اور حذف سے سبب گرا فع رہا اور یہہ دونون فرعین یعنے فاع اور فع سریع اور منسرح
مین آتی ہین ہم این است فروع این اصول کہ جہت اعتبار عروض پارسی بر آنچہ گفتہ آمد زیادت شود
و جملہ این سی و پنج است یہہ ہین فرعین اصول کی باعتبار عروض پارسی کے کہ زیادہ ہین
فروع تازی سے اور یہہ سب فرعین عروض فارسی کی پینتیس ۳۵ ہین اس حساب سے کہ فعولن کی ایک
فرع اور فاعلن کی چار فرعین اور مفاعیلن کی بارہ فرعین اور مفاعلاتن مجموعی کی سات فرعین اور
فاع لاتن مفروقی کی تین فرعین اور مستفعلن متصل کی چار فرعین اور مفعولات کی چار فرعین یہہ سب
پینتیس ۳۵ ہوئین ہم و از اوزان دو وزن دیگر با آنچہ آوردیم الحاق باید کرد یکے خماسی وآن فعلان است
و دیگر ثمانی وآن مفاعیلان است اور اوزان سے دو وزن اور انکین ملحق کیا چاہیے ایک
خماسی وہ فعلان ہے یعنے فعلان مخبول موقوف مسکن فروع مفعولات سے کہ عروضیون نے اوسکو
شمار نہین کیا ہے دوسرا ثمانی وہ مفاعیلان ہے یعنے مفاعیلان مخنق مسبغ فروع مفاعیلن سے
کہ اتصال مفاعیل مکفوف سے میم اوسکا ساکن ہو جاتا ہے اس جگہہ صاحب حاشیہ نے یہہ حاشیہ

اگیا ہے حج قوله وآن مفاعیلان است مخفی نماند که این فرع در فروع مفاعیلن سابقاً مذکور شده است
پس زیادت والحاقش بفروع سابقه معنی ندارد تتم کلامه اس ناظمی پر استقدر ہے باقی انھین کا کام ہے
هم والقاب تغیرات بسیطه سه در افزاید اعرج و مطموس و مدروس و مرکب چهار در افزاید مسکن و مخنق و
ازل و مجبوب و مسکن را آن سبب در مرکبات شمردیم که تسکین اگرچه بحقیقت تسکین متحرک اول از وتد است
وان تغیر بسیط باشد اما وقوعش موقوف است بر تغیر سابق پس جمله فروع صد و هشت شود و جمله اوزان
چهل و جمله القاب تغیر مؤلفه چهل و یک ست اور القاب تغیرات بسیطه تو مفرد کے تین بڑھتے
ہین اعرج اور مطموس اور مدروس اور مرکب چار بڑھتے ہین مسکن و مخنق اور ازل اور مجبوب اور
مسکن کو اس سبب سے مرکبات مین شمار کیا کہ تسکین اگرچہ بحقیقت تسکین متحرک اول وتد ہے اور
وہ تغیر مفرد ہے مگر وقوع اوسکا موقوف ہے تغیر سابق پر اسواسطے کہ جب جزو اول سبب ٹوٹے گا
اور ساکن سبب مخبن گر جاوے گا اور متحرک باقی ماندہ سبب دو متحرکات وتد سے ملے گا اس صورت مین
متحرک اوسط ہوگی پس گویا یہہ تغیر بھی مرکب ہوا تیس جملہ فروع ایک سے اٹھ ہوتے ہین پانچ فروع
تازی تہتر لکھے تھے اور نیز فروع فارسی پینتیس ہین جملہ ایک سے اٹھ ہوئے اور سب اوزان چالیس
ہوتے ہین اسلیے کہ اوزان فروع تازی اڑتیس لکھے تھے اور نیز اوزان فارسی دو بڑھے ہین ایک فاع دوسرا
مفاعیلان کہ یہی دو زائد اوزان تازی سے ہین پس جملہ اوزان چالیس ہوئے اور تیسرا وزن فعلان
سکون العین بھی فارسی ہی ہے مگر وہ تابع فعلان متحرک العین سے ہے جو تازی مین آیا ہے اور اسیواسطے
ہر متحرک العین مین سکون عین جائز رکھا ہے پس یہہ وزن سوم گویا مغایر اوزان فروع تازی نہین ہے
لہذا اوسکو شمار نہین کیا اور جملہ القاب غیر مؤلفہ اکتالیس ہوتے ہین اسواسطے کہ تصریح چونتیس
لقب کی تازی مین کی تھی فارسی مین سات بڑھے اعرج مطموس مدروس مسکن مخنق ازل مجبوب جملہ اکتالیس
ہوئے هم و باشد که بعضی تغیرات را بسبب مشارکت با تغیری دیگر لقبی دیگر باشد چنانچه دو سبب خفیف
متوالی افتد از یک رکن یا دو رکن حال دو ساکن آن دو سبب که میان ایشان یک متحرک بیش نباشد
خالی نبود در بنا از انکه با سقوط هر دو هم جائز نبود یا جائز بود و قسم دوم را حکمی نبود اما قسم اول خالی نبود
از انکه ثبوت هر دو ساکن هم جائز بود یا نبود اگر جائز بود و لا محاله سقوط یک ساکن از هر دو لا بعینه هم
جائز بود پس گویند میان این دو ساکن معاقبه است اور کبھی بعضے تغیرات کا بسبب شرکت تغیر ثانی

۵۷ جملہ مؤلف ازین تحقیق کہ بعض بارہا مسطور ہی ساکن کوئید و بیک نام بنا دہ ۱۲

کے ایک لقب اور ہوتا ہے جیسا کہ جب دو سبب خفیف متوالی واقع ہون ایک رکن مین مثل مستفعلن
اور مفاعیلن کے یا دو رکن مین مثل فاعلاتن فاعلاتن اور فاعلاتن فاعلن کے حال اون دو ساکنون کا
اون دو سببون مین کہ درمیان اونکے ایک متحرک سے زیادہ نہین ہے مثلاً مستفعلن مین تے متحرک ہے
درمیان سین اور فے کے اور فاعلاتن فاعلاتن مین نے متحرک ہے درمیان نون اور الف کے خالی نہوگا
دونون سے بنا مین یعنے اصل رکن مین ایک صورت یہہ کہ سقوط اون دو ساکنون کا جائز نہو دوسری
صورت یہہ کہ جائز ہو پس دوسری صورت کے واسطے کوئی حکم نہین ہے عروض مین مگر وہ صورت پہلی
جس مین سقوط دونون ساکنون کا جائز نہو اوس مین بھی دو صورتین ہین ایک یہہ کہ ثبوت دونون ساکنونکا
باہم جائز ہو دوسری صورت یہہ کہ ثبوت دونون ساکنون کا باہم جائز نہو پس اگر جائز ہو لامحالہ سقوط ایک
ساکن کا دونون سے لا بعینہ بھی جائز ہوگا لا بعینہ کے یہہ معنی ہین کہ خواہ اول ساقط ہو خواہ ثانی
دو ایک فے ات پر یہہ حکم نہین ہے بلکہ مشترک اور شامل دو ذاتون کی ہے پس کہین گے کہ درمیان ان دونون
ساکنون کے معاقبہ ہے یعنے دونون کا سلامت رکھنا بھی جائز ہے اور اونمین سے ایک کا گرانا بھی
جائز ہے اور معنی معاقبہ کے لغت مین پیچھے ایک دوسرے کے آنا ہے کذا فی المنتخب اور مثلاً دو شخص
ایک مرکوب رکھتے ہون کبھی ایک سوار ہو کبھی دوسرا عرب مین کہتے ہین کہ درمیان ان دونون کے
معاقبہ ہے اور معاقبہ نو بحر مین آتا ہے منسرح اور رمل اور وافر اور ہزج اور خفیف اور مجتث اور طویل
اور کامل اور مدید کذا فی البحر زخشہ اور وافر اور کامل مین معاقبہ باضمار و عصب ہوگا ہم و سقوط یکی البتہ
بخبن بود یا بکف اگر بخبن بود سقوط دیگر یا بطی بود اگر ہر دو ساکن در یک رکن افتد یا بکف بود اگر در
دو رکن افتد و اگر بکف بود سقوط دیگر یا بقبض بود اگر در یک رکن افتد یا بخبن چنانکہ گفتہ آمد و رکنی را
کہ بمعاقبہ مجنون شود صدر خوانند و رکنی را کہ در معاقبہ مکفوف شود عجز خوانند و رکنی را کہ مشکول شود طرفین
خوانند و رکنی را در معاقبہ سالم بماند بری خوانند و اگر ثبوت ہر دو ساکن بہم جائز نبود لامحالہ سقوط یکی لا
بعینہ واجب بود پس گویند میان این دو ساکن مراقبہ است اور اون دونون ساکنونمین سقوط
ایک کا البتہ بخبن ہوگا یا بکف اگر بخبن ہوگا سقوط دوسرے ساکن کا بطے ہوگا اگر دونون ساکن
ایک رکن مین پڑین مثل مستفعلن کے کہ اگر سین گریگا مفاعلن ہوگا اور اگر فے گرے گی مفتعلن ہوگا یا
ہوگا اگر دونون ساکن دو رکن مین پڑین مثل فاعلاتن فاعلاتن کے پس سقوط ثانی کا اگر بخبن ہوگا فاعلاتن

فعلاتن ہوگا اور اگر سقوط اول کا بکف ہوگا فاعلات فاعلاتن ہوگا اور اگر سقوط ایک ساکن کا بکف
ہوگا سقوط دوسرے کا یا بقبض ہوگا اگر ایک رکن مین پڑے مثل مفاعیلن کے کہ کف سے
مفاعیل ہوگا اور قبض سے مفاعلن یا بخبن جیسا کہ کہا گیا یعنے دو رکن مین مثل فاعلاتن فاعلاتن
کے کہ بیان اونکا ہوچکا اور جو رکن کہ ساتھہ معاقبے کے مجنون ہوگا مثل فاعلاتن فعلاتن کے
اوسکو صدر کہین گے اسواسطے کہ یہہ سقوط صدر رکن مین واقع ہوا ہے اور جو رکن کہ معاقبے سے
مکفوف ہوگا مثل فاعلات فاعلاتن کے اوسکو عجز کہین گے اسواسطے کہ یہہ سقوط آخر رکن مین واقع ہوا ہے
اور جو رکن کہ معاقبے سے مشکول ہوگا یعنے ایک جانب مخبون اور ایک جانب مکفوف مثل فاعلاتن
فعلات فاعلاتن کے اوسکو طرفین کہین گے اسواسطے کہ حذف حرف سبب کا دونون طرفون رکن مین
واقع ہوا ہے اور جو رکن معاقبے سے سالم رہے گا کسواسطے کہ ثابت رکھنا ہے دونون کا جائز
اوسکو بری کہین گے اسواسطے کہ بری بفتح اول وکسر را وتشدید یا بمعنی پاک ہے کذافی الغیاث اور اگر
ثبوت دونو ساکنون کا بہم جائز نہو اور لا محالہ سقوط ایک کا لا بعینہ واجب ہو پس کہین گے کہ درمیان
ان دونون ساکنون کے مراقبہ ہے اور مراقبہ آٹھہ بحر مین آتا ہے اول بحر مضارع اور مقتضب
مین کہ ایک ان دو سببون سے ثابت رہتا ہے وجوبًا اور ایک حذف ہوتا ہے وجوبًا پس مفاعیلن
جب اول بحر مضارع مین پڑے کف یا خرب واجب ہے اور مفعولات جب اول بحر مقتضب مین پڑے
خبن یا طے واجب ہے چنانچہ بحر مضارع دائرے سے مکفوف نکلی ہے اور بحر مقتضب دائرے
سے مطوی نکلی ہے اور بحر مشاکل اور قریب اور جدید مین مراقبہ لازم ہے اور بحر سریع اور منسرح مین
غالب اور بحر خفیف مین جائز شرح خزرجیہ سے اور معنی مراقبہ لغت مین باہمدیگر نگہبانی کرون ہے
پس فرق معاقبے اور مراقبے مین یہہ ہوا کہ معاقبے مین ثابت رکھنا دونون ساکنون کا بھی جائز ہے اور گرانا
ایک کا بھی جائز ہے اور مراقبے مین ثابت رکھنا دونون ساکنون کا جائز نہین اور سقوط ایک کا
واجب ہے اور محقق علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ قسم دوم را حکمی نبود یعنی جہان سقوط دونکا معًا جائز ہے جیسے فاعلاتن فعلاتن
فاعلاتن مین اوسمین کچھہ حکم نہین یعنے حکم علاحدہ کی حاجت نہین مگر عبداللہ خزرجی نے اوسکو مکانفہ کہا ہے
پس مکانفہ عبارت ہے جواز حذف ہر دو ساکن معًا اور دو سبب ہم معًا یا باقی رکھنا دونون کا معًا اور حذف
ایک کا لا بعینہ اور وہ سریع اور منسرح اور بسیط اور رجز مین مستعمل ہوتا ہے

فصل در تقسیم و تفصیل اوزان

زیر بحری چون از تقریر مقدمات فراغت حاصل شد بعد ازین به تفصیل بحرها و وزنها که در هر بحر استعمال کردہ اند
مشغول شویم و عدد عروض ها و ضربها چنانکه عادت عروضیان عرب رفته ہست ایراد کنیم و آنچه ما را در عروض
پارسیان و عدد اوزان ایشان به تحقیق نزدیکتر آید در هر موضع شرح دهیم ت فصل سابق مین تفصیل
اوزان مستعمل ہر بحر مین جو تقریر مقدمات سے فراغت حاصل ہوئی بعد اسکے تفصیل بحور اور اوزان
مستعملہ ہر بحر مین مشغول ہوتے ہین ہم اور عدد عروض اور ضرب کی جیساکہ عادت عروضیان عرب
کی ہے لکھتے ہین ہم اور جو کچھ کہ ہمکو عروض اہل فارس اور عدد اوزان اہل فارس مین تحقیق ہوا ہے
ہر جگہہ بیان کرتے ہین ہم و عادت عروضیان چنان ہست که هر وزنی را بیتی بمثال آرند و ابیات
عروض عرب ہمیشه ہمان ابیات آرند که خلیل احمد آوردہ است چه دران عروض تصرفی نرفته است پس
ما نیز ہمان ابیات بعینها بیاوردیم و شواهد مزاحفات که او آوردہ ہست ما تخفیف کردیم اما در عروض پارسیان
ہر کسی بیتی دیگر آوردہ ہست ما ہم رعایت ابیات معین نکردیم و آنچه اتفاق افتاد بیاوردیم و چون بسیاری
ازینها است که به تحقیق راجع با یک وزن است و ایراد امثله بازای همه اقتضای تطویل بیفائدہ میکند بعضی
امثله که استغنا ازان حاصل باشد نیاوردیم و ابتدا بطویل کردیم چنانکه خلیل احمد کردہ ست و دیگران باو
اقتدا کردہ ست اور عادت عروضیون کی یہہ ہے کہ واسطے ہر وزن کی ایک بیت مثال کی لاتی ہین
اور بیتین عروض عرب کی ہمیشه وہی بیتین لاتے ہین کہ خلیل احمد لایا ہے اسواسطے کہ اوس مین کوئی
تصرف نہین ہوا ہے پس ہم بھی وہی بیتین بعینہ لاوینگے اور ابیات شواہد مزاحفات کہ خلیل احمد
لایا ہے ہمنے اونکی تخفیف کی مگر عروض فارسی مین ہر شخص ایک بیت جداگانہ لایا ہے لہذا ہمنے
بھی رعایت ابیات معین کی نہین کی جیسا اتفاق ہوا ویسا لکھا اور بہت سے وزن ہین کہ جب تحقیق
کیجیے ایک وزن ٹھہرتا ہے اونکی مثالین لانا تطویل بیفائدہ ہے بعضی مثالین کہ اونکی احتیاج نہ پائی
نہین لائے ہم کہ اوزان مکرر کی مثالین ضرور نہ تھین اور ابتدا طویل سے کی ہمنے جیسے خلیل احمد نے
ابتدا اوس سے کی ہے اور اوروں نے پیروی خلیل احمد کی ہے طویل از بحرهای است که تازی گویان
خاص است و شعر پارسی برین بحر به تکلف باشد و اصلش در دائرہ فعولن مفاعیلن چهار بار باشد و
در بنا تازی وافی بکار دارند و عروضش همیشه مقبوض ضرب هم سالم و هم مقبوض و هم محذوف بکار دارند
پس افاعیل مستعمل سه باشد و شواهد این سه بیت است ت یہہ بحر خاص ہے تازی مین شعر فارسی

اس مین تکلف سے خالی نہین اصل اوسکے دائرے مین فعولن مفاعیلن چار بار ہے اور بنا مین یعنے استعمال تازی مین وافی لاتے ہین یعنے موافق سب ارکان دائرہ کے اگرچہ مزاحف ہو مستعمل کرتے ہین اور عروض اوسکا یعنے آخر مصراع اول ہمیشہ مقبوض ہوتا ہے یعنی مفاعلن سوا مصرع کے کہ اوس مین عروض تابع ضرب ہوگا اور ضرب یعنے آخر مصراع ثانی کبھی سالم یعنے مفاعیلن اور کبھی مقبوض یعنی مفاعلن اور کبھی محذوف یعنے فعولن مستعمل کرتے ہین پس اوراان مستعمل تین ہین اول عروض مقبوض اور ضرب سالم دوسرا عروض مقبوض اور ضرب مقبوض تیسرا عروض مقبوض اور ضرب محذوف اور مطلب تقریر عروض وضرب سے یہہ ہے کہ شاعر جب مصراع اول مین عروض واحد اور مصراع ثانی ضرب واحد لائے چاہیے کہ اوسی طرح تمام قصیدے مین کہے اور پھر اختلاف عروض وضرب مین روا نہ رکھے اگر قدمانے بحر کامل مین اختلاف عروض کیا ہے اوسکا نام اقعاد ہے اور اختلاف ضرب کو تجرید کہتے ہین یہہ دونون عیب مین داخل ہین کہ متاخرین نے اس سے احتراز لازم جانا ہے وراوزان تین اوزان کے شواہد یہہ تین شعر ہین ہم شعر اَبَا مُنْذِرٍ کَانَتْ غُرُوْرًا صَحِیْفَتِیْ * وَلَمْ اُعْطِکُمْ فِی الطَّوْعِ مَالِیْ وَلَا عِرْضِیْ * عروض مقبوض است وضرب سالم تقطیعش بدینگونہ ابا من فعولن ذرنکانت مفاعیلن غرورن فعولن صحیفتی مفاعلن ولم اع فعولن طکم فططو مفاعیلن عمالی فعولن ولاعرضی مفاعیلن وعادت عروضیان است کہ ہمہ شواہد راہمبرین گونہ تقطیع ایراد کنند و ہرکہ قواعد فہم کردہ باشد بااین تطویل محتاج نباشد وآنکہ فہم نکردہ باشد اور ااصد چندین سود نکند پس اتخفیف التقطیعات را منی آریم وبریک مثال تازی ویک مثال بپارسی اقتصار کنیم بہلا شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا مقبوض ہے اور ضرب سالم ہے اور تقطیع اوسکی خود محقق علیہ الرحمہ نے لکھی ہے مگر ترجمہ شعر مذکور کا یہہ ہے کہ ای ابا منذر فریب تھا خط میرا نہین دیا مینے تمکو مال اپنا اور عزت اپنی یعنے پہلا خط برضامندی نہ لکھا تھا اور عادت عروضیون کی یہہ ہے کہ جملہ شواہد کی اسی طرح تقطیع کرتے ہین لیکن جو شخص کہ فہم قواعد رکھتا ہے اس تطویل کا محتاج نہین ہے اور جسکو فہم قواعد نہین ہے اوسکو صد برابر اسکے مفید نہین پس ہم ہر جگہہ تقطیع نہ لائینگے فقط ایک تقطیع شعر عربی اور ایک تقطیع شعر پارسی پر اکتفا کرینگے مگر ترجمے مین البستہ تقطیعات لکھے جاوینگے ہم ب سَتُبْدِیْ لَکَ الْاَیَّامُ مَا کُنْتَ جَاھِلًا * وَیَاْتِیْکَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ

لم تزدد ❊ عروض وضرب ہردو مقبوض اندت شعر دوسرا جو متن مین لکھا ہے عروض اور ضرب دونون
مقبوض ہین یعنے مفاعلن اور یہہ شعر قصیدہ سبعیہ سے ہے جو طرفہ بن العبد نے نعت رسول صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم مین کہا ہے ترجمہ اوسکا یہہ ہے قریب ظاہر کریگا زمانہ واسطے تیرے
وہ چیز کہ جس سے تھا تو جاہل اور لاوےگا واسطے تیرے اخبار وہ شخص کہ نہین توشہ دیا ہے تو نے
اوسکو یعنے مسائل شرعی بدون طمع واجرت بیان کریگا تقطیع یہہ ہے ستبدی فعولن لکل ایا مفاعیلن ماکن
فعولن تجاہلا مفاعلن ویاتی فعولن کبلا جنا مفاعیلن منلم فعولن تزددی مفاعلن ❊ ہزج شعر
أَقِيمُوا بَنِي النُّعْمَانِ عَنَّا صُدُورَكُمْ ❊ وَإِلَّا تُقِيمُوا صَاغِرِينَ الرُّؤُوسَا ❊ عروض مقبوض وضرب محذوف
ست عروض اس شعر کا مقبوض یعنے مفاعلن اور ضرب محذوف ہے یعنے فعولن معنی شعر کے یہہ ہین
راست کرو اے بنی نعمان ہم سے سینے اپنے یعنے کینہ دور کرو نہین تو رہوگے ہمیشہ ذلیل کرنے والے
سرون کے یعنے سردارون کے یعنے ہمیشہ ذلیل رہوگے تقطیع یہہ ہے اقیمو فعولن بنن نعما مفاعیلن
نعن نا فعولن صدورکم مفاعلن والا فعولن تقیمو صا مفاعیلن غری ترفعولن رؤوسا فعولن ❊ ہزج و بیشتر
درین وزن فعولن را کہ بر ضرب مقدم بود مقبوض بکار دارند برینگونہ شعر وفادقت حتی ما ابالی من
النوی ❊ وان بان جیران علی کرام ❊ ست اور اکثر اس وزن مین فعولن کو کہ مقدم ضرب سے
ہوتا ہے مقبوض استعمال کرتے ہین یعنے فعول جیسا اس شعر مین ہے جو محقق علیہ الرحمہ نے لکھا معنی
یہہ ہین کہ اور جدائی کی یعنے یہان تک کہ نہین ڈر رکھتا ہون مین دشمنی سے اگرچہ ظاہر ہون مجھسے
ہمسائی بزرگ یعنے ہمسائی نزدیک میری آئین اور اصرار کرین تو بھی یکجائی قبول نکر دن اور اونکی دشمنی
سے نہ ڈرون تقطیع یہہ ہے وفارق فعولن تحتتا مامفاعیلن ابالی فعولن منن نوا مفاعلن وان با
فعولن نجیران مفاعیلن علی ی فعول کرامو فعولن نوار دشمنی کرنا منتخب سے اور کرام بالکسر جمع
کریم منتخب سے ہم و در ہمہ اوزان علی الاطلاق ہر کجا بیت مصرع آرند مانند ابیات اول قصاید عروض
موافق ضرب کنند وضرب بر حال خود بگذارند ست اور سب اوزان مین مطلق جس جگہہ بیت مصرع لاتے
ہین یعنے مطلع مانند ابیات اول قصاید کے عروض موافق ضرب کے لاتے ہین یعنے مطلع کی عروض
وضرب مین فرق نہین ہوتا اور ضرب کو اپنے حال پر چھوڑتے ہین یعنے تمام ابیات قصائد مین
ضرب یکسان موافق ضرب مطلع کے لاتے ہین ہم واما بطریق زحاف در طویل صدر مقبوض و اکثر

و اثرم شاید و حشو مقبوض و مکفوف و ابتدا مقبوض وگاہ اثلم و اثرم اما سخت نادر بود و در مفاعیلن کہ در حشو
افتد معاقبہ باشد میان یا و نون ت وا ما بطریق زحاف طویل میں جس میں عروض یعنے فعولن اور اثلم
یعنے فعلن اور اثرم یعنے فعل لائق ہے اور حشو مقبوض یعنے فعول و ر مفاعلن و ر مکفوف یعنے مفاعیل اور
ابتدا یعنے رکن اول مصرع ثانی مقبوض یعنے فعول اور کبھی اثلم یعنے فعلن اور اثرم یعنے فعل لائق ہے مگر
ابتدا کا اثلم اور اثرم ہونا بہت نادر ہے مثال مقبوض شعر اَتَطْلُبُ مِنْ اُسُوْدِ بِیْشَۃَ دُوْنَہٗ ❊ اَبُو
مَطَرٍ وَّ عَامِرٌ وَّ اَبُوْ سَعْدٍ ❊ معنی یہہ کہ ایا طلب کرتا ہے تو اونکو کہ شیران بیشہ کمتر اونسے ہین ابو مطر اور
عامر اور ابو سعد تقطیع یہہ ہے اَتَطْلُ فعول بِمِنْ اُسُو مفاعلن دِ بیش فعول تَدُ وْنَہُو مفاعلن اَبُوْمَ فعول طَرِنْ
وَّ عَا مفاعلن مِرُنْ وَ فعول اَبُوْ سَعْدِنْ مفاعیلن مثال اثلم مکفوف شعر شَاقَتْکَ اَحْدَاجُ سُلَیْمٰی بِعَاقِلٍ
❊ فَعَیْنَاکَ لِلْبَیْنِ تَجُوْدَانِ بِالدَّمْعِ ❊ معنی یہہ کہ شوق میں ڈالا تجھکو ہودجہای معشوقہ سلیمی نے موضع
عاقل میں پس آنکھیں تیری جدائی میں گرانی ہین آنسو تقطیع شاقت فعلن کا حداج مفاعیل سلیمی فعولن
بعاقلن مفاعلن فعینا فعولن کللبین مفاعیل تجودا فعولن نبد دمعی مفاعیلن مثال اثرم شعر
ھَاجَکَ رَبْعٌ وَّ اَرِیْسُ الرَّسْمِ بِاللِّوٰی ❊ لِاَسْمَاءَ عَفٰی آیَاتُہُ الْمُوْرُ وَالْقَطْرُ ❊ معنی یہہ ہین ہیجان میں لایا
تجھکو مکان کہنہ نشان لوا مین اور لوا نام مقام کا ہے جو واسطے اسماء کے تھا مٹائے نشان اوسکے
موج آب نے اور باران نے مور بالفتح و را مہملہ موج زدن اور بالضم باد باگرد و خاک منتخب سے تقطیع
ہاج فعل کر بعن و دا مفاعیلن ر سُ رر س فعولن میل لوا مفاعلن لِاَسْمَا فعولن ءعفا آیا مفاعیلن
تہل مو فعولن رُ وَ لقطر و مفاعیلن صدر اثرم اور عروض مقبوض اور باقی ارکان سالم ہین اور درمیان
مفاعیلن کے جو حشو مین آتا ہے معاقبہ ہے یعنے اثبات دونون ساکن اسباب کا جائز ہے یا حذف
ایک کا یا مفاعلن آئے گا یا مفاعیل ہم و اما در فارسی ارچہ بہ تکلف گفتہ اند بعضی ہم بر منوال عرب
گفتہ اند مثال وزن اول شعر ببردی دل و جانم بیک غمزہ ناگہان ❊ ببردی کہ من دادم تو خود بی گناہ
زان ❊ تقطیعش ببردی فعولن دل و جانم مفاعیلن بیک غم فعولن زنا گہا مفاعلن ببردی فعولن
کہ من دادم مفاعیلن تخو دبی فعولن گناہی ز مفاعیلن و در تقطیع فارسی ہمبرین بر یک مثال اقتصار
خواہم کرد لیکن پارسی مین جو کچھہ بہ تکلف کہا ہے بعضون نے بر وضع عرب کہا ہے مثال
وزن اول کی جو محقق علیہ الرحمہ نے لکھی ہے اور تقطیع بھی اوسکی خود لکھی ہے اور اسی تقطیع پر اکتفا کی گئی

چنانچہ سابق مین لکھی ہی کہا تھا تو اولًا تاکیدًا یہی معنی شعر کے یہہ ہین لیگیا تو ای معشوق دل میرا اور جان میری
ایک غمزے مین ناگاہ مگر خود نہین لیگیا تو بلکہ سپنے دیا تحقیق کہ بیگناہ رہے تو اوس سے ہم و عادت
عروضیان پارسی آنست کہ ہر مثالی را مثالی مصرع ایراد کنند مثال مصرع این وزن بیت برآمد ز زر خسار
نگارین من ماہے مگر یا بم از نورش سوی وصل او راہے و بعد ازین ایراد مصرعات ہم تخفیف
خواہیم کرد ت اور عادت عروضیان فارسی کی یہہ ہے کہ مثال مین بیت مصرع لاتے ہین یعنے مطلع کہ
اوس مین ایک وہی اور ایک وزن ہو اور بیت اول ہم قافیہ تھی مگر ہم وزن نتھی مثال مصرع اس وزن
مذکور کی بارکان سالم ... مین لکھی ہی معنی اوسکے یہہ ہین کہ چہرہ میرے معشوق کا چاند سا چمکا
شاید اوسکی روشنی ہین راہ وصل کی مجکو معلوم ہو او تقطیع اوسکی یہہ ہے برآمد فعولن ز زر خساری مفاعیلن
نگاری فعولن من ماہی مفاعیلن مگر یا فعولن بم ز نورش مفاعیلن سوی وص فعولن لا و راہی مفاعیلن
اسکے ایراد مصرعات مین بھی کمی کرینگے ہم کہ غرض بیان وزن سے ہے ہم و بعضی عروضیان ما از
اوزان عرب تجاوز کردہ اند و بر قیاس دیگر بحرہای پارسیان در وافی بر عروض مسبغ و معری با ضرب
مسبغ و عروض سالم با ضرب ہم سالم یا مقبوض مسبغ و معری و عروض مقبوض مسبغ و معری با ضرب مسبغ
و عروض مقبوض با ضرب مقبوض و مقصور و محذوف و ہر دو مقصور یا محذوف یا مختلط و بر مسدس و مربع
ہم مثالہا آوردہ اند و از ہمہ بطبع نزدیکتر سالم بود خانہا از یکدگر جدا جدا بدینگونہ بیت من از غم
گدازانم تو بی غم گدازانی من از عشق نالانم تو بی عشق نازانی ت اور بعضے عروضیان پارس نے
اوزان عرب سے تجاوز کیا ہے اور بر قیاس اور بحو فارسی کی وافی مین یہہ اوزان لائے ہین عروض
مسبغ یعنے مفاعیلان اور معری یعنی خالی تسبیغ سے مفاعیلن ساتھہ ضرب مسبغ کے یعنے مفاعیلان
اور عروض سالم یعنے مفاعیلن ساتھ ضرب سالم کے یعنے مفاعیلن یا مقبوض مسبغ کے یعنے مفاعلان
یا مقبوض معری کے یعنی مفاعلن اور عروض مقبوض مسبغ یعنی مفاعلان اور معری یعنی مفاعلن ساتھ ضرب مسبغ کے یعنی مفاعیلان
اور عروض مقبوض یعنی مفاعلن ساتھ ضرب مقبوض کے یعنی مفاعلن اور مقصور کے یعنی فعولان اور محذوف کے یعنی فعولن
اور دونوں مقصور یعنی عروض اور ضرب دونوں فعولان یا محذوف یعنی عروض اور ضرب دونوں فعولن
یا مختلط یعنی عروض فعولن ضرب فعولان یا بالعکس اور مسدس اور مربع کی بھی مثالین لائے ہین یعنے
مجزو اور مشطور بھی کہا ہے اور سب سے موافق طبع کے بحر سالم ہے بل عروض مقبوض و ضرب محذوف

نیز گفتہ اند مثال سے نگاری کجا ہمتا بخوبی ندانمش * چگونی گرا باشد بعشقش صبوری * معلوم ہو کہ
یہہ وزن بھی جسکا عروض مقبوض مفاعلن اور ضرب محذوف فعولن ہو تفصیل مرقومہ مصنف مین داخل ہے
احتیاج اس حاشیہ کی نہ تھی اور رسالہ مین خالی جدا جدا اسطرح ہر بیت جو متن مین لکھی ہے معنی اوسکے
یہہ ہین یعنی مین غم سے گدازش رکھتا ہون اور تو بزعم گدازش رکھتا ہے مین عشق سے نالاہون تو بے
عشق نازان ہے تقطیع یہہ ہے منز غم فعولن گذازانم مفاعیلن تبی غم فعولن گدازانی مفاعیلن منز عشق فعولن
فنالانم مفاعیلن تبی عشق فعولن فنازانی مفاعیلن م دگر مسمط باشد بہتر بود و دیگر ارکان غیر عروض
وضرب در پارسی مزاحف بکار نتوان داشت چہ تکلف وزن و زحاف چون جمع شوند نفرت طبع زیادت
گردد ت اور اگر مسمط ہو بہتر ہے یعنے مطلع مین چارون جگہہ قافیے اور ابیات مین تین قافیے
اول اور قافیہ آخر موافق قافیہ مطلع کے یہہ زیادہ خوشنما ہے اور اور ارکان سوا عروض اور ضرب کے
فارسی مین مزاحف لانا نچاہیے اسواسطے کہ یہہ بحر فارسی نہین ہے جب تکلف وزن اور تکلف زحافت
دونون جمع ہونگے نفرت طبیعت کی زیادہ ہوگی معلوم ہو کہ مثالین فارسی کی موافق ان ارکان کے
کتب سے ڈہونڈہ کر لکھنا مشکل اور موزون کر کے لکھہ دینا سہل مگر تطویل بیفائدہ کہ اہل فہم کو فقط لکھدینا
ارکان کا کافی ہے اور یہہ اوزان بھی نامطبوع ہین فقط ضرورتا ہے تو اتنی کہ شاید کوئی شعر کسی استاد کا
ان زحافو نمین نکل آئے تو تقطیع مشکل نہو م مدید ہم از بحر ہای نازیان است و اصلش در دائرہ فاعلاتن

بحر مدید

فاعلن چہار بار بود و در بنا مجزو بکار دارند و اورا سہ عروض و پنج ضرب باشد و بر شش وزن مستعمل است
و شواہد این شش بیت ست ت مدید بھی بحر تازیون کی ہے اور اصل اوسکے دایرے مین فاعلاتن
فاعلن چار بار ہے اور اوسکو مجزو استعمال کرتے ہین یعنے مسدس اور اوسکے تین عروض یعنی سالم
اور محذوف اور مخبون محذوف اور پانچ ضربین یعنی سالم اور مقصور اور محذوف اور ابتر اور مخبون محذوف
ہین اور چھہ وزن پر مستعمل ہے ہر چند احتمال عقلی مقتضی پندرہ اوزان کا ہے کہ تین کو جب پانچ مین
ضرب دیجیے پندرہ ہوتے ہین مگر مستعمل فقط چھہ ہین اونکی تبیین یہہ ہین م اشعر یا لبکرٍ انشروا
لِیَ کُلَیبًا * یا لبکرٍ اینَ اینَ الفرارُ × عروض و ضرب ہر دو سالم است ت پہلا شعر جو متن مین
لکھا ہے عروض اور ضرب اوسمین دونون سالم ہین یعنی فاعلاتن ترجمہ یہہ ہے لے قبیلہ بکر میری خاطر
کو پہنچو اور پہنچو میری طرف کلیب کو اے قبیلہ بکر کہان ہے مفر کلیب بالضم و فتح لام تصغیر

اور نام ایک مرد کا کہ اوسکو کلیب بن وایل کہتے ہین منتخب سے تقطیع یہہ ہے یالبکرن فاعلاتن انشرو فاعلن لی کلیبن فاعلاتن یالبکرن فاعلاتن این ای فاعلن نلفرارو فاعلاتن م ب شعر

لَا یَغُرَّنَّ اُمْرَأً عَیْشُہٗ کُلُّ عَیْشٍ صَائِرٌ لِلزَّوَالِ * عروض محذوف وضرب مقصور ست ات دوسرا شعر یہہ ہے جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا محذوف ہے یعنے فاعلن اور ضرب اوسکی مقصور ہے یعنے فاعلان معنی شعر کی یہہ ہین چاہیے کہ فریب نہ دے آدمی کو زندگانی اوسکی اسواسطے کہ ہر عیش نقل کرنے والا ہے طرف زوال کے صیر بالفتح گشتن ومیل وادن منتخب سے تقطیع یہہ ہے لایغرران فاعلا تمرا فاعلن عیشہو فاعلن کلل عیش فاعلاتن صایرن فاعلن لزوال فاعلان م ج شعر اَعْلَمُوْا اَنِّیْ لَکُمْ حَافِظٌ * شَاہِدًا مَا کُنْتُ اَوْ غَائِبًا * ہر دو محذوف اندت تیسرا شعر جو محقق نے لکھا عروض اور ضرب اوسکی دونون محذوف ہین یعنے فاعلن معنی یہہ ہین جانو تم تحقیق مین واسطے تمہارے نگہبان ہون حاضر ہوئین یا غایب تقطیع یہہ ہے اعلموان فاعلاتن نے لکم فاعلن حافظن فاعلن شاہدن ما فاعلا کنت او فاعلن غاین فاعلن م رشعر اِنَّمَا الذَّلْفَاءُ یَاقُوْتَۃٌ * اُخْرِجَتْ مِنْ کِیْسِ دِہْقَانِ * عروض محذوف وضرب ابتر است چوتھا شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا محذوف ہے یعنے فاعلن اور ضرب اوسکی ابتر ہے یعنے فعلن بسکون عین معنی اوسکے یہہ ہین نہین ہے زن زلفا مگر ایک یاقوت کہ نکلی ہے کیسہ رئیس قریہ سے یعنے غیر مستعمل ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے اننمذ زل فاعلاتن فاریا فاعلن قوتتن فاعلن اخرجت من فاعلاتن کیس د فاعلن ہاقی فعلن م د شعر

لِلْفَتٰی عَقْلٌ یَعِیْشُ بِہٖ * حَیْثُ تَہْدِیْ سَاقَہٗ قَدَمُہٗ * ہر مجنون محذوف اندت شعر پانچوان جو محقق علیہ الرحمہ نے لکھا ہے عروض اور ضرب دونون مجنون محذوف ہین یعنے فعلن بتحریک عین ترجمہ یہہ ہے واسطے جوان کے عقل ہے کہ زندگی کرتا ہے ساتھ اوسکے جسطرح رہبر کرتی ہے پنڈلی اوسکی اوسکے قدم کی یعنے اوسکی عاقبت بینی کام آتی ہے اور ہدایت کرتی ہے عواقب امور کے مصرع مرد آخر بین مبارک بندہ ایست * تقطیع اوسکی یہہ ہے للفتاعق فاعلاتن لن یعیے فاعلن شبہی فعلن حیث تہدی فاعلاتن ساقہو فاعلن قدمہ فعلن م و شعر رُبَّ نَارٍ بِتُّ

اَرْمُقُہَا تَقْضِمُ الْہِنْدِیَّ وَالْغَارَا * عروض مجنون محذوف ست وضرب ابتر ست چھٹا شعر جو متن مین لکھا ہے عروض مجنون محذوف ہے یعنے فعلن بتحریک عین اور ضرب ابتر یعنے فعلن بسکون

ہین معنی یہہ ہین اگر آگ کو وقت رات سے کے دیکھتا تھا ہین کہ توڑتی تھی عود ہندی کو اور اغار کو یعنی تو نکلتا تھا میرا وز غار
خوشبو وار درخت سے ہے تقطیع یہہ ہے سب بنارن فاعلاتن بت تا رفاعلن مُعتمافعلن تقصل ہن فاعلاتن وی
یول فاعلن غارا فعلن هم و بعضی مشطور ردا داشتہ اند اما خلیل نیاوردہ ست ـــت اور بعضون نے
یہہ بحر مشطور روار کھی ہے یعنے مربع اور خلیل نہین لایا ہے جیسے یہہ بیت یا لیکبر لا تنو *
لیس ذا حین وَنی * تقطیع یا لیکبرن فاعلاتن لا تنو فاعلن لیس ذاحی فاعلاتن تن ونا فاعلن
اور زجاج فی اسکو رمل مجزو محذوف الضرب العروض قرار دیا ہے هم و بطریق زحاف خبن و کف
و شکل در ارکان دیگر بکار رود در ند و میان نون فاعلاتن والف فاعلن معاقبہ باشد ـــت اور بطریق
زحاف کے خبن یعنے فعلاتن اور فعلن اور کف یعنے فاعلاتُ اور شکل یعنے فعلاتُ آتا ہے صدر
اور ابتدا اور حشو مین سوا عروض و ضرب کے اور عروض و ضرب کا بیان پہلے ہو چکا اور درمیان نون
فاعلاتن کے اور الف فاعلن کے معاقبہ ہے یعنے یا دونون ثابت رہین گے یا ایک ان دونون مین
گریگا مثلاً فاعلاتُ فعلن اس بحر مین نہ آئے گا هم اما دپارسی بتکلف بر قیاس دیگر بحر ہای ایشان
در موافق عروض و ضرب ہر دو مذال یا ہر دو سالم یا مختلط و عروض سالم و ضرب مخبون یا مقطوع و ہر دو
مخبون یا ہر دو مقطوع یا مختلط و در مجزو ہر دو سالم و عروض سالم و ضرب مقصور و ہر دو مقصور یا محذوف
یا مختلط و عروض محذوف یا مخبون محذوف و ضرب مخبون محذوف یا ابتر بکار رداشتہ اند و اشکلہ
آوردہ و مشطور ہم بکار داشتہ اند و از ہمہ تقطیع نزدیکتر وافی بود وہم سالم بر ینگونہ بیت بادہ بر گیر
ای صنم زود بردار و بزن * چند خواہی خورد غم دور کن از دل حزن * ـــت و اما فارسی بہ تکلف
موافق اور بحو عرب کے وافی مین عروض اور ضرب دونون مذال یعنے فاعلان یا دونون سالم
یعنے فاعلن یا مختلط یعنے ایک جگہہ فاعلن اور ایک جگہہ فاعلان اور عروض سالم یعنے فاعلن
اور ضرب مخبون یعنے فعلن یا مقطوع یعنے فعلن اور دونون عروض و ضرب مخبون یعنے فعلن یا دونون
عروض و ضرب مقطوع یعنے فعلن یا مختلط یعنے ایک جگہہ فعلن اور ایک جگہہ فعلن اور مجزو مین
دونون سالم یعنے فاعلاتن اور عروض سالم یعنے فاعلاتن اور ضرب مقصور یعنے فاعلان اور دونون
مقصور یعنے فاعلان یا دونون محذوف یعنے فاعلن یا مختلط یعنے
ایک جگہہ فاعلن اور ایک جگہہ فاعلان اور عروض محذوف یعنے فاعلن یا مخبون محذوف یعنے

فعلن بتحریک عین اور ضرب مخبون محذوف یعنے فعلن بتحریک عین یا ابتر یعنے فعلن بسکون عین استعمال کیا ہے اور مثالین اونکی لائے ہین اور مشطور یعنے مربع کا بھی استعمال کیا ہے اور سب سے موافق طبع وافی ہے اور سالم بھی بیت اوسکی مثال کی مرقومہ متن ہے بادہ زن اوس مین بمعنی شراب نوشیدن ہے اور حزن بفتحتین اور بالضم بمعنی اندوہ منتخب اور کشف اور غیاث سے تقطیع یہہ ہے بادہ گی فاعلاتن رہی صنم فاعلن زود بردا فاعلاتن رو بزن فاعلن چند خاہے فاعلاتن خرد و غم فاعلن دور کن از فاعلاتن دل حزن فاعلن هم وہمہ ارکان مخبون نیز گفتہ اند وہم از دیگران بہتر بود بر ینگونہ بیت زلبانت پسرا بیکے بوسہ چرا ❊ نکنی شاد مرا نہ بترسی ز خدا ت اور سب ارکان مخبون بھی کہے ہین اور یہہ بھی اور وزنون سے بہتر ہے مثال متن مین ہے زلبانت یعنی از لبہای خود تقطیع یہہ ہے زلبانت فعلاتن پسرا فعلن بیکے بو فعلاتن سہ چرا فعلن نکنی شا فعلاتن د مرا فعلن بترسی فعلاتن ز خدا فعلن هم و مشطور این بحر از بہر آنکہ برمل نزدیکتر بود خوش آید بر ینگونہ بیت بکرہ ای بیدادگر ❊ لطف کن در ما نگر ت اور مشطور اس بحر مین یعنی مربع بسبب اسکے کہ رمل سے نزدیکتر ہے خوشنما ہے تقطیع بیت مثال مرقومہ متن کی یہہ ہے بکرای بی فاعلاتن دادگر فاعلن لطف کن در فاعلاتن ما نگر فاعلن هم مقلوب طویل مفاعیلن فعولن چہار بار بود بہرامی از فرالاوی شاعر نقل کردہ است کہ او بوافی این بحر شعر گفتہ است و یک بیتش این ست بیت نگاری دلربائی ربود از من دل من ❊ من بیدل چگونہ از و بوسہ ستانم ت مقلوب طویل مفاعیلن فعولن چار بار ہے بہرامی نے فرالاوی شاعر سے نقل کی ہے کہ اوسنے اس بحر کے وافی مین شعر کہے ہین ایک بیت اوسکی یہہ ہے جو محقق علیہ الرحمہ نے لکھی تقطیع یہہ ہے نگاری دل مفاعیلن ربائی فعولن ربود از من مفاعیلن دل من فعولن منی بیدل مفاعیلن چگونہ فعولن از و بوسہ مفاعیلن ستانم فعولن سب ارکان سالم ہین هم و بر مجزو اخرب بیتی ہم از شعر او زین ہست شعر بر نور جہان سیہ و تنگ است ❊ تا با شمنی آن بت بجنگ است ت اور وزن مجزو اخرب مین بھی فرالاوی کی بیت ہے جو متن مین لکھی ہے شمن بفتحتین بمعنی بت پرست برہان اور سراج اور غیاث سے اشارہ طرف عاشق کے کہ معشوق پرست ہوتا ہے معنی بیت کے یہہ ہین کہ جہان روشن میری آنکھو مین سیاہ اور تنگ ہے جب سے مجھہ عاشق سے وہ بت یعنے معشوق لڑا ہے ش شمن بمعنی ہیچو من

تم کلامہ ظاہر ایہہ معنی مصنوعی ہین تقطیع بیت کی یہہ ہے پر نور مفعول جہاس فعول ہیو تنگست مفاعلان
تا باش مفعول مناںت فعولن بچنگ است فعولان صدر اور ابتدا اخرب ہے اور عروض مسبغ اور ضرب
مقصور اور حشو مصراع اول مقبوض ہم و برین قیاس در وافی و مجزو مسبغ و مسری و مختلط ذکر کردہ در
مجزو محذوف و مقصور و مختلط و ہمچنین اخرب و مکفوف ست اور اسی قیاس پر وافی ہین یعنی مثمن
مین اور مجزو مین یعنی مسدس مین مسبغ یعنی فعولان اور مفاعیلان اور مسری یعنی فعولن اور مفاعیلن
اور مختلط یعنے کہین مسبغ اور کہین سالم کا ذکر کیا ہے اور مجزو مین یعنے مسدس مین محذوف یعنے
فعولن اور مقصور یعنے فعولان اور مختلط یعنے کہین فعولن اور کہین فعولان کا ذکر کیا ہے اور اسی طرح
اخرب یعنے مفعول اور مکفوف یعنے مفاعیل صدر اور ابتدا مین لایا ہے ہم اما در عرب و عجم از کسے دیگر
شعرے برین بحر معلوم نشدہ است ت محقق علیہ الرحمہ نے یہہ عبارت بعد بیان مزاحفات
کے لکھی ہے مطلب یہہ کہ عرب اور عجم مین اور کسی سے کوئی بیت مزاحفات مین اس بحر کی
نہین سنی گئی صاحب حاشیہ اس مطلب کو نہ سمجھا اور یہہ حاشیہ لکھا ح قولہ اما در عرب و عجم آہ بیشتر
ازین اشعار امرء القیس برین بحر نقل کردہ شد پس حصر و تتبع مصنف تمام ناتمام است تم کلامہ
پس دونون شعر کہ رسائل امرء القیس سے سابق لکھی گئی سالم ہین نہ مزاحف ہم بسیط ہم از بحرہای
تازیان است و صاحبش در دائرہ مستفعلن فاعلن چہار بار بود و او را سہ عروض و پنج ضرب است و
بر شش وزن مستعمل است دو وافی و چہار مجزو و ابیات این ست ت بسیط بھی بحر تازی ہے
اور اصل او سکے دائرے مین مستفعلن فاعلن چہار بار ہے اور اوسکے تین عروض یعنی مخبون اور
سالم اور مقطوع اور پانچ ضرب ہین یعنی مخبون اور مقطوع اور مذال اور سالم اور مقطوع ثانی یعنی وافی مین
مقطوع فاعلن سے فعلن ہے اور مجزو مین مقطوع مستفعلن سے مفعولن ہے پس یہہ دو ضرب ہین
ہوئین کہ دو وزن ہین اگرچہ علت ایک ہے صاحب حاشیہ اس مطلب کو بھی نہ سمجھا اور یہہ حاشیہ
لکھا ح قولہ پنج ضرب یعنی مخبون و مقطوع و مذال و سالم و مخبول تم کلامہ پس مخبول اس بحر مین
کوئی ضرب نہین مگر ایجاد بندہ اور یہہ وزن دونون پر مستعمل ہے ہر چند از روی احتمالات عقلی کے
پندرہ وزن ہوتے ہین کہ تین کو جب پانچ مین ضرب دیجیے پندرہ ہون اگرچہ استعمال
مین ہین دو وافی اور چار مجزو بتیین یہہ ہین ہم اشعر یا حار لا ارمین منکم بداہیتہ ظلم

ثم یلقہا سوقۃ قبلی ولا ملک * عروض وضرب ہر دو مجنون است ت پہلا شعر جو مرقوم متن سے ہے
عروض اور ضرب دونون مجنون ہین یعنی فعلن بتحریک عین معنی شعر کے یہہ ہین ای حارث
چاہیے کہ نڈالا جاؤ نہین تم سے اوس بلا مین کہ نڈالا گیا ہو اوس مین کوئی بازاری قبل میرے
اور نہ بادشاہ اور مراد بلا سے ہجو ہے یعنے تم باعث اسکے نہو کہ مین ہجو تمہاری کرون ایسی کہ کسی نے
کبھی نکی ہو تقطیع یہہ ہے یا حار لا مستفعلن ارمین فاعلن منکم بدا مستفعلن ہیتین فعلن لم یلقہا مستفعلن سوقتن
فاعلن قبلی ولا مستفعلن ملکو فعلن هم ب شعر قد اشہد الغارۃ الشعواء تحملنی * جرداء معروقۃ
اللحیین سرحوب * عروض مجنون ضرب مقطوع است واین ہر دو بیت از وافی است ت
دوسرا شعر جو مرقوم متن سے ہے عروض اوسکا مجنون یعنی فعلن بتحریک عین اور ضرب مقطوع یعنے
فعلن بسکون عین ہے معنی یہہ ہین کہ بتحقیق حاضر ہوتا ہون تاراجہاے متفرقہ مین درحالیکہ
اوٹھاتی ہی مجکو اسپ مادہ کم مو خشک کلہ اور دراز یہہ تینون عرب مین صفات اسپ مین تقطیع
یہہ ہے قد اشہد ل مستفعلن غارتش فاعلن شواء تح مستفعلن ملنے فعلن جرداء مع مستفعلن روقتل
فاعلن لحیین سر مستفعلن حوبو فعلن اور یہہ دونون بیتین وافی ہین هم ج شعر اناذ ممنا علی ماخیلت
سعد بن زید و عمرا من تمیم * عروض سالم وضرب مذال است ت تیسرا شعر جو مرقوم متن ہے
عروض اوسکا سالم یعنی مستفعلن اور ضرب مذال یعنی مستفعلان معنی یہہ ہین تحقیق کہ ہجو کی ہمنے
اوپر اس بات کے کہ خیال کیا معشوقہ نے سعد ابن زید اور عمر کا کہ قبیلہ بنی تمیم سے ہے تقطیع
اوسکی یہہ ہے انناذ مم مستفعلن ناعلا فاعلن ماخی یلت مستفعلن سعد بن زی مستفعلن دن وعم فاعلن
رنمن تمیم مستفعلان هم د شعر ماذا وقوفی علی ربع عفا * مخلولق دارس مستعجم * عروض وضرب
سالم است ت چوتھا شعر جو مرقوم متن سے ہے عروض اور ضرب دونون سالم ہین یعنی مستفعلن معنی
یہہ ہین شاعر تحسر سے کہتا ہے کیا ہی توقف میرا اوس مکان پر کہ خالی ہے معشوقہ سے اور کہنہ
اور خاموش حالات معشوقہ سے تقطیع یہہ ہے ماذا وقو مستفعلن فی علی فاعلن ربع عفا مستفعلن
مخلولقن مستفعلن دارسن فاعلن مستعجمی مستفعلن هم ہ شعر سیروا معا انما میعادکم * یوم الثلثاء
بطن الوادی * عروض سالم اور ضرب مقطوع است ت پانچوان شعر جو مرقوم متن سے ہے عروض
اوسکا سالم یعنے مستفعلن اور ضرب مقطوع یعنے مفعولن معنی یہہ ہین سیر کرو تم یکجا ہو کر سوا اسکے

نہین ہے کہ وعدہ تمہارا روز سہ شنبہ کو ہے بمقام خاص ہین یا صحرا مین تقطیع یہہ ہے سیر وعن مستفعلن
انہا فاعلن میعاد کم مستفعلن یو مثلا مستفعلن ثا ربطا فاعلن نلوادی مفعولن ہم و شعر ماہیج
الشوق من اطلال اضحت قفارا کوحی الواحی * عروض وضرب ہر دو مقطوع اند واین چہار
مجزو است واین بیت آخر را مخلع خوانند ترجمہ شعر جو مرقوم ہوا ہے عروض اور ضرب دونون
مقطوع ہین یعنی مفعولن معنی یہہ ہین کونسی چیز ہیجان مین لائی میرے شوق کو دیکھنے سے آثار
خانہا ہی معاشیق کے کہ خالی ہوئے ہین مثل مکتوب کاتب کے دلالت مین اوپر لکھنے والے
یا مثل حروف اور نقطہائے متفرقہ کے تقطیع یہہ ہے ما ہی یجیش مستفعلن شوق من فاعلن اطلالن
مفعولن اضحت قفا مستفعلن رن کوح فاعلن یلواحی مفعولن یہہ چارون مثمین مجزو ہین اور اس
بیت آخر کو یعنی مقطوع العروض والضرب کو مخلع کہتے ہین وکذا فی المفتاح مراد یہہ کہ اصطلاح
اہل عروض مین اس وزن کا بسیط مین مخلع نام ہے خواہ آخر مین مفعولن مقطوع ہو خواہ فعولن
مجنون مقطوع اور بعضے فعولن کو مستفعلن سے مخلع کہتے ہین ہم و در دیگر ارکان مجنون بکار دارند
و در مستفعلن مطوی مجنون بکار دارند و عروض وضرب مقطوع را مجنون روا دارند تا بروزن فعولن آید
ت اور سوا عروض وضرب کے مجنون استعمال کرتے ہین یعنے مفاعلن مثال مجنون شعر
لقد خلت حقب صروفها عجب فاحدثت غیرا واعقبت دولا * معنی یہہ ہین کہ بتحقیق گذری
زمانی کہ گردشین اونکی عجب ہین پس پیدا کیے تغیرات اور عقب مین چھوڑین دولتین
تقطیع یہہ ہے لقد خلت مفاعلن حقبن فعلن صروفها مفاعلن عجبو فعلن فاحدثت مفاعلن
غیرن فعلن واعقبت مفاعلن دولا فعلن سب ارکان مجنون ہین اور مستفعلن مطوی کو مجنون
کرکے استعمال کرتے ہین یعنی مفتعلن کو فعلتن کرکے استعمال مین لاتے ہین مثال مطوی مجنون
کی کہ اوسکو مخبول کہتے ہین شعر وزعموا انہم لقیہم رجل فاخذوا مالہ وضربوا عنقہ *
وزن اسکا فعلتن فاعلن فعلتن فعلن سے ہے صدر اور ابتدا اور حشو مخبول ہے اور عروض اور ضرب
مقطوع کو مجنون روا رکھتے ہین کہ مفعولن بروزن فعولن آتا ہے مثال مجنون مقطوع کی شعر
اصبحت والشیب قد علانی * یدعو حثیثا الی الخضاب * معنی یہہ ہین صبح کی مینے
اور بری مجھپر دوڑی ورحالے کہ بلاتی ہے اندوہی بر انگیختگی کے طرف خضاب کی تقطیع یہہ ہے

اصبحتُ وش مستفعلن شیب قد فاعلن علانی فعولن یدعو حتّی مستفعلن ثن الِلّ فاعلن خضابی فعولن
هم و دیگر وزنی آمده از مجزو و در شواذ که خلیل نیاورده و آن این است که شعر اِنَّ شوا رُ و نشوہ *
خبب اَلبَاذِلِ الاَمُوْنِ * عروض مخبون احذ است و ضرب مخبون مقطوع ست اور ایک وزن
اور شاذ آیا ہے کہ خلیل اوسکو نہین لایا ہے شعر اوسکا مرقومہ متن ہے عروض اوسکا مخبون
احذ ہے یعنے فَعَلْ اور ضرب مخبون مقطوع یعنے فعولن معنی یہہ ہین تحقیق کہ کباب اور نشہ
اور دوڑنا شتر نہ سالہ اور ناقہ قوی خلقت کا اور خبر اسکی بیت آخر مین ہے تقطیع یہہ ہے
ارنن سوا مفتعلن ان و نش فاعلن و تن فَعَلْ وَ خَبَبُ فَعِلَتُنْ بازِلِ فاعلن اموںی فعولن اور وہ بیت
آخر یہہ ہے بیت مِنْ لَذَّةِ العَیْشِ وَالْفَتٰی * لِلدَّہرِ وَالدَّہرُ ذُوْ فُنُوْنِ * معنی ظاہر ہین هم
و اما در پارسی تبکلف در وافی بر عروض مذال یا معری یا ضرب مذال و یا ضرب سالم و عروض سالم
با ضرب مخبون مذال یا ضرب مذال و یا ضرب مخبون و یا ضرب اعرج و یا ضرب مقطوع و عروض
مخبون معری و مذال با ضرب مخبون مذال و عروض مخبون با ضرب هم مخبون یا اعرج یا مقطوع
و در مجزو بر عروض معری و مذال با ضرب مذال و عروض سالم با ضرب سالم و اعرج و مقطوع و عروض
اعرج یا مقطوع با ضرب هم اعرج یا مقطوع امثلہ آورده اند و درین دو ضرب اخیر خبن هم بکار دارند
تا با وزن فعولان یا فعولن آید ست اما فارسی مین بہ تکلف وافی مین شعر کہے ہین اسطرح پر
کہ عروض مذال یعنے فاعلان یا معری یعنی فاعلن ساتھہ ضرب مذال یعنے فاعلان یا ضرب سالم
یعنے فاعلن کی اور عروض سالم یعنے فاعلن ساتھہ ضرب مخبون مذال یعنی فعلان یا ضرب مذال
یعنے فاعلان یا ضرب مخبون یعنی فعلن یا ضرب اعرج یعنے فعلان یا ضرب مقطوع یعنی فعلن کی
اور عروض مخبون معری یعنی بدون اذالت فعلن اور مذال یعنی فعلان بتحریک عین ساتھہ
ضرب مخبون مذال یعنے فعلان بتحریک عین کے اور عروض مخبون یعنے فعلن بتحریک عین ساتھہ
ضرب مخبون یعنے فعلن بتحریک عین یا اعرج یعنے فعلان بسکون عین یا مقطوع یعنے فعلن
بسکون عین کے اور مجزو مین عروض معری بدون اذالت یعنے مستفعلن اور مذال یعنی مستفعلان
ساتھہ ضرب مذال یعنے مستفعلان کے اور عروض سالم یعنی مستفعلن ساتھہ ضرب سالم یعنی مستفعلن
اور اعرج یعنے مفعولان اور مقطوع یعنے مفعولن کی اور عروض اعرج یعنے مفعولان یا مقطوع یعنی

مفعولن ساتھہ ضرب اعرج یعنے مفعولان یا مقطوع یعنی مفعولن کی مثالین اُنکی لائے ہین اور ان
دونون ضربون اخیرہین یعنی مفعولان اعرج اور مفعولن مقطوع مین خبن بھی استعمال کیا ہے کہ
بروزن فعولان یا فعولن لائے ہین ہم وقومی پندارند کہ مخلّع اسم فعولن است کہ فرع مستفعلن است
در بسیط مجزو ونہ چنان است بل مخلّع اسم وزنی است از بسیط مجزو کہ عروض وضربش مقطوع باشد
خواہ مخبون خواہ غیر مخبون ست اور ایک قوم گمان کرتی ہے کہ مخلّع اسم فعولن کا ہے مستفعلن سے
بسیط مجزو مین اور ایسا نہین ہے بلکہ مخلّع نام وزن کا ہے بسیط مجزو سے کہ عروض اور ضرب اوسکی
مقطوع ہو خواہ مخبون یعنے فعولن خواہ غیر مخبون یعنے مفعولن اور سکاکی نے بھی یہی کہا ہے مگر
بدون تعمیم پس ایسے وزن کا نام مخلّع ہے بسیط مجزو مین ہم و بپارسی شاید کہ ہمہ ارکان مخبون
بکار دارند یا ہر جیء فاعلن بود مخبون بود و بس و شاید کہ ہر دو مستفعلن مطوی بود و چنان بہتر کہ ہر
زحاف کہ استعمال کنند در ہمہ مواضع آن قصیدہ مطرد بود مگر تسکین اوسط در مفتعلن و فعلن کہ آن
ہر جائی کہ خواہند شاید مثال وافی عروض و ضرب سالم شعر از عشق آن بیوفا افتادہ ام در بلا ٭
ہرگز نگوید مرا بر خیز و یکدم بیا ست اور پارسی مین چاہیے کہ سب ارکان مخبون مستعمل کرین
یا کہ جہان فاعلن ہو مخبون ہو جای اور بس یعنی فعلن پس یہہ وزن ہوگا مستفعلن فعلن مستفعلن
فعلن اور چاہیے کہ دونون مستفعلن مطوی ہون یعنی مفتعلن پس یہہ وزن ہوگا مفتعلن فاعلن
مفتعلن فاعلن اور بہتر یہہ ہے کہ جو زحاف استعمال کرین قصیدے مین ہر جگہہ وہی لائین
مگر تسکین اوسط مفتعلن اور فعلن مین جس جگہہ کرین زیبا ہے مثال وافی عروض اور ضرب سالم
کی شعر جو مترقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے از عشق ا مستفعلن ن بیوفا فاعلن افتادام مستفعلن
در بلا فاعلن ہرگز نگو مستفعلن ید مرا فاعلن بر خیز یک مستفعلن دم بیا فاعلن ہطر بضم سیم و تشدید
طاء مفتوح و کسر راء مستقیم و برابر و تیرہ شوندہ و عقب یکدیگر شوندہ منتخب اور صراح اور غیاث سے
ہم و اگر عروض و ضرب مخبون کنند آن بہتر کہ فاعلن ہمہ جا مخبون بود بر ینگونہ شعر کردم ز روے
صفا منزل بکوی دفا ٭ و بدم نگار مرا جای شگرف و چہ جا ست اور اگر عروض اور ضرب کو مخبون
کرین بہتر یہہ ہے کہ فاعلن سب جگہہ مخبون ہو جیسا کہ شعر مترقومہ متن مین ہی اور لفظ مرا اوسمین
بمعنی خود را ہی تقطیع اوسکی یہہ ہے کردم ز رو مستفعلن ی صفا فعلن منزل بکو مستفعلن ی دفا فعلن

ویدم نکا مستفعلن بمرا فعلن جاهی شکر مستفعلن وت تجا فعلن م مثال مجزو سالم شعر بستمندی
مکن چندین ستم ٭ کو بر نیاورد از عشق تو دم ٭ ت مثال مجزو سالم کی جو مرقومهٔ متن ہے اور معنی
اوس شعر کے یہہ ہین ایسے عاشق غمگین پر ستم نکر کہ اوس نے تیری عشق سے دم نہین مارا
یعنی اظہار عشق نہین کیا تقطیع اوسکی یہہ ہے بستمن مستفعلن دمی مکن فاعلن چندی ستم مستفعلن
کو بر نیا مستفعلن وردز فاعلن عشقی تدم مستفعلن بعضی نسخو نمین بجای بر نیاورد برنمی آرد ہے یہین
دونون صحیح ہین جستمند بالضم اندوہگین اور نگگین مجازاً بمعنی حاجتمند اور یہہ مرکب ہے مُست
بالضم اور مند سے مُست بمعنی غم و اندوہ اور مند بمعنی صاحب اور خداوند کذا فی البرہان اور خیابان
مین لکھا ہے کہ مستمند بالضم حاجتمند اور مُست بمعنی حاجت ہے غیاث سے م مثال مخلع مجنون
شعر کشتم بدرد از تو من نگارا یہہ آن بہ کہ یکرہ کنی مدارات مثال مخلع مجنون کی جو مرقومهٔ متن ہے
مخلع بسیط مجزو مین وزن مقطوع الضرب و العروض سب ہے یعنے مفعولن جیسا کہ کہا گیا اور جب
مفعولن مقطوع کو مجنون کرین فعولن ہوا اور لفظ یکرہ شعر مذکور مین بمعنی یکبار ہے معنی شعر کے
یہہ ہین حلطان ہوا مین بسبب درد کے یا ہوا مین صاحب درد تیری عشق مین ای معشوق بہتر یہہ ہے
کہ ایکبار کرے تو صلح اور مہربانی تقطیع یہہ ہے کشتم بدر مستفعلن دز تمن فاعلن نگارا فعولن اکیک
مستفعلن رہ کنی فاعلن مدارا فعولن صاحب حاشیہ نے لفظ کشتم کو بکاف تازی مضموم پڑہا اور
یہہ لکھا ہے معنیش آنکہ کشتم خود را یا کشتہ شدم از درد بسبب تو ای نگار تم کلامہ اور صاحب شرح
الافکار
اوس سے اعتراض بیجا کیا مگر اپنی معنی اس تکلف سے لکھے جو سمجھ مین نہ آئین ش صاحب میزان
گوید معنیش اینکہ کشتم خود را یا کشتہ شدم از درد بسبب تو ای نگار تم کلامہ این معنی در بطن
قائل ہست و از الفاظ شعر ہرگز پیدا نیست اولاً معروف را مجہول شمار کردن معلوم نیست کہ از کجا
قانون پیدا آمدہ و اگر معروف گویند لفظ خود را از طرف خود میا میزند تا معنی خیز گردد و حال آنکہ گشتم
بکاف فارسی فعل ناقص ست کہ اسم و خبر میخواہد و ضمیر متکلم منفصل خواہ متصل اسم است و لفظ بدرد کہ
ظرف است متعلق بلفظ مبتلا شود و آن خبر گشتم باشد و حقیقت این ست کہ از لطف معنی رو گرفتن
و در پی تکلف رفتن از خوبی فہم معنی آفرین ست الحق کہ بر قائل آن صد آفرین است تم کلامہ م
مثال مہ مجنون ببیت چرا ہمی بت من بمن نمی نگرد ٭ بیک دو بوسہ ہمی غم از دلم نبرد ٭

ت مثال سب ارکان مجبون کی جیسا کہ بیت مرقومۂ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے چراہمی مفاعلن ہمت
من فعلن بمن نمی مفاعلن نگرد فعلن بیک دو مفاعلن سہمی فعلن عمز دلم مفاعلن ہنوز فعلن ہم مثال
مطوی از مجزو شعر دور بدار ای صنم لب ز لبم ٭ تا بفزاید بدل و سطربم ٭ ت مثال مطوی کی مجزو سے
شعر جیسا کہ مرقومۂ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے دور بدا مفتعلن ر ای صنم فاعلن لب ز لبم مفتعلن تا بفزا
مفتعلن ید بدل فاعلن و سطربم مفتعلن ہم و اما امثلہ اوزان فارسی ازانجہت بتمامی نیاوردیم کہ برین بحرہا
در پارسی شعر یافتہ نمیشود والا امثالہای کہ بتکلف گفتہ باشند این ست بحرہای دایرہ مختلفہ
ت اور ہم مثالین اوزان پارسی کی تمام وکمال اس جہت سے نہین لائے کہ ان وزنون مین
شعر پارسی پائے نہین جاتے والا یعنے اگر پائے جاتے ہین وہ ایسی مثالین ہین کہ بتکلف کہی ہین
بحرین دایرہ مختلفہ کی ہم وافر ہم از بحرہای تازیان است و اصلش در دایرہ مفاعلتن باشد
شش بار در بنا اورا دو عروض و سہ ضرب باشد و بر سہ وزن آید یکی وافی و دو مجزو ابیات این است
ت یہہ بحر بھی بحور تازی سے ہے اور اصل اسکی دائرے مین مفاعلتن ہے چھہ بار اور استعمال
مین اوسکے دو عروض یعنے سالم اور مقطوف اور تین ضربین یعنے سالم اور مقطوف اور معصوب
ہین اور تین وزنون پر آتی ہے ایک وافی اور دو مجزو بیتین یہہ ہین ہم ا شعر لَنَا غَنَمٌ نُسَوِّقُہَا
غِزَارٌ ٭ کَأَنَّ قُرُونَ جِلَّتِہَا الْعِصِیُّ ٭ عروض اور ضرب ہر دو مقطوف ست و این وافی است
ت پہلا شعر جو مرقومۂ متن سے ہے عروض اور ضرب دونون مقطوف ہین یعنی فعولن معنی یہہ ہین
ہمارے پاس گوسفند ہین کہ روان کرتے ہین ہم اونکو بہت سا دودہ رکھتے ہین گویا شاخین
پرانی اونکی مانند عصا کے دراز ہین غزار جمع غزیرہ کی اور جلّہ بمعنی کلان اور عصی جمع عصا کی ہے
جلّہ بکسر و تشدید لام بزرگان منتخب سے غزارہ بالفتح بسیاری اور بہت سا دودہ کا ہونا اور
پانی اور میوونکا بہت ہونا منتخب سے تقطیع یہہ ہے لنا غنمن مفاعلتن نسوقوہا مفاعلتن
غزارن فعولن کأنن قرو مفاعلتن ن جلّتہا مفاعلتن لعصییو فعولن یہہ وافی ہے ہم ب شعر لَقَد
عَلِمَت رَبِیعَۃُ اَنَّ حَبلَکَ وَاہِنٌ خَلِقُ ٭ عروض و ضرب ہر دو سالم است ت دوسرا شعر
جو متن مین لکھا ہے عروض اور ضرب دونون سالم ہین یعنی مفاعلتن معنی یہہ ہین ہر آئینہ جانتا ہے
قوم ربیعہ نے یہہ کہ تحقیق رسی تیری سست اور پرانی ہے یعنے عہد و پیمان تیرا سست ہے

وہن بالفتح سستی اور سست ہونا منتخب سے خلق بالتحتین کہنہ ہونا اور جامہ کہنہ اور اس معنی پر بکسر لام
بھی آیا ہے منتخب سے تقطیع یہہ ہے لقد علمت مفاعلتن ربیعۃ ان مفاعلتن بحبلک و امفاعلتن
ہن خلقو مفاعلتن ھ ج شعر اعاتبہا و آمرہا * فتغضبنی و تعصینی * عروض سالم و ضرب معصوب
و این ہر دو مجزو است ت تیسرا شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا سالم یعنے مفاعلتن اور
ضرب اوسکی معصوب یعنے مفاعیلن ہے معنی یہہ ہین کہ عتاب کرتا ہون اور حکم کرتا ہون اوسکو پس
غضب کرتی ہے مجھپر اور نافرمانی کرتی ہے میری تقطیع یہہ ہے اعاتبہا مفاعلتن و آمرہا مفاعلتن
فتغضبنی مفاعلتن و تعصینی مفاعیلن اور یہہ دو شعر اخیر مجزو ہین ھ و در زحافش در دیگر ارکان معصوب
و معقول و منقوص استعمال کنند و در صدر اعضب و اقصم و اعقص و اجم بکار دارند ت اور سوا
عروض اور ضرب کے اور ارکان مین زحاف معصوب یعنے مفاعیلن اور معقول یعنے مفاعلن اور
منقوص یعنے مفاعیل استعمال کرتے ہین مثال معصوب کی یہہ ہے شعر اذا لم تستطع شیئا فدعہ
* و جاوزہ الی ما تستطیع * عروض اور ضرب مقطوف ہے یعنے فعولن اور باقی ارکان سب
معصوب یعنے مفاعیلن اگر کوئی ہزج کا گمان کرے وہ مسدس عربی مین نہین آتی مثال معقول
یعنے مفاعلن کی یہہ ہے شعر منازل لفرتنا قفار * کانما رسومہا سطور * معنی اس شعر کے
یہہ ہین کہ مکانات معشوقہ فرتنا کی خالی گویا کہ علامات باقیہ اونہین مکانات کی مثل سطور کے
اور مانند نقوش کے ہین کہ دلالت کرتے ہین حال کاتب پر اور حال نقاش پر تقطیع یہہ ہے
منازلن مفاعلن لفرتنا مفاعلن قفار و فعولن کانما مفاعلن رسومہا مفاعلن سطور و فعولن مثال
منقوص یعنے مفاعیل کی شعر لسلامۃ دار بحفیر * کباقی الخلق السحق قفار * ترجمہ یہہ ہے
واسطے حبیبہ سلامہ کے گھر ہے موضع حفیر مین مانند کہنہ جامہ از ہم رفتہ کے خالی سکونت کنندہ سے تقطیع
یہہ ہے لسلام مفاعیل تدار بحفیرن فعولن کباقل مفاعیل لخلق سحق مفاعیل قفار و
فعولن اور صدر مین اس بحر کی اعضب یعنی مفتعلن اور اقصم یعنے مفعولن اور اعقص یعنی مفعول
اور اجم یعنے فاعلن استعمال کرتے ہین ھ و اما پارسی بتکلف در وافی عروض و ضرب ہر دو سالم
یا ہر دو معصوب یا ہر دو مقطوف بکار دارند و مجزو ہر دو سالم یا عروض سالم و ضرب معصوب ت
و اما فارسی مین بہ تکلف وافی مین عروض اور ضرب دونون سالم یعنے مفاعلتن یا دونون معصوب

یعنی مفاعیلن یا دونون مقطوف یعنی فعولن استعمال کرتے ہین اور مجزو مین عروض اور ضرب دونون سالم یعنے مفاعلتن یا عروض سالم یعنی مفاعلتن اور ضرب معصوب یعنے مفاعیلن استعمال کرتے ہین ہم واگر بطریق زحاف ہمہ را معصوب کنند فرقی نباشد میان ہزج و این بحر وازین جہت باشد کہ اگر کسے ملمعی بگوید بیتہای فارسی او از ہزج باشد و بیتہای تازی او از وافر چہ تازی ہزج مسدس نیاید و بپارسی وافر مستعمل نیست و فرق میان ہر دو وزن بتسکین و تحریک اوسط متحرکات بیش نیست اور اگر بطریق زحاف کے سب رکنونکو معصوب کرین فرق نہو درمیان ہزج کے اور اس بحر کی اور یہی سبب ہے کہ اگر کوئی ملمع کہتا ہے بیتین فارسی کی ہزج سے ہوتی ہین اور بیتین تازی کی وافر سے اسواسطے کہ تازی مین ہزج مسدس نہین آئی ہے اور فارسی مین وافر مستعمل نہین ہے اور فرق ہزج اور وافر کی وزن مین فقط تسکین اور تحریک اواسط متحرکات کا ہے اور بس ملمع روشن کردہ شدہ اور جو چیز کہ ورق طلا سے روشن کرین اور اصطلاح مین صنعت ملمع اوسکو کہتے ہین کہ ایک مصرع خواہ ایک بیت خواہ چند بیتین فارسی مین ہون اور اوسی قدر عربی مین غیاث سے م مثال وافی ہمہ سالم بیت تبا غم تو بری دل من بزد علمی ✤ چنانکہ ازو بگرد جہان شدم علمی ✤ ت مثال وافی کی جسمین سب رکن سالم ہین یعنے مفاعلتن بیت مرقومہ متن ہے علم اوس بیت مین بمعنی نیزہ ہے اور علم ثانی بمعنی مشہور تقطیع یہہ ہے تبا غم تو مفاعلتن بری دل من مفاعلتن بزد علمی مفاعلتن چنانکہ ازو مفاعلتن بگرد جہان مفاعلتن شدم علمی مفاعلتن م مثال وافی عروض وضرب مقطوف شعر چو بگذری ہمی نگرم بروبیت ✤ چرا نکنی تبا نظری بکار م ت مثال اوسکی جسمین عروض اور ضرب مقطوف ہے یعنے فعولن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے چو بگذری مفاعلتن ہمی نگرم مفاعلتن برو بیت فعولن چرا نکنی مفاعلتن تبا نظری مفاعلتن بکارم فعولن م مثال مجزو سالم بیت بدی چکنی بجای کسی ✤ کہ او نکند بجای تو بد ت مثال مجزو سالم کی بیت مرقومہ متن ہے تقطیع بدی چکنی مفاعلتن بجای کسی مفاعلتن کہ او نکند مفاعلتن بجای تو بد مفاعلتن م ودر مزاحفت استعمال غیر معصوب ومقطوف در پارسی نشاید و خلط ارکان سالم ومعصوب شاید چہ تسکین اوسط ہمہ جا جایز است اما درین بحر باید کہ نظام ہمہ جا محفوظ بود تا دو تکلف جمع نشود واگر ہمہ جا مسکن کنند بجنسہ ہزج شود ت اور مزاحف مین استعمال سوا معصوب یعنے

مفاعیلن اور مقطوف یعنی فعولن کی نجا ہے اور خلط ارکان سالم اور معصوب کا چاہیے اسواسطے کہ
تسکین اوساتین متحرکو نہین سب جگہہ جائز ہے لیکن اس بحر مین چاہیے کہ انتظام سب جگہہ پیش
نظر ہے یعنے جو رکن کہ معصوب آوے سب جگہہ قصیدے مین معصوب آوے تا دو تکلف جمع نہوں ایک
استعمال بحث نحیر کا دوسرا بے انتظامی اوزان کی اور اگر سب جگہہ مسکن کرین بحر ہزج ہو جاوے اسلیے
کہ بحر وافر اصل پارسی مین نہین آئی ہے اور استعمال ہزج کا فارسی مین بہت ہے ہم کامل ہم از بحر
تازیان است و اصلش در دائرہ متفاعلن شش بار باشد و در بنا اورا دو عروض و شش ضرب است
و بر نہ وزن آمدہ است پنج وافی و چہار مجزو و ابیاتش اینست یہہ بحر کامل بھی بحور تازی سے
ہے اور اصل اسکے دائرے مین متفاعلن چہہ بار ہے اور استعمال مین اوسکے دو عروض یعنے
سالم اور احذ اور چہہ ضربین یعنے سالم اور مقطوع اور مضمر احذ اور احذ اور مرفل اور مذال ہین اور
نو وزنون پر آئی ہے پانچ وافی اور چار مجزو اور بیتین اوسکی یہہ ہین م اشعر وَ اِذَا
صَحَوتُ فَمَا اُقَصِّرُ عَن نَدیٰ ✤ وَکَمَا عَلِمتِ شَمَائِلِی وَتَکَرُّمِی ✤ عروض و ضرب ہر دو سالم است
پہلا شعر جو محقق نے لکہا عروض اور ضرب دونون سالم ہین یعنے متفاعلن معنی یہہ ہین اور جسوقت
ہوش مین آتا ہون نہین نشہ سے پس کوتاہی نہین کرتا ہون نہین بخشش سے جیسے کہ جانتا ہے تو
صفتین میری اور کرم میرا التقطیع یہہ ہے واذا صحو متفاعلن تفما اقص متفاعلن صر عن ندی متفاعلن
وکما علم متفاعلن تشمایلی متفاعلن وتکرمی متفاعلن م ب شعر وَ اِذَا دَعَوتُکَ عَمُّهُنَّ فَاِنَّہُ ✤
نَسَبٌ یَزِیدُکَ عِندَهُنَّ خَبَالًا ✤ عروض سالم اور ضرب مقطوع است دوسرا شعر جو محقق نے لکہا
عروض سالم یعنے متفاعلن اور ضرب مقطوع یعنی فعلاتن ہے معنی یہہ ہین کہ جسوقت بلاتین
تجہکو وہ عورتین پس نابینا کر اونکو یعنی نجا تحقیق کہ جانا تیرا ایک نسبت ہے کہ زیادہ کرتا ہی نزدیک
اونکے نقصان تیرا یعنے رغبت طرف عورتونکے باعث بے اعتباری ہے دوسرے معنی یہہ کہ
اگر عم کہکے پکارین تجکو یہہ دلیل عدم رغبت ہے طرف تیرے خیال بالفتح تباہی دکہی وہلاک و رنج
و ماندگی و زہر گشتہ شدہ و زیدو ایہ اہل نار منتخب سے تقطیع یہہ ہے واذ دعو متفاعلن تک عم مہن
متفاعلن نفان نہو متفاعلن نسبن یزی متفاعلن دک عند ہن متفاعلن نخبالا فعلاتن م ج شعر
لِمَنِ الدِّیَارُ بِرَامَتَینِ فَعَاقِلٍ ✤ دَرَسَت وَغَیَّرَ آیَهَا القَطرُ ✤ عروض سالم است و ضرب مضمر احذ

ت تیسرا شعر جو محقق علیہ الرحمہ نے لکھا عروض اوسکا سالم ہے یعنے متفاعلن اور ضرب مضمر
احذ ہے یعنے فعلن بسکون عین معنی یہہ ہین واسطے کسکے کہر نیچ و در موضع رامہ اور عاقل کے
فرسودہ ہوئے ہین اور متغیر کئی ہین نشان اونکے باران سے فی عاقل نام ایک کوہ کا منتخب سے
تقطیع یہہ ہے لمندو یا متفاعلن ربراتی متفاعلن نفعا قلن متفاعلن دست دعی متفاعلن یا اہل
متفاعلن قطر و فعلن م ۞ شعر لِمَنِ الدِّیَارُ دُو عَفَا مَرَابِعُہَا * ہَطِلٌ اَجَشُّ وَبَارِحٌ تَرِبٌ * عروض
وضرب ہر دو احذ است ث چوتہا شعر جو مرقوم متن ہے عروض اور ضرب دونون احذ ہین یعنے
فعلن بتحریک عین معنی یہہ ہین واسطے کسکے ہین کہر کہ دور کیے ہین منازل اونکی باران متوالی
رعد آلودہ نے اور گرد باد خاک بردارندہ نے بارح باد گرم اور بوارح جمع منتخب سے تقطیع یہہ ہے
لمندیا متفاعلن رعفام متفاعلن رابعہا فعلن ہطلن اجش متفاعلن شنو بارحن متفاعلن ترب فعلن
بتحریک عین م ۞ شعر وَلَاَنْتَ اَشْجَعُ مِنْ اُسَامَۃَ اِذْ * دُعِیَتْ نَزَالِ وَلُجَّ فِی الذُّعُرِ * عروض
احذ وضرب احذ مضمر است و این پنج وافی است ث پانچوان شعر جو مرقوم متن ہے
عروض اوسکا احذ یعنی فعلن بتحریک عین اور ضرب احذ مضمر یعنی فعلن بسکون عین ہی معنی
یہہ ہین ہر آئینہ تو شجاع زیادہ ہے شیر سے جبوقت بلایا جاوے وہ شیر کہ او ترا ور جنگ کو
مقام خوف و خطر مین ذعر بالفتح ترسانیدن اور بالضم ترس منتخب سے تقطیع یہہ ہے ولانت
اش متفاعلن جع من اسا متفاعلن مۃ اذ فعلن دعیت نزا متفاعلن لو لج جففذ متفاعلن ذعری
فعلن بسکون عین اور یہہ پانچ وزن وافی ہین م ۞ شعر وَلَقَدْ سَبَقْتَہُمُ اِلَیَّ * فَلِمْ نَزَعْتَ
وَاَنْتَ آخِرُہُ * عروض سالم وضرب مرفل است ث چھٹا شعر جو مرقوم متن ہے عروض اوسکا
سالم یعنے متفاعلن اور ضرب مرفل یعنے متفاعلاتن ہے معنی یہہ ہین تحقیق کہ سبقت کی تونے
اون لوگون پر میری طرف پس نڈرا تو اوس سبقت کرنے سے حال آنکہ تو مرد متاخر ہے
ای کمتر ہے سبقتہم باشباع ضم میم ہے اور الی بین یای ثانی متعلق بمصرع ثانی ہے او نزع
رعج سے بالفتح بمعنی ترسیدن منتخب سے تقطیع یہہ ہے ولقد سبق متفاعلن تہمو الی
متفاعلن فلم نزع متفاعلن ہو انت آخر متفاعلاتن م ۞ شعر جَدَثٌ یَکُوْنُ مَقَامُہُ * اَبَدًا
بِمُخْتَلِفِ الرِّیَاحِ * عروض سالم وضرب مذال است ث ساتوان شعر جو مرقوم متن ہے

عروض اوسکا سالم یعنی متفاعلن اور ضرب مذال یعنی متفاعلان سے ہے معنی یہہ ہین قبر ہی کہ ہے مقام
اوسکا ایسا کہ ہمیشہ چلتی ہین وہان ہوائین گرم جدث تحقیق گور منتخب سے تقطیع یہہ ہے
صدث یکی متفاعلن مبتلا ہو متفاعلن ابدن نخ متفاعلن تلفریاح متفاعلان م ح شعر وَإِذَا
افتقرتَ فَلَا تَكُن ۔ متخشّعًا وتجمّلِ ۔ ہر دو سالم ندت آٹھوان شعر جو مرقومہ متن ہے عروض
اور ضرب دونون سالم ہین یعنی متفاعلن معنی یہہ ہین اور جسوقت ہو تو فقیر پس نہو ترسان اور
صبر جمیل کر تقطیع یہہ ہے وإذ فتقر متفاعلن تفلاتکن متفاعلن متخشعن متفاعلن وتجم ملی
متفاعلن م ط شعر وَإِذَا هُمُ ذَكَرُوا الإِسَاءَةَ أَكثَرُوا الحَسَنَاتِ ۔ عروض سالم و ضرب مقطوع است
واین چہار وزن مجزو است ندت نوان شعر جو مرقومہ متن ہے عروض سالم اور ضرب مقطوع ہے
یعنی فعلاتن معنی یہہ ہین جسوقت کہ وہ یاد کرتے ہین بدی کو اکثر کرتے ہین ذکر نیکیونکا تقطیع
یہہ ہے وإذاهمو متفاعلن ذكرلإسا متفاعلن ءتاكثرل متفاعلن حسنات فعلاتن اذا ہم مین میم
باشباع ضمہ ہے اور یہہ چارون مجزو ہین م وبطریق زحاف در دیگر ارکان و ضربہا مقطوع و
مرفل و مذال مضمر و موقوص و مخزول بکار دارندت اور بطریق زحاف کے اور ارکان مین یعنے
صدر اور ابتدا اور حشو مین اور ضربون مین مقطوع یعنی فعلاتن اور مرفل یعنی متفاعلاتن اور مذال
مضمر یعنے مستفعلان اور موقوص یعنے مفاعلن اور مخزول یعنے مفتعلن استعمال کرتے ہین م
واما پارسی برین بحر بتکلف گفتہ اند و برقیاس دیگر شعرای ایشان در وافی بر عروض سالم
و ضرب ہم سالم یا مقطوع یا احذ یا احذ مضمر و عروض مقطوع و ضرب ہم مقطوع یا احذ احذ مضمر
و عروض احذ و ضرب ہم احذ یا احذ مضمر و ہر دو احذ مضمر و مجزو بر عروض سالم و ضرب مرفل
یا مذال یا سالم و عروض مذال و ضرب مرفل یا مذال ہر دو مرفل عروض سالم و ضرب مقطوع ہر دو احذ یا ہر دو احذ مضمر یا
عروض احذ و ضرب احذ مضمر مثالہا آوردہ اند و از زحافہا مضمر بہتر باشد و چنانکہ استعمال کنند در ہمہ قصیدہ یکسان
باید ت واما فارسی مین شعر اس بحر مین بتکلف کہے ہین اور برقیاس اور اشعار عرب کی
وافی مین اوپر عروض سالم یعنے متفاعلن اور ضرب بھی سالم یعنے متفاعلن یا مقطوع یعنے
فعلاتن یا احذ یعنی فعلن بتحریک عین یا احذ مضمر یعنی فعلن بسکون عین اور عروض مقطوع یعنے
فعلاتن اور ضرب مقطوع یعنی فعلاتن یا احذ یعنے فعلن بتحریک عین یا احذ مضمر یعنی فعلن بسکون

عین اور عروض احذ یعنی فعلن بتحریک عین اور ضرب بھی احذ یعنی فعلن بتحریک عین یا احذ مضمر یعنی فعلن
بسکون عین اور دونون یعنی عروض اور ضرب احذ مضمر یعنی فعلن بسکون عین اور مجزو بھی اور عروض سالم
یعنی متفاعلن اور ضرب مرفل یعنی متفاعلن یا مذال یعنی متفاعلان یا سالم یعنی متفاعلن اور عروض بھی مذال
یعنی متفاعلان اور ضرب مرفل یعنی متفاعلاتن یا مذال یعنی متفاعلان اور دونون یعنی عروض اور ضرب سالم
یعنی متفاعلاتن اور عروض سالم یعنی متفاعلن اور ضرب مقطوع یعنی فعلاتن اور دونون یعنی عروض ضرب احذ
فعلن بتحریک عین اور دونون یعنی عروض و ضرب احذ مضمر یعنی فعلن بسکون عین یا عروض احذ یعنی فعلن
بتحریک عین اور ضرب احذ مضمر یعنی بسکون عین کی مثالیں لائے ہیں اور زحاف مضمر بہتر ہے اور جیسا کہ استعمال کرین
تمام قصیدے میں یکسان چاہیے معلوم ہو سبکی مثالیں لکھنا تطویل بیفائدہ ہے مگر بعضے اوزان کی مثالیں ہیں هم مثال ہر دو
سالم از وافی شعر نکنم بیار کسان طمع که جفا بود ٭ نه روا بود که چنین کنم نه روا بود ٭ بیت
مثال عروض و ضرب سالم کی وافی سے یعنے متفاعلن تقطیع شعر مذکور کی یہہ ہے نکنم بیا
متفاعلن رکسا طمع متفاعلن کجفا بود متفاعلن نروا بود متفاعلن کچنین کنم متفاعلن نروا بود متفاعلن
هم و مثال ہر دو مقطوع شعر چکنم که جز برا د خود نزود دل ٭ چکنم که جز بتو دل مرا نگراید
بیت اور مثال عروض اور ضرب مقطوع کی ہے یعنے فعلاتن تقطیع شعر کی یہہ ہے چکنم کجز
متفاعلن برادخد متفاعلن نزود دل فعلاتن چکنم کجز متفاعلن بتو دل مرا متفاعلن نگراید فعلاتن
هم مثال ہر دو مرفل از مجزو شعر همه جهان تو یکی نه بینی ٭ چو نگار من بسفید کاری بیت
مثال عروض و ضرب مرفل کی مجزو سے یعنے متفاعلاتن تقطیع شعر کی یہہ ہے همه جها متفاعلن
تیکی نه بینی متفاعلاتن چنگار من متفاعلن بسفید کاری متفاعلاتن سفید کاری یعنی صلاحیت
اور جوانمردی ہے هم مثال ہر دو سالم شعر نه روا بود که جفا کنی ٭ بکسے که با تو وفا کند بیت
مثال عروض و ضرب سالم کی مجزو سے یعنے متفاعلن تقطیع بیت کی یہہ ہے نه روا بود متفاعلن
کجفا کنی متفاعلن بکسی کبا متفاعلن تو وفا کند متفاعلن هم مثال ہر دو احذ بیت نه نکو بود که کنی ٭
تو بہیچ روی بدی بیت مثال عروض و ضرب احذ کی مجزو سے یعنے فعلن بتحریک عین تقطیع
بیت کی یہہ ہے نه نکو بود متفاعلن که کنی فعلن تو بہیچ رو متفاعلن بدی فعلن هم مثال مزاحف
از وافی شعر بوذی بود که عشق تو بسر آیدی ٭ یا آن دلت بہر من بگرایدی ٭ کز من اول مضمر

و دوم موقوص و سوم سالم است و ہمہ قصیدہ ہمچنین باید ت مثال مزاحف کی وافی سے جو
شعر مرقومہ متن ہے اور اس شعر مین بسر آیدی بمعنی آخر شدی اور لفظ یا آن بجاے یا انکہ
ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے روزی بود مستفعلن کعشق تو مفاعلن لبسر ا ایدی متفاعلن یا ادلیت
مستفعلن بہر سن مفاعلن بگر ایدی متفاعلن رکن اول مضمر ہے یعنے مستفعلن اور رکن دوم
موقوص ہے یعنے مفاعلن اور رکن سوم سالم یعنے متفاعلن اور سب قصیدہ یون ہی چاہیے
ت یعنے تبدیل اور تغییر ارکان کی بہتر نہین اور معلوم ہو کہ متاخرین اس بحر کو مثمن بھی لائے ہین
مرزا بیدل لکھتے ہین بیت بہ کدام آیینہ مائلی کہ ز فرصت این ہمہ غافلی ٭ تو نگاہ دیدہ
بسملی عثرہ واکن وبکفن درآ ٭ تقطیع چار بار متفاعلن ہے اور یہہ وزن مطبوع ہے اور
مزاحف مضمر یہ بیت ہے بیت صنما خیالت راچہ شد کہ بما ندارد الفتے ٭ خجلم ز وحشت
گز دوفا بسرم گذارد منتے ٭ تقطیع متفاعلن مستفعلن چار بار ہے ہم وایراد دیگر مثالہا
تطویل بیفائدہ اقتضا میکند این است بحرہای دائرہ موتلفہ ت اور لکھنا اور مثالونکا باعث
تطویل بیفائدہ ہے یہہ ہین بحرین دائرہ موتلفہ کی ہم ہزج این بحر بہ نزدیک عرب و عجم
مستعمل است و اصلش تازیان را در دائرہ مفاعیلن شش بار است و در بنا مجزو بکار دارند
و ادرا یک عروض و دو ضرب باشد و بر دو وزن آید و بیتہایش اینست ت یہہ بحر نزدیک
عرب و عجم کے مستعمل ہے اور اصل اوسکی دائرہ تازی مین مفاعیلن چھہ بار ہے اور مجزو
استعمال کرتے ہین اور اوسکا ایک عروض ہے یعنے مفاعیلن سالم اور دو ضرب ہین ایک
سالم یعنے مفاعیلن اور دوسری محذوف یعنے فعولن اور دو وزنون آتی ہے بیتین اوسکی یہہ
ہین ہم اشعر عفا من آل لیلی السہب ٭ فالاملاح فالغمر ٭ عروض وضرب ہر دو سالم
ت پہلا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اور ضرب دونون سالم ہین یعنے مفاعیلن المعنی یہہ ہین
دور ہوی آل لیلی سے یہہ مواضع کہ نام اونکا سہب اور املاح اور غمر ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے
عفا من آ مفاعیلن للیلسہ مفاعیلن فبلاملا مفاعیلن حفلغمر و مفاعیلن بار سہب متعلق
بمصرع ثانی ہے ہم ب شعر وما ظہری لباغی الضیم ٭ بالظہر الذلول ٭ عروض سالم و ضرب
محذوف است ت دوسرا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اوسکا سالم یعنے مفاعیلن اور ضرب

محذوف یعنے فعولن ہے معنی یہہ ہین اور نہین ہے پیچھے میری واسطے
طالب ظالم کی پیچھے نرم یعنے تابع ظالم نہین ہون مین تقطیع یہہ ہے
ونا ظہر کی مفاعیلن لبا غضی مفاعیلن منظہر د مفاعیلن ذلولی
فعولن میم ضیم کا متعلق مصرع ثانی سے ہے ظہر بالفتح پشت اور ضیم بالفتح ستم کرنا
اور حق تلفی اور ذلول بالفتح رام اور تابع اور بغی بالفتح شتافتن چارون لغت منتخب سے ہم
و دیگر ارکان بطریق زحاف مقبوض و مکفوف بکار دارند و خلط کنند و عروض ہم مکفوف
و مقبوض استعمال کنند و میان یا و نون معاقبہ باشد و صدر اخرم و اشتر و اخرب بکار دارند
ت اور سوا عروض و ضرب کے اور ارکان مقبوض یعنے مفاعلن اور مکفوف یعنے مفاعیل
استعمال کرتے ہین اور خلط کرتے ہین انکو یعنی کہین مفاعلن لاتے ہین اور کہین مفاعیل اور عروض بھی
مکفوف یعنے مفاعیل اور مقبوض یعنے مفاعلن استعمال کرتے ہین اور عروض مکفوف مین
حرف آخر لامحالہ ساکن ہوگا کہ آخر ساکن چاہیے اور درمیان یا اور نون کے مفاعیلن مین معاقبہ
ہے یعنے چاہین دونونکو ثابت رکھین اور چاہین ایک کو گرادین دونون نہین گرسکتے
اور صدر اخرم یعنے مفعولن اور اشتر یعنے فاعلن اور اخرب یعنے مفعولُ استعمال کرتے
ہین ہم واما بپارسی اصلش در دائرہ مفاعیلن ہشت بار بود و دو نوع بود سالم و مکفوف و مکفوف ہم
دو نوع بود موفور و اخرب و مکفوف موفور را مکفوف تنہا خوانند و بعضے ہر نوعے را بحری
دیگر شمردہ اند و گفتہ اند جملہ را پنج عروض و ہشت ضرب است و برسی و چہار وزن آمدہ است
ت واما فارسی مین اصل اوسکی دائرے مین مفاعیلن آٹھہ بار ہے اور دو قسم پر ہوتی ہے
سالم اور مکفوف یعنے ایک دائرہ سالم کا ہے اور دوسرا مکفوف کا پس وہ مکفوف بھی بجاے
دائرہ ارکان اصلی کے ہے اور مکفوف کی بھی دو قسمین ہین اول موفور اور موفور اوس رکن کو
کہتے ہین کہ سالم رہے خرم سے باوجود جواز کے اور دوسرا اخرب یعنے اخرم مکفوف مفعول
پس مکفوف موفور کو مکفوف تنہا کہتے ہین یعنے مفاعیل کو کہ اوس مین خرم نہین ہوا اور
اخرم مکفوف کو اخرب پس یہہ تین قسمین ٹھہرین ایک سالم یعنے مفاعیلن دوسری مکفوف یعنے
مفاعیل تیسری اخرب یعنے مفعول مگر خرم تنہا نہین آتا اور بعضون نے ان انواع ثلثہ

ہر نوع کو ایک بحر شمار کیا ہے اور کہا ہے کہ جملہ ان انواع کے پانچ عروض اور آٹھ ضربین
ہین اور چھتیس وزنون پر آئی ہے اگرچہ از روے احتمالات عقلی کے جب پانچ کو آٹھ مین
ضرب دین چالیس ہون مگر چھتیس مستعمل ہین باقی غیر مستعمل اور تفصیل عروض و ضرب
کی انواع ثلثہ مین بیان ہوگی ہم ہزج سالم عروضیان این نوع را سہ عروض و سہ ضرب آوردہ
اند و بر پنج وزن شمردہ اند ازانجملہ یکی وافی یعنے مثمن و دو مجزو یعنے مسدس و دو مشطور
یعنے مربع ت ہزج سالم عروضی اس نوع کے تین عروض یعنے سالم مفاعیلن اور مقصور
فعولان اور محذوف فعولن اور تین ضربین یعنے سالم مفاعیلن اور مقصور فعولان اور محذوف
فعولن لائے ہین اور پانچ وزنون پر شمار کیا ہے اونمین ایک وافی یعنی مثمن اور دو مجزو
یعنے مسدس اور دو مشطور یعنے مربع اور ہزج سالم یہان بمقابلۂ ہزج مکفوف اور ہزج
اخرب ہے یعنے سواے عروض و ضرب کے اور ارکان سالم ہین اگرچہ عروض و ضرب
مین بھی رکن سالم واقع ہون م و بیت مثمن اینست بیت ترا دنیا ہمیگوید کہ دل درمن
نہ بندی ہے تو خود می نپد نمیوشی ازین گویای ناگویا ۔ عروض و ضرب ہر دو سالم ست و بیاری
ازین دائرہ در اثر بیت نباشد و در حقیقت این وزن مسبغ نشاید کہ از دائرہ بیرون شود و بعضے
چون در آخر مصراع دو حرف بینند کہ آنرا ایک حرف شمرند مانند الف و نون پندارند کہ مسبغ است
و غلط بود چہ امثال آن درمیان بیت بجاے یکحرف افتد چنانکہ گفتہ ایم ت او بعض نسخون مین
مصرع آخر بیت مذکور کا یون ہے ع تو خود پندی نمی شنوی ازین گویای ناگویا صاحب حاشیہ
لکھتا ہے ح دران تکلف تسکین نون شنوی می افتد تم کلامہ معلوم ہو کہ فقط نسخہ ثانی مین
تکلف تسکین نون شنوی نہین ہے مصرع اول مین بھی یہی تکلف لفظ نمیوشی مین ہے
اور شعر مذکور مین مراد گویای ناگویا سے دنیا ہے کہ خاموش ہے اور بزبان حال نصیحت کرتی ہے
عروض اور ضرب دونون اس بیت مین سالم ہین یعنے مفاعیلن تقطیع یہہ ہے ترا دنیا مفاعیلن
ہمی گوید مفاعیلن کہ دل درمن مفاعیلن نہ بندی ہ مفاعیلن تخودمی پن مفاعیلن دنمیوشی
مفاعیلن ازی گویا مفاعیلن ینا گویا مفاعیلن ع مفاعی ہین اسی طرح یعنی مثمن مطلق ہو وہ از ترتیب نہین ہوتی
معلوم ہو کہ خواہ مفاعیلن چار بار خواہ مفاعیلن فعولن مکرر ہو یہہ دونون مثمن ہین اسبابع

مثمنات میں بچا ہیے ہاں اور سباعیات مثمن اگر ہین تو سبا دسے ہین
کوئی اس سے دراز تر نہیں پس آخر میں ان وزنون کی تسبیغ بجا ہیے کہ بیت دائرے
سے نکل جاتی ہے اور بعضے جب اسکے آخر مصرع مین دو حرف دیکھتے ہین مانند الف
و نون کے جانتے ہین کہ مسبغ ہے یہ خطا ہے کسواسطے کہ الف و نون بمقام یک حرف
ہین بموجب قاعدہ تقطیع کے کہ نون بعد مدہ کے محسوب نہین ہوتا اور جب یہہ الف
و نون یا امثال الف و نون درمیان بیت کے حشو مین واقع ہوتے ہین ایک ہی حرف
شمار کیے جاتے ہین مثلاً عیان اور نہان اور زمین اور مکین حشو مین بروزن فعل گنے جاتے
ہین پس اس وزن کے آخر مین بھی ایک ہی حرف شمار کیا چاہیے جیساکہ کہا محشی صاحب
حاشیہ نے اس جگہہ یہہ حاشیہ لکھا ہے ح قولہ بعضے چون در آخر مصراع آہ مخفی نماند کہ
اہل فن وخود مصنف علام در اول این کتاب تصریح کردہ اند کہ دو ساکن را در آخر مصراع
از اسباغ شمرند معتبر بیسا زند پس توجیہ کلام مصنف آنست کہ مراد از آخر مصرع آخر مصراع
اول است درصورتیکہ مصرع نباشد و بہمین معنی صحیح میشود قولہ چہ امثال آن درمیان بیت
والاکلام در آخر مصراع است نہ در وسط و این توجیہ اگرچہ بظاہر وجیہ مینماید لیکن مراد
مصنف علام نیست زیراکہ در وزن ثانی مربع این بحر در مابعد در عروض وضرب ہر دو
تخلیعہ اعتبار دو ساکن مینماید مگر آنکہ گویند در مثمن بنظر ضرورت یعنے تا زیادت بر اصل دائرہ
لازم نیاید دو ساکن عہ اعتبار نکنند و مراد از درمیان بیت در بیت است ہر جاکہ باشد و این
غایت توجیہ از جانب مصنف ست لیکن اینہم پسندیدہ اش نیست چہ او بیضرورت نیز روا دارد
چنانکہ در وزن دوم مربع خواہد آمد و تحمیل کہ مراد از دو ساکن الف و نون است خصوصاً
کہ آنرا مصنف جا بجا قائم مقام یک ساکن قرار دادہ اگرچہ در آخر باشد تم کلامہ معلوم ہوکہ
حاشیہ مطلب کتاب سے خارج ہے مطلب کتاب کا یہہ ہیے کہ ہزج مثمن سالم وغیرہ
مین تسبیغ نکہا چاہیے کہ بیت دائرے سے خارج ہوتی ہے پس جب دو حرف ساکن
مثل الف اور نون خواہ مثل او سکے یا و نون آخر مصرع اول خواہ آخر مین پڑین مثل
انسان اور حیوان اور تسکین اور تمکین کے انکو ایک حرف شمار کیا چاہیے کسواسطے کہ

یہہ الف اور نون اور یا و نون اور واو و نون حشو مین مقام ایک حرف کے لیے جاتے
ہین اور نون مدغمہ سے محسوب نہین ہوتا چونکہ ہزج مثمن سالم وغیرہ مین ضرورت ہے کہ
بیت دائرے سے خارج نہو یہان دو حرف ساکن کو مثل الف و نون خواہ اوسکے امثال کو
مقام ایک حرف کے شمار کرنا بہتر ہے بخلاف اوزان مسدس کے وہان اسکی ضرورت نہین
چاہین دو حرف ساکن اور الف و نون کو ایک حرف شمار کرین چاہین صاحب حاشیہ کہ
آخر مصرع اول کہتا ہے اور مصراع ثانی کو چھوڑ دیتا ہے اور مراد درمیان بیت سے
دربیت کہتا ہے اور کبھی لکھتا ہے کہ وزن مربع مین مصنف نے الف و نون کو بضرورت
بجاے دو ساکن قرار دیا ہے اور کبھی الف و نون کو مخصوص کر کے خود دفع اعتراض
کرتا ہے این ہمہ یعنے چہ آورد محقق علیہ الرحمہ نے وزن مربع مین الف و نون کو مسبغ کہان
قرار دیا ہے بلکہ وہ مذہب عروضیون کا لکھتے ہین اور خود اوسکو محذوف کہتے ہین یعنی الف و
نون کو بجاے یک ساکن قرار دیتے ہین اور بعد ان تقریرات کے معلوم ہو کہ ہزج مثمن
سالم وغیرہ مین مسبغ کہنا دو حرف ساکن کا بنظر عدم اخراج وزن دایرے سے بہتر ہے
پس جو وزن کہ دائرے سے نکلا ہے اوسمین اگر دو حرف ساکن آخر مین پڑین
اوسکو مسبغ نہ سمجھا چاہیے بلکہ ساکن دوم معتبر نہین وہ وزن سالم ہے الا وزن مربع حکم
وزن مثمن رکھتا ہے کس واسطے کہ مربع کے دونون مصرع ایک مصرع مثمن کا ہے حقیقت مین
ہم و وزن اول مسدس را عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور بر بیگو نہ بیت ہلا زیبا رخا
بر خیز و پیش آر ہ می یا دو رخت ہم رنگ وہم بوے * پہلا وزن مسدس کا اسطرح ہے
کہ عروض مقصور یعنے فعولان یا محذوف یعنی فعولن اور ضرب مقصور یعنے فعولان جیسا کہ بیت
مرقومہ متن سے ہے اور ہلا زیبا رخا شعر مذکور مین ای آگاہ ہوا ای محبوب خوبرو تقطیع یہہ ہے
ہلا زیبا مفاعیلن رخا بر خی مفاعیلن ز پیشا ر فعولان مئی با دو مفاعیلن خت ہم ر ن مفاعیلن
گ ہم بو ی فعلان ح قولہ مقصور یا محذوف اہ باید دانست کہ نزد ایشان بودن یک حرف
ساکن در آخر یک مصرع و دو ساکن در آخر مصرع دوم مغیر وزن نیست لہذا قصر یا حذف عروض
یا قصر ضرب در وزن واحد شمارند و بالعکس را نیز و ہمچنین عروض سالم و ضرب مسبغ یا مذال

و بالعکس را واحد الوزن بشمارند تم کلامہ معلوم ہو کہ نزد ایشان چہ معنی دارد بلکہ مذہب
جمہور بھی ہے کہ اجتماع حذف و قصر آخر بیت مغیر وزن نہیں ہے دو تہرا حاشیہ یہہ ہے
ح بلا رہیا مفاعیلن بہ خابرخی مفاعیلن بہ پشار فعولان ہای بادو مفاعیلن رخ تہمرن مفاعیلن عنبر
کبوئی فعولن تم کلامہ معلوم ہو کہ لفظ ہم ہست اور ضرب مقصور سے چشم پوشی کرکے کبوئی کو
بروزن فعولن لکھنا یعنے چہ ہم وزن دوم را عروض ہم مقصور ست یا محذوف و ضرب محذوف
برینگونہ بیت فروغ روے او چون نور خورشید * نسیم زلف او چون بوی عنبر *
ت اور وزن مسدس کا دوسرا یہہ ہے کہ عروض مقصور یعنے فعولان یا محذوف یعنے
فعولن اور ضرب محذوف یعنے فعولن جیساکہ شعر مرقومہ متن مین ہے تقطیع یہہ ہے
فروغی رو مفاعیلن یا وچو نو مفاعیلن رخرشید فعولان نسیمی زل مفاعیلن فا وچو بو
مفاعیلن یعنبر فعولن ہم وزن اول مربع را عروض و ضرب سالم بود برینگونہ بیت
بیاران می کہ پنداری * روان یاقوت تابستی * و یا چون برکشیدہ تیغ * پیش آفتابستی *
ت وزن پہلا مربع کا اسطرح ہے کہ عروض اور ضرب دونون سالم یعنے مفاعیلن
جیساکہ شعر مرقومہ متن مین ہے تقطیع یہہ ہے بیارامی مفاعیلن کہ پنداری مفاعیلن روا یاقو
مفاعیلن تتابستی مفاعیلن و یا چو بر مفاعیلن کشیدہ تی مفاعیلن غ پیشی آ مفاعیلن فتابستی
مفاعیلن نہیں تیغ کا متعلق بہ مصرع ثانی سے ہے اور یاقوت بالستی اور آفتابستی بمعنی یاقوت
تابست آفتاب ست اور حرف یا زائدہ فقط واسطے زینت کلام کے ہے ح قولہ یاقوت تابستی
یعنی پنداری کہ مثل یاقوت تابی و روشنی دارد درینصورت ایطا در قافیہ باشد لیکن چون
ایطاء خفی ست باکی ندارد آنچہ در بعض نسخ بالستی بباء موحدہ قبل الف و بیای مثناۃ تحتانی
قبل سین واقع شدہ باعتبار معنی چندان چسپان نیست و تعلق پنداری را نجوبی مطلا جنتی
نمیدارد تم کلامہ معلوم ہو کہ ایسے مقام پر تابستے کو بالستے گمان کرنا سوا اسے ناواقفیت
فن کے اور کیا کہا چاہیئے اور دگمان ایطا بھی ان قافیون مین بیجا ہے کیونکہ اسلئے کہ آفتاب
بمعنی خورشید ہے اس جگہہ نہ بمعنی تابش مہر چنانچہ صاحب برہان لکھتا ہے کہ معنی ترکیبی
آن آفت آب ہست وبحسب اصطلاح شمس را گویند اور صاحب سراج اللغات لکھتا ہے کہ

آفتاب بمعنی قرص خورشید ہست و بمعنی خورشید مجاز ہست بخلاف مہتاب کہ بمعنی روشنی ماہ ہست
و بمعنی قرص ماہ مجاز ہست و قیاس ماہتاب بر آفتاب و قیاس آفتاب بر ماہتاب خطا است
اور غیاث اللغات میں لکھا ہے کہ آفتاب معروف ہست و بمعنی روشنی آفتاب نیز آمدہ کہ شعاع
وغیرہ سے ہم وزن و ہم پا ہر دو مقصور آوردہ اند و مثال ہمچو نامیت بماند ستم
غریوان چو من از پیا ہجران * و این محذوف است استثنا در وزن دوم مربع [illegible]
اور ضرب دونوں مقصور لائے گئے ہیں یعنی فعولان اور بیت مثال کی تقطیع یہ ہے
یہ ہے بماند ستم مفاعیلن غریوان فعولان منم پیدا مفاعیلن ز ہجران فعولان غریوان بمعنی فریاد
کنندہ ہے اور یہہ بیت حقیقت میں بوزن محذوف ہے کیونکہ مربع نصف مثمن ہوتا ہے
پس اگر مقصور کہیں تو مثمن دائرے سے خارج ہو جاوے و اگر مربع نصف مثمن ٹھہرے
لہذا اسکو محذوف کہنا چاہیے اور یہہ تائید قول اول کی ہے اور قول اول میں مطلق
مثمن میں تسبیغ کو منع کیا ہے ہم و قیاس گذشتہ چنان اقتضا میکند کہ اینجا ہر دو وزن آید
یکی را عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور و دیگر را عروض ہمان و ضرب محذوف والا ہر دو
ضرب مسدس نیز یکی گیرند و حقیقت آنست کہ در لغت پارسی میان این دو وزن مباینت
الا از جہت قافیہ نباشد و چون چنین باشد ہر یکی را از ہزج مثمن و مسدس یک وزن باشد
و مربع را دو وزن پس ہزج سالم را چہار وزن بیش نباشد ست اور قیاس گذشتہ ایسا چاہتا ہے
کہ اس جگہ دونوں وزن لائیں مثل مسدسات کے ایک کا عروض مقصور یا محذوف اور
ضرب مقصور اور دوسرے کا عروض وہی یعنی مقصور یا محذوف اور ضرب محذوف والا یعنی اگر یہہ امر قرار نہ دین
تو چاہیے کہ دونوں وزنوں کو مسدسات میں بھی ایک کہیں اور حقیقت کہ زبان فارسی میں کچھ فرق ان دونو
وزنوں میں نہیں ہے الا از جہت قافیہ مراد یہہ کہ مقام قافیہ آخر بیت ہے اوسمین البتہ فرق
ایک ساکن کا ہے اور بس پس جب یہہ امر قرار پایا تو یہہ چار وزن ٹھہرے ایک ہزج
مثمن سالم اور ایک مسدس کہ عروض اور ضرب اوسمین مقصور یا محذوف ہوں اور دو وزن
مربع کے ایک مربع سالم کہ عروض اور ضرب بھی اوسمین سالم ہوں اور دوسرا مربع سالم کہ
عروض اور ضرب اوسمین مقصور یا محذوف ہوں پس ہزج سالم کے چار وزن سے زیادہ تسبیغ

هم و در مربع متاخران شعر کمتر گفته اند خاصه بر وزن اخیر و درین نوع هیچ زحاف دیگر روا نبود
ت اور مربع مین متاخرون نے شعر کم کہے ہین علی الخصوص وزن اخیر مین جسکا عروض
اور ضرب مقصور ہے اور اس نوع مین یعنی ہزج سالم مین کوئی اور زحاف روا نہین ہے
سوا اسکے کہ در صورت زحاف بحر سالم نرہے گی هم ہزج مکفوف درین نوع هم وافی و مجزو
و مشطور یعنی مثمن و مسدس و مربع آید و همه ارکان مکفوف اند و آنرا یک عروض و دو ضرب
آورده اند و بر شش وزن شمرده اند دو مثمن و دو مسدس و دو مربع عروض همه مقصور یا محذوف
ضربها یکی مقصور و دیگر محذوف و بتحقیقت همه سه وزن باشد چنانکه گفتیم ت ہزج مکفوف
اس نوع مین بھی وافی اور مجزو اور مشطور یعنی مثمن اور مسدس اور مربع لائے ہین اور سوا
عروض و ضرب کے سب ارکان اس مین مکفوف آتے ہین اور اسکا ایک عروض اور
دو ضربین ہین اور چھ وزنون پر عروضیون نے شمار کیا ہے دو مثمن اور دو مسدس
اور دو مربع عروض سب وزنون کا ایک ہی مقصور یا محذوف اور ضربین سب وزنون کی
دو ایک مقصور اور دوسری محذوف اور حقیقت مین یہہ چھ وزن ہین جیسا کہ کہا ہمنے
ہزج سالم کے بیان مین معلوم ہو کہ از روے قیاس کے یہہ چار چار وزن ہوتے ہین
مثلاً وافی مین عروض اور ضرب دونون مقصور یا دونون محذوف یا عروض مقصور ضرب
محذوف یا عروض محذوف ضرب مقصور مگر چونکہ اجتماع حذف و قصر مغیر وزن نہین ہے
حقیقت مین یہہ چارون ایک وزن ٹھہرے و علی ہذا القیاس مسدس اور مربع مین
پس مکفوف کے جملہ تین وزن ہوئے اور عروضیون نے جو چھ وزن کہے ہین دو دو وافی
کی اور دو مسدس کے اور دو مربع کے وجہ اسکی یہہ ہے کہ مثلاً وافی مین جب قصیده
خواہ غزل خواہ قطعہ کہین گے ضرب ایک صورت پر ہوگی اگر محذوف ہوگی مقصور نہو سکیگی
اور اگر مقصور ہوگی محذوف نہو سکے گی پس ضربین دو ٹھہرین اور عروض قصیده و ضرب
محذوف مین بھی مقصور اور محذوف ہوگا اور قصیده ضرب مقصور مین بھی پس عروض
ایک ہی ٹھہرا اور مثنوی تابع مصرعات ہے اوسکے بھی دو ہی وزن ہونگے هم مثال
مثمن شعر بہار آمد و معقول پراگنده حوالی ✽ نسیم سمن آورده بمن باد شمالی ✽

عروض اور ضرب محذوف ہین چہارم جسمین عروض ناپدید اور ضرب ازل اور مجبوب اور مخنق
ازل اور مخنق مجبوب ہے یہہ چارون بھی شمار واحد مین ہین اور تسبیغ رکن سالم مثمن اور مربع
مین نہین لائے کسواسطے کہ مثمن مین نجا ہے کہ بحر دائرہ سے نکلجاوے گی اور مربع مانند مصراع
واحد مثمن ہے کہ رکن سوم مخنق آتا ہے معلوم ہو کہ اس جگہہ صاحب حاشیہ کو مغالطہ ہوا
اور یہہ حاشیہ لکھا ح قولہ باعتبار تحقیق الخ معنی این فقرہ بر این فقیر منکشف نشد زیرا کہ بہ
تضعیفش اوزان دہ نمی شود پس اگر تضعیف سہ اخیر مراد ست از سہ اخیر مراد از تضعیف ضرب
گرفتہ و عروض را بدستور باقی داشتہ نمی شود و اگر تضعیف ہر دو سہ دوازدہ گردد نہ دہ تمہ کلام
پوشیدہ نرہے کہ اعتبار اوزان محقق علیہ الرحمہ نے کہین موافق تعداد عروض وضرب نہین
کیا ہے بلکہ ہر جگہہ اوزان مستعملہ لکھے ہین یہان لزوم بالا یلزم کی کیا ضرورت تھی انسان کو چاہیے
کہ پہلے سمجھ لے تب بات منہ سے نکالے ہم و تفصیل این است اعروض وضرب ہر دو سالم
برینگونہ بیت ای کودک جادووش وای فتنۂ اہرمن ٭ شکر لب و زیبا رخ و سنگین دل و
سیمین تن بت اور تفصیل یہہ ہے کہ پہلا وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنے
مفاعیلن جیسا کہ شعر مذکور مین ہے تقطیع یہہ کہ ای کود مفعول کجا دو مفاعیل شا ای فتن
مفاعیل ااہرمن مفاعیلن شکر ل مفعول ب زیبا ر مفاعیل خ سنگید مفاعیل ل سیمی تن مفاعیلن
مجوس دو خدا اقرار دیتے ہین ایک خالق خیر اوسکو یزدان کہتے ہین دوسرا خالق شر اوسکو
آہرمن کہتے ہین کذا فی البرہان والغیاث اور بعضے نسخون مین بجاے آہرمن دہرمن ہے
ای فتنۂ زمانۂ من ہم و چون در ہمین قصیدہ رکن سوم مخنق کنند برین وزن شود مفعول مفاعیلن
بہ چہار بار و مسمط چہار خانہ برین وزن خوش آید مثالش بیت گفتی بکشم یاری آن یار منم
آری ٭ گر گشتہ شوم باری دریا ہی تو اولی ترست اور جو اس قصیدے مین یعنے اس وزن
مین رکن تیسرا مخنق کرین یعنی مفاعیل مفاعیل کو جو حشو مین ہے مفاعیلن مفعول کرین یہہ وزن
ہو کہ مفعول مفاعیلن چار بار اور مسمط چہار خانہ اس وزن مین خوشنما ہے یعنے تین مصرع
ایک وزن اور ایک قافیے مین اور چوتھے مصرع مین قافیہ اور مثال اوسکی شعر مذکور ہے
تقطیع گفتیب مفعول کشم یاری مفاعیلن آن یار مفعول منم آری مفاعیلن گر گشت مفعول شوم

مفاعیلن در پای مفعول تا و لا تر مفاعیلن ہم بعروض مقصور یا محذوف و ضرب بقصور مثالش
بیت صد سال بامید سلامی و پیامی ÷ چون معتکفان بر در و بام تو توان بود ت دوسرا وزن
عروض مقصور یعنی فعولان یا محذوف یعنی فعولن اور ضرب مقصور یعنے فعولان مثال اوسکی بیت
مسطور ہے تقطیع یہ ہے صد سال مفعول با م مفاعیل میدسلا مفاعیل می و پیامی فعولن چو مفعول کفا بر د
مفاعیل ر با میت مفاعیل تو ا بود فعولان اس مثال مین عروض محذوف تھا مثال عروض مقصور
کی یہہ ہے بیت دود از جگرم زمزمہ چنگ برآورد ÷ این نغمہ ندانم بچہ آہنگ برآوردم
ج عروض ہمان و ضرب محذوف و ہمان ست کہ وزن گذشتہ ست ت تیسرا وزن عروض
وہی یعنی مقصور فعولان یا محذوف فعولن اور ضرب محذوف یعنی فعولن مثال دونون کی بیت
حرف از کسی آموز کہ گفتار نداند ÷ شاگرد کسے باش کہ بسیار نداند بیت دوسری در عشق کسی را
خبر از راز کسے نیست ÷ آتش بسرم سوز و دستار نداند ÷ اور یہہ ہی وزن گذشتہ ہے ح
یعنی چون نزد مصنف در محذوف و مقصور باعتبار وزن فرقی نیست لہذا سوم را حوالہ دوم ساختہ
تم کلامہ معلوم ہوکہ مصنف نے دونون کو بیان کرکے لکہدیا کہ حقیقت مین یہہ دونون وزن
ایک ہین کسواسطے کہ اجتماع قصر و حذف آخر شعر مین مغیر وزن نہین اور یہی مذہب جمہور ہے
نزد ایشان چہ معنی دارد ہم ء عروض ازل یا مجبوب و ضرب ازل ہ عروض ہمان و ضرب مجبوب
مثالش بیت با این ہمہ در راہ تو گر خاک شویم ÷ شایستہ نباشیم قدمہای ترا ÷ ت چوتھا وزن
عروض ازل یعنے فعول یا مجبوب یعنی فعل اور ضرب ازل یعنے فعول اور پانچوان عروض وہی اور
ضرب مجبوب یعنے فعل مثال مرقومہ متن ہے تقطیع اوس بیت کی یہہ ہے با ای مفعول ن ہمہ در راہ
مفاعیل تو گر خاک مفاعیل شویم فعول شایست مفعول نباشیم مفاعیل قدمہای مفاعیل ترا فعل اور
جو حقیقت مین یہہ دونون وزن ایک ہین اور یہی دو مصرع بتقدیم و تاخیر مثالین دونون
وزنون کی ہوسکتی ہین محقق نے اندراج بیت ثانی کی احتیاج نجانی ح قولہ عروض ہمان
و ضرب مجبوب اختلاف ضرب ازل و مجبوب بحقیقت دو وزن ہست لیکن چون محقق علام
یک دو ساکن را در آخر باعث اختلاف وزن نمیداند لہذا ہر دو را یکی کردہ تم کلامہ معلوم ہوکہ یہہ
بظاہر دو وزن ہین اور حقیقت مین ایک اور صاحب حاشیہ نے برعکس بیان کیا اور کہی کے

نزدیک باجتماع یک ساکن اور دو ساکن آخر مین وزن مختلف نہین ہوتا صاحب حاشیہ کا
یہہ امر بار بار بہ نسبت محقق لکھنا بیجا ہے اور سبب اوسکا ناآشنائی فن سے ہے ہم و عروض فاع
یا فع گفتہ اند و ضرب فاع ز عروض ہمچنان و ضرب فع و شرط کردہ اند کہ ماقبل عروض و ضرب
درین دو وزن سالم بود و این سہو است چہ این دو وزن ہمان است کہ چہارم و پنجم الا آنکہ متحرک
آخرین مسکن الاوسط است و عروض و ضرب مخنق شدہ مثالش این وزن شعر پرسند ازانکہ اگر دیر
آید * زین جان پر از درد برآید فریاد * و این چہار وزن بحقیقت یکی است باوزان ترانہ ست کہ
آنرا رباعی خوانند و بپارسی دوبیتی گویند ت چھٹا وزن عروض فاع یعنی مخنق ازل یا فع یعنی
مخنق مجبوب کہا ہے اور ضرب فاع ساتوان وزن عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب فع
اور عروضیون نے شرط کی ہے کہ ماقبل عروض اور ضرب کے ان دونون وزنون مین یعنی
چھٹے اور ساتوین مین رکن سالم آئے اور یہہ سہو ہے اسواسطے کہ یہہ دونون وزن وہی
ہین جو چوتھا اور پانچوان ہے مگر یہہ کہ متحرک آخرین مسکن الاوسط ہین اور عروض
اور ضرب مخنق ہوئے ہین اسطرح کہ لازم مفاعیل کا فای فعول و فعل سے ملا ہے اور مفاعیلن
فاع اور مفاعیلن فع ہوا ہے مثال اوسکی شعر مذکور ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے پرسند مفعول
ازانکہ مفاعیل اگر دیرا مفاعیلن ید فع زی جان مفعول پر ز درد مفاعیل بر آید فر مفاعیلن یاد
فاع اور یہہ چارون وزن یعنی چہارم پنجم ششم ہفتم حقیقت مین ایک ہین اور یہہ وزن ترانہ کا ہے
کہ اوسکو رباعی کہتے ہین اور فارسی مین دوبیتی کہتے ہین ارکان چارون وزنون کے یہہ ہین
وزن چہارم مفعول مفاعیل مفاعیل فعول وزن پنجم مفعول مفاعیل مفاعیل فعل وزن ششم
مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع وزن ہفتم مفعول مفاعیل مفاعیلن فع پس چہارم اور پنجم اسواسطے
ایک ہین کہ جمع ہونا ایک ساکن اور دو ساکن کا آخر مین مغیر وزن نہین ہے اور ششم
اور ہفتم مخنق اوسکے ہین پس چارون وزن ایک ٹھہرے اس جگہہ بھی صاحب میزان کو
مغالطہ ہوا اور یہہ حاشیہ لکھا ح قولہ و این سہو ہست یعنی بحقیقت سالم نیست زیرا کہ عین در
چہارم و پنجم در مفاعیل فعول یا مفاعیل فعل کہ در آخر مصرع واقع می شود ساکن متحرک یعنی لام مفاعیل
و دو متحرک فعول یا فعل بہم آیند و بعضی وسط کردہ حرف اول فعول یا فعل را بماقبل منضم نمایند یعنی

مسکن مخنق سازند مفاعیلن فاع یا مفاعیلن فع شود پس بتحقیقت درینجا رکن سالم نیست و این ہردو
فرع چہارم و پنجم است مگر بار خدایا چنان گویند کہ مراد از سالم در صورت است نہ بحقیقت و ہمین قدر
تغیر برای اختلاف کافی ست تم کلامہ معلوم ہوگا کہ طالب علمی اور چیز ہے اور شاعری اور عبارت متن
مین کہ لفظ سہو بعد لفظ سالم کے واقع ہوا صاحب حاشیہ اپنے گمان مین یہہ مطلب سمجھا کہ اس
وزن کے رکن کو سالم جاننا سہو ہے حالانکہ مطلب کتاب کا یہہ ہے کہ وزن ششم و ہفتم کو
برا سمجھنا سہو ہے بلکہ یہہ دونون اوزان چہارم و پنجم ہین اور لکھتا ہے کہ ہمین قدر تغیر برا کے
بالذات رہے اعلیحدہ ہوا
اختلاف کافی است یہہ کسی کے نزدیک مسلم نہین اور رکن کے مخنق ہونے سے ہرگز وزن
نہین بدلتا بلکہ کہتے ہین کہ اس وزن مین یہہ رکن مخنق آگیا ہے ھم مسدسات ح عروض سالم
یا مسبغ وضرب مسبغ ط ہردو سالم مرنگونہ بیت تا کے بود ای کودک سنگین دل * جور تو
برین عاشق بی سامان ت مسدسات آٹھوان وزن عروض سالم یعنی مفاعیلن یا مسبغ
یعنی مفاعیلان اور ضرب مسبغ یعنی مفاعیلان نوان وزن عروض اور ضرب دونون سالم
یعنے مفاعیلن شعر مثال کا جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے تا کیب مفعول و دی کو و
مفاعیل سنگیدل مفاعیلن جوریت مفعول بری عاش مفاعیل قبی بیسا مان مفاعیلان چونکہ
تسبیغ مغیر وزن نہین ہے ایک بیت دو وزن کی مثال مین کافی ہے
ھم ی عروض مقصور یا محذوف وضرب مقصور مثالش شعر دلدار من آن ترک پریزاد *
کس نیست بخوبی بجہان یار ہ یا عروض ہمان وضرب محذوف و حکمش ہمان است ت
دسوان وزن عروض مقصور یعنے فعولان یا محذوف یعنے فعولن اور ضرب مقصور یعنے فعولان
مثال اوسکی مرقومہ متن ہے اور تقطیع اوسکی یہہ ہے دلدار مفعول منا ترک مفاعیل پریزاد
فعولان کس نیس مفعول بخوبیب مفاعیل جہا یار فعولان گیارہوان وزن عروض وہی یعنی فعولان
یا فعولن اور ضرب محذوف یعنے فعولن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنے دسہم اور بارہم وزن واحد ہے
اور مثال اول کافی ہے ھم یب عروض ازل یا مجبوب وضرب ازل یج عروض ہمچنان وضرب
مجبوب مثالش بیت با تو نتوان گفت سخن * زیرا کہ توئی شاہ بتان ج ت بارہوان وزن
عروض ازل یعنی محذوف مقصور فعول یا مجبوب یعنی محذوف مرتین فعل اور ضرب ازل یعنے

فعول تیرہوان وزن عروض وہی ہے یعنی فعول یا فعل اور ضرب مجبوب یعنی فعل مثال مرقومۂ متن ہی
تقطیع اوسکی یہہ ہے یا تون مفعول تو اگفت مفاعیل سخن فعل زیرا کہ مفعول تو ئی شاہ مفاعیل
بتا فعل یا بتان فعول چونکہ دونون وزن ایک ہین ایک مثال کافی ہے هم یدعروض فاع یا فع
وضرب فاع یہہ عروض ہمچنان وضرب فع دما قبل عروض وضرب ہر دو سالم و این ہم سہو است
وبحقیقت ضربہای گذشتہ است اما مسکن مثالش بیت دل سوختہ از زلفت مشک پر خجلت
زدہ از رویت مہ بدت چودھوان وزن عروض یعنی مخنق اول یا فع یعنی مخنق مجبوب اور ضرب فاع
پندرہوان وزن عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب فع مگر ما قبل عروض وضرب کو ارکان سالم کی شرط
کی ہو یہہ بھی سہو ہی جیسا کہ مثمن مین بیان ہوا اور بحقیقت مین یہہ اضراب گذشتہ ہین یعنی اوزان گذشتہ ہین
اما مسکن بسبب تخنیق کی مثال اوسکی بیت مرقومۂ متن ہی تقطیع اوسکی یہہ ہی دل سوخ مفعول تا از زلفت مفاعیلن مشک فاع خجلت ز
مفعول و از رویت مفاعیلن مہ فع لیس یہہ چارون وزن بھی حقیقت مین ایک ہین جیسا کہ
مثمن مین بیان ہوا امر بعات یو ہر دو سالم بر ینگونہ شعر اکنون کہ چنین زارم * بر من نکنی
رحمت * و این مانند یکمصرع مثمن است کہ رکن سوم مخنق آرند بت مربعات سولھوان وزن
مربع کا عروض اور ضرب دونون سالم یعنے مفاعیلن جیسا کہ شعر مرقومۂ متن مین ہے تقطیع اوسکی
یہہ ہے اکنو کہ مفعول چنی زارم مفاعیلن بر من نہ مفعول کنی رحمت مفاعیلن اور یہہ مانند ایک
مصرع مثمن کے ہے یعنے مانند ہزج اخرب مثمن جسمین رکن سوم مخنق لاتے ہین یعنے مفعول مفاعیل
مفاعیل مفاعیلن کو مخنق کر کے مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن کہتے ہین هم بزہر دو مقصور و
رکن ابتدا اخرب نشاید و بر ینگونہ بود بیت من بی تو چنین زار * تو از دور ہمین خند و هیچ عروض
سالم وضرب محذوف بر ینگونہ بیت چندین چہ کنی تنبل * ما را چہ فریبی * و این ہر دو
ہمچنان است کہ در اول گفتہ شد بت سترہوان وزن عروض اور ضرب دونون مقصور یعنی فعولان
اور اس وزن مین رکن ابتدا اخرب بیجا ہے اوس واسطے کہ جب دونون مصراع مربع کو مثمن کرین کوئی
وزن چشمن نہین ہو سکتا اور بدون تخنیق کے حشو مین اخرب کیونکہ ہو بیت مثال کی مرقومۂ
متن ہے اور تقطیع یہہ ہے من بیت مفعول چنی زار فعولان تا از دور مفاعیل ہمی خند فعولان
اور اٹھارہوان وزن عروض سالم یعنے مفاعیلن اور ضرب محذوف یعنے فعولن بیت مثال کی

مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چندیچ مفعول کنی تنبل مفاعیلن ہارایچ مفعول پی فعولن تنبل بالضم اول وثالث بمعنی مکر و حیلہ از لطائف و برہان و لغات ترکی و سراج کذا فی الغیاث اور یہہ دونون وزن اوسطرح ہین جسطرح کہ اول بیان کیا یعنے مانند ایک مصرع مثمن سکے ہم بطرح ہر دو محذوف بر ینگونہ **بیت** ای یار گرامی ٭ آخر تو کجائی ٭ و این در حکم یک مصراع نیست و کوتاہ ترین وزنہای ہزج است **ت** وزن اونیسوان عروض اور ضرب دونون محذوف یعنی فعولن بیت مثال کی مرقومۂ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے ای یار مفعول گرامی فعولن آخر تو مفعول کجائی فعولن اور یہہ ایک مصراع مثمن کے حکم مین نہین ہے اسواسطے کہ یہہ کسی وزن پر اوزان مثمنات مسطورہ سے نہین ہے اور کوتاہ ترین اوزان ہزج سے ہے اسواسطے کہ فقط بیس حرف اور بارہ حرکتین اسمین ہین ہم کی جائیکہ عروض مدید نیود و ضرب ازل یعنے فعول بر ینگونہ **شعر** یکبارہ چنین جاہل و خونخوارہ مباش ٭ کا عروض ہمان و ضرب مجبوب بر ینگونہ **بیت** دانی کہ دل از تو نشود سیر مرا کب عروض ہمچنان و ضرب فاع یا فاش سالم بر ینگونہ **بیت** مشتاب بر فتن صنما لختی باش ٭ کج عروض ہمچنان و ضرب فع بر ینگونہ **بیت** دانیکہ دلم از سر تو کے گردد ٭ و این ہمہ چہار یک وزن است بر وزن یک مصراع ترانہ پس بحقیقت اوزان مربعات چہار ست و اینچہ ازین وزنہا مانند یک مصراع مثمن ست متاخران استعمال کمتر کنند و قدمایان شعر بسیار گفتہ اند **ت** بیسوان وزن وہ کہ عروض اوسکا ظاہر نہو یعنے بیت منعقد ہو اور رکن عروض کچھہ داخل مصرع اول اور کچھہ شامل مصرع ثانی ہو اور ضرب ازل یعنے فعول اسطرح **بیت** یکبارہ چنین جاہل و خونخوارہ مباش ٭ لام جاہل کا مصرع ثانی مین شامل ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے یکبار مفعول چنین جاہ مفاعیل لخونخار مفاعیل مباش فعول اکیسوان وزن عروض وہی یعنی ناپدید اور ضرب مجبوب یعنے فعل اسطرح **بیت** دانی کہ دل از تو نشود سیر مرا ٭ نون نشود کا شامل مصراع اول تقطیع یہہ ہے دانیکہ مفعول دل از تو ن مفاعیل شود سیر مفاعیل مرا فعل بائیسوان وزن عروض وہی یعنے ناپدید اور ضرب فاع مخنق ازل اور ما قبل اوسکے رکن سالم اسطرح **بیت** مشتاب برفتن صنما لختی باش ٭ صاد صنما کا شامل مصرع اول سے ہے تقطیع یہہ ہے مشتاب مفعول برفتن ص مفاعیل نما لختی مفاعیلن باش فاع تیئسوان وزن عروض وہی یعنی ناپدید اور ضرب فع مخنق

محبوب اسطرح بیت دانی کہ دلم از سر تو کے گرد دو را، سر متعلق مصرع ثانی ہے معنی یہہ کہ
تو جانتا ہے کہ دل میرا تیرے خیال سے کب پھرتا ہے یعنے ترک عشق ممکن نہین تقطیع یہہ ہے
دانیکہ مفعول دلم ازس مفاعیل ر تو کی گر مفاعیلن دد فع اس جگہہ صاحب حاشیہ نے شعر غلط پڑہا
اور تقطیع غلط کی اور خیال معقد کا بھی نکیا اور نسبت مسامحہ کی بطرف محقق علیہ الرحمہ کے لکھی ح
دانیکہ مفعول دلم سیر مفاعیل ز تو کیگر مفاعیلن دو فع لیکن مخفی نماند کہ درین تمثیل مسامحہ است زیرا کہ
عروض درین شعر نا پدید نیست جزوی از کلمہ کہ بعضش در مصراع ثانی معتبر باشد ماخوذ نیست تم کلامہ
اور یہ چارون بیت یعنے وزن بستم وبست و یکم وبست و دوم وبست وسوم وزن واحد ہے ایک مصراع
ترانہ کے وزن پر پس حقیقت مین اوزان مربعات چار ہین کس واسطے کہ دوم اور چہارم ایک وزن ہے
اور یہ چارون بھی ایک پس چار وزن مربعات کے تمام و کمال ٹھہرے اور جو وزن کہ اوزان
مربعات مین مانند ایک مصرع مثمن کے ہے یعنے مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن متاخرون نے
اس وزن مربع کو کمتر مستعمل کیا ہے اور قدما نے اس وزن مین شعر بہت کہے ہین ہم دانشیان
ہر مصراعے را قافیہ آوردہ اند و آنرا بیتے می شمردہ مانند رجز مشطور یا بیتہا ی معقد از اشعار تازیان
کہ آنرا منتصفی معین نباشد و بدین سبب ترانہ را قدما چہار بیت می گرفتہ اند و آنرا چہار بیتی خواندہ
اند و بتازی رباعی و در ہر چہار قافیہ آوردن لازم می شمردہ اند اما بنزدیک متاخران چون مربعات
این اوزان مستعمل نیست این اوزان متروک است و ہر بیتے را از ین ابیات مصراعے می شمرند
و رباعی را دو بیتی میخوانند و مصراع سوم را خصی خوانند و قافیہ شرط نمی نہند انتہی اور قدما
ہر مصرع مربع مین قافیہ لائے ہین اور اوسکو ایک بیت شمار کیا ہے مانند رجز مشطور کے یعنے
رجز چہار رکنی کی فارسی مین کہ ایک بیت مربع اوسکی بجاے ایک مصراع مثمن کے ہوتی ہے
اور ایک بیت مثمن مین چار قافیے لاتے ہین یا مانند ابیات معقد تازی کے کہ اوس مین تنصیف
معین نہین ہوتی ہو یعنے معقد کہ اوس مین عروض کچھہ شامل مصرع اول اور کچھہ داخل مصرع ثانی ہوتا ہے
اوسکی ایک بیت کو مصرع کر لیتے ہین اور دو بیتون کا ایک شعر ہوتا ہے پس اسی سبب سے
ترانے کو قدما نے چہار بیت قیاس کیا ہے اور اوسکو چہار بیتی کہا ہے یعنے اوس مین ہر مصرع
ایک بیت ہے اور تازی مین اوسکو رباعی کہتے ہین اور چارون مصرعون مین قافیہ لانا واجب

جانتے ہین اما نزدیک متاخرون کے جو مربعات اس وزن اخرب کے مستعمل نہین ہین یہ وزن
بھی متروک ہین اور ہر بیت کو ان ابیات مربع سے ایک مصرع شمار کرتے ہین اور رباعی کو دوبیتی
کہتے ہین اور تیسرے مصرع کو خصی کہتے ہین اور اوس مین قافیہ شرط نہین جانتے ہین اور
خصی لغت مین خصیہ کردہ کو کہتے ہین مناسبت ظاہر ہے م و بد انکہ رکن دوم از مثمنات
کہ چہار خانہ نبود واز مسدسات و مربعاتی کہ دو نیمہ نشود روا بود کہ مقبوض استعمال کنند و باشد کہ
خوشتر آید و در غیر ترانہ چون مقبوض آورند در ہمہ قصیدہ ہمچنان بود ت اور معلوم ہو کہ رکن
دوم مثمنات مین جسوقت چہار خانہ نہون یعنے مسمط نہون کسواسطے کہ مسمط مین ارکان برابر
اور ہموزن لازم ہین اور مسدسات اور مربعات مین جسوقت دو نیمہ نہون یعنے مسجع نہون کسواسطے
کہ مسجع مین ارکان برابر اور ہموزن لازم ہین تو روا ہے کہ دو رکن دوم مقبوض استعمال کرین
یعنے مفاعلن لائین اور یہ یعنے رکن دوم کا مقبوض لانا کبھی خوشنما ہوتا ہے اور سوا ترانے کے
جب رکن دوم مقبوض لائین چاہیے کہ تمام قصیدے مین برابر لائین اختلاف نکرین اور رباعی کا
حال محقق خود بیان کرتے ہین م اما در ترانہ خلط مقبوض و مکفوف بیکدگر روا بود و میان یا
و نون معاقبہ بود و در ہمہ مواضع تسکین اوسط روا بود و خلطش با تحریک ہم روا بود و بدین سبب
رکن دوم ترانہ مقبوض مخنق و غیر مخنق و مکفوف مخنق و غیر مخنق شاید و رکن سوم مکفوف مخنق و غیر مخنق
شاید بران تقدیر کہ رکن دوم مکفوف باشد آما بران تقدیر کہ رکن دوم مقبوض باشد تخنیق صورت
نہ بندد و رکن چہارم ازل مخنق و غیر مخنق و مجبوب مخنق و غیر مخنق شاید پس از ازدواج این شش وجہ
با چہار وجہ رکن چہارم بست و چہار وجہ حاصل آید کہ آنرا اوزان ترانہ خوانند ت لیکن ترانے
مین خلط مقبوض یعنے مفاعلن اور مکفوف یعنے مفاعیل کا بیکدگر روا ہے اور درمیان یا اور
نون کے مفاعیلن مین معاقبہ ہے یعنے دو نون ساکن دونون سببونکے ساتھہ ہی گر نہین
سکتے اور جملہ مواضع مین تسکین اوسط روا ہے یعنے جہان تین متحرک واقع ہون وہان حرف
اوسط کو ساکن کر سکتے ہین اور خلط التسکین کا ساتھہ تحریک کے بھی روا ہے یعنے ایک جگہہ
مسکن ہو اور ایک جگہہ محرک اسمین کچھہ قباحت نہین اور اسی جہت سے رکن دوسرا ترانے کا
مقبوض مخنوق یعنے فاعلن اور غیر مخنق یعنے مفاعلن اور مکفوف مخنق یعنے مفعول اور غیر مخنق

یعنے مفاعیل لائق ہے اور رکن سوم مکفوف مخنق یعنے مفعول اور غیر مخنق یعنے مفاعیل لائق ہے
بشرطیکہ رکن دوم مکفوف یعنے مفاعیل ہو لیکن اوس صورت مین کہ رکن دوم مقبوض ہو یعنے
مفاعلن تخنیق ممکن نہوگی کسواسطے کہ جس رکن مین تخنیق کرتے ہین ماقبل اوسکا حرف متحرک
ہوتا ہے اور مفاعلن اور فاعلن مین نون ساکن واقع ہوا ہے پس تخنیق نہو سکے گی اور رکن چہارم
ترانے کا ازل مخنق یعنے فاع اور غیر مخنق یعنے فعول اور مجبوب مخنق یعنی فع اور غیر مخنق یعنی فعل
چار ہے پس ان چھہ وجھون کی آمیزش سے ساتھہ چار وجھون رکن چہارم کی چوبیس وجہین
حاصل ہوتی ہین کہ اونکو اوزان ترانہ کہتے ہین چھہ وجہین یہہ ہین کہ رکن دوم فاعلن یا مفاعلن
یا مفعول یا مفاعیل ہو اور رکن سوم مفعول یا مفاعیل ہو اور چار وجہین یہہ ہین کہ رکن چارم فاع
یا فعول یا فع یا فعل واقع ہو اور معلوم ہو کہ ارکان اوزان رباعی کے دس ہین پہلا مفاعیلن سالم
دوسرا مفاعلن مقبوض تیسرا مفاعیل مکفوف چوتھا مفعولن اخرم پانچوان مفعول اخرب چھٹا فاعلن
اشتر ساتوان فعول ازل آٹھوان فعل مجبوب نوان فاع ازل مخنق دسوان فع مجبوب مخنق اور
چوبیس وجہین اوزان ترانے کی جو حاصل ہوتی ہین تفصیل اونکی یہہ ہے جو لکھی جاتی ہے

۱ مفعول مفاعیلن مفعول فعل
۲ مفعول مفاعیلن مفعول فعول
۳ مفعول مفاعیلن مفعولن فع
۴ مفعول مفاعیلن مفعولن فاع
۵ مفعول مفاعلن مفاعیل فعل
۶ مفعول مفاعلن مفاعیل فعول
۷ مفعول مفاعلن مفاعیلن فع
۸ مفعول مفاعلن مفاعیلن فاع
۹ مفعول مفاعیل مفاعیل فعل
۱۰ مفعول مفاعیل مفاعیل فعول
۱۱ مفعول مفاعیل مفاعیلن فع
۱۲ مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع
۱۳ مفعولن مفعولن مفعول فعل
۱۴ مفعولن مفعولن مفعول فعول
۱۵ مفعولن مفعولن مفعولن فع
۱۶ مفعولن مفعولن مفعولن فاع
۱۷ مفعولن فاعلن مفاعیل فعل
۱۸ مفعولن فاعلن مفاعیل فعول
۱۹ مفعولن فاعلن مفاعیلن فع
۲۰ مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع
۲۱ مفعولن مفعول مفاعیل فعل
۲۲ مفعولن مفعول مفاعیل فعول
۲۳ مفعولن مفعول مفاعیلن فع
۲۴ مفعولن مفعول مفاعیلن فاع

ح قولہ این شش وجہ کہ حاصل شدہ است از ضرب چار وجہ رکن دوم یعنے مقبوض مخنق و غیر مخنق
و مکفوف مخنق و غیر مخنق با دو وجہ رکن سوم یعنی مکفوف مخنق و غیر مخنق تم کلام اتنا سمجھ مین نہ آیا کہ
جب چار کو دو مین ضرب دیجیے آٹھہ ہوتے ہین نہ چھہ چوبیس کا نکلنا کیسا ہم و ابن حیدرا

خاصیتی ہست و آن آنست کہ وی از دوازدہ سبب خفیف مصراعی افتد برینگونہ شعر ای دلبر دل شد خوش جان ہم شد زو خوشتر * و این وزن اول مثمن ہست کہ رکن آخر سالم است و اگر یک یک سبب ازوی افگنی وزنی دیگر شود وہم از اوزان این بحر تا انگاہ کہ پنج سبب باند و مصراعی بود از مربع این بحر برینگونہ شعر ای دلبر دل شد وہم بسبب تسکین متحرکات است پس ہشت وزن حاصل آید برین ترتیب کہ فضل ہر یکی بردیگری بیک سبب خفیف باشد ت اور اوس بحر کی ایک خاصیت ہے کہ اسمین بارہ سبب خفیف سے ایک مصرع آتا ہے جیسا کہ مرقومہ متن ہے وزن اوسکا یہہ ہے مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن اور یہہ وہی وزن اول اخرب مثمن ہے کہ رکن آخر اوسکا سالم ہے یعنی مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیلن جسکی مثال یہہ تھی مصرع ای دلبر جادو وش وای فتنۂ اہرمن * پس جب ارکان مخنق ہونگی بروزن مفعولن مفعولن مفعولن چار بار ہو جاوے گی پس اگر ایک ایک سبب ان سببون سے گرادے تو ایک وزن اور پیدا ہوتا جاوے اس بحر کے اوزان سے بھی اور تسکین متحرکات سے بھی یہان تک کہ پانچ سبب رہجاوین وہ ایک مصرع ہو مربع اس بحر کا جیسا کہ مصرع مذکور مرقومہ متن ہے اور وزن اوسکا مفعولن فعلن پس آٹھہ وزن حاصل ہوتے ہین اس ترتیب سے کہ فضیلت ایک کی دوسرے پر بساتھہ ایک سبب خفیف کے ہے مثلاً اخرب مثمن یہہ وزن ہے مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیلن جب ایک سبب کم ہو یہہ وزن ہو مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن مصرع اوسکا ہ صد سال بامید سلامی و پیامی * اور جب دو سبب کم ہون یہہ وزن ہو مفعول مفاعیل مفاعیل فعل مصرع اوسکا ہ با این ہمہ درراہ تو گر خاک شوم * اور جب تین سبب کم ہون یہہ وزن ہو مفعول مفاعیل مفاعیلن مصرع اوسکا ہ تا کی بود ای کودک سنگین دل * اور جب چار سبب کم ہون یہہ وزن ہو مفعول مفاعیل فعولن مصرع اوسکا ہ کس نیست جگر خوار تر از من * اور جب پانچ سبب کم ہون یہہ وزن ہو مفعول مفاعیل فعل مصرع اوسکا ہ با تو نتوان گفت سخن * اور جب چھہ سبب کم ہون یہہ وزن ہو مفعول مفاعیلن مصرع اوسکا ہ اکنون کہ چنین زارم * اور جب سات سبب کم ہون یہہ وزن ہو مفعول مفعولن مصرع اوسکا ہ اے یار گرامی * اور علی ہذا القیاس اوزان مخنق کہ مساوی وزن مفعول فعولن کا یہہ مصرع ہے ہ

ای دلبر دل شدہ کہ مرکب پانچ سبب سے ہے یعنی مفعولن فعلن ھم رجز و این بحر ہم در ہر دو لغت مستعمل ست و اصلش تا زیان را در دائرہ مستفعلن شش بار بود و در بنا وافی و مجزو و مشطور و منہوک بکار دارند و او را یک عروض و دو ضرب باشد و بر پنج وزن آید دو وافی و یکی مجزو و یکے مشطور و یکے منہوک و بیتہا لیش اینست انتا یہہ بحر بھی دونوں لغت یعنی عربی اور فارسی مین مستعمل ہے اور اصل اوسکی دائرہ تازی مین مستفعلن چھہ بار ہے اور استعمال مین اوسکو وافی اور مجزو اور مشطور اور منہوک لاتے ہین اور اوسکا ایک عروض یعنی سالم اور دو ضرب ہین یعنی سالم اور مقطوع مفعولن لاتے ہین اور پانچ وزنون پر آتی ہے دو وافی یعنی مسدس اور ایک مجزو یعنی مربع اور ایک مشطور یعنی تین رکن دونون مصرعون مین اور ایک منہوک یعنے دو رکن دونون مصرعون مین اور بیتین اوسکی یہہ ہین ھم اشعر دارٌ لسلمی اذ سلیمی جارۃٌ قفرٌ تری آیاتُہا مثل الزبر عروض و ضرب ہر دو سالم است ت پہلا شعر عروض اور ضرب دونون سالم یعنی مستفعلن جیسا کہ مرقومۂ متن ہین معنی اوسکے یہہ ہین کہ یہہ گھر معشوقہ سلمی کا ہے جسوقت سلیمے ہمسایہ اوسکی تھی خالی دیکہتا ہے تو نشان اوسکے مثل کتاب کے کہ دال پر نولیسندہ ہے تقطیع یہہ ہے دارن لسل مستفعلن ماذ سلی مستفعلن ماجارتن مستفعلن قفرن ترا مستفعلن آیاتہا مستفعلن مثلز بر مستفعلن ھم ب شعر القلبُ منہا مستریحٌ سالمٌ والقلبُ منّی جاھدٌ مجہودٌ عروض سالم و ضرب مقطوع است و این ہر دو وافی است ت دوسرا شعر کہ مرقومۂ متن ہے عروض اوسکا سالم اور ضرب مقطوع ہے یعنی مفعولن معنی یہہ ہین دل اوس معشوقہ کا خرم اور سالم ہے اور دل میرا تعب اور بلا مین ڈالا گیا ہے مستریح بالضم طلب راحت کنندہ منتخب سے جہد بالفتح و الضم توانائی و کوشش و رنج منتخب سے تقطیع القلب من مستفعلن ہا مستری مستفعلن حن سالمن مستفعلن القلب من مستفعلن نی جاہدن مستفعلن مجہود مفعولن یہہ دونون وزن وافی ہین ھم ج شعر قد ہاج قلبی منزلٌ من ام عمرٍو مقفرٌ و این مجزو است و عروض و ضرب سالم ت تیسرا شعر کہ مرقومۂ متن ہے عروض اور ضرب اوس مین دونون سالم ہین یعنی مستفعلن معنی یہہ ہین جوش مین لایا دل میرا گھر کہ ام عمر سے خالی ہے تقطیع یہہ ہے قدہاج قل مستفعلن بی منزل مستفعلن من ام عم مستفعلن رن مقفر

مستفعلن

مستفعلن اور یہہ مجزو ہے م شعر یا اَج اُحزُ اُنا ؕ وشجو اُقاز شجا ؕ واین مسطور است
و عروضش ضربش یا شد و صدرش ابتدائش ست چوتھا شعر مرقومۂ متن ہے اور یہہ مسطور ہے
یعنی تین رکن دونوں مصرعوں مین ہین اور عروض اوسکا ضرب اوسکی ہے اور صدر اوسکا
ابتدا اوسکی یعنی عروض اور ضرب اور صدر اور ابتدا این مستفعلن واقع ہوا ہے اور چونکہ دونون
مصرع اسکے بجاے ایک مصرع مسدس الاصل کے ہین عروض اور ضرب ایک ہے اور صدر
اور ابتدا بھی ایک معنی شعر کے یہہ ہین کون چیز ہیجان مین لائی خرتونکو اور رنج کو یا حاجت کو
کہ اوسنے محزون کیا شجو بالفتح حاجت اور اندوہ اور اندوہگین کرنا منتخب سے تقطیع یہہ ہے
یا اج اح مستفعلن زانن وشج مستفعلن ون قد شجا مستفعلن م شعر یا لیتنی فیہا جذع
واین منہوک ست مانند مشطور وحشو ندارد ست پانچوان شعر مرقومۂ متن ہے اور یہہ منہوک ہے
یعنی نصف مجزو مربع مانند مشطور کے یعنی اسمین بھی عروض اور ضرب اور صدر اور ابتدا ایک ہے
فرق اتنا ہے کہ حشو نہین رکھتی ہے بخلاف مشطور کے معنی یہہ ہین کاشکے ہوتا مین اوس
زمانے مین جوان یہہ قول ورقہ بن نوفل ابن عم حضرت خدیجہ کا ہے کہ اوسنے جب حال
جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سنا کہا کہ کاش ہوتا مین جوان اور اعانت تمہاری کرتا
تقطیع یہہ ہے یا لیتنی مستفعلن فیہا جذع مستفعلن جذع بفتحتین جوان نو وتازہ منتخب م وعبد الصمد
بن معذل رجزی گفتہ ست وہر بیتی ازان رکنی ہر ینگونہ شعر قالت حبل یا ذا النخجل
ہذا الرجل حین احتفل اہدی البصل ؕ وحکم این حکم شعرہای ست کہ بزیادت از ارکان مستعمل
گفتہ اند بہ تکلف ست اور عبد الصمد پسر معذل نے ایک رجز کہی ہے کہ ہر بیت اوس مین
ایک رکن کی ہے اور وہ مرقومۂ متن ہے معنی یہہ ہین کہ کہا مسماۃ حبل نے یہہ کیا خجالت ہے
کہ اس مرد نے محفل کی اور ہدیہ کیا پیاز کو تقطیع قالت حبل مستفعلن یا ذا لنخجل مستفعلن ہذا الرجل
مستفعلن حین حتفل مستفعلن اہد البصل مستفعلن پس حکم ان شعرونکا حکم اون شعرونکا ہے کہ زیادہ
ارکان مستعمل سے کہے ہین تکلف خلاف قاعدہ منضبطہ رجز بفتحتین ایک نوع ہے شعر کوتاہ
سے خلیل کہتا ہے کہ رجز داخل شعر نہین ہے بلکہ وہ نصف بیت یا ثلث بیت ہے کذا فی
المنتخب م وبطریق زحاف درینہ کتہا خبن وطی وخبل روا بود و در ضرب مقطوع خبن وشنق روا بود

درکن آخر مشطور مقطوع و مخبون مقطوع بسیار آمده است و خلیل آنرا در عدد نیاورده ست اور
بطریق زحاف کے سب رکنون مین خبن یعنی مفاعلن اور طی یعنی مفتعلن اور خبل یعنی فعلتن روا ہے
اور ضرب مقطوع مین یعنی جب ضرب مفعولن ہو خبن سے زیادہ روا نہین ہے یعنی ضرب بجاے
مفعولن فعولن بھی جائز ہے اور رکن آخر مشطور یعنی تین رکن کی بیت مین مقطوع یعنی مفعولن اور
مخبون مقطوع یعنی فعولن بہت آیا ہے اور خلیل نے اوسکو شمار نہین کیا ہے اسواسطے کہ خلیل
قائل مشطور مثلث کا نہین ہے اور شعر نزدیک اوسکے وہ ہے کہ دو مصرع اور عروض او ضرب
رکھتا ہو یہہ بات مثلث پر صادق نہین ہے ان ثنئے پر البتہ صادق ہے لہذا خلیل قائل اوسکا
ہوا ہے کذا فی المفتاح مم واما پارسی اصل این بحر در دائرہ مستفعلن ہشت بار در دائرہ باشد
وسہ نوع بود سالم و مخبون و مطوی و از ہر یک وافی و مجزو و مشطور و منہوک یعنی مثمن و مسدس
و مربع و ثنئے آوردہ اند و بر مشطور عرب کہ مثلث باشد ہم گفتہ اند و مخبون را کمتر اعتبار کنند
و سالم و مطوی را چہار عروض و دہ ضرب آوردہ اند و بر سی وزن نہادہ و با مخبون بہم جملہ پنج
عروض و دوازدہ ضرب باشد و بر چہل و چہار وزن باشد ت واما فارسی مین اصل اس
بحر کے دائرے مین مستفعلن آٹھ بار ہے اور تین طرح پر ہے سالم اور مخبون اور مطوی
اور ہر ایک کو انہین سے وافی اور مجزو اور مشطور اور منہوک یعنی مثمن اور مسدس اور مربع
اور ثنئے لائے ہین اور وجہ تغییر کی یہہ ہے تا مجزو اور مشطور اور منہوک عرب کا گمان نہو
اور مشطور عرب کہ مثلث ہے یعنی تین رکنون کی بیت ہے اوس وزن مین بھی شعر کہے
ہین اور مخبون کو کہ قسم دوم ہے کمتر استعمال کرتے ہین اور سالم اور مطوی کے چار عروض
اور دس ضربین لائے ہین اور تیس وزنون پر مقرر کیا ہے اور مخبون سے ملا کر پانچ عروض
اور بارہ ضربین ہین اور چوالیس وزنون پر آتی ہے مم رجز سالم عروضیان گفتہ اند این

رجز سالم فارسی

نوع را دو عروض و پنج ضرب ست و بر پانزدہ وزن آمدہ چہار مثمن و چہار مسدس و پنج مربع و یکے
مثلث و یکے ثنئے باین تفصیل مثمنات ت رجز سالم عروضیون نے کہا ہے کہ اس نوع کے
دو عروض ہین یعنی سالم مستفعلن یا مذال مستفعلان اور مقطوع مفعولن یا اعرج مفعولان اور
پانچ ضربین ہین یعنی سالم اور مذال اور اعرج اور مقطوع اور مرفل مستفعلاتن اور پندرہ وزنون پر

آتی ہے چار مثمن اور چار مسدس اور پانچ مربع اور ایک مثلث اور ایک مثنے اگرچہ قیاس
چاہتا ہے کہ پچاس ہون اسواسطے کہ جب دو کو پانچ مین ضرب دیجیے دس ہون اور
جب دس کو پانچ بار لیجیے پچاس ہون تفصیل اون پندرہ کی یہہ ہے مثمنات ھم اعروض
سالم یا مذال اور ضرب مذال ب عروض ہمچنان وضرب سالم و ہر دو بحقیقت یک وزن است
وحکم مذال درین وزن ہمان است کہ حکم مسبغ در ہزج مثمن چہ این وزن در درازی و تمامی مساوی
آن است و مثال این وزن چنین باشد بیت ای دولت توسودمادی خشم تو مارزیان *
سود ت ہمیشہ باپہا لیکن زیانت رایگان * ومسمط چہارخانہ برین وزن خوش آید
پہلا وزن عروض سالم یعنی مستفعلن یا مذال یعنی مستفعلان اور ضرب مذال یعنی مستفعلان دوسرا وزن
عروض وہی یعنی سالم یا مذال اور ضرب سالم اور دونون وزن حقیقت مین ایک ہین اسلیے
کہ زیادت حرف ساکن سے عروض اور ضرب مین وزن مختلف نہین ہوتا اور حکم مذال کا اس
وزن مین وہی ہے جو حکم مسبغ کا تھا ہزج مثمن مین اسواسطے کہ یہہ وزن درازی اور تمامی
مین برابر او سکے ہے اگر مذال لائین گے بیت دائرے سے نکل جاوے گی مگر ایسا متاخرین نے
بہت کیا ہے اور محقق اسکو عیب سے لکھتے ہین بجاے لکھتے ہین اور مثال اس وزن کی یون ہے
جو مرقومہ متن ہے اور بابہا بیت مذکور مین یعنی قیمتی تقطیع بیت مذکور اسطرح ای دولتی مستفعلن
توسودما مستفعلن دی خشم تو مستفعلن مارزیان مستفعلن سودت ہمی مستفعلن شا باپہا مستفعلن
لیکن زیا مستفعلن نت رائگان مستفعلن اس مثال مین اگر الف و نون کو بجاے ایک حرف کے
لیجیے مثال سالم کی ہے والا مثال مذال کی اور چونکہ دونون وزن واحد ہین ایک مثال کافی ہے
بلکہ مذال نچاہیے کہ بیت دائرے سے نکلجاتی ہے لہذا محقق نے مثال بھی اوسکی نہ لکھی
اور مسمط چہارخانہ اس وزن مین خوشنما ہے مثال مسمط کی بیت خسرو غریبانت وگدا افتادہ
در شہر شما * باشد کہ از بہر خدا سوی غریبان بنگری * ع ج عروض سالم اور ضرب اعرج
بر نیگونہ بیت آگہ نشوم از بوی خوش بی آنکہ کس گوید مرا * گر بگذرد دلخواہ من پیش درم
تنگیران * ت تیسرا وزن عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب اعرج یعنی مفعولان تسکین
لام مستفعلن جیسی بیت مرقومہ متن مین معنی بیت کے یہہ ہین کہ نے اطلاع آگاہ ہو جاؤ نہین

بو سے خوش سے اگر معشوق میرا میرے دروازے کی طرف سے گذرے وقت صبح یا آخر
تقطیع یہہ ہے اگہ شوم مستفعلن از بوی خوش مستفعلن زان کہ کس مستفعلن گوید مرا مستفعلن گر بگذرد
مستفعلن دلخواہ من مستفعلن بیتی درم مستفعلن شبگیران مفعولان معلوم ہو کہ یہہ مفعولان بجای
مستفعلن مسکن اللام ہے اور شبگیر بمعنی شب و بمعنی سحرگاہ و آخر شب اور سفر کرنا اور راہی ہونا
رات کو قبل صبح اور بعد آدھی رات کے برہان اور مصطلحات اور رشیدی اور بہار عجم سی کذافی الغیاث
ش شبگیران الف و نون صفت ست و آن حال واقع گشتہ از دلخواہ و معنیش شبنیہ راہرو د صاحب
میزان معنی شبگیران کہ صبحگاہ نوشتہ محض غلط باشد تم کلامہ ہرگاہ شبگیران بمعنی سحرگاہ
لغت مین آیا ہے جیسا کہ مذکور ہوا کیونکر محض غلط ٹھہرا م ع عروض مقطوع یا اعرج وضرب ہمچنان
بر ینگونہ **بیت** تا کی کنی ما ہا ستم بر عاشق بیچارۂ ٭ روزی بود کز جور تو گرد د شہر آوارۂ ٭
و متاخران برین دو وزن شعر کم گفتہ اند **ت** چوتھا وزن عروض مقطوع یعنی مفعولن یا اعرج یعنی
مفعولان اور ضرب اوسیطرح یعنی مقطوع یا اعرج جیسا کہ بیت مثال مرقومۂ متن ہے لفظ ما ہا
بمعنی ای ماہ اور ما ہا سے مراد معشوق سے ہے تقطیع یہہ ہے تا کی کنی مستفعلن ما ہا ستم مستفعلن بر
عاشقی مستفعلن بیچارہ مفعولن روزی بود مستفعلن کز جور تو مستفعلن گرد د شہ مستفعلن ر آوارہ
مفعولن اور متاخرون نے اس وزن سوم اور چہارم مین شعر کمتر کہے ہین ع مسدس ۵
عروض سالم یا مذال وضرب مذال مثالش **بیت** تا کی مرا گوی کہ از من باش دور ٭ گرد د بر باشم
از تو چون باشم صبور ٭ وعروض ہمان وضرب سالم و بتحقیق ہمان است **ت** پانچوان وزن
عروض سالم یعنی مستفعلن یا مذال یعنی مستفعلان اور ضرب مذال یعنی مستفعلان شعر مثال کا
مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے تا کی مرا مستفعلن گوی کہ از مستفعلن من باش دور مستفعلان
گرد د بر مستفعلن باشم از تو مستفعلن باشم صبور مستفعلان وزن چھٹا عروض وہی یعنی سالم
یا مذال اور ضرب سالم اور یہہ حقیقت مین وہی ہے اسواسطے کہ افزونی ایک ساکن کی
مغیر وزن نہین ہے لہذا مثال بھی اسکی علاحدہ نہ لکھی ع ز عروض سالم وضرب اعرج ع عروض
سالم وضرب مقطوع د ہر دو یکی است مثالش **بیت** ہرگز نکردم با تو جانا من بدی ٭
پس چونکہ از نیکی نیم بر خوردار **ت** ساتوان وزن عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب اعرج

یعنی مفعولان وزن آٹھوان عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب مقطوع یعنی مفعولن اور یہہ دونون
وزن ایک ہین کہ افزونی حرف ساکن سے وزن نہین بدلتا مثال متن مین مرقوم ہے اور لفظ
چون مثال مین بمعنی چرا ہی تقطیع اوسکی یہہ ہے ہرگز مگر مستفعلن دم با تو بجا مستفعلن یا من بدی مستفعلن
پس چوکہ از مستفعلن یکی نیم مستفعلن بخور زر مفعولان اور چونکہ دونون وزن ایک ہین ایک
مثال کافی ہے ؎ مربعات ط عروض سالم یا مذال وضرب مرفل مثالش رودکی گوید شعر
ای دل بہ تیز آتش پری ؎ یا زیر چنگال عقابی ؎ ت مربعات نوان وزن عروض سالم یعنی مستفعلن
یا مذال یعنی مستفعلان اور ضرب مرفل یعنی مستفعلاتن مثال مین رودکی کا شعر مرقومہ متن ہے معنی
شعر کے یہہ ہین کہ ای دل آتش تیز عشق مین پرواز کرتا ہے تو یا چنگل عقاب مین سے کہ وہ تجھکو
اوڑا لیے جاتا ہے تقطیع یہہ ہے ای دل بتی مستفعلن ز آتش پری مستفعلن یا زیر چن مستفعلن
گالی عقابی مستفعلاتن اس جگہہ صاحب حاشیہ لکھتا ہے ح لیکن مخفی نماند کہ مرفل از فروع
مستفعلن در عربی و فارسی در ماسبق مذکور نیست تم کلامہ معلوم ہو کہ محقق علیہ الرحمہ نے بیان مرفل
مین پہلے ہی لکھا ہے کہ در آخر متفاعلن افتد و خاص بود بوزن مجزو اور فروع متفاعلن مین بھی
متفاعلاتن اور مستفعلاتن اور مفاعلاتن اور مفتعلاتن کو لکھہ کر لکھا ہے کہ این جملہ خاص بود
بکامل پس جب ترفیل اہل عرب کے نزدیک کامل مین مخصوص ہوا فروع مستفعلن مین مرفل بطور عربی
کیون لکھتے مگر فارسی مین کہ بتقلید اہل عرب مستفعلن ہین خلاف قیاس ترفیل لاتے ہین اوسکا شعر
محقق نے لکھدیا مراد یہہ کہ یہہ امر تقلیدی ہے نہ اصلی چنانچہ آیندہ اسی بحر مین لکھتے ہین کہ سوای
وافی آنچہ گفتہ اند از جہت تتبع عرب گفتہ اند م ی عروض ہمچنان است وضرب مذال یا عروض
ہمچنان وضرب سالم و ہر دو یک حکم دارد مثالش شعر ای دلبر آزادہ خو ؎ تا کی عتاب و جنگ تو
ت دسوان وزن عروض وہی یعنی سالم یا مذال اور ضرب مذال یعنی مستفعلان گیارہوان وزن
عروض وہی یعنی سالم یا مذال اور ضرب سالم یعنی مستفعلن اوزان دو اونکا ایک حکم ہے یعنی وزن
واحد ہین لہذا ایک شعر مثال کا بھی لکھا تقطیع اوسکی یہہ ہے ای دلبری مستفعلن آزادخو مستفعلن
تا کی عتا مستفعلن بو جنگ تو مستفعلن م یب عروض سالم یا اعرج وضرب اعرج برینگونہ شعر
ناخوردہ بادہ چشم تو ؎ گوئی چہ راشد مخمور ؎ ت بارہوان وزن عروض سالم یعنی مستفعلن

یا اعرج یعنی مفعولان اور ضرب اعرج یعنی مفعولان شعر مثال کا مرقومہ متن سے تقطیع
یہہ ہے ناخوردہ باستفعلن دا چشم تو مستفعلن گوئی چہ استفعلن بشد مخمور مفعولان هم تج
عروض سالم یا مقطوع وضرب مقطوع بر بنگو نه بیت گر یار دیگر داری * زان آیدم شواری
ت تیرہوان وزن عروض سالم یعنی مستفعلن یا مقطوع یعنی مفعولن وضرب مقطوع
یعنی مفعولن شعر مثال کا جیسا کہ متن مین لکہا ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے گر یار دی مستفعلن
گرداری مفعولن زان آیدم مستفعلن و شواری مفعولن هم مثلث ید بدیع بلخی برین وزن قصیده
گفته است که اولش این ست بیت نو شد جهان زمین نو بهار و سال نو * و بعرب تشبه کرده
و کسے دیگر برین وزن نگفته است ت مثلث چودہوان وزن بدیع بلخی نے اس وزن مین
قصیده کہا ہے جیسا کہ شعر اول اوسکا متن مین لکہا ہے اور عرب سے تشبہ کیا ہے
اور کسی اور نے اس وزن مثلث مین نہین کہا ہے تقطیع نو شد جہا مستفعلن زمی نو بہا
مستفعلن رو سال نو مستفعلن هم ثنائی یہہ بیت بد خوبتی بر کیمیات ثنائی یعنی مصرع ایک
رکن کا اور بیت دو رکن کی پندرہوان وزن بیت اوسکی جیسا کہ متن مین لکہی ہے معنی
بیت کے یہہ ہین کہ معشوق بد خو اور مغرور ہے اپنی کیمیا دانی پر یا مراد کیمیا سے حسن خواہ
تدبیر صائب ہو تقطیع یہہ ہے بد خو بتے مستفعلن بر کیمیا مستفعلن هم و مستعمل نزدیک
متاخران ازین جمله وزن اول بیش نیست و باقی از جهت تتبع شعر عرب گفته اند و مسدس سالم
یا مربع از دیگران بهتر باشد ت اور مستعمل نزدیک متاخرون کے ان سب وزنون سے اول
بہت ہے یعنی مثمن وافی اور باقی جو کچھ کہا ہے بجہت تتبع عرب کے کہا ہے اور مسدس سالم و یا مربع سالم
اور وزنون سے بہتر ہے هم و هم بدیع بلخی گفته است قصیده مجابات عبد الصمد بن المعذل ببیت
از یک رکن که اولش اینست بیت شو برگذر اندر نگر یا در سفر یا در حضر و یدی ببسر زد خو بترجمه
ت اور بدیع بلخی نے ایک قصیده کہا ہے جواب عبد الصمد بن المعذل مین کہ ہر بیت اوسکی
ایک رکن کی ہے اور آغاز قصیده یہہ ہے جیسا کہ متن مین لکہا ہے تقطیع شو برگذر مستفعلن
دقس علی هذا هم بحر مخبون همه ارکان مخبون بود و عروضیان بازای هر بیتی از سالم بیتی از مخبون
بیارند مگر آنکه ضرب مرفل باشد و اعرج و مقطوع بے خبن آمد و نه به تکلفے بود و از همه بهتر مثمن

یا مسدس باشد همه ارکان مخبون **بیت** دو دیده دارم از سر شک غرق گشته ای صنم * ولیک زاتش دلم بمانده خشک هر دو لب * و باقی برین قیاس **ت** رجز مخبون اس مین سب ارکان مخبون ہوتے ہین اور عروضی بمقابلے ہر بیت کے اوزان سالم سے ایک بیت مخبون لاتے ہین مگر وہ وزن کہ ضرب اوسکی مرفل یعنی مستفعلاتن اور احذ یعنی مفعولان اور مقطوع یعنی مفعولن ہو انکو بی خبن لاتے ہین اور یہہ سب تکلف سے خالی نہین اور سب اوزان سے بہتر مثمن یا مسدس ہے مثال همه ارکان مخبون کی جیسی محقق علیہ الرحمہ نے لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے دو دیدہ دا مفاعلن رم از سر ش مفاعلن ک غرق گش مفاعلن تہ ای صنم مفاعلن ولیک زا مفاعلن تشی دلم مفاعلن بماند خش مفاعلن ک ہر دلب مفاعلن اور باقی اسی قیاس پر ظاہر عبارت سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ پندرہ وزن جو رجز سالم کے لکھے ہین اونہی ہی وزن رجز مخبون کے بھی آتے ہین مگر جہان ضرب مرفل اور احذ اور مقطوع پڑی ہے اوسکو بے خبن استعمال کرتے ہین باقی ارکان مخبون مگر شرح مین یہہ عبارت لکھی ہے **ش** باید دانست کہ مرفل و احذ و مقطوع کہ در مخبون نیاید پس دوازدہ ماند دو مثلث و مثنی ہم در نیاید پس باقی ماندہ وزن برای مخبون چہار از مثمنات دو واز مسدسات و چہار از مربعات تم کلامہ قال **ھ** رجز مطوی همه ارکان مطوی بود و عروضیان بازای ہر بیتی از سالم بیتی همه ارکان مطوی گویند و مرفل را ہم مثالی بیاورند و این وزن از مخبون خوشتر بود مثالش از مثمن **بیت** تا سفری شد بت من جان و دلم شد سفری * روز و شب از فرقت او پیشہ من نوحہ گری **ت** رجز مطوی اس مین سب ارکان مطوی یعنی مفتعلن ہوتے ہین اور عروضی بمقابلے ہر بیت کے ابیات سالم سے ایک بیت مطوی لاتے ہین کہ اوسمین سب رکن مطوی ہوتے ہین اور مرفل کی مثال لاتے ہین اور یہہ وزن مخبون سے خوشتر ہے مثال مثمن کی جیسی متن مین لکھی ہے سفری یعنی مسافر تقطیع یہہ ہے تا سفری مفتعلن شد بت من مفتعلن جان و دلم مفتعلن شد سفری مفتعلن روز و شب مفتعلن از فرقت او مفتعلن پیشہ من مفتعلن نوحہ گری مفتعلن **م** مثالش از مسدس **بیت** ای صنم از عشق تو بیمار شدم * تو نکنی هیچ بکارم نظری **ت** مثال مسدس کی جیساکہ متن مین لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ای صنما

مفتعلن عشق ہی مفتعلن بار شدم مفتعلن تو نکنی مفتعلن ہیچ بکا مفتعلن ہم نظری مفتعلن ہم شکیر اوسط ہمہ جا روا داشتند و انگاہ میان ضرب اعرج وضرب مطوی مذال مسکن و میان ضرب مقطوع وضرب مطوی مسکن فرق نماند و در عدد ضرب خبط لازم آید و اینجا ہم ابیات از اسباب متوالی برخیزد اما نہ بران ترتیب کہ در ہزج ت اور تسکین اوسط سب جگہہ جائز رکھتے ہین یعنی تین متحرک متوالی مفتعلن ہین اوسط کو ساکن کرکے بروزن مفعولن کہتے ہین پس اوس وقت یعنی وقت تسکین اوسط سہ متحرک متوالی مفتعلن کی درمیان ضرب اعرج یعنی مفعولان اور ضرب مطوی مذال مسکن یعنی مفعولان اور درمیان ضرب مقطوع یعنی مفعولن اور ضرب مطوی مسکن یعنی مفعولن کے فرق نہین رہتا اور عدد ضرب مین خبط لازم آتا ہے یعنی کچھہ امتیاز بیکدیگر نہین رہتا اس جہت سے مطوی کو ساتھہ مقطوع اور اعرج کے نہین لاتے اور یہان بھی بیتین اسباب متوالی سے پیدا ہوتے ہین یعنی جب مفتعلن سب جگہہ مسکن ہوکر مفعولن مفعولن ہوا تمام بیت مین اسباب جمع ہوگئے لیکن نہ اوس ترتیب سے کہ ہزج مین یعنی ہزج مین ایک ایک سبب کم کرنے سے آٹھہ اوزان ہوئے تھے اوسی وزن سے یہان وہ صورت نہین ہے ہم و متاخران عجم درین بحر شعر گفتہ اند و باشد کہ درمیان ارکان بیتی مخبون افتد و عیبی زیادت نباشد اما تناسب نگاہ باید داشت مثالش از شعر سنائی بیت دست کسی بر نرسد بشاخ ہویت تو * تا رگ نخیت از بیخ وبن برنکنی * چون رکن سیوم مصراع اول مخبون آوردہ نظیرش از مصراع دوم بجہت تناسب مخبون آوردہ و در باقی قصیدہ ہیچ رکن مخبون نیست و ہمچنین بسیار نشاید کہ استعمال کنند ت اور متاخرون نے اس بحر کی مثمن مین شعر کہے ہین اور کبھی درمیان ارکان کسی بیت کے رکن مخبون آجاتا ہے اور یہہ عیب البتہ ہے مگر وزن مین فرق نہین لیکن تناسب کو نگاہ رکھنا چاہیے یعنی وقوع اوسکا اگر ہو تو دونون مصرعون مین ہو مثال اوسکی شعر سنائی شاعر کا ہے سنائی بفتح نام ایک شخص کا کہ حکمت اور شاعری مین مرتبہ اعلی رکھتا تھا اور سنا بمعنی روشنی کذا فی الغیاث والکشف تقطیع شعر کی یہہ ہے دست کسی مفتعلن بر نرسد مفتعلن بشاخ ہو مفاعلن یت تو مفعولن تا رگ بخ مفتعلن بیت او مفتعلن ز بیخ و بن مفاعلن برنکنی مفتعلن چونکہ شاعر رکن سوم مصرع اول کا مخبون لایا مثل اوسکے رکن سوم مصرع دوم کا بھی بجہت تناسب کے مخبون لایا اور باقی قصیدے

بیت کوئی رکن مخبون نہین ہے اور ایسا بہت استعمال کرنا نچاہیے ہُوِیّت بتشدید واو و یا
بمعنی حقیقت و ماہیت کذا فی الشعر و ہُوِیّت بضم اول و کسر واو و تشدید تحتانی مفتوحہ و بعدہ
فوقانی مرتبہ وحدت و ذات باری تعالیٰ و لاہوت کشف سے کذا فی الغیاث سخیت بالحاق
یائے نامی مصدری عجب سے کہ بالفتح بمعنی سخی و کریم ہے کذا فی القاموس معنی بیت کے یہ ہین
کہ ہاتھ کسی کا تیری شاخ حقیقت و ماہیت پر نہین پہونچتا ہے اس خوف سے کہ مبادا رگ
سخاوت اوسکی بیخ و بن سے اوکھاڑکر پھینک دے توهم و بعضے از متاخران مخبون و مطوی
با یکدیگر تالیف کنند و بیتے از مفاعلن مفتعلن چہار بار یا برعکس بکار دارند و خوش باشد مثال
اول شعر زنیکوان لطف و کرم سزا تراز جور و ستم ٭ مدار ازین بیش بغم دل مرا با رضا ٭ و اگر جائی
درین ترتیب بگردد عذر خواہند چنانکہ خاقانی گوید در قصیدہ کہ بترتیب دوم گفتہ است بیت کیسہ
ہنوز فربہ است با تو ازین قوی دلم ٭ چارہ چہ خاقانی اگر کیسہ رسد بلاغری ٭ گرچہ بموضع لقب مفتعلن
دو بارہ شد ٭ بجز قاعدہ نشد تا تو بہانہ آوری ست اور بعضے متاخرین نے مخبون اور مطوی کو
با یکدیگر تالیف دی ہے اور ایک بیت مفاعلن مفتعلن سے چار بار یا بالعکس یعنی مفتعلن مفاعلن سے
چار بار کہی ہے اور وزن خوب ہے مثال اول کی جیسا کہ متن مین لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے
زنیکوان مفاعلن لطف کرم مفتعلن سزا تراز مفاعلن جور و ستم مفتعلن مدار ازین مفاعلن بیش بغم
مفتعلن دل مرا مفاعلن با رضا مفتعلن اور اگر کسی جگہہ پر یہہ ترتیب جاتی رہتی ہے عذر پیش کرتے
ہین جیسا کہ خاقانی کہتا ہے اوس قصیدے مین کہ بترتیب دوم کہا ہے یعنی بروزن مفتعلن
مفاعلن چار بار دو نون شعر خاقانی کے جو متن مین لکھے ہین تقطیع اونکی یہہ ہے کیسہ ہنو مفتعلن
ز فربہ است مفاعلن با تو ازی مفتعلن قوی دلم مفاعلن چارہ چہ خا مفتعلن قانی اگر مفتعلن کیسہ رسد مفتعلن
بلاغری مفاعلن گرچہ بمو مفتعلن ضع لقب مفاعلن مفتعلن مفتعلن دو بارہ شد مفاعلن بجز قا
مفتعلن عدہ نشد مفاعلن تا بتہانہ مفتعلن آوری مفاعلن معنی یہہ ہین کہ اگرچہ لفظ خاقانی کی جگہہ
رکن مفتعلن دو بارہ آگیا مگر یہہ بات قاعدے سے خارج نہین ہے اور کیسے کا فربہ ہونا یعنی
لبریز ہونا اوسکا زر سے اور لاغر ہونا یعنی خالی ہونا اوسکا زر سے اور معلوم ہو کہ اگر لفظ خاقانی
بجای مفتعلن مسکن آتا اس سے بہتر ہوتا هم رمل و این بحر ہم بتازی و ہم بفارسی مستعمل ست و اصلش

رمل

بتازی در دائرہ فاعلاتن شش بار باشد و بنیا وافی و مجزو بکار رود آمدہ او را دو عروض و چہار
ضرب بود و بشش آن بسہ وافی و سہ مجزوہ بیتہائیش اینست ست یہہ بحر بھی تازی اور فارسی
مین مستعمل ہے اور اصل اوسکی تازی کے دائرے مین فاعلاتن چھہ بار ہے اور استعمال مین
وافی اور مجزو لاتے ہین اور اوسکے دو عروض ایک سالم یعنی فاعلاتن دوسرا محذوف یعنی فاعلن
اور چار ضربین ہین ایک سالم یعنی فاعلاتن دوسری مسبغ یعنی فاعلیان تیسری مقصور یعنی
فاعلان چوتھی محذوف یعنی فاعلن اور چھہ وزنون پر آتی ہے تین وافی اور تین مجزو اور تینین
اوسکی یہہ ہین هم شعر اَبْلِغِ النُّعْمَانَ عَنِّیْ مَالِکًا ۔ اَنَّہٗ قَدْ طَالَ حَبْسِیْ وَانْتِظَارِیْ ۔ عروض
محذوف و ضرب سالم است ست پہلا شعر جو متن مین ہے عروض اوسکا محذوف یعنی فاعلن
اور ضرب سالم یعنی فاعلاتن ہے معنی یہہ ہین کہ پہونچا تو نعمان کو میری طرف سے خبر اس بات کی
جیسا کہ پہنچانا خبر کا چاہیے کہ تحقیق طول ہوا حبس میرا اور انتظار میرا تقطیع یہہ ہے ابلغن
نغ فاعلاتن مان عنی فاعلاتن مالکن فاعلن انہو قد فاعلاتن طال حبسی فاعلاتن انتظاری فاعلاتن
اور مالکا بروزن مفعل مصدر یعنی ابلاغ ہے هم واگر عروض سالم کنند خلیل آنرا متمم خواندہ اما
مستعمل نیست ست اور اگر عروض سالم لائین خلیل نے اوسکا نام متمم رکھا ہے لیکن مستعمل نہین ہے
هم سہ شعر مثل سَحْقِ الْبُرْدِ عَفَّی بَعْدَکَ ۔ الْقَطْرُ مَغْنَاہُ وَتَاوِیْبُ الشَّمَالِ ۔ عروض محذوف و
ضرب مقصور است ست دوسرا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض محذوف یعنی فاعلن اور ضرب
مقصور یعنی فاعلان ہے برد بالضم جامہ مخطط منتخب سے اور مغنی بالفتح منزل اور مقام اور
جا ہی معیشت منتخب سے تاویب دنکو چلنا منتخب سے معنی یہہ ہین مثل چادر کہنہ کے نابود کیا
بعد تیری بارش نے مکان تیرا اور زمین اوسکا اور ہوا شمال نے اور لام القطر کا شامل مصراع اول ہے تقطیع یہہ ہے مثل سحق فاعلاتن
بردعفی فاعلاتن بعدکل فاعلن قطر مغنا فاعلاتن ہو وتاوی فاعلاتن بششمال فاعلان هم سوم شعر قَالَتِ
الْخَنْسَاءُ لَمَّا جِئْتُہَا ۔ شَابَ رَاْسِیْ بَعْدَ ھٰذَا وَاشْتَہَبْ ۔ ہر دو محذوف ست و این ہر سہ وافی است
ست تیسرا وزن شعر جیسا کہ متن مین لکھا ہے عروض اور ضرب دونون محذوف ہین یعنی فاعلن
خنسا نام عورت کا ہے معنی یہہ ہین کہ کہا خنسا نے کہ جس وقت سے گئی مین اوسکے یہان سپید ہوا سر میرا
بعد اس جانے کے اور سپیدی سیاہی پر غالب ہوئی تقطیع یہہ ہے قالتلخن فاعلاتن سالما جی

فاعلاتن جتیہا فاعلن شاب راسی فاعلاتن بعد ما ذا فاعلاتن وشتہب فاعلن یہہ تینون وزن
جو بیان کیے وافی ہین ہم ٭ شعر یا عُلَیلیَ ارتحا وتنجر ارسما لعُسفان ٭ عروض سالم وضرب مسبغ است
ست چوتھا شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب مسبغ ہے
یعنی فاعلیان عُلَیل معنی رفیق ربیع بفتحتین مقیم ہونا کسی جگہہ منتخب سے عسفان بالضم نام ایک
موضع کا کہ دو منزل مکہ معظمہ سے ہے اور بعضے نسخون مین بجاے رسما ربعا بھی ہے بمعنی
سکان اور سین وتنجر اکا متعلق مصرع اول سے ہے معنی یہہ ہین ای دو رفیقو میری ٹھہر واور خبر لو
آثار سکان معشوقہ سے کہ موضع عسفان مین ہے تقطیع یہہ ہے یا عُلَیلیَ فاعلاتن ارتحا وس
فاعلاتن تنجرارس فاعلاتن من لعسفان فاعلیان ہم ٭ شعر مُقفِراتٌ دارِساتٌ ٭ مثل آیاتِ
الزبور ٭ ہر دو سالم است ست پانچوان شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اور ضرب دونون سالم
ہین یعنی فاعلاتن اور حرف را لفظ زبور مین باشباع کسرہ ہے معنی یہہ ہین کہ مکانات سے
خالی کہنہ مثل نقوش کتابت ہین کہ دلالت کرتے ہین کاتب پر یعنی ساکنون پر تقطیع یہہ ہے
مقفراتن فاعلاتن دارساتن فاعلاتن مثل آیا فاعلاتن تزبوری فاعلاتن ہم ٭ شعر طالما
اقْرَت بہ العَینان مَن ہذا الثمن ٭ عروض سالم وضرب محذوف ست واین ہر سہ مجزو ست
ست چوتھا شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن
عین اور ی عینان مین متعلق مصرع اول سے ہے معنی یہہ ہین مدت ہوئی کہ خنک ہوئین واسطے
دونون آنکھین میری اس معشوقہ سے کہ نام اوسکا ثمن ہے اور بعضے نسخون مین بجاے طالما
مالما ہے اس صورت مین معنی یہہ ہوے کہ کیا ہے ثمن کہ بسبب اوسکے آنکھین میری خنک ہوئین
تقطیع یہہ ہے طالما قرفاعلاتن رت بہلعی فاعلاتن نان من ہا فاعلاتن ذث ثمن فاعلن یہہ تینون
وزن مجزو کے ہین ہم و اما زحافش در ارکان خبن وکف وشکل روا بود مگر اینجہ در ضرب افتد
ومیان نون والف کہ بقاے رکن دوم وسوم محیط باشد معاقبہ باشد وارکان باین سبب صدر یا عجز
یا طرفین یا بری شوند چنانکہ گفتہ آمدہ است ست ور زحاف اوسکی ارکان مین خبن یعنی فعلاتن
اور کف یعنی فاعلات اور شکل یعنی فعلات روا ہے مگر وہ رکن کہ ضرب مین پڑے اوس مین
کف اور شکل روا نہین ہے اور درمیان الف اور نون کے جو فاے رکن دوم سے فاے

رکن سوم تک محیط ہین معاقبہ ہے مثلاً فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن لیس نون فاعلاتن اول اور الف
اول فاعلاتن ثالث نے احاطہ کیا ہے فاے رکن دوم سے فاے رکن سوم تک اور درمیان
انکے دو جگہہ معاقبہ واقع ہوا ہے یعنی دو سببون کے ساکن آخر یا سلامت رہین گے یا ایک نہین
گریگا دونون متّا نگیرینگے اور ارکان معاقبہ کے سبب سے صدر یا عجز یا طرفین یا بری ہونگی جیساکہ
قبل ازین کہا گیا ہے مثلاً علاتن فاعلاتن مین اگر فاعلات فاعلاتن ہوگا رکن صدر کہلاویگا اور اگر
فاعلاتن فعلاتن ہوگا رکن عجز کہلاویگا اور اگر فاعلاتن فعلات فاعلاتن ہوگا رکن طرفین
ہوگا اور اگر رکن سب سلامت رہین گے بری کہلائین گے ہم وا آنا بفارسی این بحر دو نوع آید
سالم و مخبون و بعضے عروضیان ہر یک را بحرے دیگر شمرند و ہر یکے وافی و مجزو و مشطور و منہوک
یعنے مثمن و مسدس و مربع و مثنے آوردہ اند و جملہ را ہشت عروض و چہاردہ ضرب آوردہ اند و گفتہ اند
سی و چہار وزن است ت لیکن فارسی مین یہہ بحر دو نوع پر آتی ہے سالم اور مخبون اور
بعضے عروضی ان دونون کو دو بحرین جداگانہ شمار کرتے ہین اور ہر ایک کو وافی اور مجزو اور مشطور
اور منہوک یعنی مثمن اور مسدس اور مربع اور مثنے لائے ہین اور ان سب کی آٹھہ عروض اور چودہ
ضربین لائے ہین اور کہا ہے کہ چونتیس وزنون پر ہے ہم رمل سالم عروضیان این نوع را
پنج عروض و نہ ضرب آوردہ اند و گفتہ اند ہفدہ وزن است ہفت مثمن و پنج مسدس و چہار مربع
و یکے مثنے ت رمل سالم عروضی اس قسم کے پانچ عروض لائے ہین ایک سالم یعنی فاعلاتن
دوسرا محذوف یعنے فاعلن یا مقصور یعنی فاعلان تیسرا محذوف احرج مخبون یعنی فعول یا محذوف
مقطوع مخبون یعنی فعل چوتھا محذوف مطموس یعنی فاع یا محذوف احذ یعنے فع پانچوان مشعث
یعنی مفعولن اور نو ضربین لائے ہین ایک سالم یعنی فاعلاتن دوسری مقصور یعنی فاعلان تیسری
محذوف یعنی فاعلن چوتھی محذوف اعرج مخبون یعنی فعول پانچوین محذوف مقطوع مخبون یعنی
فعل چھٹی محذوف مطموس یعنی فاع ساتوین محذوف احذ یعنی فع آٹھوین مسبغ یعنی فاعلیان
نوین مشعث یعنی مفعولن اور کہا ہے کہ سترہ وزن ہین سات مثمن اور پانچ مسدس اور چار مربع
اور ایک مثنے ہم مثمنات عروض و ضرب ہر دو سالم مثالش شعر چند گریم چند نالم چند باشم
جفت اندوہ نیست کوئی ماہ روئی مرمرا زین غم رہائی ت مثمنات پہلا وزن عروض اور

ضرب دونون سالم ہین یعنی فاعلاتن مثال اوسکی شعر جو محقق علیہ الرحمہ نے لکھا ہے تقطیع یہہ ہے
چند گریم فاعلاتن چند نالم فاعلاتن چند باشم فاعلاتن جفت اندہ فاعلاتن نیست گوئی فاعلاتن
ماہر روئے فاعلاتن مر مرا زین فاعلاتن غم رہائی فاعلاتن ماہ روی ای ماہ روی من وبجاے
ماہ روی ماہ رویان بھی بعضے نسخون مین ہے اور جفت اندہ یعنی صاحب اندوہ ہم سپ عروض
مقصور یا محذوف وضرب مقصور مثالش بیت مر مرا زجان و دل چیزی گرامی تر نبود * دل بدادم
روز وصلت جان دہم روز فراق ت دوسرا وزن عروض مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنے
فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان مثال اوسکی شعر جو متن مین لکھا ہے تقطیع یہہ ہے مر مرا از
فاعلاتن جان چیزی فاعلاتن زی گرامی فاعلاتن تر نبود فاعلان دل بدادم فاعلاتن روز وصلت
فاعلاتن جاد ہم رو فاعلاتن ز لفراق فاعلان ہم ج عروض ہمان ضرب محذوف ست وبحقیقت ہمان
وزن ہست ت تیسرا وزن عروض وہی یعنی مقصور فاعلان یا محذوف فاعلن اور ضرب محذوف
فاعلن ہے اور حقیقت مین وہی وزن ہے یعنے دوسرا اور تیسرا ایک وزن ہے مگر مثال عروض
مقصور اور ضرب محذوف کی یہہ ہے بیت نی مرا آرام در شہر و نہ در وادی قرار * ہمچو من در
عشق مجنون دگر پیدا نشد * مثال دونون محذوف کی بیت بر امید نقش روئیت دست
نقاش ازل * نقش ہا بربست لیکن چون تو کمتر یافتہ ہم ک عروض محذوف اعرج مجنون یا محذوف
مقطوع مجنون وضرب محذوف اعرج مجنون بر ینگونہ بیت تا کی از ہجران نگارا چند باشم بدرد *
سنگ و آہن نیستم من چند باشم صبور ت چوتھا وزن عروض محذوف اعرج مجنون یعنی فعول
یا محذوف مقطوع مجنون یعنی فعل اور ضرب محذوف اعرج مجنون یعنی فعول بیت مثال کی مرقومہ
متن ہے معنی یہہ کہ کب تک رے ہو نگے اور صبر کرون مین کہ مثل سنگ و آہن کے سخت نہین ہون
تقطیع یہہ ہے تا کیز ہیج فاعلاتن رانگارا فاعلاتن چند باشم فاعلاتن بدرد فعول سنگ آہن فاعلاتن
نیستم من فاعلاتن چند باشم فاعلاتن صبور فعول ہم ہ عروض ہمان وضرب محذوف مقطوع مجنون
بدینگونہ بیت با تو خوبی کرد خواہم گر تو خوبی کنی * ور تو زشتی کرد خواہی با تو زشتی کنم ت
پانچوان وزن عروض وہی یعنی فعول یا فعل اور ضرب محذوف مقطوع مجنون یعنی فعل شعر مثال کا
جیسا کہ متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے با تو خوبی فاعلاتن کرد خاہم فاعلاتن گرت خوبی فاعلاتن

کسی فعل و تیر نشتی فاعلاتن کرد خاہی فاعلاتن با تو نشتی فاعلاتن کنم فعل کرد خواہم یعنی خواہم کرد
اور کرد خواہی یعنی خواہی کرد ھم و عروض محذوف مطموس یا محذوف احذ و ضرب محذوف مطموس
مثالش **شعر** کار خویش از جہاں خود از چہ داری زار کار خویش ار راز داری از سخن چاہین دار
ت چھٹا وزن عروض محذوف مطموس یعنی فاع یا محذوف احذ یعنی فع اور ضرب محذوف
مطموس یعنی فاع مثال اوسکی جیسا کہ متن مین ہے راز داشتن محاورہ ہے یعنی کتمان اور علیم
افشا اور راز داری یعنی مخفی داشتن معنی بیت کے یہہ ہین کہ کام اپنا اپنے جہان سے کیون چھپاتا
اگر چھپاتا تو سخن ہین سے چھپا تقطیع یہہ ہے کار خیشر فاعلاتن جہاکر یخد فاعلاتن از چداری
فاعلاتن راز فاع کار خیشر فاعلاتن راز داری فاعلاتن از سخن چی فاعلاتن دار فاع **ھم** ز
عروض ہمان و ضرب محذوف احذ مثالش **شعر** مرد دانا راز دانا یار باید خوب * گر تو دانائی
ترا ہم یار دانا یہ * و این چہار وزن اخیر بنزدیک متاخران مہجور است **ت** ساتوان وزن
عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب محذوف احذ یعنی فع مثال اوسکی جیسا کہ متن مین ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے مرد دانا فاعلاتن راز دانا فاعلاتن یار باید فاعلاتن خوب فاع گر تو دانا
فاعلاتن ئی ترا ہم فاعلاتن یار دانا فاعلاتن یہ فع اور یہہ چارون وزن اخیر یعنی چہارم و پنجم
و ششم و ہفتم متاخرون کے نزدیک مہجور یعنے متروک ہین **ھم** **مسدسات ح** عروض سالم
و ضرب مسبغ مثالش **شعر** ای نگارا گر تو نیکو تر نہ بینم * عاجز اندر صورتت صورت نگاران **ت**
مسدسات آٹھوان وزن عروض سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب مسبغ یعنی فاعلیان مثال جیسا کہ
متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ای نگارا فاعلاتن گر تو نیکو فاعلاتن تر نہ بینم فاعلاتن
عاجز اندر فاعلاتن صورتت صو فاعلاتن رت نگاران فاعلیان اور الف
نگارا یا بمعنی متکلم جیسے ملاذا اور معاذا بمعنی ملاذ من اور معاذ من غیاث سے یا الف تسمیہ واسطے
تعظیم کے جیسے طالبا اور صابا اور نصیرا اور جلالا یہہ بھی غیاث سے **ھم ط** عروض و ضرب
ہر دو سالم و ہمان است کہ وزن اول **ت** نوان وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنی فاعلاتن
اور یہہ وزن وہی ہے یعنے وزن اول کسواسطے کہ زیادت یکحرف ساکن متغیر وزن نہین ہے **ھم**
ی عروض سالم یا مشعث و ضرب مشعث مثالش **شعر** چند باشد نیک خوابت جفت اندہ *

چند

چند باشد دوستدارت بازاری ❊ وازو مشعث چنین باشد مثالش شعر چند باشم هم
بدنیسان بیچاره ❊ گشته شادی زین دل من آواره ست دسوان وزن عروض سالم یعنے
فاعلاتن یا مشعث یعنی مفعولن اور ضرب مشعث یعنی مفعولن مثال اوسکی جیسا که متن مین ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے چند باشد فاعلاتن نیک خواهست فاعلاتن جفتنا اندہ فاعلاتن چند باشد
فاعلاتن دوستدارت فاعلاتن بازاری مفعولن اور بازاری بمعنی ذلیل اور خوار ہے اور عروض
اور ضرب مشعث کی بھی مثال متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چند باشم فاعلاتن هم بدنیسا
فاعلاتن بیچاره مفعولن گشته شادی فاعلاتن زین دلی من فاعلاتن آواره مفعولن یعنے
شادی میرے دل سے دور ہوئی ہم یا عروض مقصور یا محذوف وضرب مقصور ہے عروض
ہمان وضرب محذوف وہر دو یکے ست شعر صابری تا کے کنم در عشق تو ❊ راز پنہانی کنون
پیدا کنم ست وزن گیارہوان عروض مقصور یعنے فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور
یعنی فاعلان وزن بارہوان عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن
اور دونون وزن ایک ہین مثال جیسا که متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے صابری تا
فاعلاتن کے کنم در فاعلاتن عشق تو فاعلن راز پنہا فاعلاتن نے کنون پی فاعلاتن دا کنم
فاعلن اور بعضے نسخون مین بجاے در عشق تو یاد رو عشق ہے اس صورت مین عروضہ
مقصور ہوگا ❊ واگر عروض وضرب فعول وفعل وفاع وفع کنند از مدید تقطیع توان کرد و از انجملہ
مستعمل بنزدیک متاخران چہارم وپنجم ست اور اگر عروض اور ضرب فعول مخبون محذوف
اعرج اور فعل مخبون محذوف مقطوع اور فاع محذوف مطموس اور فع محذوف اخذ کرین
مدید سے تقطیع ان وزنون کی ہوگی اور ان سب وزنون سے مستعمل نزدیک متاخرون کے
چہارم اور پنجم ہے معلوم کیا چاہیے فاعلاتن فاعلاتن فعول بروزن فاعلاتن فاعلن فاعلان ہے
اور فاعلاتن فاعلاتن فعل بروزن فاعلاتن فاعلن فاعلن اور فاعلاتن فاعلاتن فاع
بروزن فاعلاتن فاعلن فعلان ہے اور فاعلاتن فاعلاتن فع بروزن فاعلاتن فاعلن
فعلن ہے پس یہہ چارون وزن مدید کے ہین ح انیست مراد مصنف علام اما مخفی نماند که
فعلان اگرچہ از فروع فاعلاتن ست لیکن در مدید واقع نمی شود وتم کلامہ کیون نہین آتا که

محقق علیہ الرحمہ بحر مدید مین لکھتے ہین کہ در مجزو عروض محذوف یا مخبون محذوف وضرب مخبون
محذوف یا ابتر بکار داشتہ اند پس فعلن اور فعلان ایک ہے اور الف اور نون آخر مین بجائے
یکحرف ہے اور زیادت یک ساکن کبھی متغیر وزن نہین ہے اور خود محشی لکھتا ہے کہ فعلان
از فروع فاعلاتن ست اور بحر مدید مین خود حاشیہ لکھا ہے کہ بعضے خبن در فاعلان مقصور
جائز نمیدارند مگر صواب جواز آنست اور تسکین اوسط سب جگہہ جائز ہے اور رسالہ عبد الواسع
مین فعلان مقطوع مسبغ بحر مدید مین لکھا ہے فاعلم مربعات تیج عروض سالم وضرب مسبغ
یا ہر دو سالم و ہر دو یک وزن ست مثالش بیت خوبرویا دلربایا * چونکہ باجا کرنسازی ست
وزن تیرہوان عروض سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب مسبغ یعنی فاعلیان اور وزن چودہوان عروض
اور ضرب دونون سالم یعنی فاعلاتن یہہ دونون ایک وزن ہین شعر مثال کا مرقومہ متن ہے
اور اوس مین لفظ جا کر اشارہ طرف اپنے ہے تقطیع یہہ ہے کہ خوبرویا فاعلاتن دلربایا فاعلاتن
چونکہ باجا فاعلاتن کرنسازی فاعلاتن ح زیر لفظ ہر دو سالم مثالش بیت چشم آندارم کہ گاہے
انگنی سویم نگاہے * تم کلامہ معلوم ہو کہ شعر مرقومہ متن مین بھی عروض اور ضرب دونون سالم
ہین معلوم نہین کہ دونون شعرون مین کیا فرق سمجھے اور احتیاج اس مثال کی لکھنے کی کیا تھی
ہم یہہ عروض مقصور یا محذوف وضرب مقصور یو عروض ہمان وضرب محذوف و ہر دو یک وزن
مثالش شعر ہر کہ بد خواند ترا * از بدی ہست او بری ست وزن پندرہوان عروض مقصور
یعنی فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان وزن سولہوان عروض وہی
یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن اور یہہ دونون ایک وزن ہین شعر مثال کا
مرقومہ متن ہے معنی شعر کے یہہ ہین کہ اے معشوق تیرے ضمیر مین ظلم و ستم ہے پس
اگر کوئی تجھکو ظالم خواہ قاتل کہے حق بجانب اوسکے ہے اور سچ کہتا ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے
ہر کہ بدخا فاعلاتن ندترا فاعلن از بدی ہس فاعلاتن تو بری فاعلن اس جگہہ صاحب میزان نے
حاشیہ لکھا ہے ح تقطیعش ہر کہ بد خا فاعلاتن ند ترا ز فاعلاتن بدی ہس فاعلاتن تو بری
فاعلن لیکن مخفی نماند کہ این مثال عروض سالم وضرب محذوف ست نہ مثال عروض مقصور یا محذوف
وضرب محذوف چنانکہ مصنف گمان کردہ اگر عروضش خواہد ترا بر وزن فاعلن محذوف ست

و کلمہ ازو راست بعد از مصرع ثانی خرم ست کہ در وزن اعتبار ندارد گو ہم خرم و در فارسی ہر دو حرف زیادہ
معہذا مصنف علام در فصل ہشتم ہم آرد در ہیچ موضع مثالش نیاوردیم تم کلامہ حق یہہ ہے
کہ اس جگہہ وا و طالب علمی کی دی ہے فقائل ہم و این اوزان ہمہ مثمن اند و حال ایشان ہمچنان است
کہ در ہزج گفتہ شد و اگر رکن آخر فعول یا فعل یا فاع یا فع کنند مصرع ثنوان گفت و معقد شود ست
اور یہہ اوزان مربع کے نیمہ مثمن ہین اور حال انکا وہی ہے جو ہزج مین کہا گیا کہ اس بحر کی
اوزان مربع کے نصف مثمن کہے ہے اور اگر رکن آخر فعول یا فعل یا فاع یا فع لائین اوسکو
مصرع نکہنا چاہیے یعنی اوسکو دو مصرع علاحدہ ہم قافیہ نکہنا چاہیے اسواسطے کہ رکن دوم مثمن کا
ایسا واقع نہین ہوتا اور یہہ نصف مثمن ہے پس وہ معقد ہو جائے گا یعنی کہین گے کہ عروض
اوسکا ناپدید ہے ہم مثنی نیز مثالش شعر آفتابی مشکبوئی وبحقیقت این اوزان ہمہ وہ ست
و متداول ازانجملہ سہ وزن است مثنے وزن سترہوان کہ مثال اوسکی مرقومہ متن ہے
تقطیع یہہ ہے آفتابی فاعلاتن مشکبوئی فاعلاتن اور ان دونون مین یا ی خطاب ہے
اور حقیقت مین یہہ سب اوزان دس ہین یعنی سترہ مین سات وزن ملے ہوئے ہین علاحدہ
نہین وہ تیسرا اور پانچوان اور ساتوان اور نوان اور بارہوان اور چودہوان اور سولہوان اور
متداول اون مین تین وزن ہین ایک مثمن مین دوم اور سوم کہ ایک وزن ہے دوسرا مسدس
مین گیارہوان اور بارہوان کہ ایک ہے تیسرا مربع مین پندرہوان اور سولہوان کہ ایک ہے

رمل مخبون

رمل مخبون ہمہ ارکان او مخبون آید جز رکن اول کہ سالم شاید و این دلیل است بران کہ
ارکان سداسی ارکان اصلی نیست در دائرہ و فروع سباعی اند و عروضیان گفتہ اند کہ این بحر را
پنج عروض و دہ ضرب است و بر ہفتدہ وزن آمدہ است ہشت مثمن و شش مسدس و دو مربع
دیکھے مثنے این تفصیلست رمل مخبون ست رکن اوسکے مخبون آتے ہین سوای رکن اول کے
کہ سالم بھی آتا ہے اور یہہ دلیل ہے اس بات پر کہ ارکان شش حرفی ارکان اصلی نہین ہین بحر
فعلاتن رکن اصلی نہین ہے دائرے مین بلکہ سداسی فروع سباعی ہین یعنی فعلاتن فرع فاعلاتن
سباعی ہے کسواسطے کہ جب اکثر ارکان سداسی پائے گئے اور ایک سباعی یعنی فاعلاتن
اور سباعی سے بزحاف خبن سداسی بنتی ہین پس معلوم ہوا کہ اصل سداسی دائرے مین سباعی ہے

اور عروضیون نے کہا ہے کہ اس بحر رمل مخبون کی پانچ عروض ہین ایک مجنون یا مشعث یعنے
فعلاتن یا مفعولن دوسرا مجنون مقصور یا مجنون محذوف یعنی فعلان یا فعلن تیسرا محذوف مقطوع
مجنون یا محذوف اعرج مجنون یعنی فعل یا فعول چوتھا محذوف مطموس یا محذوف اخذ یعنی فاع
یا فع پانچوان مجنون مسبغ یا معری یعنی فعلیان یا فعلاتن اور دس ضربین ہین ایک مجنون
یعنی فعلاتن دوسری مشعث یعنی مفعولن تیسری مجنون مقصور یعنی فعلان چوتھی مجنون محذوف
فعلن پانچوین مجنون محذوف مسکن یعنی فعلن چھٹی محذوف مقطوع مجنون یعنی فعل ساتوین محذوف
اعرج مجنون یعنی فعول آٹھوین محذوف مطموس یعنی فاع نوین محذوف اخذ یعنی فع دسوین
مجنون مسبغ فعلیان اور سترہ وزنون پر آئی ہے آٹھہ مثمن اور چھہ مسدس اور دو مربع اور
ایک مثنے اس تفصیل سے **م مثمنات** اعروض وضرب ہر دو مجنون مثالش **شعر** چکنم ہر چہ
کنم با تو نمیداد چہ سود م ❊ بجز ان حیلہ ندانم کہ ز عشقت بگریزم **ت مثمنات** پہلا وزن عروض
اور ضرب دونون مجنون یعنی فعلاتن مثال اوسکی جو متن مین ہے تقطیع یہہ ہے چکنم ہر فعلاتن چکنم
با فعلاتن نمیدا فعلاتن د چہ سود م فعلاتن بجزا حی فعلاتن لہ ندانم فعلاتن کز عشقت فعلاتن بگریزم
فعلاتن اور مثال صدر سالم کی یہہ ہے سعدی کہتا ہے **شعر** گفتہ بودم چو بیائی غم دل با تو بگویم
❊ چہ بگویم کہ غم از دل برود چون تو بیائی ❊ اور بعضے اس وزن کو نشا نزدہ رکنی کہتے ہین جیسا کہ
خواجہ عصمت اللہ بخاری نے کہا ہے **شعر** رنگ رخسار و دُر گوش و خط و قد و خد و عارض و
خال لبت ای سرو پریروی سیمبر ❊ شفق و کوکب و شام و سحر و طوبی و گلزار بہشت است و ہلال و
طرف چشمہ کوثر ❊ کذا فی الحدائق **م ب** عروض مجنون یا مشعث و ضرب مشعث مثالش **بیت**
بدو رخ ماہ تمامی بہ دو زلف چو عبیری ❊ بدو لب شکر و قندی بدو چشمک بادامی ❊ و این وزن را
استحقاق آن نیست کہ وزنی مفرد کنند چہ مسکن وزن اول ست **ت** وزن دوسرا عروض مجنون
یعنی فعلاتن یا مشعث یعنی مفعولن اور ضرب مشعث یعنی مفعولن مثال مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی
یہہ ہے بدو رخ ما فعلاتن ہتمامی فعلاتن بدو زلفک فعلاتن چو عبیری فعلاتن بدو لب فعلاتن کر قندی فعلاتن بدو چشمک
فعلاتن بادامی مفعولن اور یہہ وزن استحقاق نہین رکھتا کہ اسکو وزن جداگانہ مقرر کرین اسواسطے کہ مسکن وزن
اول کا ہے اور مفعولن جو ضرب مین واقع ہے سکون العین فعلاتن کا ہے **م ج** عروض مجنون مقصور

یا مخبون محذوف وضرب مخبون مقصور مثالش شعر نیم از عشق تبی مانده بہ تیمار بدرد ٭ که برخ ماه تمام ست و بدل سنگ خام ٭ و عروض همان وضرب مجنون محذوف در حقیقت همان ست وزن تیسرا عروض مجنون مقصور یعنی فعلان یا مجنون محذوف یعنی فعلن اور ضرب مخبون مقصور یعنی فعلان مثال متن مین لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے منم عشق فعلاتن قبتی من فعلاتن و تیما فعلاتن ر بدرد فعلان کبر خما فعلاتن ہتما مس فعلاتن تید لن فعلاتن گر خام فعلان اور وزن چوتھا عروض وہی یعنی فعلان یا فعلن اور ضرب مجنون محذوف یعنی فعلن اور حقیقت مین وہی وزن ہے لہذا دوسری مثال کی بھی حاجت نجانی اور نہ لکھی اور شعر مین تیمار یعنی فکر و اندیشہ کردن ہے اور خام یعنی سخت ہے ہم ه عروض همان وضرب مجنون محذوف مسکن و عروضیان این ضرب را ابتر میخوانند و خطا است مثالش شعر نکشم جور کسے کو نزو فا دور بود ٭ ندہم دل بکسے کو نکند دلداری واگر ضرب مجنون مقصور مسکن باشد حکمش ہمین تواند بود و این وزن هم استحقاق انفراد ندارد چه تفاوت با وزن گذشته جز بسبب قافیه و تسکین یا تحریک نیست ت پانچوان وزن عروض وہی یعنی فعلان یا فعلن اور ضرب مجنون محذوف مسکن یعنی فعلن بسکون العین اور عروضی اسکو ابتر کہتے ہین یہہ خطا ہے کسواسطے که خبن یہان لازم ہے اور ابتر محذوف قطع ہوتا ہے بدون خبن سکے ہان تلفظ مین البتہ ایک سا ہے مثال اوسکی جو متن مین لکھی ہے تقطیع یہہ ہے نکشم جو فعلاتن رکسیکو فعلاتن زوفا دو فعلاتن بود فعلن ندہم دل فعلاتن بکسیکو فعلاتن بکند دل فعلاتن داری فعلن واگر ضرب مجنون مقصور مسکن ہو یعنی فعلان بسکون عین حکم اوسکا بھی وہی ہوگا جو فعلن مین کیا گیا اور یہہ وزن بھی استحقاق انفراد کا نہین رکھتا یعنی جداگانہ نہوگا اسواسطے کہ تفاوت وزن گذشتہ سے نہین رکھتا سوا قافیہ کے مراد قافیہ سے رکن اخیر ہے کہ ایک جگہہ فعلن متحرک العین اور ایک جگہہ فعلن بسکون العین واقع ہوا ہے اور سوا اسکے کہ ایک جگہہ تحریک ہے اور ایک جگہہ تسکین ح و کلام درینجا در نفس وزن ست قطع نظر از قافیه و آن از سکون یا ساکن مختلف نمی شود کما مر سابقا تم کلامہ قابل حم و عروض همان وضرب محذوف مقطوع مجنون مثالش بیت اگر ایس شود می جان من از درد فراق ٭ ہمہ جور من از عشق تو خوش شود می ٭ وضرب محذوف احرج مجنون ہمین حکم دارد ت چھٹا وزن

عروض وہی یعنی مجنون مقصور فعلات یا مجنون محذوف فعلن اور ضرب محذوف مقطوع مجنون
یعنی فعل بحر یک مین مثال جیساکہ متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے اگر بین فعلاتن شودی
با فعلاتن بخشر در فعلاتن وفراق فعلان ہمہ جو فعلاتن رمنر عشق فعلاتن فتحشنو فعلاتن دمی
فعل اور ضرب اعرج مجنون یعنی فعول بھی حکم رکھتی ہے وزن مین کسو اسطے کہ فقط ایک
ساکن زائد ہے اور لفظ خوشنود قلب خوشنود و خوشون کہ وند اور ون دونون کلی نسبت کے
وین یہا رجم ہے کذا فی الغیاث اور اگر بجاے خوشنودی خوش بودی کہیے معنی صاف
ہو جائین ھم اگر عروض محذوف مقطوع مجنون یا محذوف اعرج مجنون وضرب محذوف اعرج
مجنون برینگونہ بیت ند ہد نیز بتو دل شمنی تا نزید چو یکی را بکشی بیگنہی ای نگارینہ و اگر عروض
ہمان باشد با ضرب مجنون محذوف مقطوع ہمچنین بود ت سالوان وزن عروض محذوف
مقطوع مجنون یعنی فعل یا محذوف اعرج مجنون یعنی فعول اور ضرب محذوف اعرج مجنون
یعنی فعول بیت مثال کی جیساکہ متن مین ہے اوس مین شمن بمعنی بت پرست مراد عاشق
معنی یہہ کہ کوئی عاشق تجھکو دل ندیگا جب تک جیے گا اگر تو کسی عاشق بیگناہ کو قتل کریگا
تقطیع یہہ ہے ندہدنے فعلاتن زبتو دل فعلاتن شمنی تا فعلاتن نزید فعل چو یکی را فعلاتن بکشی
بی فعلاتن گنہی ای فعلاتن نگار فعول اور اگر عروض وہی ہو یعنی فعل یا فعول ساتھہ ضرب
مجنون محذوف مقطوع کی یعنی فعل کی وہی وزن ہوگا م ح عروض محذوف مطموس یا محذوف
احذ وضرب محذوف مطموس برینگونہ بیت دہن کوچک چون تنگ دل عاشق ⁂ نہ کہ چون
حقۂ انگندہ بمروارید ⁂ و اگر عروض ہمان بود با ضرب محذوف احذ ہمچنین باشد ت آٹھوان وزن
عروض محذوف مطموس یعنی فاع یا محذوف احذ یعنی فع اور ضرب محذوف مطموس یعنی فاع
مثال مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے دہنی کو فعلاتن چکچون فعلاتن تنگ دلی عا فعلاتن شق فع
نہ کہ چو حق فعلاتن قہ انگن فعلاتن دہ بمروا فعلاتن رید فاع اور اگر عروض وہی ہو یعنی فع یا فاع
ساتھہ ضرب محذوف احذ کے یعنی کی وہی ہو یعنی وہی وزن ہو م مسدسات ط عروض
مجنون مسبغ یا معری و ضرب مسبغ ہی عروض وضرب مجنون معری برینگونہ بیت طرب انگیز
دمی آور بصبوحی ⁂ کہ حریف ست و بہار ست و جوانی ⁂ و درین ہر دو یک وزن ست ت مسدسات

نوان وزن عروض مجنون مسبغ یعنی فعلیان یا معری یعنی فعلاتن اور ضرب مسبغ یعنی فعلیان
دسوان وزن عروض اور ضرب دونون مجنون معری یعنی فعلاتن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے طربنگی فعلاتن زسیاور فعلاتن صبوحی فعلاتن کھرلیفش فعلاتن تبہارس
فعلاتن سبوا لی فعلاتن اور یہہ دونون ایک وزن ہین صبوحی بفتح اول شراب بامداد و کشف ہے
اور مصطلحات مین شراب پینا وقت صبح کذا فی الغیاث اور حریف ہم پیشہ وہم کار نتخبا اور صراح
اور کنز سے ہم یا عروض مجنون یا مشعث وضرب مشعث برینگونہ بلیت اگر ایدون کہ ہمی دانش
ورزی * زہمہ خلق نکونامی یابی * واین وزن را استحقاق آن نیست کہ مفرد گیرند چہ مسکن وزن گذشتہ
است ت گیارہوان وزن عروض مجنون یعنی فعلاتن یا مشعث یعنی مفعولن اور ضرب مشعث یعنی
مفعولن مثال مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے اگر بد وفعلاتن کہ ہمیدا فعلاتن نشو زری مفعولن
رہمہ حل فعلاتن ہنکونا فعلاتن می یابی مفعولن اور اس وزن کو استحقاق اسکا نہین ہے کہ مفرد مقرر
کرین یعنی جدا گانہ کہین کسواسطے کہ مسکن وزن گذشتہ کا ہے یعنی فعلاتن مسکن ہو کر مفعولن
ہوا ہے ہم یا عروض مجنون مقصور یا مجنون محذوف وضرب مجنون مقصور برینگونہ بلیت
دلم زعشق تو شد خستہ وریش * تو مکن جور برین عاشق خویش * ت یعنی عروض ہمان وضرب
مجنون محذوف وبحقیقت ہمان ست ات بارہوان وزن عروض مجنون مقصور یعنی فعلان
متحرک العین یا مجنون محذوف یعنی فعلن متحرک العین اور ضرب مجنون مقصور یعنی فعلان متحرک العین
مثال مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے دلم عشق فعلاتن قتشد خس فعلاتن تاریش فعلان تمکن جو
فعلاتن ربری عا فعلاتن شقخیش فعلان تیرہوان وزن عروض وہی یعنی فعلن یا فعلان
اور ضرب مجنون محذوف یعنی فعلن اور حقیقت مین یہہ وہی وزن دوازدہم ہے ہم یا عروض
ہمان وضرب مجنون محذوف مسکن وعروضیان ابتر گویند بسہو واین وزن را ہم استحقاق انفراد نیست
ت چودہوان وزن عروض وہی یعنی فعلن یا فعلان اور ضرب مجنون محذوف مسکن یعنی فعلن
بسکون عین اور عروضی اوسکو ابتر کہتے ہین سہو سے کسواسطے کہ بحذف اور تقطیع ابتر ہوتا ہے
اور یہان خبن لازم اور اس وزن کو بھی استحقاق انفراد کا نہین ہے بلکہ وہی وزن دوازدہم
وسیزدہم ہے ہم مربعات یہہ عروض مجنون معری یا مسبغ وضرب مسبغ برینگونہ بیت

سخن من کہ رساند ✤ بر آن ماہ دلارام ✤ یہ ہر دو مصری و حکمش ہمان ست تت مربعات پندرہوان
وزن عروض مخبون معرے یعنی فعلاتن یا مسبغ ای مخبون مسبغ یعنی فعلیان اور ضرب مسبغ ای یا
مخبون مسبغ یعنی فعلیان مثال مرقومۂ متن ہے تقطیع سخنی من فعلاتن کرسا ند فعلاتن برآ ما فعلاتن
ہ دلارام فعلیان اور لفظ بر شعر مین بمعنی نزدیک ہے وزن سولہوان عروض اور ضرب دونون
معرے یعنے فعلاتن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی وزن پانزدہم ہے ھم مثنی یزید بر بیگو نہ بیت
رہ شادیم ✤ بہ لبستی تت تمنے وزن سترہوان جیسا کہ شعر اوسکی مثال کا مرقومۂ متن ہے
تقطیع یہہ ہے رہ شادی فعلاتن مبستی فعلاتن میم مصرع ثانی مین معتبر ہے ھم وتحقیق این
اوزان عائد با ہشت وزن ہست وانچہ عروض یا ضرب فعول یا فعل یا فاع یا فع ست متروک ست
ومقصور ومحذوف مقبول تر از دیگر ہاست وتسکین اوسط ہمہ جا استعمال کنند و با غیر مسکن
خلط کنند تت اور حقیقت مین یہہ اوزان ہشتگانہ عائد یعنی راجع طرف آٹھہ وزنون کے ہین
یعنی نو وزن دوم اور چہارم اور پنجم اور ہفتم اور دہم اور یازدہم اور سیزدہم اور چہاردہم اور شانزدہم
باقی رہے آٹھہ وزن اور اون مین جو وزن کہ عروض یا ضرب اوس مین فعول یا فعل یا فاع
یا فع ہے متروک ہے اور مقصور اور محذوف مقبول تر اور وزنون سے ہے اور تسکین اوسط آن
متحرکون مخبون مین سب جگہہ استعمال کرتے ہین اور ساتھہ غیر مسکن کے خلط کرتے ہین یعنی
کسی جگہہ فعلاتن اور کسی جگہہ مفعولن ہو تو جائز ہے ھم وچون ہمہ مسکن بود بیت از اسباب بود
چنانکہ در ہزج گفتہ آمد و اینجا دہ وزن متوالی برخیزد بتفاصیل یک یک سبب خفیف ومصراع اطول
از دوازدہ سبب ومصراع اقصر از سہ اسباب واین غریب تر ست از انچہ در ہزج گفتیم وفرق میان
اوزان مشترک کہ ازین سہ بحر توان خواند یعنی ہزج ورجز ورمل در مصراعہای دیگر در قصیدہ ظاہر
شود وہمبرین قیاس در دیگر مواضع تت اور اگر سب رکن مسکن ہون یعنی مفعولن مفعولن مفعولن
مفعولن بیت اسباب سے ہوگی جیسا کہ ہزج مین کہا گیا اور اس جگہہ دس وزن متوالی پیدا ہوتے
ہین بفاصلہ یک یک سبب خفیف اور مصرع اطول بارہ سببون کا ہوگا اور مصرع اقصر تین سببونکا
اور یہہ غریب تر اور نادر تر ہے اوس سے جو ہزج مین کہا ہمنے یعنی ہزج مین مربع تک وزن
نکلے تھے اور یہان رمل مین مثنی تک نکلتے ہین مثلاً مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن کہ مثمن ہے

اگر تین مفعولن سے ایک ایک سبب علاحدہ علاحدہ گر جاے ایک مفعولن یعنی مثنی رہجاے
تو نو سبب کی کمی سے نو وزن اور ایک مثنے جملہ دس وزن پیدا ہوتے ہین کسو اسطے کہ یہ
بحر مثنی ابھی مستعمل ہوئی ہے بخلاف ہزج کے کہ وہ مثنے نہین آئی الخ قولہ ایجاد وزن
متوالی سبر خیزد لیکن مخفی نماند کہ ہفت وزن ازانہا ازین بحر باشد و باقی از رجز و ہزج الی آخرہ
معلوم ہو کہ محقق علیہ الرحمہ نے کہ سترہ اوزان مستعملہ اس بحر کے لکھے ہین اون مین بھی بعضونکو
متروک لکھا ہے اور جو کوئی وزن بکمی پنج سبب اور بکمی ہفت سبب اور بکمی ہشت سبب بجہت
عدم استعمال کے نہین لکھا صاحب میزان کو شبہہ ہوا کہ سات ہی وزن اس بحر مین نکل سکتے
ہین پس یہہ گمان باطل ہے اور یہان غرض اخراج اوزان سے ہے نہ استعمال اوزان سے
اور فرق درمیان اوزان مشترک کے کہ ہزج اور رجز اور رمل تینون بحرون مین پائی جاتی ہین اور
مصاریع قصیدہ سے ظاہر ہوتا ہے یعنی جس بحر مین وہ قصیدہ ہوگا معلوم ہو جائے گا
کہ یہہ ارکان مزاحف اوس بحر کے ہین اور اسیطرح اور مواضع مین یعنی تمیز ارکان مزاحف
کی اوس بحر سے ہوتی ہے جسمین واقع ہون ورنہ ایک ایک زحاف کئی کئی بحرون مین آتا ہے
ہم و متاخران را وزنی خوش است کہ بر رمل تقطیع توان کرد چون یک رکن مشکول بگیرند و یکی
سالم تا بیتی از فعلات فاعلاتن بود چہار بار مثالش اینست بیت بچمن برآئی زروی سپہ
بہار بشکن ٭ سر غمزہ بجنبان صف روزگار بشکن ٭ اینست بحور دائرہ مجتلبہ و اوزان آن
ت اور متاخرون کے نزدیک ایک وزن خوش آیندہ ہے کہ اوسکو رمل مین تقطیع کیا جاے
جب ایک رکن مشکول یعنی فعلات لین اور ایک رکن سالم یعنی فاعلاتن تو ایک بیت
فعلات فاعلاتن سے ہو چار بار مثال اوسکی مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے بچمن فعلات
رای روزی فاعلاتن سپہ ہیب فعلات ہار بشکن فاعلاتن سر غمز فعلات اہی بجنبا فاعلاتن
صف روز فعلات کار بشکن فاعلاتن یہہ ہین بحر مین دائرہ مجتلبہ کی اور اوزان اوسکے
م سریع این بحر ہم در ہر دو لغت مستعمل است و صلش در دائرہ مستفعلن مستفعلن مفعولات
دو بار ست و وافی و مشطور بکار ندارند و آنرا در تازی دو عروض و شش ضرب است و
بر شش وزن آمدہ و ابیاتش اینست ت یہہ بحر بھی دونون زبانون مین یعنی تازی اور فارسی

مین مستعمل ہے اور اصل اوسکی دائرے مین مستفعلن مستفعلن مفعولات دو بار ہے اور وافی اور مشطور استعمال کرتے ہین اور اوسکی استعمال تازی مین دو عروض یعنی مطوی مکشوف فاعلن یا مخبول مکشوف فعلن اور موقوف یعنے مفعولان یا مکشوف یعنی مفعولن ہین اور چھہ ضرب مین مطوی موقوف فاعلان اور مطوی مکشوف فاعلن اور اصلم فعلن بسکون عین اور مخبول مکشوف فعلن بتحریک عین اور موقوف مفعولان اور مکشوف مفعولن ہین اور چھہ وزنون پر آئی ہے اور بیتین اوسکی یہہ ہین م ا شعر اَزْمَانُ سَلْمَی لَا یَرَیٰ مِثْلَهَا الرَّاؤُنَ فِیْ شَامٍ وَلَا فِیْ عِرَاقٍ ٭ عروض مطوی مکشوف ست وضرب مطوی موقوف ت

پہلا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اوسکا مطوی مکشوف ہے یعنی فاعلن اور ضرب مطوی موقوف یعنی فاعلان ہے ازمان بالفتح جمع زمان بمعنی وقت کنز اور منتخب اور غیاث سے اور سلمی نام معشوقہ عرب اور شام اور عراق دونون ملک بحسن وخوبی مشہور ہین اور الراؤن مین رای مشددہ اول متعلق مصرع اول ہے اور ثانی متعلق مصرع ثانی معنی یہہ ہین زمانی سلمی کا نہین دیکھی مانند اونکے دیکھنے والون نے شام مین اور نہ عراق مین تقطیع یہہ ہے ازمان سل مستفعلن ما لا یری مستفعلن مثلہر فاعلن راءولنفی مستفعلن شامن ولا مستفعلن فی عراق فاعلان م ب شعر حَاجَ الْهَوَیٰ لِرَسْمٍ بِذَاتِ الْغَضَا ٭ مُخْلَوْلِقٍ مُسْتَعْجِمٍ مُحْوِلٍ ٭ عروض وضرب مطوی مکشوف است ت دوسرا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اور ضرب اوس مین دونون مطوی مکشوف ہین یعنی فاعلن غضا نام ایک درخت صحرای کا مانند کنار کہ آگ اوسکی دیر تک رہتی ہے غیاث سے اور مخلولق بمعنی کہنہ اور مستعجم بمعنی ساکت عجم سے کہ بمعنم بمعنی گنگ شدن ہے غیاث سے اور محول ریگ تودہ گردیدہ یا منقلب الاحوال اور منتخب مین لکھا ہے کہ محول اور ماحل زمین وشہر قحط رسیدہ معنی یہہ ہین کہ اوٹھایا یعنی پیدا کیا عشق کو نشان مکانات نے اوس موضع مین کہ جسمین درخت غضا ہے کہنہ اور ساکت منقلب الاحوال تقطیع یہہ ہے ہاجلہو مستفعلن برسمن بذا مستفعلن تلغضا فاعلن مخلولقن مستفعلن مستعجمن مستفعلن محولو فاعلن م ج شعر قَالَتْ وَلَمْ تَقْصِدْ لِقِیْلِ الْخَنَا ٭ مَهْلًا فَقَدْ أَبْلَغْتَ أَسْمَاعِیْ ٭ عروض ہمچنان است وضرب اصلم است تیسرا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض وہی یعنی مطوی مکشوف

فاعلن اور ضرب اصلم یعنی فعلن بسکون عین خنا بالفتح والقصر سخن فحش وبیہودہ منتخب سے
اور مہل بمعنی زبان غیاث سے معنی یہہ ہین کہ کہا معشوقہ نے درحالیکہ قصد نہین کیا گیا سمجھا
بسخن فحش زبان سے کہ تحقیق پہونچا یا تو نے اوس سخن فحش کو میرے کانون ہین تقطیع یہہ ہے
قالت ولم مستفعلن یقصد لقی مستفعلن للخنا فاعلن مہلن فقد مستفعلن ابلغت اس مستفعلن ماعی
فعلن ہم ؎ شعر اَلنَّشرُ مِسکٌ وَالوُجُوہُ دَنَانِیرُ وَاَطرَافُ الاَکُفِّ عَنَمُ ؎ عروض وضرب ہر دو
مخبول مکشوف ست واین چہار وافی ست تم چوتھا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اور ضرب دونون
مخبول مکشوف ہین یعنی فعلن بتحریک عین معنی یہہ ہین بو معشوقون کی مانند بوی مشک ہے
اور مونہہ اونکے مثل دینار ونکے سرخ اور روشن ہین اور سر انگشتان حنا بستہ مثل عنم
سرخ ہین اور عنم بفتحتین ایک درخت ہے زمین حجاز ہین کہ پھل اوسکے سرخ ہوتے ہین اونکو
تشبیہ دیتے ہین انگشتان حنا بستہ سے کذا فی المنتخب تقطیع یہہ ہے النشر مس مستفعلن
کو وَلو جو مستفعلن ہُ دَنا فعلن نیر وو اط مستفعلن راف الاکف مستفعلن فعنم فعلن اور یہہ چارون وزن
وافی کے ہین ہم ؎ شعر یَنضَحنَ فِی حَاقَاتِہَا بِالاَبوَالِ ؎ عروض وضرب یکی است واین توقیت
ت پانچوان شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اور ضرب ایک ہین یعنی مشطور ہے اور یہہ توقیت
یعنی مفعولان معنی یہہ ہین کہ گراتے ہین وہ ناقی کنارہ ای فرج سے اپنی پیشاب تقطیع یہہ ہے
ینضحن فی مستفعلن حاقا تہا مستفعلن بلابوال مفعولان ہم ؎ شعر یَا صَاحِبَی رَحلِی اَقِلَّا عَذلِی
ہمچنان است وآن مکشوف ست وہر دو وزن از مشطور است ست چھٹا شعر جو مرقومہ متن ہے
اوسی طرح پر ہے یعنی عروض اور ضرب ایک ہین بسبب مشطور ہونے کے اور وہ مکشوف ہے
یعنی مفعولن معنی یہہ ہین ای دو صاحبو ہم منزل میری کم کرو بارشتر میر ارحل بالفتح مسکن و
منزل ورخت واسباب وپالان شتر وکوچ صراح اور منتخب وغیرہ سے کذا فی الغیاث اور عذل
بکسر اول وسکون ثانی باریکطرف کہ پشت ستور پر لیجاتے ہین غیاث سے ح ای دو یار
پالان یعنی سواری من کم کنید ملامت من تم کلامہ ظاہر ہے کہ عذل بمعنی ملامت خلاف مقام ہے
اور عدل بمعنی باریکطرف شعر موافق مقام تقطیع یہہ ہے یا صاحبی مستفعلن رحلی اقل مستفعلن
لا عدلی مفعولن اور یہہ دونون وزن مشطور کے ہین ہم وبطریق زحاف دیگر ارکان مخبون ہ

مطوی و مخبول روا دارند و ضربہای مشطور مخبون روا دارند ت اور بطریق زحاف کے یعنی
بطریق تغیرات جائزہ کے اور ارکان مخبون یعنی مفاعلن اور مطوی یعنی مفتعلن اور مخبول یعنی
فعلتن روا رکھتے ہین اور ضربہای مشطور مخبون روا رکھتے ہین یعنی مفعولان اور مفعولن کو
ضرب مشطور مین فعولان اور فعولن بھی کرلیتے ہین ھ واما پارسی ارکان ہمہ مطوی بکار دارند
و بر سالم و مخبون شعر نیامدہ است الا آنچہ عروضیان بہ تکلف گفتہ اند از جہت تشبہ بعرب و گفتہ اند
و او را سہ عروض است و ہشت ضرب و بر دہ وزن آوردہ اند باین تفصیل ت واما فارسی ہین
ارکان مطوی استعمال کرتے ہین اور سالم اور مخبون مین شعر نہین آتا ہے الا جو کچھ کہ عروضیون نے
بہ تکلف کہا ہے بجہت تشبہ بعرب سمجھا چاہیے اور کہا ہے کہ اوسکے تین عروض یعنی مطوی
موقوف فاعلان یا مطوی مکشوف فاعلن اور مخبون مکشوف فعلن بتحریک عین اور اصلم
مقصور فاع یا اصلم محذوف فع اور آٹھہ ضربین ہین یعنی مطوی موقوف فاعلان اور مطوی
مکشوف فاعلن اور مخبون مکشوف فعولن اور مخبون مکشوف فعلن بتحریک عین اور اصلم مقصور
فاع اور اصلم محذوف فع اور موقوف مفعولان اور مکشوف مفعولن اور اصلم حقیقت مین مخبول
مکشوف مسکن ہے علاحدہ نہین ہے یعنی فعلن مسکون العین کہ وزن چہارم مین ضرب ہے
اور اوسکو عروضیون نے اصلم کہا ہے سہو کی ہے حقیقت مین وہ فعلن متحرک العین کو
مسکن کیا ہے پس ضربین آٹھہ ہوئین نہ نو اور اس بحر کو دس وزنون پر لائے ہین اس تفصیل سے
ھ ا عروض مطوی موقوف یا مکشوف و ضرب مطوی موقوف بر ینگونہ بیت چون نزنم دست
بفتراک تو ؛ جز تو کسی نیست مرا دستگیر ت پہلا وزن عروض مطوی موقوف یعنی فاعلان یا
مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور ضرب مطوی موقوف یعنی فاعلان بیت مثال کی جیسا کہ متن
مین ہے تقطیع یہہ کہ چونزنم مفتعلن دست بفت مفتعلن راک تو فاعلن جزت کسی مفتعلن نیس مرا
مفتعلن دستگیر فاعلان اور فتراک بمعنی شکار بند ہے ھ ب عروض ہمان و ضرب مطوی مکشوف
وبحقیقت ہمان وزن اول است ت دوسرا وزن عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور
ضرب مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور یہہ حقیقت مین وہی وزن اول ہے ھ ج عروض مطوی
مکشوف و ضرب مخبون مکشوف بر ینگونہ بیت ماہ رخا بر ہمہ روی زمین ؛ جز تو مرا یار دگر نیست دو ؛

تیسرا وزن عروض مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور ضرب مخبول مکشوف یعنی فعلن متحرک العین مثال جیسا کہ متن مین ہے تقطیع یہہ ہے ماہ رخا مفتعلن بر ہمہ مفتعلن ایزدی فاعلن خیر تمر مفتعلن یار دگر مفتعلن بنسزد فعلن اور بنسزد یعنی سزا وار نہین ہے ۵ و عروض ہمان و ضرب اصلم گفتہ اند و این سہو است چہ اینجا طی لازم است و بتحقیق مخبول مکشوف مسکن است مثالش بیت لب تہ تو ہست شفاے دلم ✽ زانکہ شد او خستہ بادام ست ✽ و این وزن مسکن وزن سوم است ت چوتھا وزن عروض وہی یعنی مخبون مکشوف فاعلن اور ضرب اصلم عروضیون نے لکھی ہے یعنی جب مفعولات سے وتد گر جاے مفعو رہے مقام پر اوسکے فعلن مسکون العین لاتین اور یہہ سہو ہے اسواسطے کہ یہان سریع مطوی مین طے لازم ہے پس جب اصلم کہا طے کہان رہا لہذا اسکو مخبول مکشوف مسکن کہنا چاہیے کہ خبل اجتماع خبن و طے ہے اور جب اسکو مسکن کرین فعلن مسکون العین ہو معنی بیت مثال مرقومہ متن کی یہہ ہین کہ لب تیرے میرے دل کے واسطے شفا ہین اسلیے کہ یہہ تیری آنکھہ کا بیمار ہے اور دوا موافق اور مناسب بیماری کے چاہیے تقطیع یہہ ہے لب تا تو مفتعلن ہست شفا مفتعلن ای دلم فاعلن زانکہ شد مفتعلن خستا با مفتعلن دامست فعلن اور یہہ وزن مسکن وزن سوم ہے اس جگہہ صاحب حاشیہ نے تین جگہہ غلط لکھا ایک یہہ کہ مخبول مکشوف کو مخبون مکشوف لکھا اور بنسزد بروزن فعولن بھی نہین ہے بلکہ بروزن فعلن ہے دوسرے یہہ کہ اینجا طے لازم است پر یہہ حاشیہ لکھا ح قولہ اینجا طی لازم است وزان مفتعلن شود پس اگر آنرا اصلم کنند بروزن فعل ماند نہ فعلن تم کلامہ معلوم ہو کہ ضرب مین رکن اصلی مفعولات واقع ہوا ہی نہ مستفعلن کسواسطے کہ سریع مثمن نہین آتی پس مفعولات سے اصلم فعلن ہوگا نہ مفتعلن جیسا صاحب حاشیہ نے گمان کیا ہے تیسرا مغالطہ وزن آیندہ مین ہم ۵ عروض و ضرب ہر دو مخبول مکشوف بر نگو ✽ بیت قبلۂ من روی چو ماہ تو شد ✽ قبلہ ازین بہ نبود بجہان ✽ و عروض ہمان و ضرب اصلم و سخن درو ہمان است کہ گفتہ آمد ت پانچوان وزن عروض اور ضرب دونون مخبول مکشوف یعنی فعلن متحرک العین بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے قبلۂ من مفتعلن روی چما مفتعلن ہتشد فعلن قبل ازی مفتعلن ہہ نبود مفتعلن بجہان فعلن چھٹا وزن عروض وہی یعنی فعلن متحرک العین اور ضرب اصلم یعنی جسکو عروضی اصلم کہتے ہین اور کلام اسمین

وہی ہے جو کہا گیا یعنی سطے لازم ہے اسکو مخبول مکشوف مسکن کہنا چاہیے صاحب حاشیہ نے
اس جگہہ حاشیہ لکھا ہے ح تقطیعش قبلا من مفتعلن رواچما مفتعلن ہے تشد فاعلن قبلا ازمی مفتعلن
بہمنو مفتعلن ور جہان فاعلن تم کلامہ معلوم ہو کہ مخبول مکشوف فعلن ہے نہ فاعلن اور قطع نظر
اسکے اگر عروض و ضرب فاعلن ہو وہ وزن اول ہے ہم زعروض اصلم مقصور یا اصلم محذوف
و ضرب اصلم مقصور برانیگونہ **بیت** سنگدل آن یار لے آرزم ٭ یکشبم از خود نکند شاد ٭ ح
عروض ہمان و ضرب اصلم محذوف و بحقیقت ہمان است **ت** ساتوان وزن عروض اصلم
مقصور فاع یا اصلم محذوف فع اور ضرب اصلم مقصور فاع بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے
سنگدلا مفتعلن یار با مفتعلن رزم فاع یکشبم مفتعلن خود نکند مفتعلن شاد فاع آرزم بفتح زا معجمہ و
سکون را مہملہ شرم اور حیا اور شفقت اور مہربانی اور صلح اور آشتی لطائف اور جہانگیری اور
برہان اور مدارسی کذا فی الغیاث آٹھوان وزن عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب اصلم محذوف
یعنی فع اور یہہ حقیقت مین وہی وزن ہے یعنی ہفتم اور ہشتم ایک وزن ہے ہم ط مشطور و
ضرب موقوف برینگونہ **ع** در سر من جستہ ہوس جانان نیست ٭ **ی** ہم مشطور و ضرب مکشوف
برینگونہ **بیت** بار دگر آن بت من باز آمد **ت** نوان وزن مشطور اور ضرب موقوف یعنی مفعولان
ذکر عروض کا نکیا اسواسطے کہ مشطور مین عروض اور ضرب ایک ہے مثال جیسی متن مین ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے در سر من مفتعلن جستہ ہوسی مفتعلن جانانیس مفعولان دسوان وزن بھی
مشطور اور ضرب مکشوف یعنی مفعولن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے بار دگر مفتعلن
آن بت من مفتعلن باز آمد مفعولن معلوم ہو کہ مثال اول مشطور مین عین لکھا اور مثال دوم مشطور مین
بیت اشارہ یہہ ہے کہ مشطور کو مصرع اور بیت دونون کہہ سکتے ہین م و بنزدیک متاخران مستعمل
وزن اول است و دوم از سالم مثال برینگونہ گویند **بیت** دلخواہ من بر من ستمگار شد ٭ بی ہیچ
جرمی مرمرا کرد خوار ٭ و از مخبون برینگونہ **بیت** چرا نزدمی کنی باری ٭ چرا ہمی کنی دلش را بدرد ٭
و دیگر بار را ہمہ مثال آوردہ اند ولیکن ناخوش و شکلفت با شدت **ت** اور نزدیک متاخرون کے
وزن اول مطوی کا مستعمل ہے اور دوسرا وزن سالم کا جسکی مثال مرقومہ متن ہے تقطیع لحاظ
من مستفعلن بر من ستم مستفعلن گار شد فاعلن بی ہیچ جرم مستفعلن می مرمرا مستفعلن کرد خوار فاعلان

اور مخبون اوسی سالم کا جو مثال مسطورہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چرا نمی مفاعلن دمی کنی مفاعلن
بار ہے فاعلن چرا ہمی مفاعلن کنی ولش مفاعلن را بدرد فاعلان اور مثالین اور وزنون کی بہی
بتشبیہ عرب لائے ہین مگر ناخوش اور تکلیف دہندہ ہین اور رہی بعنی بندہ یعنی عاشق ہم قریب
این بحر بپارسی گویان خاص است و اصلش در دائرہ مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن دو بارست و
در بنا مکفوف یکبار دارند موفور یا اخرب و ہر دو را دو عروض و چہار ضرب آوردہ اند و گفتہ اند بر شش
وزن آمدہ است و مکفوف را دو وزن آوردہ اند یک عروض مقصور یا محذوف و دو ضرب اول
مقصور دوم محذوف و بحقیقت ہر دو یکی است مثالش اینست **بیت** فغان زان سر زلفین تابدار
فروہشتہ زیاقوت آبدار رست یہہ بحر فارسی گویون کی خاص ہے اور اصل اوسکی دائرے
مین مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن ہے دو بار اور استعمال مین مکفوف ہے موفور یا اخرب
موفور وہ کہ جسمین خرب نہو یعنی مفاعیل اور اخرب مفعول اور دونونکی دو عروض ہین یعنی
سالم اور مقصور یا محذوف اور چار ضربین ہین یعنی مقصور اور محذوف اور سالم اور مسبغ
اور کہا ہے کہ چہہ وزنون پر آئی ہے اور مکفوف کے دو وزن لائے ہین ایک کا عروض
مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور دو ضربین اول مقصور یعنی فاعلان اور دوم
محذوف یعنی فاعلن اور حقیقت مین یہہ دونون ایک ہین مثال مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے
فغان زاس مفاعیل رزلفین مفاعیل تابدار فاعلان فروہشت مفاعیل زیاقوت مفاعیل ابدار
فاعلان اور یاقوت آبدار سے مراد رخسارہ ہے ہم و اخرب را چہار وزن آوردہ اند و دو عروض
و چہار ضرب اعروض سالم و ضرب مسبغ و این پسندیدہ نیست چہ از دائرہ زیادت ست مثالش
بیت شمشیر بزبدہ کف دہندہ خود ہر چہ جز این بود محال ست ات اور اخرب کے
چار وزن لائے ہین اور دو عروض لائے ہین سالم اور مقصور یا محذوف اور چار ضربین لائے ہین
سالم مسبغ مقصور محذوف پہلا وزن عروض سالم فاع لاتن اور ضرب مسبغ فاع لیان اور یہہ
پسندیدہ نہین ہے کسواسطے کہ دائرے سے زیادہ ہے معلوم ہو کہ قریب دائرے مین مسدس ہی
اور مثمن نہین آئی ہے کسواسطے کہ سریع اور قریب اور مہمل اول یعنی جدید انکی اوایل مین
رکن مکرر آیا ہے اور ان تینون کو مثمن نہین لاتے ہین بیت مثال مرقومہ متن ہی تقطیع اوسکی

یہہ ہے شمشیر مفعول برزند مفعول کف دہندہ فاع لاتن خذ ہج مفعول خبر اہب مفعول وجہ محاسن
فاع لیان کف دہندہ یعنی قبضہ دہندہ اور خود بمعنی تحقیق اور محال بمعنی باطل ھ ب ہر دو سالم
مثالش بیت باران کہ زمین پاک و شستہ دارد ٭ چون کز دل من غم ہمی نشوید ت دوسرا وزن
عروض اور ضرب دونون سالم بیت مثال کی جیسا کہ متن مین ہے معنی یہہ ہین کہ باران زمین کو
پاک اور شستہ رکھتا ہے سبب کیا کہ میرے دل سے غبار غم نہین کھوتا تقطیع باراکہ مفعول زمیپاک
مفاعیل وشست دارد فاع لاتن چون کز و مفعول لمن غمہ مفاعیل می نشوید فاع لاتن ھ ج عروض
مقصور یا محذوف و ضرب مقصور برینگونہ بیت با مردم ناساز گار طبع ٭ بیچارہ شود مرد سازگار ٭
ت تیسرا وزن عروض مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان
بیت مثال کی جیسی متن مین لکھی ہی تقطیع اوسکی یہہ ہے با مرد مفعول مناساز مفاعیل گار طبع
فاعلان بیچار مفعول شود مرد مفاعیل سازگار فاعلان ھ د عروض ہمان است و ضرب محذوف
و بحقیقت ہمہ سہ وزن بیش نیست و حکم تسکین اوسط ہمان است کہ گفتہ آمد و این بحر نزدیک
متاخران ہم متروک است ت چوتھا وزن عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف
فاعلن و حقیقت مین سب تین وزنون سے زیادہ نہین ہین کسواسطے کہ دونون مکفوف موقوف
ایک ہین اور چارون اخرب دو اور حکم تسکین اوسط کا وہی ہے جیسا کہ سابق مین کہا گیا یعنی
جائز ہے پس مفعول مفاعیل بعد تسکین اوسط کے مفعولن مفعول ہوگا اور یہہ بحر بھی نزدیک متاخرین کے
متروک ہے ھ منسرح این بحر در ہر دو لغت مستعمل است و بتازی اصلش در دائرہ مستفعلن مفعولات
مستفعلن دو بار باشد و در بنا وافی و منہوک آید و او را یک عروض بود و سہ ضرب و بر سہ وزن
آید یکے وافی و بیتش اینست ت یہہ بحر دونون زبانون مین یعنی عربی اور فارسی مین مستعمل ہے
اور اصل اوسکی دائرہ تازی مین مستفعلن مفعولات مستفعلن ہے دو بار اور استعمال مین وافی اور
منہوک آتی ہے اور اوسکا ایک عروض ہے یعنی سالم مستفعلن اور تین ضربین ہین یعنی مطوی
مفتعلن اور موقوف یعنے مفعولان اور مکشوف یعنی مفعولن اور تین وزنون پر آتی ہے ایک وافی
بیت اوسکی یہہ ہے ھ شعر اِنَّ ابنَ زیدٍ لَا زالَ مُستَعمِلًا ٭ لِلخَیرِ یُفشی فی مِصرِہِ العُرفا ٭
عروض سالم و ضرب مطوی است ت پہلا وزن عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب مطوی ہے یعنے

مفتعلن سے بیت مثال کی جیساکہ مسطورۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ان بن زہی مستفعلن
ویلا قوال مفعولات مستفعلن مستفعلن للخیر لیث مستفعلن سی فی مضر مفعولات ہل عرفا مفتعلن عرف
بالضم نیکوئی اور احسان اور بضم راہی آیا ہے منتخب سے معنی یہہ ہین تحقیق کہ پسر زید ہمیشہ
استعمال کرتا ہے خیر کو فاش کرتا ہے لیئے شہر مین احسان کو ح العرف بالضم الاحسان وبضمتین
مبالغۃ او ضرورۃ تم کلامہ فقال هم ودو منہوک یکے را ضرب موقوف وبیش اینست ب شعر
صَبرًا بَنِی عَبدِ الدَّار ٭ ودیگر را ضرب مکشوف وبیتش اینست ج شعر وَیلُم سَعدٍ سَعدَات
اور دو منہوک یعنی مثنی ایک کی ضرب موقوف یعنی مفعولان مفعولات سے اور وہ وزن دوسرا ہے
بیت مثال کی جیساکہ متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے صبرن بنی مستفعلن عبد دار مفعولان
معنی یہہ ہین کہ صبر کرو اے پسران عبد دار اور دوسری منہوک کی ضرب مکشوف یعنی مفعولن
مفعولات سے وہ وزن تیسرا ہے بیت مثال کی جیساکہ متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے
ویلم منتج مستفعلن وسعدا مفعولن معنی یہہ ہین کہ خرابی ہے واسطے اُم سعد کے کہ نام بھی اوسکا
سعد ہے اور وَیلُم سَعدٍ اصل مین وَیلٌ لِاُمِّ سَعدٍ تھا اور سعدا منصوب باعنی ہے هم وبطریق زحاف
در ہمہ ارکان غیر ضربہا خبن وطی وخبل بکار دارند الا در رکن عروض کہ اگر خبل کنند با تای مفعولات
پنج متحرک متوالی شود و نشاید و در ضربہاے منہوک خبن بکار دارند و وزنی دیگر یافتہ اند کہ خلیل
نیاوردہ است و آن وافی است عروض سالم و ضرب مقطوع ت اور بطریق زحاف کے
سب ارکان مین سوا ضربون کے خبن یعنی مفاعلن اور فعولات اور طی یعنی مفتعلن و مفاعلات
اور خبل یعنی فعلتن اور فعلاتُ استعمال کرتے ہین الا رکن عروض مین خبن اور طی لاتے ہین
خبل نہین لاتے کس واسطے کہ اگر خبل لائین تا ہی مفعولات سے مل کر پانچ متحرک متوالی جمع
ہوجائین اور یہہ ستجا ہے مثلاً کہین مستفعلن مفعولات فعلتن پس تا اور فا اور عین اور لام اور
تا ہی پانچ متحرک جمع ہون اور پانچ متحرک جمع نہین ہوتے اور اضراب منہوک مین
خبن یعنی فعولات استعمال کرتے ہین اور ایک وزن اور پایا ہی کہ خلیل اوسکو نہین لایا ہے
اور وہ وافی ہے عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب مقطوع یعنی مفعولن اور اسکی مثال کی حاجت نہین
کہ وزن اول وافی مین اگر عرفا کو بسکون راپڑہے مثال اسکی ہو جاے ح قولہ وزنی دیگر آہ

باید دانست کہ وزن مقطوع الضرب کہ در مفتاح وغیر آن از کتب فن مذکور است اینست بلیت
وَارِکٍ وَقَدْ اَذْعَرُ الْوُحُوشَ بِصَلْتِ الْخَدِّ رَحْبٍ لَبَانُهُ مُجْفَرْ یعنی آنکس حالی کہ ترسانید
وحشیان را بکشادہ رخسار فراخ است سینہ او و واسع است تقطیعش ذاکو قد مفتعلن اذعر لو
فاعلات حوش بصل مفتعلن تلخد ورح مستفعلن نلبان فاعلات ہو مجفر مفعولن اما مخفی نماند کہ
درین وزن عروض ہم مطوی است نہ سالم چنانکہ محقق علام میفرماید و شاید کہ مصنف علام را مثالی دیگر
سالم العروض و مقطوع الضرب بہم رسیدہ باشد اما دیگر عروضیان بر مقطوع الضرب اکتفا می نمایند
قائل ہم و اما بپارسی اصلش در دائرہ مستفعلن مفعولات چہار بار باشد و وافی و مجزو و مشطور
یعنی مثمن و مسدس و مربع بکار دارند و ہمہ ارکان مطوی مستعمل است و عروضیان گویند او را
سہ عروض و ہشت ضرب است و بر دوازدہ وزن آمدہ است چہار مثمن و شش مسدس و دو مربع
بدین تفصیل است اما فارسی میں اصل اس بحر کی دائرے میں مستفعلن مفعولات چار بار ہے اور
وافی اور مجزو اور مشطور یعنی مثمن اور مسدس اور مربع استعمال کرتے ہیں اور سب ارکان مطوی
یعنی مفتعلن فاعلات مستعمل ہیں اور عروضی کہتے ہیں کہ اوسکے تین عروض ہیں یعنی مطوی
موقوف فاعلان یا مطوی مکشوف فاعلن اور اصلم مقصور وہم احذ مقصور فاع یا اصلم محذوف
وہم احذ محذوف فع اور مطوی معرے مفتعلن یا مقطوع مفعولن اور آٹھ ضربیں ہیں یعنے
مطوی موقوف فاعلان اور مطوی مکشوف فاعلن اور اصلم مقصور وہم احذ مقصور فاع اور اصلم محذوف
وہم احذ محذوف فع اور مطوی مذال مفتعلان اور مطوی معرے مفتعلن اور اعرج مفعولان
اور مقطوع مفعولن معلوم ہو کہ جب فاع اور فع مثمن میں مفعولات سے بنی اصلم مقصور
اور اصلم محذوف ہو اور جب مسدس میں مستفعلن سے سینے احذ مقصور اور احذ محذوف ہو
پس لفظ میں ایک ہیں اگرچہ اعتبار دو ہیں لہذا محقق علیہ الرحمہ نے آٹھ ضربیں لکھیں کیونکہ
کہ غرض صورت لفظ سے ہے نہ اعتبارات سے چنانچہ سریع میں دو مقطوع تھے ایک فعلن
فاعلن سے دوسرا مفعولن مستفعلن سے وہاں دونوں شمار میں لیے کہ صورتیں دو تھیں
لفظ کی صاحب حاشیہ نے یہاں بھی شبہ کیا اور یہہ لکھا ح مطوی موقوف و مطوی مکشوف
واصلم مقصور و مذال و اعرج و مقطوع و احذ مقصور و احذ محذوف و مطوی معری اصلم محذوف

واین همه ده بود نه هشت چنانکه مصنف فرموده تم کلامه فتامل اور یهه بحر باره وزنون پر آئی هر
چار مثمن اور چهه مسدس اور دو مربع اس تفصیل سے م مثمنات ا عروض مطوی موقوف
یا مکشوف وضرب مطوی موقوف برینگونه بیت ترک من آن خوبروی سیمبر و مهر جوی یا
قامتش آزاده سر و روی چو ماه تمام ٭ وچون این وزن چهار خانه شود مسمط یا غیر مسمط
رکن دوم هر دو مصراع هم مطوی مکشوف یا موقوف بکار دارند بر قیاس عروض وضرب
ت شمنات وزن پہلا عروض مطوی موقوف فاعلان یا مطوی مکشوف فاعلن اور
ضرب مطوی موقوف فاعلان بیت مثال کی مرقومهٔ متن سے ہے تقطیع یهه سے ترک من
مفتعلن خوبروی فاعلات سیمبر و مفتعلن مهر جوی فاعلان قامتش مفتعلن زاده سر و فاعلات
ر دی چها مفتعلن سے ہے تمام فاعلان اور جو یهه وزن چهار خانه هو یعنی با قافیه اور غیر مسمط یعنی
بے قافیه رکن دوسرا دونون مصرعونکا بھی مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور مطوی موقوف
یعنی فاعلان استعمال کرتے ہین مثل عروض اور ضرب کے یعنی مطلع مین رکن دوم هم قافیه
وضرب ہوگا اور اشعار مین رکن دوم هم قافیه عروض ہوگا بر وزن فاعلن خواه فاعلات
پس اگر چهار خانه رہو مثلاً ایک لفظ نصف رکن دوم مین اور نصف رکن سوم مین
معتبر ہو وہان رکن دوم کو مطوی مکشوف اور مطوی محذوف مثل
عروض وضرب کے نہ کہین گے بلکہ وہ ہمیشہ مطوی محذوف ہوگا ح قوله چهار خانه
آنکه منقسم شود بچهار قسم که یک قسم را از آنها با دیگرے قافیه بود پس اگر سه از آن یک قافیه
دارند و چهارم قافیه دیگر دارد که با بیت دیگر مانند آن هم قافیه است آنرا مسمط گویند و تفصیل
و تمثیلش در اول کتاب گذشت و مثال غیر مسمط ع الحق دلدل سوار شاه سلام علیک
حیدر با ذوالفقار شاه سلام علیک ٭ تم کلامه فتامل م ب عروض همان وضرب مطوی
مکشوف و بحقیقت همان است ت دوسرا وزن عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور
ضرب مطوی مکشوف یعنی فاعلان اور حقیقت مین یهه وہی سے ہے یعنی وزن اول اور دوم
ایک سے ہے م ج عروض اصلم مقصور یا اصلم محذوف وضرب اصلم مقصور برینگونه بیت
من ز فراغ رخ چو ماه تو هر شب ٭ بازنمایم نشان ز شعله خورشید ع عروض همان وضرب

اصلم محذوف و بحقیقت ہمان ست کہ گذشت تیسرا وزن عروض اصلم مقصور یعنے فاع یا اصلم محذوف یعنی فع اور ضرب اصلم مقصور یعنے فاع بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے من ز فرد مفتعلن عی رخیج فاعلات ماہ تہر مفتعلن بشب فع بازتما مفتعلن بم نقاز فاعلات شعلاخر مفتعلن شید فاع وزن چوتھا عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب اصلم محذوف یعنے فع اور حقیقت مین یہہ وہی وزن ہے جو گذرا یعنے سوم اور چہارم ایک ہی ہم مسدسات ہ عروض مطوی معرے یا مذال و ضرب مذال برانگونہ بیت یار من آن سرو قد موی میان پسیم بر و مشک زلف بدر جمال ؛ وعروض وضرب ہر دو مطوی معرے و حکمش ہمان ست پانچوان وزن عروض مطوی معرے یعنے مفتعلن یا مطوی مذال یعنی مفتعلان اور ضرب مطوی مذال یعنی مفتعلان اگرچہ عروض فقط مطوی معری کتابت مین ہے بکر بقرینہ جملہ عروض کہ لکھے ہین معلوم ہوتا ہے کہ لفظ یا مذال کتابت سے رہگیا ہو بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے یار منا مفتعلن سرو قدو فاعلات موی میا مفتعلن سیم برو مفتعلن مشک زلف فاعلات بدر جمال مفتعلان چھٹا وزن عروض اور ضرب دونون مطوی معرے یعنے مفتعلن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی پنجم او ششم ایک ہے اور ایک ساکن کی زیادت مغیر وزن نہین ہم زعروض مطوی یا مقطوع و ضرب اعرج برانگونہ بیت چون ز تو باشد عنایت ای مہتر ہیچ نترسم ز حاسد و بدخواہ ح عروض ہمان وضرب مقطوع و حکمش ہمان است ساتوان عروض مطوی یعنی مفتعلن یا مقطوع یعنی مفعولن اور ضرب اعرج یعنی مفعولان بیت مثال کی متن مین لکھی ہے تقطیع یہہ ہے چون ز تبا مفتعلن شد عنای فاعلات تیمہتر مفعولن ہیچ نتر مفتعلن سم زحاس فاعلات د و بد خاہ مفعولان آٹھوان وزن عروض وہی یعنی مفتعلن یا مفعولن اور ضرب مقطوع یعنی مفعولن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی وزن ہفتم اور ہشتم ایک ہے ہم و بعضے از قدما این عروض را ضرب مجنون مطموس کہ بروزن فعول باشد استعمال کردہ اند ت اور بعضے اس عروض کے مقابلے مین ضرب مجنون مطموس یعنی فعول لائے ہین مثلاً مصرع ثانی بیت مذکور کا یون ہو ہیچ نترسم ز حاسد بغیر بلیس و غیر بروزن فعول ہو ہم ط عروض احذ مقصور یا اخذ

محذوف وضرب اخذ مقصور برانگونہ **بیت** ای بدورخ چون گل بہار ٭ چون تو ندیدم یکی نگار ٭ عروض وضرب اخذ محذوف وحکمش ہمان ست **ت** نوان وزن عروض اخذ مقصور یعنے فاع یا اخذ محذوف یعنے فع اور ضرب اخذ مقصور یعنی فاع بیت مثال کی مرقومۂ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے ای بدرخ مفتعلن چون گل فاعلات بہار فاع چون تندی مفتعلن دم نکیین فاعلات نگار فاع دسوان وزن عروض وہی یعنے فاع یا فع اور ضرب اخذ محذوف یعنی فع اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی وزن نہم اور دہم ایک ہے **ہم مربعات** یا عروض مطوی موقوف یا مکشوف وضرب مطوی موقوف برانگونہ **بیت** چون زتو رنجم فزود ٭ صابری ازمن مخواہ ٭ عروض ہمان وضرب مکشوف وحکمش ہمان است **ت** مربعات گیارہوان وزن عروض مطوی موقوف یعنے فاعلان یا مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور ضرب مطوی موقوف یعنی فاعلان بیت مثال کی مرقومۂ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے چون زتو رنج مفتعلن ہم فزود فاعلان صابری مفتعلن من مخواہ فاعلان بارہوان وزن عروض وہی یعنی فاعلن یا فاعلان اور ضرب مطوی مکشوف یعنے فاعلن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی وزن یازدہم اور دوازدہم ایک ہے **ہم** واین جملہ بحقیقت پنج وزن است وتسکین اوسط ہمہ جا روا بود **ت** اور یہہ سب یعنے دوازدہ حقیقت مین پانچ وزن ہین اور تسکین اوسط سب جگہہ روا ہے ظاہر ہے کہ مثمنات مین وزن پہلا اور دوسرا ایک ہے یہہ ایک ہوا اور تیسرا اور چوتھا ایک ہے یہہ دو ہوئے اور مسدسات مین وزن پانچوان اور چھٹا اور ساتوان اور آٹھوان بسبب جواز تسکین اوسط کے ایک ہے یہہ تین ہوئے اور نوان اور دسوان ایک ہے یہہ چار ہوئے اور مربعات مین گیارہوان اور بارہوان ایک ہے یہہ پانچ ہوئے صاحب حاشیہ نے یہان یہہ حاشیہ لکھا ہے ح قولہ بحقیقت پنج وزن است مخفی نماند کہ باسقاط وزن دوم وچہارم وششم وہشتم ودہم ودوازدہم کہ ہر یک بماقبلش متحد است شش باقی می ماند واسقاط اوزان سبعہ از این دوازدہ بخیال ناقص نمی آید تم کلامہ افسوس کہ اس عبارت کو بھی نسمجھے کہ تسکین اوسط ہمہ جا روا بود وچون در ضرب سوم وچہارم یا دہم ہمہ مسکن کنند بہزج نیز بر توان خواند مثلاً فعولن فاعلات مفعولن فع را چنین تقطیع توان کرد مفعولن فاعلن مفاعیلن فع واین وزن

ترانہ است و باقی برین قیاس و ہر جا کہ چنین افتد فرق بدیگر مصراعہاے قصیدہ ظاہر گردد
ت اور جو وزن سوم اور چہارم یا دہم مین سب مسکن کرین ہزج مین بھی پڑھ سکتے ہین
مثلاً مفعولن فاعلات مفعولن فع کہ مسکن مفتعلن فاعلات مفتعلن فع وزن سوم اور چہارم
کا ہے اوسکی یون تقطیع ہوسکتی ہے مفعولن فاعلن مفاعیلن فع اس صورت مین فاعلن
بجاے فاعلا اور مفاعیلن بجاے مفعولن ہوگا اور یہہ وزن ترانے کا ہے ہزج سے
اور باقی ارکان اسی قیاس پر اور جس جگہہ ایسا واقع ہو فرق اور مصاریع قصیدہ سے
ظاہر ہوگا یعنے اور مصرعون سے تمیز وزن ہزج اور وزن منسرح مین ہوجاے گی **م** و بعضے
عروضیان برین اوزان از سالم مستفعلن و مجبون امثلہ آوردہ اند مثال وزن اول از سالم
بیت بر یار من بیگناہ بجرم بگرفت راہ ٭ آن حاسد عیب خواہ وآن دشمن زشت
گوی ٭ واز مجبون **شعر** مرا زان روی لعل وزان دو زلف سیاہ ٭ زروز گہ شب کنی
وز شب گہی باز روز **ت** اور بعضے عروضی ان وزنون مین سالم سے مستفعلن اور مجبون
مثالین لائے ہین یعنی اوزان سالم مین اول رکن مفتعلن تھا اوسکی جگہہ مستفعلن سالم
اور مجبون مستفعلن یعنے مفاعلن مثالون مین لائے ہین مثال وزن اول کی سالم سے
یعنے وزن اول سالم مفتعلن فاعلات تھا یہان مستفعلن فاعلات ہے بیت مثال کی
مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے بر یار من مستفعلن بیگناہ فاعلات بجرم بگ مستفعلن رفت راہ
فاعلان ااحاسدی مستفعلن عیب خواہ فاعلات وادشمنی مستفعلن زشت گوی فاعلان
اور مثال مجبون سے یعنے وزن اول سالم مین جہان بجاے مفتعلن مفاعلن آیا ہے
اوسکی مثال یہہ ہے جو مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے مرا زا مفاعلن روی لعل
فاعلات وز زلف مفاعلن فی سیاہ فاعلان ز روزگہ مفاعلن شب کنی ی فاعلات وز شب گہی
مفاعلن باز روز فاعلان **م** و از مجبون اگر ہر دو مستفعلن مجبون باشد بغایت ناخوش بود
اما اگر دوم مطوی بود بہتر باشد برینگونہ **بیت** مرا ز لعل و در تو نیست نصیبے ٭ مرا ز چشمع
سیاہ نیست گزندے **ت** اور مجبون سے یعنے جہان اول رکن مجبون آیا ہے اگر دونون
مستفعلن مجبون ہون یعنی مفاعلن نہایت ناخوش ہے لیکن اگر دوسرا مستفعلن مطوی ہو

یعنی مفتعلن بہتر ہے مثال اوسکی مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے مرا زلب مفاعلن لو دریت
فاعلات نیست نصی مفتعلن بی فرح مرا زچہ مفاعلن غمی سیاہ فاعلات نشت گزن مفتعلن و معنی
معنی بیت کے یہہ ہین کہ مجھکو ترے لعل و دور سے یعنی لب و دندان سے نہین ہے
حصہ اور تری چشم سیاہ سے ہے گزند چرغ بالفتح و غین معجمہ ایک طائر شکاری ہے
بطور شکرہ مؤید اور برہان اور سراج سے کذا فی الغیاث ھم مثال وزن پنجم از سالم بیت
بر من چرا کردہ دراز این زبان ٭ بگذار تا دارم این زبان در دہان ت مثال وزن پنجم کی
سالم سے یعنی وزن پنجم سالم مفتعلن فاعلات مفتعلن تھا یہان بجاے مطوی سالم ہے
بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے بر من چرا مستفعلن کردا ید فاعلات راز زبان
مستفعلان بگذار تا مستفعلن دارمنیز فاعلات با در دہان مستفعلان ح بر من چرا مستفعلن
کردا ید فاعلات راز نیز بان مستفعلان بگذار تا مستفعلن دار منیز فاعلات با در ہان مستفعلان
و برراے مصنف وزن عروض مستفعلن باید و بہر کیف این شعر مثال وزن پنجم کہ دران
عروض معری وضرب مذال باید نمیتواند شد تم کلامہ معلوم ہو کہ صاحب حاشیہ نے پہلی
عبارت بھی غلط پڑہی کہ جہان عروض معری ہے وہان یا مذال بھی ہے اور جملہ عروض
مصنف علیہ الرحمہ نے اسی سیاق سے لکھے ہین اور قطع نظر اس سے مصنف علیہ الرحمہ
مثالین بطور عروضیون کے لکھتے ہین اور خود کہتے ہین کہ الف اور نون بجاے ایک حرف
کے ہے اور صاحب حاشیہ خود بھی جا بجا لکھتا ہے کہ زیادت ایک ساکن مغیر وزن نہین
باوجود اسکے ایسے اعتراض پر اصرار بھی ہے ھم واز رکن اول مجنون شعر زبہر خوبی ٭ از
براے وفا ٭ تراگزیدم تبا زخلق جہان ٭ و باقی برین قیاس ت اور مثال رکن اول
مخبون سے یہہ ہے جو مرقومۂ متن ہے تقطیع زبہر خو مفاعلن بی نار ب فاعلات رای وفا
مفتعلن تراگزی مفاعلن دم تبا ز فاعلات خلق جہا مفتعلن اور باقی مثالین اسی قیاس پر
ہین ھم خفیف این بحر در ہر دو لغت مستعمل است و تبازی اصلش در دائرہ فاعلاتن
مس تفع لن فاعلاتن دو بار است و او را سہ عروض و چہار ضرب است و بر پنج وزن آمدہ است
سہ از وافی و دو از مجزو باین تفصیل ت یہہ بحر تازی اور فارسی ہین مستعمل ہے اور اصل

خفیف

اوسکی دائرہ تازی مین فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن ہے دوبار اور اوسکے تین
عروض ہین یعنی فاعلاتن سالم اور مس تفع لن سالم اور فاعلن محذوف اور چار ضربین ہین
یعنی فاعلاتن سالم اور مس تفع لن سالم اور فاعلن محذوف اور فعولن مجنون مقصور
اور پانچ وزنون پر آتی ہے تین وافی اور دو مجزو اس تفصیل سے م اشعر حَلَّ اَہْلِیْ
مَا بَیْنَ دَرْنِیْ فَبَادُوْلِیْ * وَحَلَّتْ عُلْوِیَّۃً بِالسِّخَالِ * عروض وضرب ہردو سالم است
ست پہلا وزن شعر جو متن مین ہے عروض اور ضرب اوسکے دونون سالم یعنی فاعلاتن
درنی اور بادولی اور سخال تینون نام قریون کے ہین اور فی فبادولی مین یعنی واو ہے
معنی یہہ ہین کہ اوتری اہل میری قریہ کی مانی اور بادولی ہین اور اوتری ساکن اوس قریہ
عالیہ کی قریہ سخال مین تقطیع یہہ ہے حلل اہلی فاعلاتن مابین درمس تفع لن نافباد
فاعلاتن لاوحلت فاعلاتن علویتن مس تفع لن بسخالی فاعلاتن م ب شعر
لَیْتَ شِعْرِیْ ہَلْ ثُمَّ ہَلْ اٰتِیَنْہُمْ * اَوْ یَحُوْلَنْ مِنْ دُوْنِ ذَاکَ الرَّدٰی * عروض سالم وضرب
محذوف ست ست دوسرا وزن عروض سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن
شعر مثال کا مرقومہ متن ہے آتین صیغہ مضارع متکلم بنون خفیفہ اور یحولن صیغہ مضارع غائب
بنون خفیفہ معنی یہہ ہین کہ کاش جانتا مین آیا پہر آونگا مین ان تک یا حایل ہوگی درمیان
اسکے موت یعنے آیا یارونکو پہر دیکہونگا مین یا بغیر دیکہے مرجاونگا تقطیع یہہ ہے لیت
شعری فاعلاتن ہل ثمم ہل مس تفع لن اا تینہم فاعلاتن او یحولن فاعلاتن من دون
ذ مس تفع لن کررد فاعلن م ج شعر اِنْ قَدَرْنَا یَوْمًا عَلٰی عَامِرٍ * نَنْتَصِفْ مِنْہُ
اَوْ نَدَعْہُ لَکُمْ * ہردو محذوف واین ہر سہ وافی است ست تیسرا وزن عروض اور ضرب
دونون محذوف ہین یعنی فاعلن معنی یہہ ہین اگر قدرت پاتا ہین کسی دن عامر پر انتقام
لیتا ہین اوس سے یا چھوڑ دیتا ہین اوسکو واسطے تمہارے تقطیع یہہ ہے ان قدرنا
فاعلاتن یومن علی مس تفع عامرن فاعلن ننتصف من فاعلاتن ہواو ندع مس تفع لن
ہولکم فاعلن یہہ تینون وزن وافی کے ہین م ر شعر لَیْتَ شِعْرِیْ مَاذَا تَرٰی * اُمُّ عَمْرٍو
فِیْ اَمْرِنَا * ہردو سالم اندرت چوتھا وزن شعر جو متن مین مسطور ہے عروض اور ضرب

دونون سالم ہین یعنے مس تفع لن معنی یہہ ہین کہ کاش جانتا ہین کہ کیا رای ہاور عمر کی سے میرے مقدمے مین تقطیع یہہ ہے بیت شعری فاعلاتن ذا تری مس تفع لن ام سحر فاعلاتن فی امرنا مس تفع لن مہ شعرکل خطب ان لم تکونوا غضبتم یسیر عروض سالم وضرب مجنون مقصور ست و این ہر دو مجزو ست پانچوان وزن شعر مرقومہ متن ہے عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب مجنون مقصور یعنے فعولن یعنی ہونا کہ ہر کار عظیم اگر غضب نکرو تم آسان ہی تقطیع یہہ ہے کل خطبن فاعلاتن ان لم تکو مس تفع لن تو غضبتم فاعلاتن یسیر و فعولن یہہ دونون وزن مجزو کے ہین ہم و بطریق زحافت در ہمہ ارکان خبن روا بود و در رکن اول کف و شکل روا بود و میان حرف آخر رکن اول و حرف دوم رکن دوم معاقبہ باشد و در ضرب بیت اول تشعیث روا بود و در عروض اگر بیت مصرع بود ہم لازم آید ست اور بطریق زحافت کے سب ارکان مین خبن روا ہے پس فاعلاتن فعلاتن اور مس تفع لن مفاعلن ہوگا اور رکن اول مین کہ فاعلاتن ہے کف یعنی فاعلات اور شکل یعنی فعلات روا ہے اور درمیان حرف آخر رکن اول کے کہ نون فاعلاتن کا ہے اور حرف دوم رکن دوم کی یعنی سین مس تفع لن کا ہے معاقبہ ہے یعنی دونون سلامت رہین گے یا ایک گریگا نہ دونون اور ضرب بیت اول مین کہ سالم ہے تشعیث روا ہے یعنے بجاے فاعلاتن مفعولن لانا درست ہے اور عروض مین بھی اگر بیت مصرع ہوگی یعنی مطلع تشعیث لازم ہوگی واسطے مطابقت ضرب کے ہم واما بپارسی اصلش در دائرہ فاعلاتن مس تفع لن چہار بار بود و مجنون بکار دارند و عروضیان گویند آنرا چہار عروض و ہفت ضرب ہست و ہشت وزن مستعمل ست یکے مثمن و شش مسدس و یکی مربع باین تفصیل ست واما پارسی مین اصل اوسکی دائرے مین فاعلاتن مس تفع لن چہار بار ہے اور مجنون استعمال کرتے ہین اور عروضیون نے کہا ہے کہ اوسکے چار عروض ہین یعنی مفاعلن مجنون اور فعلاتن مجنون اور مفعولن مشعث اور فعلان مجنون مقصور یا فعلن مجنون محذوف اور سات ضرب ہین یعنی مفاعلن مجنون اور فعلاتن مجنون اور مفعولن مشعث اور فعلان مجنون مقصور اور فعلن مجنون محذوف اور

فعلن مشعث محذوف اور فعلان مشعث مقصور اور انحطہ وزنون پر مستعمل ہے ایک مثمن
اور چہہ مسدس اور ایک مربع اس تفصیل سے ہم اعروض اور ضرب ہر دو مخبون از مثمن
برینگونہ بیت صنم آنکس کہ تا بفرق ہمی سوزم از قدم ٭ زخم عشق آن صنم کہ نبینی چنو دگر ٭
ت پہلا وزن عروض اور ضرب دونون مخبون یعنی مفاعلن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے منماکس فعلاتن کتابفر مفاعلن قہمیسو فعلاتن زفرقدم مفاعلن زخمی
عشق فعلاتن قاصنم مفاعلن کہ نبینی فعلاتن چنو دگر مفاعلن اور چنو اختصار چون او
کا ہی بیان ہے ٭ مسدسات یہ ہر دو مخبون برینگونہ بیت تن تو دردمند بود و دل من ٭ صنما بہر کہ بشتر امدت
مسایت ٭ دوسرا وزن عروض اور ضرب دونون مخبون ہین یعنی فعلاتن بیت مثال کی متن مین مسطور ہی تقطیع یہہ ہے
تن تو فعلاتن دمندبد مفاعلن ودل من فعلاتن صنما بر فعلاتن بکہ بی مفاعلن شترامد فعلاتن م ج عروض
مخبون یا مشعث و ضرب مشعث و این بحقیقت ہمان ہست کہ ضرب دوم مثالش بیت
من اگر دل بتن ہو شم بار سے ٭ رخ چون زعفران بچہ پوشانم ت تیسرا وزن عروض
مخبون یعنے فعلاتن یا مشعث یعنی مفعولن اور ضرب مشعث یعنی مفعولن اور یہہ وزن
فی الحقیقت وہی ہے کہ ضرب دوسری یعنی قسم دوسری یس دوم اور سوم مسدس ہین
ایک وزن ہے مثال مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے منگردل فعلاتن بتن ہوشم فاعلن
بارسی مفعولن رخ چونزع فعلاتن فرانچی مفاعلن پوشانم مفعولن م ء عروض ہمان
وضرب مخبون مقصور برانیگونہ بیت چکنم چون مرا نخواہد یارم ٭ بکہ نالم ازین حکایت و
حال ٭ ت چوتھا وزن عروض وہی یعنی فعلاتن یا مفعولن اور ضرب مخبون مقصور
یعنی فعلان بیت مثال کی متن مین لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چکنم چو فعلاتن مرانخا
مفاعلن ہد یارم مفعولن بکہ نالم فعلاتن ازی حکا مفاعلن یتحال فعلان م ہ عروض مقصور
یا محذوف و ضرب ہم مخبون مقصور برانیگونہ بیت چکنم صابری چو صبر نماند ٭ تیم از رنج
صابری بگداخت ٭ و ضرب مشعث مقصور ہم مستعمل باشد و بایستے کہ بجہت آن وزنی دیگر
اور بندی ت پانچوان وزن عروض مخبون مقصور یعنی فعلان یا مخبون محذوف یعنی فعلن
اور ضرب بھی مخبون مقصور یعنی فعلان بیت مثال کی جیسی متن مین لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے

چکنم صبا فعلاتن بری چپسب مفاعلن رخمانند فعلان تمزان فعلاتن چپصا بری مفاعلن
بگداخت فعلان اور ضرب مشعث مقصور یعنی فعلاْن بسکون عین بھی مستعمل ہے اور چاہیے تھا
کہ بجہت اوسکے ایک وزن اور لاتے هم و عروض ہمان وضرب محذوف و چکنش ہمان
ست چھٹا وزن عروض وہی یعنی فعلان یا فعلن اور ضرب مجنون محذوف یعنی فعلن اور حکم اوسکا
وہی ہے یعنی پنجم اور ششم ایک ہے هم ز عروض ہمان وضرب ابتر گفته اند و آن سهو است
بل مشعث محذوف ست برینگونه بیت چه گنه کردم ای نگار بگو * که ز من روز و شب
گریزانی * این جمله مجزو این بحر ست ست ساتوان وزن عروض وہی یعنی فعلان یا فعلن
اور ضرب ابتر کہی ہے عروضیون نے یعنی فعلن بسکون عین اور یہہ سہو ہے بلکہ مشعث محذوف ہے
اسواسطے کہ خبن ہیان لازم ہے اور بعد خبن کے بتر ہی فعلن بسکون عین نہین ہو سکتا
بیت مثال کی جیسی متن مین لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چه گنه کر فعلاتن دم ای نگا مفاعلن
ر بگو فعلن کز من رو فعلاتن ز شب گری مفاعلن زانی فعلن بسکون عین اور یہہ سب اوزان
مجزو کے ہین هم مربع ح ہر دو مجنون ست برینگونه بیت چه کنی با کسے جفا * که بود
از تو مبتلا ست مربع آٹھوان وزن عروض اور ضرب دونون مجنون یعنی مفاعلن جیسی یہ
بیت مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چه کنی با فاعلاتن کسی جفا مفاعلن کہ بود ز فعلاتن
تو مبتلا مفاعلن هم و بحقیقت این جمله پنج وزن ست و صدر و ابتدا سالم روا بود و تسکین اواسط
متحرکات هم جائز بود ست اور یہہ سب حقیقت مین پانچ وزن ہین ایک مثمن اور تین
مسدس اول و سوم و چہارم اور ایک مربع باقی متحد صدر اور ابتدا ان اوزان مین سالم لانا
روا ہے اور اواسط متحرکات کی تسکین بھی روا ہے یعنی بجاے فعلاتن مفعولن لاتے ہین
جہان چاہین هم و عروضیان بر ارکان سالم نہ بتکلف امثله آورده اند مثال وزن اول
از مسدسات برینگونه بیت چند گویم با من مکن بد نگارا * تا ز شفقت پیدا نگردد نہانم
ست اور عروضی ارکان سالم کی مثالین بتکلف لائے ہین مثال وزن اول کی مسدسات سے یہہ
جیسی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چند گویم فاعلاتن با من مکن مستفعلن بد نگارا
فاعلاتن تا ز شفقت فاعلاتن پیدا نگر مستفعلن دد نہانم فاعلاتن هم مثال وزن دوم

بیت دلربا باشد پاک پیدارازم * نزد ہر کس زین دیدہ غمازم ت مثال وزن دوم کی مسدسات سے جیسی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے دلربا با فاعلاتن شد پاک پی مس تفع لن دارازم مفعولن نزد ہر کس فاعلاتن زین دیدا می مس تفع لن غمازم مفعولن لفظ پاک شعر مذکور مین بمعنی صاف اور آشکار ہے اور غماز بالفتح و تشدید المیم سخن چین اور اشارہ کنندہ بچشم اور طعنہ زنندہ طالف سے کذا فی الغیاث ھ مثال وزن سوم

روی یارم لالہ را کی پسندد * لالہ چون اوکی برد در بہار * ت مثال وزن سوم کی مسدسات سے شعر متن مین مرقوم ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے روی یارم فاعلاتن مر لالہ را مستفعلن کی پسندد فاعلاتن لالہ چو او فاعلاتن کے برد مس تفع لن در بہار فاعلان ھ مثال وزن چہارم بیت بیشم آمد بخواہ من بامداد * ہر دو سخ را ار آراستہ چون بہشت ت مثال وزن چہارم کی مسدسات سے بیت مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بیشما مد فاعلاتن د بخواہ من مس تفع لن بامداد فاعلان ہر دو رخ را فاعلاتن آراستہ مس تفع لن چو بہشت فاعلان ھ مثال وزن پنجم بیت وقت رحمت نامد ترا ای نگار * چند داری ما را بدین زاری * ت مثال وزن پنجم کی مسدسات سے جیسی بیت مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے وقت رحمت فاعلاتن نامد ترا مس تفع لن ای نگار فاعلان چند داری فاعلاتن ما را بدی مس تفع لن زاری فعلن ھ مثال سالم وزن مشطور بیت تا کے ایدل اندہ خوری * تو بشادی اولی تری ت مثال سالم وزن مشطور یعنی مربع کی تقطیع بیت مذکور کی یہہ ہے تاکیدل فاعلاتن اندہ خری مس تفع لن تو بشادی فاعلاتن اولاتری مس تفع لن ھ مضارع این بحر ہم مسبرد و نعت مستعمل ست و بتازی اصلش در دائرہ مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن دو بار باشد و در بنا مجزو آید و او را یک عروض و یک ضرب بود ہر دو سالم و ہر یک وزن آید و بیتش اینست ت یہہ بحر بھی تازی او فارسی مین مستعمل ہے اور اصل اسکی دائرہ تازی مین مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن دو بار ہے اور استعمال مین مجزو آتی ہے اور اوسکا ایک عروض اور ایک ضرب ہے دونون سالم یعنی فاع لاتن اور ایک وزن پر آتی ہے اور بیت اوسکی یہہ ہے ھ شعر دعانی الی سعاد * دواعی ہوی سعادت

شعر مثال کا معنی اوسکے یہہ ہین کہ بلا یا مجکو طرف معشوقہ سعاد کے اسباب محبت سعاد نے
اور تقطیع اوسکی یہہ ہے دعانی امفاعیل الیٰ سعادن فاع لاتن ودواعیہ مفاعیل و اسعادی
فاع لاتن هم وصدر و ابتدا کہ مکفوف اند مقبوض هم روا بود و میان یا و نون مفاعیلن مراقبہ باشد
و در عروض کف نیز روا بود و مفاعیلن شاید کہ بخرم اخرب یا اشتر شود ست اورصدر او
ابتدا کہ مکفوف ہین یعنی مفاعیل مقبوض بھی روا ہین یعنی مفاعلن اور درمیان یا اور نون
مفاعیلن کے مراقبہ ہے یعنی ثبوت دونون کا باہم جائز نہین ہے اور لامحالہ سقوط ایک کا
لابعینہ واجب ہے اور عروض اور ضرب مین کف بھی روا ہے یعنی فاعلات مگر جب آخر
شعر مین کف آئیگا آخر لامحالہ ساکن ہوگا اور مفاعیلن لائق ہے کہ خرم سے اخرب یعنے
مفعول یا اشتر یعنی فاعلن ہو یعنی مفعول اور فاعلن بھی صدر اور ابتدا مین آجاتا ہے هم
واما بفارسی اصلش در دائرہ مفاعیلن فاع لاتن چہار بار بود و ہمہ ارکان مکفوف بکار دارند
و مکفوف یا موفور بود یا اخرب و ہر یکے را نوعے شمرند و ہر دو ہفت عروض و یازدہ ضرب آوردہ اند
و گفتہ اند بر بست و ہفت وزن مستعمل است ست داما دائرہ فارسی مین اصل اوسکی مفاعیلن
فاع لاتن چار بار ہے اور سب ارکان مکفوف استعمال کرتے ہین یعنی مفاعیل فاع لات
اور مکفوف یا موفور یعنی مفاعیل بدون خرب یا اخرب یعنی مفعول آتا ہے اور ہر ایک کو

مضارع مکفوف

عروضی ایک نوع جانتے ہین اور دونون کے سات عروض اور گیارہ ضرب مین لاتے
ہین اور کہا ہے کہ ستائیس وزنون پر مستعمل ہے هم مضارع مکفوف عروضیان
این نوع را چہار عروض و ہشت ضرب آوردہ اند و گفتہ اند بردہ وزن آمدہ است سہ مثمن و
دو مسدس و سہ مربع و دو مثلث و تفصیل اینست ست مضارع مکفوف عروضی اس نوع کو
چار عروض لائے ہین یعنی مقصور یا محذوف فاع لاتن سے فاعلان یا فاعلن ایک
اور ابتر جسکو محقق علیہ الرحمہ نے محذوف مقصور کہا ہے یعنی فعلن ہو اور مقصور مفاعیلن سے
یعنی فعولان یا محذوف اوسکا یعنے فعولن تین اور سالم یعنی فاع لاتن چار صاحب حاشیہ نے
اس جگہہ یہہ حاشیہ لکھا ہے ح مقصور و محذوف و ابتر و سالم تمم کلامہ فتامل اور آٹھ
ضرب مین لائے ہین مقصور فاع لاتن سے یعنی فاعلان ایک اور محذوف اوس

فاعلن دو اور ابتر یعنے فعلن جسکو محقق علیہ الرحمہ نے محذوف مقصور لکھا ہے تین
اور مقصور مفاعیلن سے یعنے فعولان چار اور محذوف اوس سے
یعنی فعولن پانچ اور سالم یعنے فاع لاتن چھہ اور مجبوب یعنی فعل سات اور ازل یعنی فاع
آٹھہ صاحب حاشیہ نے اس جگہہ یہہ حاشیہ لکھا ہے ح قولہ ہشت ضرب یعنی مقصور و محذوف
و ابتر و سالم و مجبوب و ازل و این ہمہ شش می شود نہ ہشت و اگر مقصور و محذوف مثمن
و مسدس و مربع را جدا جدا شمار کنند زائد از ہشت گردد تم کلامہ فقائل اور عروضیون نے
کہا ہے کہ یہہ نوع دس وزنون پر آئی ہے تین مثمن اور دو مسدس اور تین مربع اور دو
مثلث اور تفصیل یہہ ہے م مثمنات ا عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور
برینگونہ بیت نگار آفتاب روی و شراب آفتاب بخت ٭ دلت مگسل از نگار رودہن
مگسل از شراب ٭ ت مثمنات پہلا وزن عروض مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنی
فاعلن اور ضرب مقصور یعنے فاعلان جیسی شعر مرقومہ مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے
نگار آف مفاعیل تاب روی فاع لات شراب آف مفاعیل تاب بخت فاع لان دلت
مگس مفاعیل لز نگار فاع لات دہن مگس مفاعیل لز شراب فاعلان دلت مگسل از نگار
ای دل اپنا نہ اوٹھا معشوق سے م ب عروض ہمان و ضرب محذوف و حکمش ہمان است
ت دوسرا وزن عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن اور
حکم اوسکا وہی ہے یعنی دونون وزن ایک ہین م ج ہر دو ابتر گفتہ اند و سہوست چہ
ابتر محذوف مقطوع باشد و این محذوف مقصورست ازان جہت کہ فاع لاتن مفروقی است
نہ مجموعی مثالش بیت تو گوئی مرا کہ از چہ چنین مستمندی ٭ ازیرا کہ بیچ لہو زجانم نکندی ٭
ت تیسرا وزن عروض اور ضرب دونون ابتر کہے ہین عروضیون نے اور یہہ سہو ہے
اسواسطے کہ ابتر محذوف اور مقطوع کو کہتے ہین اور یہہ محذوف مقصور ہے اس جہت سے
کہ فاع لاتن مفروقی ہے نہ مجموعی اور قطع فاعلاتن مجموعی مین آتا ہے نہ مفروقی مین
مثال اوسکی مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے تگو ئیم مفاعیل رکاز چ فاع لات
چنین ہست مفاعیل مندی فعلن ازیرا ک مفاعیل بیچ لہو فاع لات زجانمت مفاعیل

کنندی فعلن هم مسدسات سوعروض مقصور یا محذوف وضرب مقصور برانیگونه ست ۵
بماندم زعاشقیت چنین زار ره کنون برمن ای نگار به بخشای ست مسدسات چوتها ذلن
عروض مقصور یعنی فعولان یا محذوف یعنے فعولن اورضرب مقصور یعنی فعولان بیت مثال کی
مرقومہ متن سے ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بماندم ز مفاعیل عاشقیت فاع لات چنین زار فعولان
کنون برم مفاعیل نی نگا فاع لات ببخشای فعولان هم ۶ عروض همان وضرب محذوف و شکل
همان ست ست پانچوان وزن عروض وہی یعنی فعولان یا فعولن اور ضرب محذوف یعنی
فعولن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی یہہ دونون وزن ایک ہین هم مربعات وعروض و
ضرب هر دو سالم برینگونه بیت چه کردم تا بگوئی * که برمن چنین بکینی ست مربعات
چھٹا وزن عروض اورضرب دونون سالم یعنی فاع لاتن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے چکردم مفاعیل تابگوئی فاع لاتن کبرمن چ مفاعیل نی بکینی
فاع لاتن اور بکینی ای بکینہ ہستی هم زعروض مقصور یا محذوف وضرب مقصور برانیگونه
بیت نه بینی که عشق یار ره بمن دست بر کشادت ساتوان وزن عروض مقصور یعنے
فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان بیت مثال کی مرقومہ متن سے
تقطیع یہہ ہے نه بینی که مفاعیل عشق یار فاع لان بمن دست مفاعیل برکشا ذ فاع لان
هم ح عروض همان وضرب محذوف ست آٹھوان وزن عروض وہی یعنی فاع لان یا
فاع لن اورضرب محذوف یعنی فاع لن یہہ دونون بھی ایک ہین هم مثلثات ط
این وزن را عروض نباشد وضرب مجبوب آید وازین نوع شعر در از گفته اند چهار چهار
گفته اند ازان سه بریک قافیه وچهارم را قافیه دیگر ومطربان بعضی آنرا پارسی بازیخوانند
وبعضے چادوراه مثالش شعر دل ازیار سنگدل بگسل * واگر مسکن کنند چنین شود شعر
بنامردی چرا کوشی ست مثلثات نوان وزن اس وزن کا عروض نہین ہے فقط ضرب
سے اسکی شناخت ہی اورضرب مجبوب آتی ہے یعنی جب مفاعیلن سے دونون سبب
گرگئی مفا رہا فعل اوسکی مقام پر آیا اور اس نوع مین شعر دراز تر نہین کہی ہین یعنی بہت کم
کہی ہین قصیدہ خواہ غزل نہین کہتی چار چار کہی ہین یعنی مثل مسمط چہار خانہ کے اونہین سے

ہین ایک تا قافیے پر اور چوتھے کا قافیہ دوسرا موافق ابیات کے اور بعضے مطرب اوسکو
فارسی بار بد کہتے ہین باربد نام مطرب خسرو پرویز کا کشف اور برہان اور غیاث سے اور
بعضے مطرب اوسکو جادو راہ کہتے ہین جادو بمعنی سحر اور راہ بمعنی نغمہ اور مقام اور پردہ اور
اصول اور خوانندگی ہے کذا فی البرہان مثال اوسکی ہے دل از یار سنگدل گسل ہے تقطیع
یہہ ہے دلز یار مفاعیل سنگ دلب فاع لات گسل فعل اور اگر مسکن کرین یعنے اگر
مفاعیل فاع لات فعل مین تین متحرک سے ایک کو ساکن کرین بروزن مفاعیل فاع لا
فع ہو مثال مرقومۂ متن سے تقطیع یہہ ہے بنامرد مفاعیل می چرا کو فاع لاتن شی فع
نا مردی یہی متن ہین بھی اور حاشیے مین بھی لکھا ہے قائل ہم ہی ہین وزن وضرب
ازل ہم مسکن شود بہ نگویند شعر از یرا چنین گزیدم یار ہ وبدانکہ مضارع موفور نزدیک
متاخران متروک است دسوان وزن یہی وزن ہے اور ضرب اوسکی ازل یعنے
مفاع رہا ازل اجتماع حذف وقصر کو کہتے ہین جب مفاعیلن مین حذف وقصر کیا مفاع
اور اگر مسکن ہو یعنے مفاعیل فاعلات مفاع مین تین متحرک سے ایک ساکن ہو بروزن
مفاعیل فاعلاتن فاع ہو جاسے مثال اوسکی یہ ہے جو مرقومۂ متن ہے اور لفظ از یرا شعر
مذکور مین بمعنی از جہت ہے اور زیرا مخفف اوسکا ہے خواہ زیرا اصل ہو اور الف وصل
زائدہ اوسپر آیا ہو مگر از یرا بالفتح اول ویا مجہول مزید علیہ زیرا بمعنی از جہت برہان سے
کذا فی الغیاث تقطیع یہہ ہے از یرا چ مفاعیل نی گزیدم فاع لاتن یار فاع اور معلوم ہو
کہ مضارع موفور نزدیک متاخرون کے متروک ہے مضارع اخرب عروضیان
این نوع را ہفت عروض و یازدہ ضرب آوردہ اند وگفتہ اند کہ بر ہفتدہ نوع آمدہ است
پنج مثمن و ہفت مسدس و پنج مربع باین تفصیل ت مضارع اخرب عروضی اس نوع کی
سات عروض لائے ہین وہ فاعلاتن سالم اور فاعلان مقصور یا فاعلن محذوف اور فعلن
جسکو ابتر کہتے ہین اور یہ محذوف مقصور ہے اور فاع مجبوب موقوف یا فع مجبوب مکشوف
اور مفاعیلن سالم اور فعولان مقصور یا فعولن محذوف اور فعول ازل اور گیارہ ضربین
لائے ہین وہ فاعلاتن سالم اور فاعلان مقصور اور فاعلن محذوف اور فعلن جسکو ابتر

کہتے ہین اور وہ محذوف مقصور ہے اور فع مجبوب مکشوف اور فاع مجبوب موقوف
اور مفاعیلن سالم اور فعولان مقصور اور فعولن محذوف اور فعول ازل اور فعل العجبوب اور کہا ہے
کہ سترہ نوع پر آئی ہے پانچ مثمن اور سات مسدس اور پانچ مربع اس تفصیل سے **مثمنات** ا
عروض وضرب ہر دو سالم براینگونہ **بیت** فرہاد من زعشق پریچہرہ سمن بر ٭ کز عشق او عمر
بر دو نیامدش بسر در ٭ وچون مسکن شود مفعول فاعلاتن چہار بار شود وچہار خانہ برین وزن
خوش آید **ت** مثمنات پہلا وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنی فاعلاتن بیت مثال کی
مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے فرہاد مفعول من زعشق فاع لات پریچہر مفاعیل ای سمنبر
فاعلاتن کز عشق مفعول عمر برد فاع لات نیامدش مفاعیل پی بسر در فاعلاتن لفظ در شعر
مین زائد ہے اور بعضے نسخون مین بر در باضافت ہے یعنی نزدیک دروازہ اور اگر مسکن ہو
یعنی تا رفاع لات میم مفاعیل سے ملے بہ تسکین اوسط مفعول فاعلاتن چار بار ہو اور چہار خانہ
اس وزن مین خوش آیندہ ہوتا ہے مثال یہہ ہے **بیت** از تو وفا نیابد دانی کہ نیک دانم
ور من جفا بنخیرد دانم کہ نیک دانی ٭ **ب** عروض مقصور یا محذوف وضرب مقصور بدینگونہ
شعر یاران من جوان عو رفیقان من جوان ٭ اندوہ تو بکرد مرا ای نگار پیر ٭ **ت** دوسرا وزن
عروض مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان بیت
مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے یاران مفعول من جوان فاعلات رفیقان
مفاعیل من جوان فاعلان اندوہ مفعول تو بکرد فاعلات مرا این مفاعیل کار پیر فاعلان
ج عروض ہمان وضرب محذوف وحکمش ہمان است **ت** تیسرا وزن عروض وہی
یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی یہہ دونون
وزن ایک ہین **د** عروض وضرب ابتر گفتہ اند وسہو ست چہ محذوف مقصور ست مثالش
بیت دانی کہ از چہ عمر گذارم باندہ ٭ زیرا کہ تو نزاندہ من شادمانی ٭ **ت** چوتھا وزن
عروض اور ضرب کو عروضیون نے ابتر کہا ہے اور یہہ سہو ہے اسواسطے کہ ابتر حذف
اور قطع سے ہے اور قطع وتد مجموعی مین آتا ہے اور فاع لاتن منفصل مین وتد مجموعی نہین ہے
مفروقی ہے پس یہہ محذوف مقصور ہے جب فاع لاتن کو حذف کیا فاع لا رہا اور جب قصر کیا

فاع ل اں سا اوسکی جگہہ پر فعلن لائے مثال مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے دانیک مفعول
ز جہنمر فاع لات گذارے مفاعیل اندہ فعلن زیرا کہ مفعول تو ز انکہ فاع لات ہمن شاد
مفاعیل مانی فعلن هم ٥ عروض مجبوب موقوف یا مجبوب مکشوف وضرب مجبوب مکشوف
بر اینگونہ بیت گلنار زرد ہیچ شہ چینیان * دیبای سبز دار دزین کمر * و بایستی کہ ضرب مجبوب موقوف راوزن دیگر
کردندی بر قیاس گذشتہ ت پانچوان وزن عروض مجبوب موقوف یعنی فاع جب دونون سبب جب سے گر گئے
اور عین ساکن ہوا وقف سے فاع ہوا یا مجبوب مکشوف یعنی جب دونون سبب جب سے گرے اور عین کشف سے فع ہوا اور
ضرب مجبوب مکشوف یعنی فع بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے گلنار مفعول زرد
ہیچ فاع لات شہی چینیان مفاعیل یان فع دیبای مفعول سبز دار فاع لات درزر یک مفاعیل
مر فع اور عروضیون کو چاہیے تھا کہ ضرب مجبوب موقوف کو ایک وزن اور قرار دیتے
بر قیاس گذشتہ هم مسدسات و عروض وضرب ہر دو سالم ثالث شعر باد بہار وبادہ
شکبیری * بوئی بنفشہ وسمن وخیری ت مسدسات چھٹا وزن عروض اور ضرب دونون
سالم یعنی مفاعیلن مثال اوسکی مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بادیب مفعول ہار باد
فاع لات اشکبیری مفاعیلن بوئیت مفعول نفش اوس فاع لات منو خیری مفاعیلن شکبیر
بمعنی صبح وسحرگاہ غیاث سے ہے اور خیری بالکسر بیا معروف بروزن پری اور قسمین اوسکی
بہت ہین زرد اور سفید اور سرخ اور کبود اور اوسکو خطمی اور گل خطمی اور گل خیرو بھی کہتے
ہین برہان اور بہار عجم سے اور صراح مین لکھا ہے کہ یہہ معرب خیرو کا ہے هم ز عروض مقصور
یا محذوف وضرب مقصور بر اینگونہ بیت از کار رفتہ ہیچ میندیش * وز سانذہ ہنوز مکن یاد
ت ساتوان وزن عروض مقصور یعنی فعولان یا محذوف یعنی فعولن اور ضرب مقصور
یعنی فعولان مثال مرقومۂ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے از کار مفعول رفت ہیچ فاع لات میندیش
فعولان وز سا مفعول نذہ ہنوز فاع لات مکن یاد فعولان هم ح عروض ہمان وضرب
محذوف وحکمش ہمان است ت آٹھوان وزن عروض وہی یعنی فعولان یا فعولن اور
ضرب محذوف یعنی فعولن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی یہہ دونون وزن ایک ہین هم ط
عروض وضرب ازل بر اینگونہ شعر مانند دی خوب نگار * تابد شب چہاردہ ماہ *

ت نوان وزن عروض اور ضرب دونون ازل یعنی فعول باجتماع حذف وقصر شعر مثال کا مرقومۂ متن ہے معنی یہہ ہین کہ مثل روے محبوب کے ماہ شب چہاردہم چمکتا ہے تقطیع یہہ ہے مانند مفعول روے خوب فاع لات نگار فعول تابدش مفعول سے چہار فاع لات دہا فعول ہم ہی عروض ہمان وضرب مجبوب وہمان وزن است ت دسوان وزن عروض وہی یعنی فعول اور ضرب مجبوب یعنی فعل محذوف مرتین اور یہہ وہی وزن ہے یعنی یہہ دونون ایک ہین ہم یا رکنی کہ بجای عروض ست نہ ازان قبیل ست کہ رکنی کہ بجای ضرب است پس معقد است وضربش مجبوب موقوف بر بنگو نہ شعر تا کی بوم باندہ و تیمار عشق آن بت نامہربان ٭ واگر ہمہ اواسط متحرکات مسکن کنند پارہ بہتر شود بر ینگونہ شعر سرو سہی بہ بالا رخ سیب و سیم وندان لب ناروان ٭ ت گیارہوان وزن جو رکن کہ بجاے عروض ہے نہ اوس قبیل سے ہے جیسا کہ رکن بجاے ضرب ہے پس معقد ہے یعنی رکن عروض اور ہے کہ مفاعیلن سے بنا ہے اور رکن ضرب اور ہے کہ فاع لاتن سے بنا ہے وجہ اسکی یہہ ہے کہ مضارع مسدس کئی طرح پر ہے ایک بحذف فاع لاتن اخیر یعنی مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن جیسا کہ ظاہر ہے دوسرے بحذف فاع لاتن دوم یعنی مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن جیسا کہ انوری کہتا ہے بلیت کو آصف جم کو بیا بہ بین ٭ بر تخت سلیمان رستین ٭ پیشش بدل دیو ودام وود ٭ برہم زدہ صفہای حور عین ٭ بروزن مفعول مفاعیل فاعلن خواہ فاعلان اور تیسری صورت معقد کی کہ اس مین مفاعیلن اول مصرع ثانی گر گیا ہے لہذا اسکو معقد کہا ہے یعنی گو یا کہ یہہ ایک ہی مصرع ہے کسواسطے کہ مفاعیلن بحر مضارع مین جب مسدس بناتے ہین ساقط نہین ہوتا جیسا کہ وقوع اسکا مصرع ثانی بیت مثال مین ہے اور بیت معقد ہے چنانچہ محقق علیہ الرحمہ خود فرماتے ہین کہ ضرب ہوسکی مجبوب موقوف یعنی فاع فاع لاتن سے تقطیع بیت مثال مرقومۂ متن کی یہہ ہے تا کیب مفعول وم باند فاع لات ہتیمار مفاعیل عشق ازب فاع لات تنامہر مفاعیل بان فاع اور اگر سب اواسط متحرکات کو مسکن کرین یعنی مفعول فاع لات مفاعیل فاع مین دوجگہہ تین متحرک جمع ہوئے ہین اونکو

اوسط کو ساکن کرین پس رکن یہہ ہونگے مفعول فاع لاتن مفعول فاعلاتن مفعول فاع
یہہ صورت کچھہ اول سے بہتر ہی پس بیت سروسہی بالا رخ سیب سیم دندان لب نار وان
جو مرقومہ متن سے ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے سروپس مفعول ہی بالا فاع لاتن رخ سیب
مفعول سیم دندا فاع لاتن لب نار مفعول وان فاع اس جگہہ صاحب حاشیہ نے یہ لکھا ہے
ح قولہ مجبوب موقوف درینجا محقق ازل باید زیراکہ اصل رکن ضرب درینجا مفاعیلن وتد
مجموعش ست ووقف در وتد مفروق واقع شود پس وقف درینجا گنجایش ندارد تم کلامہ
دوسرا حاشیہ یہہ ہے ح تقطیعش تاکیب مفعول ودم باتد فاع لات ہتیمار مفاعیل عشقاب
مفعول تعنیہر فاع لات بان فاع واین خلاف قرارداد مصنف علام است زیراکہ او الف
ونون ساکن راکہ در آخر مصرع افتد بازاید یکحرف می شمارد پس مجبوب مکشوف بایستی فرمود
تم کلامہ اور تیسرا حاشیہ یہہ ہے ح تقطیعش سروپس مفعول ہے بالا فاع لاتن رخ
سیب مفعول سیم دندان فاع لاتن لب نار مفعول وان فع تم کلامہ چوتھا حاشیہ یہہ ہے
ح والف نا مہربان در تقطیع سے افتد واین عیب است تم کلامہ قال ہم عروض
ہمچنان وضرب مجبوب مکشوف ووزن ہمان ست ت بارہوان وزن عروض اوسط ح
یعنی رکن عروض اور اور رکن ضرب اور اور شعر متقدم اور ضرب مجبوب مکشوف یعنی فع
فاع لاتن سے اور وزن وہی ہے یعنی دونون وزن ایک ہین ہم مربعات ع عروض
وضرب سالم برینگونہ بیت آمد بہار خرم وقت گل اندر آمد ت تیرہوان وزن عروض
اور ضرب دونون سالم یعنی فاع لاتن مثال مرقومہ متن سے ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے اب
مفعول ہار خرم فاع لاتن وقتی کہ مفعول اندر آمد فاع لاتن ہم یا عروض سالم وضرب مقصور
برانیگونہ بیت ای دلبر نگارین بابای کی لبانت ت چودہوان وزن عروض سالم
فاع لاتن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان بیت مثال کی مرقومہ متن سے ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے
ای دلب مفعول رنگاری فاع لاتن بابای مفعول کی لب ان فاعلان ہم یہہ عروض سالم و
ضرب محذوف وحکمش ہمان است ت پندرہوان وزن عروض سالم یعنی فاع لاتن اور
ضرب محذوف یعنی فاعلن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی دونون وزن ایک ہین ہم یو

عروض مقصور و رکن موفور و ضرب مقصور برا ینگونہ **بیت** ای یار دلربای پکی بار بہی
بسازت **ت** سولہوان وزن عروض مقصور یعنی فاعلان اور رکن موفور یعنی رکن سوم
مفاعیل بدون خرب اور ضرب مقصور یعنی فاعلان مثال بیت کی مرقومہ متن ہے معنی
یہہ ہین کہ اسے دلربا ایک بار بندے سے موافقت کر تقطیع یہہ ہے لے یار مفعول
دلربای فاعلان پکے بار مفاعیل ہی بسازت فاعلان **م** نیز عروض مانند شانزدہم و رکن
سوم موفور را ضرب محذوف و این دو ضرب استحقاق انفراد ندارد چہ تفاوت با دو وزن
مذکور بہ تسکین و تحریک اوسط متحرکات بیش نیست **ت** سترہوان وزن عروض
مانند شانزدہم یعنی مقصور فاعلان اور رکن تیسرا موفور یعنی مفاعیل بدون خرب اور ضرب
محذوف یعنی فاعلن اور یہہ دونون قسمین یعنی شانزدہم اور ہفدہم استحقاق انفراد کا
نہین رکھتین ہین یعنی اوزان جداگانہ نہین ہین اسواسطے کہ تفاوت ساتھہ دو وزنون کے
کہ قبل اس سے مذکور ہوے فقط بہ تسکین اور تحریک اوسط متحرکات ہے اور بس بس
حقیقت مین وہی ہین **م** و این چہاردہ وزن کہ بعد از وزن سوم آوردہ اند نزدیک متاخران
متروک است و تسکین اوسط سہ متحرک متوالی ہمہ جا جائز باشد و قدما موفور و اخرب ہم
آمیختہ اند چنانکہ رودکی گوید **بیت** جوانی کسست و چیرہ زبانی پ طبعم گرفت نیز گرانی
ت اور یہہ چودہ وزن کہ بعد وزن سوم کے لائے ہین نزدیک متاخرون کے
متروک ہین اور تسکین اوسط سہ متحرک متوالی سب جگہہ جائز ہے اور قدمانے موفور
یعنی مفاعیل اور اخرب کو ملایا ہے جیسا کہ رودکی کہتا ہے بیت مرقومہ متن ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے جوانیک مفاعیل سست و چیر فاعلات زبانی فعولن طبعمک مفعول
رفت نیز فاعلات گرانی فعولن **ح** قولہ بعد از وزن سوم در ینجا از وزن سوم مے باید
یا بجاے پانزدہ چہاردہ زیرا کہ پانزدہ بہ ہجدہ می شود و ہمگی اوزان در ینجا ہفدہ است
تم کلامہ پس چہاردہ کو پانزدہ پڑھ کر ایسا اعتراض لکھنا یعنی چہ اور اگر کتاب مین پانزدہ
تھا لفظ بعد کو بعدہ پڑھا ہوتا کہ نہونا حرف دال کا سہو القلم کاتب ہے **م** **مقتضب**
این بحر تازیان خاص است و اصلش در دائرہ مفعولات مستفعلن مستفعلن دو بار است

دمجزو تو لکار دارند اور ایک عروض و یک ضرب ست ہر دو مطوی برین وزن آید بیتش
این ست ت مقتضب یہہ بحر خاص تازیون کی ہے اور مقتضب اقتضاب سے بمعنی قطع کردن ہے
اور اصل اوسکی دائرے مین مفعولات مستفعلن مستفعلن دو بار ہے اور مجزو استعمال
کرتے ہین اور اوسکا ایک عروض اور ایک ضرب ہے دونون مطوی یعنی مفتعلن پس وزن یہہ
آتی ہے اور بیت اوسکی یہہ ہے ھ شعر اَعْرَضَتْ فَلَاحَ لَهَا ﴿ عَارِضَانِ کَالْبَرَدِ
ت شعر جو مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین اعراض کیا معشوقہ نے پس ظاہر
ہوئے اوسکے دو رخسارے مثل ژالے کے شفاف اور سپید اور بعضے نسخون مین بجائے
اعرضت اقبلت ہے یعنی توجہ کیا معشوقہ نے تقطیع اوسکی یہہ ہے اعرضت فاعلات
لاح لہا مفتعلن عارضان فاعلات کلبردی مفتعلن اور برد بفتحتین بمعنی ژالہ و تگرگ کذا
فی الغیاث ھ در صدر و ابتدا میان فا و مفعولات دو روش مراقبہ باشد پس ہر دو مخبون
مطوی نشاید ت اور صدر اور ابتدا مین درمیان فا اور واو مفعولات کے مراقبہ ہے
پس دونون رکن صدر و ابتدا مین مخبون مطوی نچاہیے یعنی اسقاط دونون کا اور اثبات
دونون کا ساتھ جائز نہین ہے بلکہ ثابت رکھنا ایک کا دونون سے لازم ہے پس فعلات
ہوگا یا فاعلات ہوگا یا فعولات ھ و بپارسی بے تکلف امثلہ آوردہ اند برانگونہ بیت
ترک خوب روی مرا ﴿ گو چرا نہ خوش منشی ﴿ وضرب مذال معری و مسکن را باید داشت
بر قیاس دیگر اوزان ت اور فارسی مین بے تکلف مثالین لائے ہین جیسے بیت مرقومہ متن ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے ترک خوب فاعلات روی مرا مفتعلن گو چرا نہ فاعلات خش منشی مفتعلن
معلوم ہو کہ اس مربع کو کبھی مثمن بھی لاتے ہین بیت مرد گلعذار منی ﴿ فصل نو بہار منی
من اگرچہ تنگ توام ﴿ عز و افتخار منی ﴿ بر وزن فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلن اور
اگر عین مفتعلن کا ساکن کرین فرق اس وزن مین اور ہزج اشتر مین نہ رہے جیسا کہ یہہ
شعر ہے س وقت را غنیمت دان آنقدر کہ بتوانی ﴿ حاصل حیات اے جان یکدم ست تا دانی
﴿ اور کبھی حشو مین مطوی مسکن مسبغ ہوتا ہے جیسا کہ یہہ شعر س در فراق او مہری
فرض کن کہ شب ہارا ﴿ میتوان بروز آوردن ورا کسے چہ کنند ﴿ کہ رکن دوم مصراع ثانی مفعولان ہے

اور ضرب مقتضب کی مذال یعنی مفتعلان اور معری مفتعلن اور مسکن یعنی مفعولن روا
رکھتے ہین مثل اور اوزان کے ✱ مجتث ✱ این بحر در ہر دو لغت مستعمل است و بتازی
اصلش در دائرہ مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن دو بار باشد و مجزو کبار روا دارند و یک
عروض و یک ضرب ہر دو سالم دارد و ایک وزن باشد و بیتش اینست ✱ مجتث لغت
مین یعنی از بیخ برکندہ ہے اور یہہ بحر تازی اور فارسی مین مستعمل ہے اصل اوسکی
دائرہ تازی مین مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن ہی دو بار اور مجزو استعمال کرتے ہین
ایک عروض اور ایک ضرب دونون سالم یعنی فاعلاتن اور اوسکا ایک وزن ہی بیت
اوسکی یہہ ہے ✱ شعر ✱ اَلْبَطْنُ مِنْهَا خَمِيصٌ ✱ وَالْوَجْهُ مِثْلُ الْهِلَالِ ✱ و در ارکان
خبن و کف و شکل روا دارند مگر ضرب کہ در وی خبن نشاید و میان آخر ہر رکن و دوم
دیگر رکن معاقبہ باشد و در ضرب تشعیث روا بود ✱ شعر جیسا کہ مرقومۂ متن ہے
معنی اوسکے یہہ ہین شکم اوس سے خالی ہے یعنی لاغر میان ہے اور منہ مثل ہلال ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے البطن من مس تفع لن ہا خمیصو فاعلاتن ولوجہ مث مس تفع لن
للہلالی فاعلاتن اور ارکان مین خبن یعنی مفاعلن فعلاتن اور کف یعنی مستفعل فاعلات
اور شکل یعنی مفاعل فعلات روا رکھتے ہین مگر ضرب اوس مین سوا خبن کے یعنی سوا
فعلاتن کے نچاہیے اور درمیان آخر ہر رکن کے اور دوم رکن ثانی کے معاقبہ ہے
یعنی لن فا اور تن فا ہین کہ دونون کو سلامت رکھین یا ایک کو حذف کرین نہ دونونکو
صاحب حاشیہ نے اس جگہہ یہہ حاشیہ لکھا ہے ح پس حذف ہر دو یا احد ہما جائز بود
تم کلامہ فتامل اور ضرب مین تشعیث یعنی مفعولن روا ہے بجاے فعلاتن کے ✱ اما
بپارسی اصلش در دائرہ مس تفع لن فاعلاتن چہار بار بود و مثمن و مسدس و مربع استعمال
کردہ اند و گفتہ اند کہ او را پنج عروض و نہ ضرب است و بر سیزدہ وزن آمدہ است ہفت مثمن
دو مسدس و چہار مربع و ارکان ہمہ مخبون بکار دارند و تفصیل اینست ✱ لیکن دائرہ
فارسی مین اصل اوسکی مس تفع لن فاعلاتن چار بار ہے اور مثمن اور مسدس اور مربع
استعمال کی ہے اور کہا ہے کہ اوسکے پانچ عروض ہین فعلاتن مخبون اور فعلان مخبون مقصور

یا فعلن مخبون محذوف اور فعلن مخبون محذوف مسکن جسکو ابتر لکھتے ہین اور فاع مخبون محذوف مدروس یا فع مخبون محذوف مطموس اور مفاعلن مخبون آور نو ضربین ہین فعلاتن مخبون اور فعلان مخبون مقصور اور فعلن مخبون محذوف اور فعلن مخبون محذوف مسکن جسکو ابتر لکھتے ہین اور فعل مخبون محذوف مقطوع اور فاع مخبون محذوف مدروس اور فع مخبون محذوف مطموس اور مفاعلان مخبون مذال اور مفاعلن مخبون آور تیرہ وزنون کے آئی ہے سات مثمن اور دو مسدس اور چار مربع اور سب ارکان مخبون استعمال کرتی ہین اور تفصیل یہ ہے م مثمنات اعروض وضرب ہر دو مخبون بر ینگونہ بیت اگرچہ حیلہ فروشی دگرچہ چرب زبانی * سپاس دار خدا ایم کہ تو بجملہ مرائی * ت مثمنات پہلا وزن عروض اور ضرب دونون مخبون یعنی فعلاتن بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین کہ ہر چند حیلہ گر اور چرب زبان ہے تو شکر گزار خدا کا یا شکر گزار خدا ہون مین کہ تو ہمہ جہت واسطے میرے ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے اگرچہ حی مفاعلن لفروشی فعلاتن دگرچہ چرمفاعلن بزبانی فعلاتن سپاس دا مفاعلن رخدا ایم فعلاتن کہ تو بجملہ مفاعلن لمرائی فعلاتن م ب عروض مخبون مقصور یا مخبون محذوف وضرب مخبون مقصور بر ینگونہ بیت زہی حلیست ترا بامن ای گزیدہ نگار * بجای نرم درشت و بجای وصل فراق * ت دوسرا وزن عروض مخبون مقصور یعنی فعلان یا مخبون محذوف یعنی فعلن اور ضرب مخبون مقصور یعنی فعلان بیت مثال کی مرقومۂ متن سے ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے زہیحی مفاعلن سترایا فعلاتن منی گزی مفاعلن دنگار فعلان بجای نر مفاعلن مدرشتو فعلاتن بجای وص مفاعلن لفراق فعلان م ج عروض ہمچنان وضرب مخبون محذوف و بحقیقت ہمان وزن ست ت تیسرا وزن عروض وہی یعنی فعلان یا فعلن اور ضرب مخبون محذوف یعنی فعلن اور حقیقت مین وہی ہے یعنی دونون وزن ایک ہین کسواسطے کہ زیادت یکحرف معتبر نہین ہے م د عروض ہمچنان وضرب ابتر گفتہ اند و این سہو ست مخبون محذوف مسکن می باید چہ خبن در ہمہ ارکان لازم ست و این استحقاق انفراد نیست مثالش بیت تو در آن کہ روزی بغنود با بدر اگر * گفتے زبامی در آید سری بخنابی * ت چوتھا وزن عروض وہی

یعنی فعلان یا فعلن اور ضرب ابتر عروضیون نے لکہی ہے اور یہہ سہو ہے مخبون محذوف
مسکن کہنا چاہیے اسواسطے کہ خبن یہان جملہ ارکان مین لازم ہے اور بعد خبن کے
تہہ سے یعنی حذف و قطع سے فعلن نہین ہوسکتا اور اس وزن کو استحقاق الفرد نہین ہے یعنی وزن جداگانہ نہین ہے
بلکہ وہی وزن ہے یعنی دوسرا اور تیسرا اور سر جنبانیدن یعنی حرکت کردن تقطیع یہہ ہے
تمردا مفاعلن نکروزی فعلاتن تعوذ بل مفاعلن لہکر فعلن کسیز یا مفاعلن اور راید فعلاتن
سری بجن مفاعلن بانی فعلن ھم ۵ عروض مخبون محذوف مسکن و ضرب مخبون مقطوع
بر اینگونہ **بیت** مرا دلی ست کہ دائم ستم کند بر من * چہ بودی ار ستم از ستمگر آمدی *
ت پانچوان وزن عروض مخبون محذوف مسکن یعنی فعلن بسکون عین اور ضرب مخبون
محذوف یعنی فعل بیت مثال کی مرقومہ متن ہے معنی بیت کے یہہ ہین کہ دل میرا
مجہپر ستم کرتا ہے ہمیشہ کاش ایسا ستم معشوق مجہپر کیا کرتا تقطیع یہہ ہے مرا دلی مفاعلن
سکدایم فعلاتن ستم کند مفاعلن برمن فعلن چو دیر مفاعلن ستم از فعلاتن ستمگر امفاعلن
مدی فعل ھم ۶ عروض مخبون محذوف مدروس یا مطموس و ضرب مخبون محذوف مدروس
بر اینگونہ **بیت** دل بر آتش و چشمی پر آب دارم * ازان کہ با من بدخو شدہ ست جانان
ت چھٹا وزن عروض مخبون محذوف مدروس یعنی فاع یا مخبون محذوف مطموس یعنی
فع اور ضرب مخبون محذوف مدروس یعنی فاع بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی
یہہ ہے دلی پر امفاعلن تش چشمی فعلاتن پر ابدا مفاعلن رم فع ازا کبا مفاعلن من بدخو
مفعولن شدستجا مفاعلن نان فاع ح تقطیعش دلیبر امفاعلن تشیچشمی فعلاتن پر ابدامفاعلن
رم فع ازکبا مفاعلن بند خو فعلاتن شد ستجا مفاعلن نان فاع وا ینہم خلاف قرارداد
مصنف علام معلوم میشود زیراکہ او الف و نون ساکن را یکحرف می شمارد پس ضرب
مخبون محذوف و مطموس نیست بر طور مصنف تم کلامہ مخفی نرہے کہ مصنف مثالین بطور عروضیون کے
لکھتے ہین اور جہان جہان سہو پاتے ہین بیان کرتے جاتے ہین اور الف و نون کو
جو بحروائرے سے نکلجاتی ہے وہان بجای یکحرف لینا چاہیے بواتی ہین اختیار یہہ
لکھتے ہین صاحب حاشیہ واللہ اعلم کیا سمجہا ہے کہ ہر جگہہ اسی بات کو اعتراضاً بار بار لکہتا ہے

یا وصفی کہ خود معنی اس شعر کے بھی نہیں سمجھا کہ من بر خو کو بروزن فعلاتن لکھتا ہے اور مقام اضافت اور غیر اضافت میں تمیز نہیں رکھتا ھم زعروض ہمان وضرب مخبون محذوف مطموس وزن ہمان است وگفتہ اند کہ این ہر دو وزن مسکن خوشتر آید و این سہ وزن آخر بہ نزدیک متاخران مہجور ست ت ساتواں وزن عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب مخبون محذوف مطموس یعنی فع اور وزن وہی ہے اور کہا ہے عروضیوں نے کہ یہ دونوں وزن مسکن خوش آتے ہیں یعنی بروزن مفاعلن مفعولن مفاعلن فع خواہ فاع مثال بیت اگر کشائی تاری زسنبل تر ٭ ہمیشہ آید بوی صبا معطر ٭ بروزن مفاعلن مفعولن مفاعلن فع اور خلط مسکن اور غیر مسکن بھی روا ہے اور یہ تین وزن آخر نزدیک متاخرون کے متروک ہیں ھم مسدسات ح عروض معری وضرب مذال برانیگونہ شعر دلم ببردہ ای یار بی بہا ٭ بہا بیار ولیان رابمن سپار ٭ ت آٹھواں وزن عروض معری یعنی مخبون معری مفاعلن اور ضرب مذال یعنی مخبون مذال مفاعلان شعر مثال کا مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے دلم ببر مفاعلن دہ ای یا فعلاتن ربی بہا مفاعلن بہا بیا مفاعلن رلیا را فعلاتن بمن سپار مفاعلان معنی یہ ہیں کہ ای یار دل میرا لیا ہے تونے بوسہ لب قیمت ہیں دے ھم ط ہر دو معری وہمان وزن است ت نواں وزن عروض اور ضرب دونوں معری یعنی مخبون معری مفاعلن اور یہ وہی وزن ہے یعنی ہشتم اور نہم ایک وزن ہے ھم مربعات ی عروض وضرب ہر دو مخبون برانیگونہ بیت بکجی خوبی رویت ٭ کم از نعمان براہی ٭ ت مربعات دسواں وزن عروض وضرب دونوں مخبون یعنی فعلاتن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے بکجی خو مفاعلن بیروییت فعلاتن کم زنعما مفاعلن برہانی فعلاتن رویت یعنی روی خود اور کم زختصار کہ مرکا اور نعمان یعنی غمہا ھم یا عروض ہمان وضرب مخبون مقصور برانیگونہ بیت منم زیار بحسرت ٭ منم زعشق بجورت ت گیارہواں وزن عروض وہی یعنی فعلاتن اور ضرب مقصور یعنی فعلان بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہ ہے منم زیا مفاعلن ربحسرت فعلاتن منم زعش مفاعلن قبجورت فعلان ھم یب عروض ہمان وضرب مخبون محذوف وہمان وزن است ت بارہواں

وزن عروض وہی یعنی فعلاتن اور ضرب مخبون محذوف یعنی فعلن اور وہی وزن ہے یعنی
یازدہم اور دوازدہم ایک وزن ہے **ھ تج** عروض مخبون مقصور یا مخبون محذوف و ضرب
مخبون محذوف و ہر دو مسکن روا بود برا ینگونہ **بیت** تو آگہی صنما ✤ کہ من چہ غم خوردم ✤
ت تیرہوان وزن عروض مخبون مقصور یعنی فعلان یا مخبون محذوف یعنی فعلن اور ضرب
مخبون محذوف یعنی فعلن اور دونون مسکن جائز ہین بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے تقطیع
اوسکی یہہ ہے تا آگہی مفاعلن صنما فعلن کہ من چہ غم مفاعلن خوردم فعلن **ھ** و جملہ مسدسات و مربعات
نزدیک متاخران نا مستعمل است و تسکین در ہمہ مواضع روا بود و در صدر و ابتدای این بحر خرم
روا نہ بود چہ مبادی وتد مجموع نیست ہرچند بران وزن است ازان جہت کہ از دو سبب خفیف
بعد از خبن وزن وتدی باقیماندہ است و از قدما بعضے بنا دربیتی آوردہ اند کہ صدر را و اخرم ست
و بعضی از متاخران وزنی دیگر آوردہ اند از مفاعل فاعلاتن چہار بار و آن خلط مشکول
با سالم میتواند بود برا ینگونہ **شعر** بدان مالک الملوکی کہ ہر دو جہان با مرش شدند ز ہیچ چیزی
بگفتن کاف و نونی این ست اوزان دائرہ مشتبہہ **ت** اور جملہ مسدسات اور مربعات
نزدیک متاخرون کے نا مستعمل ہین اور تسکین اوسط سب جگہہ روا ہے اور صدر اور ابتدا
مین اس بحر کی خرم روا نہین ہے اسواسطے کہ مبدء وتد مجموع نہین ہے اور خرم وتد مجموع مین
آتا ہے ہرچند اوس وزن پر ہے بجہت اسکے کہ اصل مین دو سبب خفیف تہے یعنی مس تفع ال کن مین جب اونمین خبن ہوا وزن
وتد ہو گیا یعنی مفا مگر وتد اصلی نہین ہے اور قدما سے بعضے ایک بیت بنا در لائے ہین کہ
صدر اوسکا اخرم ہے اور بعضے متاخرون سے ایک وزن اور لائے ہین مفاعل فاعلاتن سے
چار بار اور وہ خلط مشکول یعنی مفاعل کا ساتھہ سالم کے یعنی فاعلاتن کے ہو سکتا ہے شعر
مثال کا مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بدان مفاعل کملوکی فاعلاتن کہر دو جہ مفاعل
ہا بامرش فاعلاتن شدند ز مفاعل ہیچ چیزی فاعلاتن بگفتن مفاعل کاف نونی فاعلاتن
یہہ ہین اوزان دائرہ مشتبہہ کے **ھ متقارب** این بحر در ہر دو لغت مستعمل است و اصلش
در دائرہ فعولن ہشت بار باشد و بتامی وافی و مجزو بکار دارند و اورا دو عروض و چہار ضرب ست
و بر شش وزن آمدہ ست چہار وافی و دو مجزو و بیتہا یش این ست **ت** یہہ بحر عربی اور

فارسی مین مستعمل ہی اور اصل اوسکی دائرے مین فعولن آٹھ بار ہے اور تازی مین وافی اور
مجزو استعمال کرتے ہین اور اوسکے دو عروض ہین فعولن سالم اور فعل محذوف اور چار ضربین
ہین فعولن سالم فعول مقصور فعل محذوف فع ابتر اور جمہور دونون پر آئی ہے چار وافی اور
دو مجزو اور بتیین اوسکی یہہ ہین م ا **شعر** فَاَمَّا تَمِیْمٌ تَمِیْمُ ابْنُ مُرٍّ ٭ فَاَلْفَاهُمُ الْقَوْمُ رَوْبیٰ
نِیَامَا ٭ عروض وضرب ہردو سالم است پہلا وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنی
فعولن بیت مثال کی مرقومہ متن سے ہے روبی راب سے معنی یہہ کہ مست خواب ہوا اور نیام جمع
نایم بمعنی خوابیدہ بمعنی یہہ کہ فاما تمیم ابن مر کو پایا قوم نے سرمست خواب تقطیع اوسکی یہہ ہے
فاما فعولن تمیمن فعولن تمیمب فعولن نمورن فعولن فالفا فعولن ہملقو فعولن مرؤبی فعولن
نیاما فعولن م ب **شعر** وَیَاْوِیْ اِلٰی نِسْوَۃٍ بَائِسَاتٍ ٭ وَشُعْثٍ مَرَاضِیْعَ مِثْلَ السَّعَالِیْ ٭
عروض سالم است وضرب مقصور است دوسرا وزن عروض سالم یعنی فعولن اور ضرب مقصور
یعنی فعول بیت مثال کی مرقومہ متن ہے بائسات مقلوب الیسات زنان لبسن ایاس
رسیدہ کہ انقطاع حیض سے اوس مین ہوتا ہے اور نہایت الارعب مین بالسات
بیای موحدہ پڑہا ہے بمعنی محتاجات اور شعث جمع شعثا بمعنی پراگندہ مو غبار آلودہ اور مراضیع
جمع مرضع بمعنی شیر دہندہ اور سعال اصل سعالی بحذف یا بمعنی غول بیابانی معنی یہہ ہین کہ
جگہہ دیتا ہے طرف زنان منقطع الحیض پریشان مو گرد آلودہ شیر دہندے مانند غول بیابانی
کے تقطیع یہہ ہی ویاوی فعولن الانس فعولن وتنیا فعولن اساتن فعولن وشعثن فعولن
مراضی فعولن عمثلس فعولن سعال فعول م ج **شعر** وَاَرْوِیْ مِنَ الشِّعْرِ شِعْرًا عَوِیْصًا ٭
یُنَسِّی الرُّوَاۃَ الَّذِیْ قَدْ رَوَوْا ٭ عروض سالم است وضرب محذوف است تیسرا وزن عروض سالم
یعنی فعولن اور ضرب محذوف یعنی فعل شعر مثال کا مرقومہ متن سے ہے معنی یہہ ہین روایت
کرتا ہون مین شعر سے شعر مشکل کہ بھلا دیتا ہے راویون کو کہ اوسکی روایت کی ہی تقطیع
یہہ ہے واروی فعولن منشعشع فعولن رشعرن فعولن عویصن فعولن ینسسر فعولن روات
فعولن لذی قد فعولن ردو فعل م د **شعر** خَلِیْلَیَّ عُوْجَا عَلٰی رَسْمِ دَارٍ ٭ خَلَتْ مِنْ سُلَیْمٰی
وَمِنْ مَیَّۃٍ ٭ عروض سالم وضرب ابتر و این چہار وافی است چوتھا وزن عروض سالم

یعنی فعولن اور ضرب ابتر یعنی فع باجتماع حذف وقطع شعر مثال کا مرقومہ متن سے ہے معنی اوسکے
یہہ ہین ای دونون دوستو میرے ٹھہرو خانہاے ویران پر کہ خالی ہین سلیمی سو
اور میہ سے اور یہ دونون نام معشوقہ کے ہین تقطیع یہ ہے خلیلی فعولن یعوجا فعولن
علی رس فعولن مدارن فعولن خلت من فعولن سلیمی فعولن ومیمی فعولن یہ فع اور یہہ
چارون وزن وافی کے ہین م ہ شعر اَمِنْ دِمْنَۃٍ اَقْفَرَتْ ، لِسَلْمٰی بِذَاتِ الْغَضَا ،
ہر دو محذوف ست ت پانچوان وزن عروض اور ضرب دونون محذوف ہین یعنی فعل
شعر مثال کا مرقومہ متن سے ہے دمنہ آثار الدار کذا فی القاموس غضا جمع غضاۃ نام ایک
شجر کا ہے ذات غضا یعنی وہ زمین کہ جسپر یہ درخت ہون معنی یہہ ہین آیا یہہ ویرانہ
نشان گھرون کا ہے کہ واسطے معشوقہ سلمی کے بیچ زمین درختان غضا کے تھا تقطیع
یہ ہے امندم فعولن نتن اق فعولن فرت فعل لسلمی فعولن بذاتل فعولن غضا فعل
م و شعر تَعَفَّفْ وَلَا تَبْتَئِسْ ، فَمَا یُقْضَ یَاْتِیْکَا ، عروض محذوف وضرب ابتر ست
واین ہر دو مجزو اند ت چھٹا وزن عروض محذوف یعنی فعل اور ضرب ابتر ہے یعنی
فع شعر مثال کا مرقومہ متن سے ہے معنی اوسکے یہ ہین کہ عفیف ہو اور حزین نہو جو کچہ کہ
مقدر اور حکم ہوا ہوگا پیش آئیگا عفیف مرد پارسا اور پرہیزگار از حرام عیاث سے ہے
تقطیع یہ ہے تعفف فعولن ولاتب فعولن تاس فعل فما یق فعولن ضیا تی فعولن کا فع اور
یہ دونون مجزو ہین م و بطریق زحاف در دیگر ارکان قبض روا بود و در عروض ہای سالم
قصر و حذف روا بود و در صدر ثلم وثرم روا باشد کہ در ابتدا ہم بنادر استعمال کنند ت
اور بطریق زحاف کے اور ارکان مین قبض روا ہے یعنی فعول بضم لام حشو مین لانا
درست ہے اور قبض گرانا حرف پنجم کا جب سبب مین پڑے اور عروض ہای سالم مین
قصر یعنی فعول اور حذف یعنی فعل روا ہے اور صدر مین اثلم یعنی فعلن اور ثرم یعنی فعل
بسکون عین روا ہے اور کبھی ابتدا مین بھی بنادر اثلم اور اثرم کو استعمال کرتے ہین م
و اما در پارسی وافی و مجزو و مشطور آوردہ اند و گفتہ اند کہ اورا دو عروض است و چہار ضرب
و بر دہ وزن آمدہ است چہار مثمن و سہ مسدس و سہ مربع ت و اما پارسی مین وافی اور مجزو

اور مشطور لائے ہین اور کہا ہے کہ اوسکے دو عروض ہین سالم یعنی فعولن اور مقصور یعنی فعول یا محذوف یعنی فعل اور چار ضربین ہین مسبغ فعولان اور سالم فعولن اور فعول مقصور اور فعل محذوف اور دس وزنون پر آئی ہے چار مثمن و تین مسدس اور تین مربع **مثمنات** ا عروض سالم و ضرب مسبغ برانیگونہ **بیت** ببالا نگارا چو آزادہ سروی ✽ ولیکن برخسار مانند گلنار ✽ و این ناپسندیدہ است چہ حرف آخر از دائرہ بیرون است **ت مثمنات** پہلا وزن عروض سالم یعنی فعولن اور ضرب مسبغ یعنی فعولان بیت مثال کی مترجمہ متن ہے گلنار یعنی گل انار مرد و سرخ تقطیع یہہ ہے ببالا فعولن نگارا فعولن چو آزا فعولن دہ سروی فعولن ولیکن فعولن برخسا فعولن ر مانن فعولن د گلنار فعولان اور یہہ ناپسندیدہ ہے اسواسطے کہ حرف آخر دائرے سے باہر ہے **م ب** ہر دو سالم **ت** دوسرا وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنی فعولن مثال اوسکی یہ ہے **بیت** اگر سرو من در چمن جا بگیرد ✽ عجب باشد از سرو بالا بگیرد **م ج** عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور **ت** تیسرا وزن عروض مقصور یعنی فعول یا محذوف یعنی فعل اور ضرب مقصور یعنی فعول مثال ہے **تو ئی** کا فریدی زیکقطرہ آب ✽ گہرہای روشن تر از آفتاب ✽ **م د** عروض ہمان و ضرب محذوف و بحقیقت ہر دو وزن یکی است و شاہنامہ برین وزن گفتہ اند **ت** چوتھا وزن عروض وہی یعنی فعول یا فعل اور ضرب محذوف یعنی فعل مثال ہے چو آیم بکوے تو کن عیب من ✽ کہ بی اختیارم درین آمدن ✽ اور حقیقت مین یہ دونون وزن ایک ہین یعنی سوم اور چہارم اور شاہنامہ اسی وزن مین کہا ہے شعر شاہنامے کے یہہ ہین ہے بروز نبرد آن یل زورمند ✽ بہ شمشیر و خنجر بگرز و کمند ✽ برید و برید و شکست و بہ بست ✽ یلان را سر و سینہ و پا و دست **م ہ** و این وزن را پارسی گویان راہ اعشی خوانند از جہت آنکہ ابیات اعشی برین وزن است کہ این دو بیت از آن است **شعر** وکاس شربت علی لذۃ ✽ واخری تداویت منہا بہا ✽ لکی یعلم الناس انی امرؤ ✽ اتیت المعیشۃ من بابہا ✽ **ت** اور ان تین وزنون کو فارسی گو راہ اعشی کہتے ہین یعنی طریق خواندگی ہواسطے کہ ابیات اعشی اس وزن پر ہین کہ دو بیتیں اوس مے سے یہ ہین شعر دونون مترجمہ متن ہین

یعنی اونکے یہ ہین بہت کاسے پیے مین سونے واسطے لذت کے اور بہت پیالے
نوبش کیے پینے واسطے دوا کے یعنی بہت گرم و سرد زمانے کا چکھا تا کہ جانین لوگ کہ
ایک مرد ہون مین کہ پہونچا ہون مین اور تلاش کی ہے پینے معیشت اوسکی دروازی پر
اور تقطیع یہ ہے دکا سن فعولن بشر بتو فعولن نثا لذ فعولن ذتن فعل و اخری فعولن تداوی
فعولن تنہا فعولن بہا فعل لکی یع فعولن لمنا فعولن سا نتم فعولن رو فعل اتیتل فعولن معیشت
فعولن ہمن با فعولن بہا فعل اعشی نام شاعر کا اور راد بمعنی پردہ سر رود ہم مسدسات عروض
وضرب سالم برینگونہ بیت نگہ کن بدان سرخ دو رخ * کز و زرد گشت این رخانم
ت مسدسات پانچوان وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنی فعولن بیت مثال کی
مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے نگہ کن فعولن بدا سر فعولن خدو رخ فعولن کزو زر فعولن
د گشتی فعولن رخانم فعولن ہم ع عروض مقصور یا محذوف وضرب مقصور براینگونہ بیت
ازان خط مشکین یار * شد آن ماہش اندر محاق ت چھٹا وزن عروض مقصور یعنی
یعنی فعول یا محذوف یعنی فعل اور ضرب مقصور یعنی فعول بیت مثال کی مرقومہ متن ہے
تقطیع اوسکی یہ ہے ازا خط فعولن طمشکی فعولن نیار فعول شدا ما فعولن ہشندر فعولن
محاق فعول ماہ سے مراد رخسارہ اور محاق بضم اور بکسر اور بفتح تینون حرکتون سے آیا ہے
بمعنی کاستن ماہ ابتدا اوسکی شب پانزدہم سے ہے اور تین دن آخر مہینے کے کہ چاند
ان ایام مین چھپ جاتا ہے لطائف اور منتخب اور مدار اور کشف سے کذا فی الغیاث ہم
ز عروض ہمان وضرب محذوف و بحقیقت ہمان است ت ساتوان وزن عروض و ضرب یعنی
فعول یا فعل اور ضرب محذوف یعنی فعل اور یہ حقیقت مین وہی وزن ہے یعنی ششم
اور ہفتم ایک وزن ہے م مربعات ح عروض وضرب سالم برینگونہ شعر
عیان شد نہانم * ز رنگ رخانم ت مربعات آٹھوان وزن عروض اور ضرب دونون
سالم یعنی فعولن شعر مثال کا مرقومہ متن ہے نہانم یعنی راز نہان میرا اور رخان رخساری
تقطیع یہ ہے عیا شد فعولن نہانم فعولن ز رنگی فعولن رخانم فعولن ہم ط عروض مقصور
یا محذوف وضرب مقصور براینگونہ شعر توئی دل گداز * بنم دل سپار ت نوان وزن

عروض مقصور یعنی فعول یا محذوف یعنی فعل اور ضرب مقصور یعنی فعول بیت مثال کی
مرقومۂ متن سے ہے تقطیع یہ ہے تا می دل فعولن گذار فعول منم دل فعولن سپار فعول ھم
ہی عروض ہمان وضرب محذوف وبحقیقت ہمان است **ت** دسوان وزن عروض ہی
یعنی فعول یا فعل اور ضرب محذوف یعنی فعل اور یہ وہی وزن ہے یعنی نہم اردہم ایک ہے
ح تقطیعش تا می دل فعولن گذار وفعولن منمدل فعولن سپار فعول تم کلامہ محقق علیہ الرحمہ
تو عروض کو مقصور یا محذوف لکھتے ہین یہہ تقطیع عروض سالم کی کرتے ہین اور شعر
مین بھی واو لکھا ہے **م** وبہ نزدیک متاخران مسدسات ومربعات متروک است
وقدما اثلم درصدر یا درابتدا ابنا در بکار داشتہ اند چنانکہ رودکی گوید **بیت** بہار است
ہر روزہ درروز نم * منکر فراوان ومعروف کم * واستعمال قبض درفارسی روا نیست بہیچ وجہ
ت اور متاخرون کے نزدیک مسدسات اور مربعات متروک ہین اور قدمانے اثلم یعنی
فعلن صدر مین یا ابتدا مین بطریق ندرت استعمال کیا ہے جیساکہ رودکی کہتا ہے
بیت رودکی کی مرقومۂ متن سے ہے روزنم یا روزیم یعنی موسم برشکال وبہار منکر یعنی امر منکر
مثل شراب نوشی اور لہو ولعب معروف یعنی امر معروف ضد منکر تقطیع یہ ہے بہار س
فعولن تہر رو فعولن ز در رو فعولن ز نم فعل منکر فعلن فراوا فعولن نمعرو فعولن فکم
فعل اور استعمال قبض کا فارسی مین روا نہین ہے کسی وجہ سے معنی اسکے یہ ہین
کہ وزن سالم مین اور وزن محذوف خواہ مقصور الضرب والعروض مین جیسے صدر اور
ابتدا مین رکن اثلم یعنی فعلن کبھی آگیا ہے اس جگہہ مقبوض یعنی فعول کو لانا نچاہیے
صاحب میزان اس مطلب کو نہ سمجھا اور اثلم پر یہ حاشیہ لکھا **ح** مثال اثلم درصدر
وابتدا ابل درشونیز **ع** رفتیم وبردیم داغ تو بردل * صحر الصبح انتزال بمنزل * وزن
مصراع اول فعلن فعولن فعولن فعولن وزن مصراع ثانی فعلن فعولن فعلن فعولن تم کلامہ
ظاہر ہے کہ رفتیم وبردیم بروزن فعلن فعولان با سباغ ہے اور دوسرا حاشیہ استعمال
قبض کی جگہہ لکھا ہے **ح** لیکن متاخرین برمقبوض اثلم شعر گفتہ اند باین طور کہ یک
رکنش مقبوض باشد ودیگر اثلم بتقدیم مقبوض چنانکہ درین **شعر** بروز ہجرت چہ چارہ سازم *

چو شمع دور از تو میگدازم ٭ بروزن فعول فعلن و بتقدیم اثلم نیز ے گرم بخوانی ورم برانی ٭
دل حزین را بجای جانی ٭ بل ازین قسم بر شانزده رکن هم آمده مثالش جامی فرماید ے
زهی جمال تو قبلهٔ جان حریم کوی تو کعبهٔ دل ٭ فان سجدنا الیک نسجد و ان سعینا الیک نسعی
و دیگری گوید ے زهی دو چشمت بخون مردم کشاده تیر و کشیده خنجر ٭ رخ چو ماهت صباح
دولت خط سیاهت شب معنبر ٭ هر دو وزن فعول فعلن و بعضی مقبوض اثلم که آنرا اثرم گویند
با سالم نیز بترتیب جمع کرده اند و بر شانزده رکن آورده مثالش ے زلف معنبر مریمه ترو بیت
تیره شب است و وادی موسی ٭ جامه صبرم در کف عشقت دامن یوسف دست زلیخا ٭
بروزن فعل فعولن و بعضی مقبوض اثلم و مثمن آرند مثالش ے ای سر زلفت غالیه سای ٭
وی مه رویت غالیه بیز ٭ بروزن فعل فعولن فعل فعول تم کلامه ظاہر ہے کہ یہہ سب
اوزان متقارب مین ہین اور عبارت محقق علیہ الرحمہ مین مخالفت انکی کہین نہین جسکی
مخالفت کی ہے وہ وہی مقام خاص ہے جسکا بیان ہوا ٭ غریب این بحر مستعمل نیست
و شعر برین بسیار نیافته اند و اصلش فاعلن هشت بار بود و مثال بیت سالم او بتازی چنین
باشد شعر جاربوا قومهم ثم لم یزعووا ٭ للصلاح الذی خیره زاهن ٭ ت غریب
یہہ بحر مستعمل نہین ہے اور شعرا اس مین بہت کم پائے ہین اور اصل اوسکی فاعلن آٹھ بار ہے
اور مثال بیت سالم کی اوس سے عربی مین یون ہے شعر مرقومہ متن ہے معنی یہہ ہین
لڑے وہ اپنی قوم سے پس نہ ٹھہرے بدی سے واسطے صلاح کے ایسی صلاح کہ
خیر اوسکی مسدود ہے تقطیع یہہ ہے جاربو فاعلن قومهم فاعلن ثم لم فاعلن یزعوو فاعلن
للصلا فاعلن حلّلذی فاعلن خیر هو فاعلن راهنو فاعلن ع و هم مخبون ایراد کنند بر اینگونه
شعر و اتیت جمیع مواطنها ٭ فاسفت لغیبته ساکنها ٭ ت اور مخبون بھی لاتے ہین
یعنی فعلن بحرکت عین آٹھ بار شعر مرقومہ متن سے ہے معنی یہہ ہین آیا مین اوسکی سب مواطن
مین پس افسوس کیا مینے اوسکے ساکن کے غائب ہونے پر تقطیع یہہ ہے و اتی فعلن
تجمی فعلن عمواً فعلن طنها فعلن فاسف فعلن تبغی فعلن تبسا فعلن کنها فعلن ع و هم مسکن نیز
ایراد کنند برینگونه شعر یا محبوبی ادرک روحی ٭ وارحم قلبی فاجلس عندی ت اور سب مسکن

مسکن بھی لاتے ہین یعنی فعلن بسکون عین آٹھہ بار شعر مرقومۂ متن ہے معنی یہہ ہین ای
محبوب میرے دریافت کر میری سوچ کو اور رحم کر میرے دل پر پس بیٹھہ نزدیک میرے
تقطیع یہہ ہے یا مح فعلن بوبی فعلن ادرک فعلن روحی فعلن ورحم فعلن قلبی فعلن فجلس
فعلن عندی فعلن هم و عروضیان این رکنہا را مقطوع خوانند و این سہوست چہ قطع
جز در عروض و ضرب نیفتد و ہر سہ نوع یعنی سالم و مخبون و مقطوع خلط کنند ت اور
عروضی ان رکنون کو یعنی فعلن فعلن کو مقطوع کہتے ہین اور یہہ سہو ہے اسواسطے کہ
قطع سوائے عروض و ضرب کے نہین آتا پس مخبون مسکن ہین اور تینون قسمین یعنی
سالم فاعلن اور مخبون فعِلن بتحریک عین اور مقطوع فعلن بسکون عین خلط کرتی ہین
هم و اما بفارسی قدما بہ تکلف برین بحر ہم شعر آوردہ اند مذال و معری ہم عروض و ہم ضرب
و ضرب تنہا مذال و ہمہ مخبون یا ہمہ مسکن یا مخلط ہمہ مذال و معری و مخلط اما سالم یا مخبون
و مسکن خلط نکنند کہ از قیاس خارج بودت و اما فارسی مین قدما بہ تکلف اس بحر مین
شعر لائے ہین مذال یعنی فاعلان اور معری یعنی فاعلن عروض بھی اور ضرب بھی اور
ضرب تنہا مذال بھی لائے ہین اور سب رکن مخبون بھی لاتے ہین اور سب رکن مسکن بھی
لاتے ہین اور سب رکن مخلط بھی لاتے ہین یعنی کوئی مخبون اور کوئی مسکن اور سب
مذال اور معرے اور مخلط بھی لاتے ہین لیکن رکن سالم کو ساتھہ رکن مخبون اور مسکن کے
خلط نہین کرتی ہین فارسی مین کہ انکے قیاس سے خارج ہے بخلاف عربی کے کہ وہان لانا
درست ہے هم مثال سالم مثمن شعر سخت سرگشتہ ام از غم ہجر تو * گر خطائی کنم دلبرا عفو
کن * ت مثال سالم مثمن کی شعر مرقومۂ متن ہے تقطیع سخت سر فاعلن گشتہ ام فاعلن
از غمی فاعلن ہجر تو فاعلن گر خطا فاعلن ئی کنم فاعلن دلبرا فاعلن عفو کن فاعلن هم
مثال سالم مسدس شعر سرخ گل بر دو رخ گشتہ * لاجرم فتنہ گشتہ * ت مثال سالم
مسدس کی شعر مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے سرخ گل فاعلن بر درخ فاعلن گشتہ تی فاعلن
لاجرم فاعلن فتنہ ای فاعلن گشتہ تی فاعلن گشتہ یعنی پیدا کردہ هم مثال مربع سالم شعر
سپیدہ کرد ست تابہ * آفتاب از خاک * ت مثال مربع سالم کی شعر مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے

سجد کرنا فاعلن دست تبا فاعلن ا افغا فاعلن بر فلاک فاعلن هم مثال مثمن مخبون و مسکن در بیشتر
آورده اند ت مثال مثمن مخبون اور مسکن کی سابق مین لائے هین عربی مین اور فارسی مین
مثالین یہہ ہین مثال مخبون سے چو رخت بنود گل باغ ارم ٭ چو قدت بنود قد سرو چمن ٭
فعلن آٹھہ بار تقطیع اسکی یہہ ہے مثال مسکن سے ہر دم بهشت و ارم زاری ٭ کز غم تا کے
زارم وزاری ٭ فعلن آٹھہ بار تقطیع اسکی ہے هم و ہمہ مسکن را بهزج اخرب و رمل مخبون هم
تقطیع توان کرد ت اور اگر سب رکن مسکن ہون یعنی فعلن فعلن فعلن فعلن بسکون عین اس
وزن کو ہزج اخرب اور رمل مخبون مین تقطیع کر سکتے ہین ہزج اخرب مسدس محذوف العروض
والضرب بروزن مفعول مفاعیل فعولن ہے اور رمل مخبون مسدس محذوف العروض والضرب فعلاتن
فعلاتن فعلن ہے جب انکو مسکن کیجیے وہی وزن ہو جائے هم و باقی وزنها اعنی مسدسات
و مربعات مخبون و مسکن از طبع دور تر بود این هست بحرهای دائره متفقه تفصیل بحور و اوزان
تمامی آن تمام شد ت اور باقی وزن مسدسات اور مربعات مخبون اور مسکن کی طبیعت سے
دور ہین یہہ ہین بحرین دائره متفقه کی اور تفصیل بحور اور اوزان کی جملہ تمام ہوئی هم و معلوم شد
که در پانزده بحور که مستعمل عرب ست جمله عروضها بیست و شش است و جمله ضربها پنجاه است
و بر شصت و سه وزن آمده ست و در ده بحر که مستعمل عجم است بقول عروضیان چهل و چهار
عروض و هشتاد و پنج ضرب است و بر صد و نود و نه وزن شعر گفته اند والله اعلم بالصواب
ت اور معلوم ہوا کہ پندره بحرون مین کہ مستعمل عرب ہین جملہ عروض چھبیس ہین
اور جملہ اضراب پچاس اور تریسٹھہ وزنون پر آئی ہین اور دس بحرون مین کہ مستعمل
عجم ہین بقول عروضیون کے چوالیس عروض اور پچاسی ضربین ہین اور ایک سے
ننانوے وزنون پر شعر کہے ہین والله اعلم بالصواب هم و باید دانست که این بحرها
مؤلف از اصول مذکور ست و شاید که اصلهاے دیگر بجز آنچه گفته اند تالیف کنند و ازان
اصلها بحرها مؤلف شود که در لغات دیگر مستعمل باشد یا بروزگاری دیگر مستعمل شود چنانکه
بنا در لغت پارسی رکنی ثمانی یافته می شود مؤلف از دو وتد و سببی بروزن مفاعلاتن و
شعری دیده ام از تکرار این رکن چهار بار که عین آن شعر بیاد ندارم اما برین منوال بود ٭

بیت اگر بدانی کہ نے تو چو نم * مرادرین غم روانداری * واز مستفعلن مخبون مرفل برین وزن باشد واز متفاعلن موقوص مرفل ہمچنین ست اور جاننا چاہیے کہ یہہ بحرین مؤلف اصول مذکور سے ہین اور شاید کہ اصلین اور سوا ان اصلونکے تالیف کرین اور اون اصلون سے بحرین مؤلف ہون کہ اور زبانون مین سوا تازی اور فارسی کے مستعمل ہون یا اور زمانے مین مستعمل ہون چنانچہ بندرت لغت پارسی مین ایک رکن ثمانی یعنے ہشت حرفی پایا جاتا ہے مؤلف دو وتد اور ایک سبب سے بروزن مفاعلاتن کہ اسمین مفا اور علا دو وتد ہین اور تن ایک سبب اور ایک شعر دیکھا ہے جسمین اس رکن کی تکرار سے چار بار کہ بعینہ وہ شعر یاد نہین ہے مگر اسطرح پر تھا بیت اگر بدانی کہ بی تو چونم * مرادرین غم روانداری * تقطیع اگر بدانی مفاعلاتن کہ بیت چونم مفاعلاتن مرادری غم مفاعلاتن روانداری مفاعلاتن اور مستفعلن مخبون مرفل اس وزن پر ہے یعنی مفاعلاتن اور متفاعلن موقوص مرفل یعنی مفاعلاتن بھی اس وزن پر ہے موقوص یعنی مضمر مخبون ہم و نیز از بحری کہ اورا این بزبان پہلوبران بحر میگویند و شبیہ است بہزج مسدس سالم رکن اول ہم ثمانی است مؤلف از چہار سبب خفیف برین وزن کہ مفعولاتن دگاہ سالم بکار میدارند دگاہ مخبون بروزن مفاعیلن وگاہ مطوی بروزن فاعلاتن وہر سہ بایکدیگر خلط میکنند و دو رکن باقی مفاعیلن فعولان یا مفاعیلن فعولن است مثالش بیت فرداگہ عرض بی لشکر وزن پی * بمیان دوسرا اہل انجمن پی * ہمہ گرد آورد پیر و جوان را * انچہ من کردہ پی زبہج بمن پی * صدر بیت اول سالم است و ابتدا و صدر بیت دوم مخبون و ابتدای بیت دوم مطوی و امثال این بسیار است اور ایک بحر اور بھی دیکھی ہے کہ رکن اول اوسکا ثمانی ہے مؤلف چار سبب خفیف سے اس وزن پر کہ مفعولاتن اور اورامن زبان پہلوی اوس بحر پر کہتے ہین وہ مشابہ ہے ہزج مسدس سالم سے اور امن بضم اول اور سکون نون اور اورامین بھی ایک طرح کی خوانندگی اور گویندگی ہے کہ وہ خاصہ فارسیونکا ہے اور شعرا وسکا زبان پہلوی مین ہوتا ہے کسی شاعر نے لکھا ہے بیت لحن اورامین و بیت پہلوی * زخمہ رود و سماع خسروی * اور ایک دیہ کا بھی نام ہے مضافات اور

تو اربع جو سقان سے مشہور باورامہ چونکہ خنیاگر و نان کے ساکن نے یہہ خواندگی وضع
کی باورامن مشہور ہوئے پس اوس مفعولاتن کو کبھی سالم استعمال کرتے ہین اور کبھی
مخبون بروزن مفاعیلن اور کبھی مطوی بروزن فاعلاتن اور تینون کو بایکدیگر خلط کر دیتے ہین
اور بعد اوسکے مفعولان خواہ مفاعیلن خواہ فاعلاتن کے دو رکن باقی مفاعیلن فعولان
یا مفاعیلن فعولن ہین مثال اوسکی بیت جو مرقومۂ متن ہے اور شعر مذکور مین فرداگہ بمعنی
فردا وقت صبح اور عرض یعنی ملاحظہ اور پی لشکر یعنی پامی لشکر اور وژن بمعنی کثافت اور
نجاست مراد خرابی پی درپی ہے اور دوسرا اہل انجمن پی یعنی درپی و رئیس اہل انجمن
اور زبرج بمعنی زینت اور بمن پی ای درپی من خواہد بود صدر بیت اول سالم ہے یعنی
مفعولاتن اور ابتدای بیت اول اور صدر بیت دوم مخبون یعنی مفاعیلن اور ابتداے
بیت دوم مطوی یعنی فاعلاتن تقطیع یہہ ہے فرداگہعر مفعولاتن ضیبان کر مفاعیلن
وژن پی فعولن میانی دو مفاعیلن سرہی اہلی مفاعیلن جمن پی فعولن ہمہ کرد مفاعیلن
ور دہیر و مفاعیلن جوارا فعولن انجمنکر فاعلاتن بزبرج مفاعیلن بمن پی فعولن اور مثل
اسکے بہت ہین ہم و غرض از ایراد این سخن آن است تا دانند کہ اصول بحور در انچہ گفتیم
محصور ست نہ فروع و تغیرات بل انچہ ایراد کردیم موجود است بحسب اغلب واللہ اعلم
بالصواب **ت** اور غرض اس سخن کی ایراد سے یہہ ہے تا معلوم کرین کہ اصول بحور
جو کہے ہین ہمنے محصور ہین نہ فروع اور تغیرات بلکہ جو فروع اور تغیرات ایراد کیے
ہمنے موجود ہین بحسب غالب یعنی اصول محصور ہین فروع اور تغیرات محصور نہین ہین
واللہ اعلم بالصواب **فصل ہشتم** در تغیر بزیادت کہ تعلق بارکان ندارد و از
تغیرات کہ در پیشتر یاد کردیم تغیر بزیادت را کہ آنرا اخزم خوانند در ہیچ موضع مثال نیاوردیم
و آن بغایت گران و ناپسندیدہ باشد و بزرگی و بجری خاص نبود و ایراد آن بآن سبب
باین موضع افگندیم کہ تا بحور و اوزان موقوف نباشد ادراک آن چنانکہ باید دست ندہد
و خزم بیشتر بیک حرف بود کہ در اول بیت افزایند مثالش تازی امرء القیس گوید
شعر وکان ثبیرا فی عرانین وبلہ ٭ کبیر اناس فی بجاد مزمل ٭ بر بحر طویل است

از وزن دوم و داو خزم است ت فصل ہشتم بیان تغیر زیادت مین کہ ارکان سے
تعلق نہین رکھتا پس تغیرات جو پہلے بیان کیے ہمنے اون مین ایک تغیر زیادت بھی ہے
اوسکو خزم کہتے ہین کسی جگہہ مثال اوسکی نہین لائے ہم وہ نہایت گران اور ناپسندیدہ ہے
اور کسی رکن اور کسی بحر کے ساتھہ خاص نہین اور یہان اوسکو اسلیے بیان کیا ہے کہ
جب تک بحرین اور اوزان معلوم نہون ادراک اوسکا جیسا چاہیے حاصل نہین ہوتا
اور خزم اکثر بیک حرف ہوتا ہے کہ اول بیت مین لاتے ہین مثال اوسکی تازی مین بیت
امرالقیس کی جو مرقومۂ متن ہے اوس مین ثبیر نام ایک کوہ کا ہے اطراف مکہ مین اور
عر مین سر بمعنی مراد اول چیز و بل جمع وابل بمعنی باران بزرگ قطرہ بجاد گلیم مخطط مُزمّل
چادر پیچیدہ معنی یہہ ہین اور گویا کہ ثبیر اول باران مین مرد بزرگ بہ گلیم مخطط پیچیدہ ہے
تقطیع کا ثن فعول ثبیرن فی مفاعیلن عرانی فعولن نو بلھی مفاعلن کبیر فعول اناسن
فی مفاعیلن بجادن فعولن مزملی مفاعلن بحر طویل ہے وزن دوم سے جسکے عروض
اور ضرب دونون مقبوض ہین اور واو اول بیت مین خزم کا ہے ح خزم در اصل
انداختن حلقہ در بینی شتر ہست و وجہ مناسبت ظاہر د حکم کردن حرفی یا کلمہ را بخزم بمعنی
بران است کہ بر وفق وزن شعری درست نشود و لا انشاید ہم کلامہ فتامل اور کبھی یہہ زیادت
مصرع دوم مین ہوتی ہے بیت تَاللّٰہِ یا ظَبیاتِ القاعِ قُلنَ لَنا ✽ أَلَیلایَ مِنکُنَّ
أَمْ لَیلیٰ مِنَ البَشَرِ ✽ بحر بسیط سے بروزن مستفعلن فعلن مستفعلن فعلن مستفعلن فاعلن
مستفعلن فعلن اور ہمزۂ استفہام اول مصرع دوم مین خزم ہوم و زیادہ ازین ہم آوردہ اند تا یک کلمہ
از چہار حرف و آن نادر است و بیتش این ست شعر اُشْدُدْ حَیازِیمَکَ لِلْمَوْتِ
فَإِنَّ المَوْتَ لاقِیکا ✽ وَلا تَجْزَعْ مِنَ المَوْتِ إِذا حَلَّ بِوادِیکا ✽ بر بحر ہزج است اول
و کلمۂ اشدد خزم است ت اور زیادہ ایک حرف سے بھی لائے ہین چار حرف تک
یعنی چار حرف کا کلمہ اور یہہ بہت کم ہے اور مثال اوسکی جیسا کہ مرقومۂ متن ہر اوسمین
حیازیم جمع حزام بمعنی کمربند ہے اور لاقیکا باشباع الف معنی یہہ ہین باندہ کمربند
اپنے واسطے موت کے پس تحقیق کہ موت ملاقات کریگی تجھسے اور نہ ڈر موت سے جسوقت

وارد ہوا تیری وادی مین تقطیع یہہ ہے حیا زیم مفاعیل کلموت مفاعیل فا تلمو مفاعیلن
تلاقیکا مفاعیلن ولا تجزع مفاعیلن ملموت مقابل اذا خلل مفاعیل بوادیکا مفاعیلن یہہ بحر
ہزج ہے وزن اول اور کلمہ اشدد کا خزم ہے مثال زیادت ایک حرف اور چار حرف
محقق علیہ الرحمہ نے لکھی مثال زیادت دو حرف کی یہہ ہے **شعر** قد کاتبنی الیوم من
حدیثیک * ما استہ مدرکہ * بروزن فاعلاتن مفاعلن فعلاتن مفاعلن خفیف مجزو ہے
اور قدم خزم ہے مثال زیادت سہ حرف کی **بیت** اذا حذرت رجلی ذکرتک *
یا یار کیما یذہب الحذرا * بروزن فعلاتن فاعلن فعلن فاعلاتن فاعلن فعلن مدید مجزو
اور کلمہ اذا خزم ہے ہم دو در پارسی ہم بیک حرف قدما آوردہ اند بعضے در اول مصراع
اول برابنگونہ رودکی گوید **بیت** جعد ہمچون نورد آب بباد * گوئیا آنچنان شکستی *
میانکش نازک چو سایہ موی * گوئی از یکدگر گسستی * بحر خفیف است از وزن ہفتم
و میم خزم است در اول بیت دوم ت اور فارسی مین بھی بیک حرف قدما لائے ہین
بعضے اول مصرع مین جیسا کہ بیت رودکی کی مرقومہ متن سے ہے بحر خفیف مین وزن ہفتم
عروض مشکول اور ضرب ابتر اور میم خزم کا ہے اول بیت دوم مین اور نورد آب یعنی
موج آب تقطیع یہہ ہے جعد ہمچو فاعلاتن نوردا مفاعلن ببباد فعلان کوایا فاعلاتن
نچنان شکس مفاعلن تی فعلن یا میانکش نا فاعلاتن زکچسا مفاعلن یہ موی فعلان گوئی از
فاعلاتن دکرگس مفاعلن ستی فعلن ہم و بعضے در اول مصرع دوم ہم گفتہ اند چنانکہ
مرادی گوید **بیت** از خشم و گنج چہ فریاد و سود * کہ مرگ کند بر تن تو تاختن * بحر
سریع است از وزن دوم و حرف کہ در اول مصرع دوم خزم است و متاخران البتہ استعمال
خزم نمی کنند واللہ اعلم ت اور بعضے اول مصرع دوم بھی لاتے ہین جیسا کہ مرادی نے
کہا ہے بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے از خشم مفتعلن کنجچہ مفتعلن یادسو
فاعلان مرگ کند مفتعلن برتنتو مفتعلن تاختن فاعلن بحر سریع ہے وزن
دوم ہے اور حرف کاف کا اول مصرع دوم مین خزم ہے اور متاخر البتہ استعمال
خزم کا نہین کرتے ہین واللہ اعلم بالصواب * **فصل نہم** در ذکر معانی بعضے الفاظ و

القاب مذکور بپارسی سبب رسن باشد و وتد میخ و این دو اسم از انجہت نہادہ اند کہ
عرب بیت شعر را بخانہ تشبیہ کردہ اند چہ بیت خانہ باشد و خانۂ ایشان خیمہ باشد و خیمہ
برسن و میخ قائم شود و فاصلہ جدا کنندہ باشد بعضے متحرکات متوالی را بساکن از دیگر
متحرکات جدا کنندت فصل نوین ذکر معانی بعض الفاظ اور القاب مذکور مین اور
فارسی مین سبب بمعنی رسن ہے اور وتد بمعنی میخ اور یہہ دو نام اس جہت سے رکھے
ہین کہ عرب بیت کو گھر سے تشبیہ دیتے ہین اسواسطے کہ بیت بمعنی خانہ ہے
اور گھر عرب کا خیمہ ہوتا ہے اور خیمہ رسّی اور میخون سے قائم ہوتا ہے اور فاصلہ
بمعنی جدا کنندہ ہے یعنی متحرکات متوالی کو بسبب ساکن کے اور متحرکات سے
جدا کرتا ہے ھم و اما بحور طویل و مدید و بسیط باین سبب بمعنی درازی و کشیدگی و گستردگی
نام کردہ اند کہ بتازی بزرگتر از ترکیب اصول این بحور کہ در دائرہ بست و چہار حرف ست
ہیچ ترکیب نیست ت اور بحرون طویل اور مدید اور بسیط کا اس سبب سے بمعنی
درازی و کشیدگی و گستردگی نام رکھا ہے یعنی طول بمعنی درازی اور مد بمعنی کشیدگی
اور بسط بمعنی گستردگی ہے کہ تازی مین انکی ترکیب سے کوئی ترکیب بزرگتر نہین ہے
کہ دائرے مین چوبیس حرف ہین ایک مصرع مین ھم و بعد از ان سہ بحر اصل بحر وافر
و کامل بیست و یک حرف است و ہرچند مساوی دیگر مسبعات است اما بحرکت از ان
زیادت است پس ازین جہت این دو بحر را بوفور و کمال موسوم کردند ت اور بعد انکے
یعنی بعد طویل اور مدید اور بسیط کے وافر اور کامل ہے کہ اون مین اکیس حرف ہین
ایک مصرع مین اور ہرچند برابر اور مسبعات کے ہین لیکن حرکتون مین اون سے یازدہ ہین
کہ ان مین تیس ۳۰ حرکتین ہین اور سباعیات دیگر مین مثل رجز اور رمل کے چوبیس ۲۴
حرکتین ہین پس اسی جہت سے ان دو بحرون کا نام بوفور اور بکمال رکھا ھم و ہزج
آوازے را گویند کہ تا بر نے باشد و این اسم از جہت نکوئی بحر برو نہادہ اند و رجز
رنجی را گویند کہ پای شتر را بلرزاند و گفتہ اند موضع نشستن باشد بر شتر از ہودج
خرد و ترد این اسم از جہت اضطراب اجزا و بسبب تقارب حرکات یا بسبب کوتاہی جہت

برین بحر نهاده اند که در عرب بیشتر مشطور استعمال کنند و رمل رفتن بشتاب باشد
و این اسم از جهت روانی وزن نهاده اند ت اور ہزج آواز با ترنم کو کہتے ہین اور
ترنم بمعنی سرود اور خوش آوازی سے ہے اور یہہ نام اس بحر کا بسبب خوبی اور نیکوی کے
رکھا ہے اور رجز ایک مرض کو کہتے ہین کہ پای شتر کو لغزش مین لاتا ہو اور یہہ بھی
کہا ہے کہ موضع نشستن سے ہے شتر پر ہودج سے چھوٹا اور یہہ نام اس بحر کا بسبب
اضطراب اجزا کے اور بجہت تقارب حرکات کے یا بسبب کوتاہی ہیئت کے رکھا ہی
کہ عرب مین بیشتر اسکو مشطور مستعمل کرتے ہین اور رمل بمعنی بشتاب رفتن ہے
یہہ نام بسبب روانی وزن کے رکھا ہے ھ و سریع را بسبب سرعت اطلاع بر تناسب
وزنش این نام نهاده اند و قریب را بسبب قرب او بمضارع و ناقه منسرحه تیز رو باشد
و المنسرح الرجل آن باشد که بر پشت افتد و پایها از هم باز نهد و منسرح را این نام
بسبب روانی نهاده اند یا بسبب آنکه دو رکن او که بر وزن مستفعلن ست از یکدیگر برکن
مفعولات جدا شده اند ت اور سریع کا نام بسبب سرعت اطلاع کے اوسکے تناسب
وزن پر سریع رکھا ہے اور قریب کا نام قریب رکھا ہے کہ اسکو قرب مضارع سی ہے
اسواسطے کہ وزن مضارع کا مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن ہے اور وزن قریب کا
مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن ہے اور ناقہ تیز رو کو منسرحہ کہتے ہین و المنسرح الرجل
یعنی پشت سے دراز ہوا اور دونون پاون یکدگر سے جدا کیے پس منسرح کا نام منسرح
بسبب روانی کے رکھا یا اس سبب سے کہ دو رکن اوسکے مستفعلن یکدگر سے برکن
مفعولات جدا ہوئے ہین ھ و خفیف را بسبب خفت وزن خفیف نام کرده اند و مضارع
را از جهت مشابهت او به هزج و اقتضاب بریدن است و اقتضاب سخن و شعر گفتن
آن باشد بر سبیل ارتجال و بعضی گویند بحر مقتضب از ان جهت خوانده اند که گوئی بعضی
از منسرح است که تا بریده اند و بعضی گویند بآن سبب که وزنی مرتجل است ت
اور خفیف کا بسبب خفت وزن کے خفیف نام رکھا ہے اور مضارع کو مضارع کہا ہے
کہ اسکو مشابہت ہے ہزج سے اسواسطے کہ وزن مضارع مشتمل بر مفاعیلن ہے اور

اور ہزج کے بھی رکن مفاعیلن ہین اور اقتضاب بمعنی بریدن ہے اور اقتضاب شعر
وسخن بر سبیل ارتجال یعنی فی البدیہہ کہنا اوسکا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مقتضب کو
مقتضب اس جہت سے کہا کہ منسرح سے بریدہ ہوئی ہے اسواسطے کہ رکن مقتضب کے
مفعولات مستفعلن مستفعلن ہین اور وزن منسرح کا مستفعلن مفعولات مستفعلن ہے اور
بعضے کہتے ہین اس سبب سے کہ وزن مرتجل ہے یعنی روان اور فی البدیہہ ھم و
مجتث از بن برکندہ باشد و گویند بآن سبب گفتہ اند کہ گوئی این بحر را از خفیف باز
برکندہ اند و مراد التصور چنان ہست کہ مقتضب و مجتث را باین نامہا ازان جہت خواندہ اند
کہ عرب جز مجزو مستعمل نداشتہ اند گوئی بعضے از اصل مجزو را باز بریدہ اند یا آنرا ازبن
برکندہ اندت اور مجتث بمعنی از بن برکندہ ہے اور کہتے ہین یہہ بحر خفیف سے
برکندہ ہوئی ہے یعنی نکالی گئی ہے اسواسطے کہ خفیف مین مس تفع لن درمیان دو
فاعلاتن کے ہے اور مجتث مین مقدم دونون پر اور مجکو تصور ایسا ہے کہ مقتضب
اور مجتث کے اس جہت سے یہ نام رکھے ہین کہ عرب انکو سوا مجزو کے نہین کہتے
پس گویا اصل سے مجزو کو بریدہ کیا ہے ھم و متقارب را از جہت تقارب اجزا و کوتاہی
ارکان متقارب گفتہ اند و غریب را از جہت قلت استعمال و رکض الخیل راندن اسپ باشد
بپائی کہ بر پہلوی او بجنبانند و این بحر را باین سبب باین نام خواندہ اند کہ روانی او
بہ تکلف است و بحر را از جہت اشتمال او بر اوزان بسیار بحر خواندہ اند چہ معنی بحر اقتضای
وسعت و تعمق کندت آور متقارب کو بجہت تقارب اجزا اور کوتاہی ارکان متقارب
کہا ہے اور غریب کو بجہت قلت استعمال غریب کہا ہے اور رکض الخیل راندن اسپ ہی
اوس قدم سے کہ اوسکے پہلو پر لاتین یعنی مضمار ارین اور اس بحر کا اسواسطے یہ نام رکھا ہی
کہ روانی اوسکی بہ تکلف ہے اور بحر کو اس جہت سے بحر کہا ہے کہ مشتمل ہے اوزان
بسیار سے اور معنی بحر کے مقتضی وسعت و تعمق ہین ھم دبیرامی و غیر او از عروضیان
گفتہ اند عروض چوبی باشد کہ درمیان خیمہ باشد و ضرب و استہامی خیمہ باشد و من این
تفسیر در کتب لغت نیافتہ ام و چنان پندارم کہ عروض را باین سبب باین اسم گفتہ اند

که معارض ضرب ست یعنی مقابل او یا از انجهت که عروض راه وسمت راه باشد وضرب را
ازان جهت مقابل باین اسم خوانده اند که اوزان بسبب ضربها مختلف شود چه ضرب وصنف
یکی باشد ت اور بہرامی وغیرہ عروضیون نے کہا ہے کہ عروض چوب درمیان خیمہ
اور ضرب دامن خیمے کے ہین اور یہ معنے بہہ تفسیر کتب لغت مین نہین پائی اور ایسا
جانتا ہون کہ عروض کو اس سبب سے عروض کہا ہے کہ معارض اور مقابل ضرب
کے ہے کہ دونون آخر مصرع مین پڑتے ہین یا اس جہت سے کہ عروض بمعنی راہ اور
سمت راہ ہے اور ضرب کو اس جہت سے ضرب کہا ہے کہ اوزان اوسکی مختلف ہوتی ہین
کسواسطے کہ ضرب اور صنف ایک ہی دونون بمعنی قسم ھ واین علم را باین سبب
عروض خوانند که مشتمل است بر معارضه کردن شعر با اصول وارکان اوت اور اس
علم کا نام اس جہت سے عروض رکھا کہ مشتمل ہے معارضہ اور مقابلہ شعر پر ساتھ اصول
اور ارکان کے اور اس جہت سے کہ معروض علیہ شعر ہے یا اس جہت سے کہ عروض
نام مکہ معظمہ کا ہے اور خلیل ابن احمد کہ معظمہ مین باین علم ملہم ہوا لہذا اوہی نام اس
علم کا رکھا یا اس جہت سے کہ عروض بمعنی راہ دشوار گذار ہے کوہ مین اور اس علم سے
بھی بدشواری راہ اوزان کی معلوم ہوتی ہے اور ایسے وجوہ کتب عروض مین بہت
لکھے ہین ھ ومجزو را یعنی جزوی بیفگنده باشد ومشطور را شطری یعنی نصفی بیفگنده و
منهوک از لاغری بگداخته ت اور مجزو کا نام مجزو بہواسطے رکھا کہ مجزو اوسکو کہتے ہین
جسکا ایک جزو گر گیا ہو اور مشطور کا نام اسواسطے مشطور رکھا کہ مشطور اوسکو کہتے ہین
جسمین نصف گر گیا ہو اور نصف باقی رہا ہو اور منہوک کو منہوک اسواسطے کہتے ہین
کہ منہوک بمعنی از لاغری بگداخته ہے یعنی ثلث بیت ھ واما القاب تغیرات خبن
فراشکستن جامه باشد وبدوختن موضع شکسته تا کوتاه شود ومخبون را ازینجا گرفته اند
وطی درنوردیدن بود وقبض فراهم گرفتن وکف بازداشتن ت واما القاب تغیرات
خبن فراشکستن جامہ ہے اور سینا موضع شکستہ کا تا کوتاہ ہوجاوے وہکذا فی المنتخب
اور مخبون کو ہمین سے لیا ہے اور طے لپیٹنا اور قبض فراہم کرلینا اور گرفتگی اور کف

باز رکھنا اور باز رہنا کذا فی المنتخب ھم و اضمار باریک میان و سبک کردن چہار پایان و عصب پی سخت باشد و تعصیب باریک میان کردن از گرسنگی و معصوب از ینجا گرفته اندرست اور اضمار باریک میان اور سبک کرنا چار پایون کا اور منتخب مین معنی در دل داشتن بھی ہے اور عصب بمعنی پی سخت اور تعصیب باریک میان کرنا گرسنگی سے اور معصوب یہین سے لیا ہے ح قوله معصوب ازینجا گرفته اند بل معصوب بمعنے بسیار گرسنه است کما فی القاموس المعصوب الجائع جدا و ممکن است که از عصب بمعنی پیچیدن باشد تم کلامه معلوم ہو کہ تعصیب کو بمعنی باریکی میان گرسنگی سے اور لفظ معصوب اوس سے محقق علیہ الرحمہ نے خود لکھا ہے اور عصب جیسا بمعنی پیچیدن ہے بمعنی داغ کردن و استوار بستن و فراہم کردن شاخہاے درخت و ریختن برگہای درخت بضرب چوب وغیرہ و سخت بستن رانہای شتر ناده وقت دوشیدن شیر و خشک شدن آب در دہان وغیرہ بھی ہین کذا فی المنتخب ھم و موقوف از وقف گرفته اند و مکشوف را از کشف که چون حرفی از آخر بیفگنند مانند آنست که برہنه شده باشد ست اور موقوف کو وقف سے لیا ہے اور وقف بمعنی ایستادن و وا داشتن ہے منتخب سے اور مکشوف کو کشف سے لیا ہے کہ جب ایک حرف آخر سے گرا مین مانند برہنه ہونیکے ہے ح قوله برہنه شده باشد ظاہرا این کلام دلالت برین معنی دارد که این لفظ بشین معجمه است لیکن علامہ زمخشری در کشاف و مطاس و فیروزآبادی در قاموس و سکاکی در مفتاح آورده اند که صحیح بسین مهمله ست و بشین معجمه تصحیف ست تم کلامه ظاہر ہے کہ یہہ دو لغت ہین ایک کشف بشین معجمه بمعنی برہنه کردن اور دوسرا کسف بسین مهمله بمعنی بریدن و پاره پاره کردن جامه انتہا عروضیون مین کسینے مکشوف بشین معجمه اور کسی نے مکسوف بسین مهمله لکھا ہے کہ دونون مناسب مقام ہین اور دونون لغت منتخب سے ھم و مقصور کوتاه کرده شده و مقطوع بریده اندام و محذوف بیفگنده از و افگنده و اخذ و ابتر دنبال بریده ست مقصور کوتاه کیا گیا مقطوع بریده اندام جسکا بدن ٹکڑے ٹکڑے ہوا ہو محذوف یعنی گرا ہوا یعنی جس کی کوئی جزو گر گیا ہو حذا ابتر دنبال بریده جسکو

دم کٹا کہتے ہین ح قوله دنبال بریده ظاهر از کلام مصنف علام آنست که اخذ و ابتر هر دو
معنی مذکور وارد حال آنکه معنی اخذ فی الجمله مخالف از معنی مذکور وارد چه اخذ بمعنی خفیف الذنبست
جوهری گوید بعیر اخذ و ناقة حذاء هی التی خفت ریش ذنبها یعنی آنکه موی دمش کمتر باشد
تم کلامه معلوم ہو که حذ بالفتح والتشدید الذال بمعنی از هم بریدن منتخب سے اور حذد بفتحتین
کوتاہی دسکی دم شتر و حذا آن یہه ہے منتخب سے اور نیز بفتحتین بریده دم شدن یہه ہے
منتخب سے فتامل هم واصلم هر دو گوش برکنده و شعث پراگنده کرده یا فرو گذاشته ت
اصلم جسکے دونون کان اوکھاڑ لیے ہون اور شعث پریشان کیا ہوا اور لٹکایا ہوا اهم
واثلم رخنه شده واخرم دیوار بینی بریده و سبغ تمام و دراز کرده و مذال و دامن دراز کرده
یا فرو گذاشته و مرفل بزرگ کرده و دامن کشاده کرده و مشکول چار پا دست و پا بسته
بشکال و مخبول عقل یا اعضا تباه شده و معقول شتر زانو بسته بعقال و منقوص ناقص کرده
و مقطوف خراشیده و یا میوه از درخت چیده و موقوص گردن شکسته و مخزول بریده
و اثرم دندان بیفتاده و اشتر پلکه چشم باز گردیده و اخرب گوش شگافته و اعضب گوسپندی
که سرون اندرونی او شکسته باشد و نیز گوسفندی را گویند که یک سرون او شکسته باشد
و اقصم گوسفندی را گویند که سرون بیرونی او که محکم باشد شکسته باشد و فردی را نیز گویند
که دندان پیشین او از نیمه شکسته باشد و اجم آن گوسپندی که سرون ندارد و اعقص
سرون برهم یا برگوش پیچیده و اخرم رسن در بینی کرده ت اور اثلم سوراخدار اور اخرم
نکٹا اور سبغ جڑایا ہوا اور مذال دامن دراز یا لٹکا ہوا اور مرفل بزرگ کیا ہوا یا دامن
کشاده کیا ہوا اور مشکول چارپایه ہاتھ پاون بندھا ہوا رسن سے مخبول جسکی عقل یا
اعضا تباه ہوگئے ہون اور معقول وه شتر که جسکی زانو بندھے ہوئے ہون رسن سے
اور منقوص ناقص کیا ہوا اور مقطوف خراش کیا ہوا یا میوه درخت سے چنا ہوا اور
موقوص جسکی گردن ٹوٹی ہوئی ہو مخزول بریده اور اثرم دانت گرا ہوا یعنی جسکے دانت
گرگئے ہون اور اشتر پلک چشم کھلا ہوا یعنی جسکی پلکین کھلی ہوئی ہون اور اخرب گن کٹا
اور اعضب وه گوسفند جسکی شاخ اندر سے ٹوٹی ہوئی ہو اور وه گوسفند جسکی ایک شاخ

شکستہ ہو اور اقصم وہ گوسفند کہ شاخ بیرون اوسکی جو محکم ہو اور ٹوٹ گئی ہو اور اوس مرد کو بھی کہتے ہین جسکے دندان پیشین ٹوٹ گئے ہون اور اجم وہ گوسفند جو شاخ نرکھتی ہو اور اعقص شاخ لپٹی ہوئی یا شاخ کان پر لپٹی ہوئی اور اخرم وہ جانور کہ جسکی ناک میں رسی ڈالی ہو هم خلیل بیشتر ازین القاب بلاحظہ احوال تغیرات نہادہ است کہ لقب ہر علت کہ خاص با وایل مصر عہاست از علتہاے مقدم چارپای گرفتہ و آنچہ خاص با واخر ست از علتہای موخر و آنچہ عام ست از آنچہ خاص بموضعی نباشد ت اور خلیل نے بیشتر یہہ القاب بلاحظہ احوال تغیرات رکھے ہین کہ لقب اوس علت کا جو خاص باوائل مصاریع ہے علت ہای مقدم بدن چارپایہ سے لیا ہے اور لقب اوس علت کا جو خاص باواخر مصاریع ہے موخر بدن چارپایہ سے لیا ہے اور لقب اوس علت کا جو عام ہے اوس سے لیا ہے جو کسی موضع مین خاص نہین ہے هم وہمچنین اعرج لنگ و مدروس کہنہ و ناپید او مطموس ناپدید و سترده و ازل ناقص سرین يُقَالُ زَلَتِ الدَّرَاهِمُ تَزِلُّ زَلُولاً اَىْ نَقَصَتْ فِى الْوَزْنِ وَالْاَزَلُّ الْخَفِيفُ الْوَرِكَيْنِ ت اور اسیطرح اعرج بمعنی لنگ ہے اور مدروس بمعنی کہنہ او ناپید ا اور مطموس بمعنی ناپدید اور سترده اور ازل ناقص سرین جسکے سرین ناقص ہون کہا جاتا ہے کہ ناقص ہوی درہم وزن مین حق ناقص ہونے کا ای نقصان آیا وزن مین اور ازل خفیف الورکین کو کہتے ہین ورکین دونون سرین هم ومجبوب بریده و خصی کرده باشد ت مجبوب کٹا ہوا اور خصی کیا ہوا ہے هم وہمچنین معاقبہ بر عقب یکدیگر آمدن باشد و مراقبہ یکدیگر را نگاه داشتن و رقیب و ہر منزلی از منازل قمر منزلی باشد کہ چون از ہر دو یکی طلوع کند دیگر غروب کند والله اعلم ت اور اسیطرح معاقبہ پیچھے ایک دوسرے کے آنا اور مراقبہ ایک دوسرے کو نگاه رکھنا اور رقیب ایک منزل ہے منازل قمر سے کہ وہ طلوع کرتا ہے ایک طرف مقابل مین اوسکے دوسرے منزل مین غروب کرتا ہے دوسری طرف یعنی مشرق اور مغرب والله اعلم

فصل دہم در بیان فائده و منفعت علم عروض

بیان آنکہ ہر چند بعد کتاب لائق تر باشد اما چون ہمشیہ بر مبتدی دشوار تواند بود

تاخیرش مصلحت نمود ازین جہت در تناسب خللے نیفتد چہ فائدہ ہر چیزے کہ بوجہی
غرض و غایت آن چیز است ہمچنانکہ اول فکر باشد آخر عمل نیز باشد ت فصل سوین
بیان فائدہ علم عروض مین بیان اسکا ہر چند صدر کتاب مین لائق تر تھا لیکن جو فہم
مبتدی پر دشوار ہوتا ہے تاخیر اوسکی مصلحت معلوم ہوئی اور تناسب مین کچھ خلل نہین ہے
اسواسطے کہ فائدہ ایک شے کا کہ غایت اوس شے کا ہے جیسا کہ اول فکر مین ہوتا ہے
باعتبار تصور کے آخر کار بھی ہوتا ہے باعتبار وجود خارجی کے پس اگر آخر کتاب مین بیان کیا
خالی مناسبت سے نہین ہے م ومنکرین فائدہ این علم گویند ادراک وزن بذوق تواند بود
وصاحب ذوق از عروض مستغنی باشد و عادتش را بوسیلہ عروض از شعر حظ تا حدی بود
پس عروض را فائدہ زیادت نباشد ت اور منکر فائدہ علم عروض کے کہتے ہین کہ ادراک
وزن کا متعلق بذوق ہے اور صاحب ذوق علم عروض سے مستغنی ہے اور اوسکی عادم
اور فاقد کو یعنی ناواقف ذوق کو بوسیلہ عروض شعر سے حظ یعنی مزہ ایک حد تک ہوتا ہے
یعنی قلیل ہوتا ہے پس عروض سے زیادہ فائدہ نہین ہے م وبدانکہ اکثر این مقدمات
نامسلم است و جہتش از انچہ درین فصل گفتہ شود روشن گردد گوئیم کہ فائدہ این علم از
چہار وجہ ست ت اور معلوم کر تو کہ اکثر یہ مقدمے یعنی اقوال منکرین نامسلم ہین اور
وجہ اسکی جو اس فصل مین لکھی جاویگی ظاہر ہوگی کہتے ہین ہم کہ فائدہ اس علم کا چار
وجہون سے ہے م اول آنکہ احاطہ بہمہ اوزان و احصای آن و وجوہ مناسبت و مخالفت
اوزان با یکدیگر و تصرفات پسندیدہ و ناپسندیدہ درانکہ علم مشتمل بران است از ذوق
حاصل نتواند شد و از صناعت حاصل آید و مثال این چنان بود کہ بحاسہ ذوق ادراک
شیرینی ممکن باشد اما معرفت آنکہ انواع شیرینی ہا چند باشد و ترکیب آن چگونہ کنند
وصلاح وفساد ہر یک از چہ باشد بحاسہ ذوق ممکن نگردد ت اول وہ کہ احاطہ
سب وزنون کا اور حصر اور شمار اونکا اور وجہین مناسبت اور مخالفت اوزان کی با
یکدیگر اور تصرفات پسندیدہ اور ناپسندیدہ کہ یہ علم مشتمل اسپر ہے اوسپر ذوق سے حاصل
نہین ہوسکتا اور صناعت یعنی فن عروض سے [illegible]

کہ حسّ ذوق سے دریافت کرنا شیرینی کا ممکن ہے مگر معرفت انواع شیرینی کی اور اوسکی
ترکیب کی اور اوسکی صلاح اور فساد کی حسّ ذوق سے ممکن نہین ھ دوم آنکہ شعرہای کہ
بروزن غیر متداول باشد و تناسب آن از بداہت نظر دور صاحب ذوق از ادراک وزن
آن عاجز شود تا بمعرفت (مستقلی) ہنر و عیب آن چہ رسد و صاحب صناعت را در حال بران
وقوف افتد ت وجہ دوسری یہہ ہے کہ وہ شعر کہ بروزن غیر متداول اور نامستعمل
ہین اور تناسب اونکا بداہت نظر سے دور ہے صاحب ذوق اسکے وزن کے
ادراک سے عاجز ہوتا ہے عیب و ہنر کے جاننے کا ذکر کیا اور صاحب صناعت فی الفور
اوس سے واقف ہوجاتا ہے ھ سوم آنکہ تمیز میان اوزان متقارب اکثر احوال بر
اصحاب ذوق ملتبس باشد و اگر ادراک کند از بیان آن عاجز باشد و بر عروضی چنین
بود مثال اوزان متقارب از فارسی این بیت ست **بیت** عاقل از عیش تلخ حازم
گردد * باشد ایمن ہر آنکہ غافل گردد * اگر لام عاقل را تحریک نکنند و ہمزہ اظہار کنند
وزن ترانہ باشد از ہزج و اگر تحریک کنند با اظہار ہمزہ منسرح باشد و اگر ہمزہ در لفظ نیارند
خفیف باشد و ہمبرین قیاس در مصراع دوم ت وجہ تیسری یہہ ہے کہ تمیز اوزان متقارب
کی یعنی جو بحرین کہ قریب اونکے وزن ہین اکثر صاحب ذوق پر ملتبس ہوتی ہے اور
اگر دریافت کرتا ہے اوسکے بیان سے عاجز ہوتا ہے اور عروضی کے نزدیک کچھہ
مشکل نہین ہے مثال اوزان متقارب کی فارسی مین جو مرقوم متن ہے اوس مین حازم
بمعنی ہوشیار ہے حزم سے پس اگر لام عاقل کو تحریک نکرین اور ہمزہ کو اظہار کرین
وزن ترانے کا ہو ہزج سے یعنی بروزن مفعولن فاعلن مفاعیلن فع اور اگر لام عاقل کو
تحریک کرین ساتھہ اظہار ہمزہ کے منسرح ہو یعنی بروزن مفتعلن فاعلات مفعولن فع اور اگر ہمزہ کو
تلفظ مین نلاوین خفیف ہو یعنی بروزن فاعلاتن مفاعلن مفعولن اور یہی صورت ہے
مصرع دوم کی ھ و مثال دیگر از تازی این ست **شعر** قَدْ كَادَ قَلْبِي اَنْ يَزِلَّ بِنَحْرِهِ *
لَوْقَاهُ مَنْ كَانَ الْقُلُوْبُ بِاَمْرِهِ * مصرع اول محتمل است کہ از طویل باشد و ظلم بود و محتمل است
کہ از کامل باشد و چون بمصرع دوم آیند اگر وقاہ مخفف گویند معلوم شود کہ کامل است و اگر مشدد گویند

معلوم شود کہ طویل است ت اور مثال دوسری تازی مین یہہ ہے جیسا کہ شعر مرقومہ متن
معنی اوسکے یہہ ہین تحقیق کہ جسوقت لغزش کی میرے دل نے بسبب اوسکے جادو کے
پس نگاہ رکھا اوسکو اوسنے کہ قلوب سب کے اوسکے حکم مین ہین یعنی خدا یتعالے نے
مصراع اول محتمل ہے طویل سے ہو اور ثلم ہو یعنی بروزن فعلن مفاعیلن فعول مفاعلن اور
محتمل ہے کہ کامل سے ہو یعنی بروزن مستفعلن مستفعلن متفاعلن اور جب مصرع دوم میں آئین
اگر وقاہ کو مخفف بدون تشدید کہین معلوم ہو کہ کامل سے ہے بروزن متفاعلن مستفعلن متفاعلن
اور اگر مشدد کہین معلوم ہو کہ طویل سے ہے بروزن فعولن مفاعیلن فعول مفاعلن ہم یکی از
افاضل عالم کہ در علوم متبحر بود در اثنای بیان مسئلہ چند عروض خواستہ است کہ این بیت را
تقطیع کند شعر متن وائی یومنا ویوم بنی التیم ٭ اذا التفت صیفۃ یقدمہ ٭ گفتہ است
از منسرح ست و اصل منسرح مستفعلن فاعلات مستفعلن مسدس و او در مفاعلن کہ از مستفعلن مخبون شدہ خرم کردہ
فاعلن شدہ این ناجائز در رکن اول کہ مستفعلن بودہ مخبون مفاعلن شدہ و از ین غافل بودہ کہ اینجا
اسقاط میم روا نبود چہ خرم در وتد بودہ این میم جزوی از سبب است و فاعلن بہیچ وجہ از فروع
مستفعلن نتواند بود اگر اول بیت فمن رای بودی چنان بودی کہ او گفت اما چون برین وجہ است
از بحر خفیف از وزن دوم است و آن فاضل بزرگتر از ان ست کہ امثال اینمعنی بروپوشیدہ ماند
الا آنکہ اعتماد بر ذوق کردہ و در صناعت مہارتی تمام نداشتہ سہوی چنین کردہ ت اور ایک
شخص نے افاضل عالم سے کہ علوم مین متبحر تھا اثنای بیان مسائل عروض مین چاہا کہ اس بیت کی تقطیع کرے
جو مرقومہ متن ہے معنی اونکے یہ ہین کس نے دیکھا ہے روز جنگ میرا اور بنی تیم کا جسوقت کہ گرمی اوس دن کی
پیش آئی اوسکو اور کہا کہ منسرح سے ہے بروزن فاعلن فاعلات مفتعلن مفتعلن فاعلات
مستفعلن اور رکن اول کہ مستفعلن تھا مخبون مفاعلن ہوا اور بخرم فاعلن اور اس سے
غافل تھا کہ اس جگہہ اسقاط میم مفاعلن روا نہین ہے اسواسطے کہ خرم وتد مین آتا ہے
اور یہہ میم ایک جزو سبب ہے اور فاعلن کسی وجہ سے فروع مستفعلن سے نہین ہو سکتا
اگر اول بیت فمن رائی بروزن مفاعلن ہوتا اوسکا کہنا ٹھیک ہوتا اسواسطے کہ
خبن اس جگہہ البتہ جائز ہے لیکن جو اس وجہ پر ہے کہ اول بیت من رای بروزن فاعلن ہے

بحر خفیف سے وزن دوم ہے یعنی بروزن فاعلاتن مفاعلن فعلاتن فعلاتن مفاعلن
فاعلن کسواسطے کہ وزن دوم خفیف مین عروض سالم اور ضرب محذوف ہے اور خبن
اس مین سب جگہہ جایز ہے ح یعنی فاعلاتن مفاعلن فعلاتن فعلاتن مفاعلن مفتعلن
تم کلامہ فتامل اور وہ فاصل بزرگتر اوس سے ہے کہ ایسے معنی اوس پر پوشیدہ رہین
مگر یہہ کہ اعتماد ذوق پر کیا اور صناعت یعنی فن عروض مین مہارت تمام نرکھتا تھا سہو ایسا کیا
ھم و من یکی از آن بارہا دیدم کہ قصیدہ دراز بر اول وزن طویل گفتہ بود و یک بیت درمیانہ
بروزن سوم افتادہ خواستم کہ اورا وقوف دہم چون در صناعت بصیرتے نداشت ادراک
نیکرد تا بعد از مدتی کہ بذوق ادراک کرد اصلاح آن بیت بکرد و آن این ست **شعر**
تَحَمَّلَ جِیرَانِی فَمَا لِی جِیرَانٌ ❊ وَبَانَ رُقَادِی لَا یُعَرِّجُ اِذْ بَانُوْ ❊ مَتَیٰ تَلْتَقِی اَمَّا مَنَازِلُ
اَہْلِہَا ❊ فَبَصْرِیٌّ وَاَمَّا مَنْزِلِی فَعُمَانُ ❊ و بعد از ان باضمان کردست اور مین نے ایک
شخص کو ایسا یون سے دیکھا کہ قصیدہ دراز وزن اول طویل مین کہا تھا عروض مقبوض
یعنی مفاعلن اور ضرب سالم یعنی مفاعیلن اور ایک درمیان کی بیت وزن سوم طویل مین
واقع ہوئی تھی عروض مقبوض اور ضرب محذوف یعنی فعولن چاہا مینے کہ اوسکو آگاہ کرون
جو صناعت مین بصیرت نرکھتا تھا ادراک نکرتا تھا یہان تک کہ بعد ایک مدت کے کہ
بسبب ذوق کے دریافت کیا اوس بیت کی اصلاح کی بتین مرقومہ متن مین معنی اونکے
یہہ ہین کہ محمل باندھا میری ہمسایون نے پس نہین ہین ہمسایے میرے اور دور ہوا
خواب میرا کہ رجوع نہین کرتا ہے جس وقت سے جدا ہوئے ہین ہمسایے کب ملاقات کرونگا
مین اونکی لیکن منازل اونکی اہل کے بصری مین ہین و اما منزل میری پس عمان ہے
مصرع اول بروزن فعول مفاعیلن فعول مفاعیلن ہے مصرع ثانی بروزن فعول
مفاعیلن فعول مفاعیلن ہے مصرع ثالث بروزن فعولن مفاعیلن فعول مفاعلن ہے
مصرع رابع بروزن فعولن مفاعیلن فعول فعولن ہے بعد اوسکے بجاے فعمان فبا ضمان
بنایا تا ضرب مصراع اخیر کی مفاعیلن ہوی شبہہ نہو کہ عروض مین قبض لازم ہے اور
یہان عروض بیت اول مین سالم اسواسطے کہ لزوم قبض کا بیت غیر مصرع مین ہے

اور مصرع مین عروض تابع ضرب ہوتا ہے م چہارم آنکہ عادم ذوق را طریق تحصیل تمیز
میان نظم و نثر جز عروض نبود و این فائدہ تمام نیست باآنکہ اعتقاد من آنست کہ اگر کسی را
در مبدء فطرت ذوق نباشد ممکن باشد کہ بملکۂ عروض اورا اکتساب ذوقی حاصل شود و
این معنی در خویشتن مشاہدہ کردہ ام این ست تمامی سخن در عروض واللہ اعلم واللہ ولی
التوفیق ت وجہ چوتھی یہہ ہے کہ ناواقف ذوق کو راہ حاصل کرنے تمیز کی درمیان
نظم اور نثر کے سوا عروض کے نہین ہے اور یہہ فائدہ تمام ہے باوجودی کہ اعتقاد میرا
یہہ ہے کہ اگر کسیکو ابتدا سے فطرت مین ذوق نہو ممکن ہے کہ بسبب ملکہ عروض اسکو
ذوق حاصل ہوجائے اور ملکہ بمعنی کیفیت راسخہ ہے او یہہ بات مینے اپنی ذات مین
مشاہدہ کی ہے یہہ ہے تمامی سخن کی عروض مین واللہ اعلم واللہ ولی التوفیق

م فن دوم در علم قافیہ

وآن دہ فصل ست فصل اول در حد قافیہ و اقسام
آن اسم قافیہ باشد کہ بر تتمہ قصیدہ یا بر تمامی یک بیت از قصیدہ اطلاق کنند
وآن بطریق توسع و مجاز باشد ت اسم قافیہ یعنی قافیہ جسکا نام ہے اوسکو کبھی اواخر
ابیات قصیدہ پر اطلاق کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اس قصیدہ کے اواخر مین یہہ
قافیہ ہے اور یہہ کہنا بطریق توسع اور مجاز ہے اور من قبیل اطلاق جزو ہے کل پر
جیسے اطلاق کلمے کا مجموع اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ علیاً ولی اللہ پر
یا تمامی ایک بیت قصیدہ پر اطلاق کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اس بیت مین یہہ قافیہ ہے
اور یہہ کہنا بھی بطریق توسع اور مجاز ہے کسواسطے کہ حقیقت مین قافیہ بدون دو بیتو کے
ظاہر نہین ہوتا اور قافیے کو قفو سے لیا ہے بمعنی پیروی یعنی قافیہ پیرو آخر بیت ہے
یا شاعر پیروی اوسکی کرتا ہے اور بنا نظم کی اوسپر ہے اور تتمہ آخر ہر چیز غیاث سے
م و باشد کہ کلمات متشابہ را کہ در اواخر ابیات باشد قوافی خوانند و آن از جہت اشتمال آن
کلمات باشد بر قافیہ ت اور کبھی کلمات متشابہ کو جو آخر بیت مین واقع ہوتے ہین
قافیہ کہتے ہین کسواسطے کہ اون کلموں مین حرف قافیہ شامل ہوتا ہے مثل گوہر اور اختر
کے او نہین را حرف روی شامل ہے یعنی لفظ گوہر اور اختر تما نہاد اواخر ابیات مین

قافیہ میں یہی ہے مذہب اخفش کا ہم و باشد کہ یکحرف را کہ اصل قافیہ باشد و آن را
حرف روی خوانند چنانکہ بعد ازین گفتہ شود قافیہ خوانند ت اور کبھی ایک حرف کو
کہ اصل قافیہ ہے اور اوسکو روی کہتے ہین جیساکہ بعد اسکے کہا جائیگا قافیہ کہتے ہین
یہہ مذہب ابو علی قطرب اور ابو العباس کا ہے کذا فی المفتاح معلوم ہو کہ یہانتک
باب قافیہ مین تین مذہب ہوئے ایک یہہ کہ مثلاً اختر اور گوہر مین حرف روے
قافیہ ہے دوسرا یہہ کہ مجموع لفظ اختر اور گوہر قافیہ بسبب شمول حرف روے کے
ہے تیسرا یہہ کہ مجموع یہہ دونون قافیہ ہین اولا آخر قصیدہ یا قصیدہ یا آخر بیت مین
بطریق توسع اور مجاز اور قسم اول ہی ہے ہم و خلیل و قومی از علمای عرب کہ نظر
دقیق تر کردہ اند در تعریف قافیہ گفتہ اند قافیہ عبارت است از مجموع حرکات و حروف
از حرف ساکن آخر بیت باشد تا حرفی ساکن کہ برو مقدم بود با حرکتی کہ پیش از ساکن
مقدم بود مثلاً در صاحبا و کاتبا مجموع دو الف و دو حرف کہ میان الفان است و حرکت
آن دو حرف و حرکت صاد یا کاف ات اور خلیل نے اور ایک قوم علمای عرب نے
نظر دقیق کی ہے کہ قافیہ عبارت ہے مجموع حرکات اور حروف سے کہ حرف
ساکن آخر بیت سے ہے حرف ساکن تک کہ اوس ساکن آخر پر مقدم ہو ساتھ اوس
حرکت کے کہ اوس ساکن اول پر مقدم ہو مثلاً صاحبا اور کاتبا مین دو الف ساکن
اول و آخر اور دو حرف متحرک جو درمیان ان دو الفونکے ہین اور حرکتین اونکی اور
حرکت صاد کی صاحبا مین یا حرکت کاف کی کاتبا مین مجموع قافیہ ہے ح با حرکتی کہ
پیش ازان است آہ و این کلام صریح است در معنی کہ حرف ماقبل ساکن اول خارج
از قافیہ نزد خلیل است اما از بیان سکاکی در مفتاح و صاحب خزرجیہ چنان معلوم میشود
کہ آن حرف نیز داخل قافیہ است چہ عبارت سکاکی این است ہی عند الخلیل من آخر حرف
فی البیت الی اول ساکن یلیہ مع المتحرک الذی قبل الساکن وقال الخزرجی من المتحرک قبل
الساکنین الی انتہا تم کلامہ ظاہر ہے کہ جب حرکت داخل ہوی وہ حرف کہ جسپر یہہ حرکت ہے
خارج نہین ہوسکتا اس حرکت کے دونون لازم و ملزوم ہین بلکہ کلام خلیل مین مراد متحرک سے حرکت

اوسکی ہے کہ حرکت بیحرف نہین ہوتی ھم واگر در آخر بیت شل کارد و ساکن بود قافیہ مجموع آن
دو ساکن و حرکت ماقبل ایشان باشد ت اور اگر آخر بیت دو ساکن ہون قافیہ مجموع وہ
دو ساکن اور حرکت ماقبل اون دو ساکنون کی ہے ھم بنا بر این لتعریف قوافی را قسمت
کردہ اند بہ پنج قسم و ہر یک را لقبی نہادہ اند برین وجہ کہ میان دو ساکن آخر خالی نبود
ازانکہ یا چہار متحرک بود یا سہ متحرک یا دو متحرک یا یک متحرک یا ہیچ متحرک نبود و ہیچ قسم دیگر
غیر ازین اقسام ممکن نباشد اول را متکاوس خوانند و دوم را متراکب و سوم را متدارک
و چہارم را متواتر و پنجم را مترادف و لفظ سکرف شامل بر حروف اواخر این القاب ست از وجہت
اس لتعریف اخیرہ کے قوافی کو تقسیم کیا ہے پانچ قسمون پر اور ہر ایک کا ایک لقب مقرر
کیا ہے اسطرح کہ درمیان دو ساکن آخر کے یا چار متحرک ہونگے جیسے الالہ فَجَرْ بین کہ بعد
الف ساکن کے جو بعد لام کے ہے ہا اور فا اور جیم اور را چارون متحرک ہین یا تین متحرک
ہونگے جیسے الموتُ نَزل ہین کہ بعد واو ساکن کے تا اور نون اور زای معجمہ تینون متحرک ہین
یا دو متحرک ہونگے جیسے فیہا جذع ہین کہ بعد الف ساکن کے جیم اور ذال معجمہ دونون متحرک
ہین یا ایک متحرک ہوگا جیسے سائل اور قاتل ہین درصورت سکون آخر بعد الف ساکن کے
ایک متحرک ہے یا کوئی متحرک نہوگا جیساکہ حال و قال ہین بسکون آخر اول کو متکاوس
کہتے ہین اور تکاوس بمعنی انبوہ کردن ہے منتخب سے ہی اور دوسرے کو متراکب کہتے ہین
اور تراکب بمعنی درہم نشستن ہے منتخب سے اور تیسرے کو متدارک کہتے ہین اور تدارک
بمعنی دریافتن ہے منتخب سے اور چوتھے کو متواتر کہتے ہین اور تواتر بمعنی پی درپی آمدن ہے
غیاث سے آور پانچوین کو مترادف کہتے ہین اور ترادف بمعنی درپس یکدیگر نشستن ہی
منتخب سے اور کوئی قسم سوا ان پانچ قسمون کے اور ممکن نہین ہے کسواسطے کہ تازی مین
چار متحرکون سے زیادہ جمع نہین ہوتے اور متحرک چہارم بطریق زحاف کے آتا ہے
جیسے فَعِلَتُن مین اصلی نہین ہوتا اور لفظ سکرف مین حروف آخر ان القاب کے
شامل ہین یعنے سین متکاوس کا اور با متراکب کی اور کاف متدارک کا اور رے متواتر کی
اور فے مترادف کی ھم و بدانکہ درین لتعریف قسمت نظری واجب ست چہ باشد کہ متناول این

تعریف مشتمل شود برانچہ در قافیہ معتبر باشد مثلاً درین بیت گفتہ اند **شعر** قَدْ جَبَرَ الدِّیْنَ
الْاِلٰہُ فَجَبَرْ ٭ بموجب تعریف مذکور قافیہ مجموع شش حرف و پنج حرکت باشد از آخر بیت
و نہ چنان است چہ درین موضع حرف را و حرکت ماقبل او بیش معتبر نیست و ہمچنین درین بیت کہ
گفتہ اند **شعر** لَاعَارَ بِالْمَوْتِ نَزَلْ ٭ قافیہ موجب تعریف مذکور مجموع پنج حرف و چہار حرکت
آخرین باشد و درین بیت **شعر** یَا لَیْتَنِیْ فِیْہَا جَذَعْ ٭ مجموع چہار حرف و سہ حرکت
آخرین باشد و ہمچنان است چہ در ہر یک یکحرف و یکحرکت بیش معتبر نیست اور معلوم ہو
کہ اس تعریف اور تقسیم مین فکر اور تامل واجب ہے اسواسطے کہ جو چیز کہ قافیے مین معتبر
نہین ہے وہ بھی اس تعریف مین داخل ہوئی جاتی ہے مثلاً بیت اول مین جو مرقومہ متن ہے
معنی اوسکے یہہ ہین تحقیق کہ کامل کیا دین کو خدا نے پس کامل ہوا اور جبر لازمی اور متعدی
دونون طرح پر آیا ہے پس اس بیت مین قافیہ بموجب تعریف مذکور کے مجموع چھہ حرف
یعنی الف ساکن کہ بعد لام الہ کے ہے اور ہا اور فا اور جیم اور با اور را ہے ساکن جو آخر مین ہے
اور پانچ حرکتین یعنی حرکت لام کی جو قبل الف الہ کے ہے اور حرکت ہا اور حرکت فا اور
حرکت جیم اور حرکت با ہین اور ایسا نہین ہے یعنی یہہ مجموع چھہ حرف اور پانچ حرکتین
اس جگہہ قافیے مین معتبر نہین ہین بلکہ اس مقام مین فقط حرف را اور حرکت ماقبل
قافیے مین معتبر ہے اور پس کسواسطے کہ قصیدے مین قافیہ فَجَبَرْ کا نظر ہوگا نہ لاہ فجبر و شاہ
فنطرح یعنی از حرکت ہمزۂ الہ تا حرکت بای فجبر تم کلامہ فتامل اور اسیطرح بیت ثانی جو
مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین کہ نہین ہے ننگ موت سے کہ موت آنے والی ہے
پس اس بیت مین بھی قافیہ بموجب تعریف مذکور کے مجموع پانچ حرف یعنی واو اور تا اور نون
اور زا اور لام اور چار حرکتین یعنی حرکت میم کی جو قبل واو کے ہے اور حرکت تا اور حرکت
نون اور حرکت زا معجمہ ہے اور اسیطرح بیت ثالث مین جو مرقومہ متن ہے معنی اوسکو
یہہ ہین کاشکے ہوتا مین اوسوقت مین جوان اور معنی تفصیلی اسکے رجز مین بیان ہوئی پس
اس بیت مین بھی قافیہ بموجب تعریف مذکور کے مجموع چار حرف یعنی الف جو فیہا مین ہے
اور جیم اور ذال معجمہ اور عین اور تین حرکتین یعنی حرکت ہا جو قبل الف فیہا کے ہے اور حرکت

جیم کی اور حرکت ذال معجمہ کی اور ایسا نہین ہے یعنی شعر ثانی مین پانچ حرف اور چار حرکتین
اور شعر ثالث مین چار حرف اور تین حرکتین معتبر نہین ہین بلکہ دونون شعرون مین ایک
حرف اور ایک حرکت فقط معتبر ہے اسواسطے کہ قافیہ نزل کا اجل ہوگا نہ موت نزل
اور فوت عجل اور قافیہ جذع کا ورع ہوگا نہ ناجذع و باورع هم و اما قسمت مذکور اگر
بطریق منع خلو کنند یعنی قافیہ ازین اقسام خالی نباشد صحیح بود اما اگر بطریق منع جمع کنند
صحیح نبود چه اگر شعر مثلاً بر بحر بسیط مجزو یا رجز باشد و رکن آخر در بیتی مخبول و در یک بیت
مطوی و در سوم سالم یا مخبون باشد قافیہ در یک قصیدہ هم متکاوس و هم متراکب و هم
متدارک باشد و اگر بر بحر کامل باشد و رکن اخر وی وقتی مخزول و وقتی سالم یا مضمر یا
موقوص قافیہ هم متراکب و هم متدارک باشد ت و اما قسمت مذکورہ اگر بطریق منع
خلو کرین یعنی کوئی قافیہ ان پانچ قسمون سے خالی نہوگا یہہ تقسیم صحیح ہوگی لیکن اگر
قسمت بطریق منع جمع کرین یعنی یہ پانچون قسمین ایک قصیدے مین جمع نہونگی تو یہ تقسیم
صحیح نہوگی اسواسطے کہ اگر شعر مثلاً ایک قصیدے مین بروزن بسیط مجزو ہو اور وزن بسیط
مجزو یہہ ہے مستفعلن فاعلن مستفعلن یا بروزن رجز ہو اور وزن رجز یہہ ہے مستفعلن مستفعلن
مستفعلن اور رکن آخر یعنی رکن عروض و ضرب ایک بیت مین مخبول باجتماع خبن و طی یعنی
فعلتن اور دوسری بیت مین مطوی یعنی مفتعلن اور تیسری بیت مین سالم یعنی مستفعلن
یا مخبون یعنی مفاعلن ہو قافیہ ایک قصیدے مین هم متکاوس ہوگا بروزن فعلتن اسی
قبیل ساکن و هم متراکب بروزن مفتعلن و هم متدارک بروزن مستفعلن خواہ مفاعلن اور اگر
شعر مثلاً ایک قصیدے مین بروزن بحر کامل ہوگا اور وزن بحر کامل کا یہہ ہے متفاعلن
متفاعلن اور رکن آخر بیت کا کبھی مخزول یعنی مفتعلن اور کبھی سالم یعنی متفاعلن یا مضمر
یعنی مستفعلن یا موقوص یعنی مفاعلن قافیہ هم متراکب ہوگا بروزن مفتعلن و هم متدارک
ہوگا بروزن متفاعلن خواہ مستفعلن خواہ مفاعلن هم بعد ازین تقریر کنیم و گوییم اگر کسے
خواهد که تعریف قافیہ کند بوجهی که بتحقیق نزدیک تر بود بدین وجه باید گفت که قافیہ عبارت است
از مجموعی که مؤلف باشد از حرفی یا حرفی که واجب باشد که در کلمات متشابه که در اواخر

ابیات یا مصراعہا بود مکرر یا در حکم مکرر باشد بحسب اصطلاح واز حرفی کہ بمشابہت حشو افتد
میان آن حروف واز حرکاتی کہ تعلق بآن حرف یا بآن حروف داشتہ باشد بعد
اسکے تقریر کرین ہم اور کہین ہم کہ اگر کوئی چاہے کہ تعریف قافیے کی کرے اسطرح کہ
تحقیق سے نزدیکتر ہو یون لکھنا چاہیے کہ قافیہ عبارت ہے اوس مجموع سے جو مؤلف ہو
ایک حرف سے مثل روی کے جیسے لفظ قمر مین حرف رے ہے کہ اس مین حرف را مع حرکت ما قبل
قافیہ ہے یا مولف ہو حروف سے اور مراد حروف سے تاسیس اور ردف اور روی اور
اور وصل اور خروج ہے کہ واجب ہو یہہ بات کہ کلمات متشابہ مین جو اواخر ابیات
واقع ہون یا اواخر مصاریع واقع ہون مکرر آئین یا حکماً مکرر آئین بحسب اصطلاح قید اواخر
ابیات کی اسلیے ہے تا قصیدے اور غزلین اور قطعے سوا مطلعونکے شامل ہو جائین
اور قید اواخر مصاریع کی اسلیے ہے تا مطلع اور مثنویان اور رباعیان شامل ہو جائین
اور قید حکم تکرار کی اسلیے ہے تا قوافی مستزاد اور فردین شامل ہو جائین کہ مستزاد حکم مصرع
مین ہے اور فرد جب اوس سے دوسری بیت ملجائے گی تکرار قافیہ ہو جائے گی اور
مؤلف ہو اوس حرف سے جو بمنزلہ حشو واقع ہوتا ہے ان حرفون مین مثل دخیل کے
جیسے میم اور قاف سے ہے کامل اور عاقل مین اور مؤلف ہو حرکات سے جو تعلق اوس
حرف روی سے یا اون حرفون سے یعنی تاسیس اور ردف اور دخیل اور روی اور وصل
اور خروج سے رکھتے ہون ہم و فہم معنی این تعریف بعد از معرفت حروف و حرکات قافیہ
صورت می بندد چہ معرفت مرکب کل بی معرفت اجزای او میسر نشود و تحقیق فرق درمیان مذہب
عرب و مذہب عجم در قافیہ ہم بعد ازان ممکن باشد و چون سبقت در علوم شعر عرب راست
ابتدا بہ بیان مذہب عرب کنیم درین فن واللہ اعلم ت اور سمجھنا اس تعریف کا بعد سمجھنے
حروف اور حرکات قافیہ کی ممکن ہے اسواسطے کہ فہم مرکب کا بدون فہم اجزا کے میسر
نہین ہوتا اور فرق مذہب عرب و عجم بھی بعد اسکے معلوم ہو سکتا ہے اور جو سبقت شعر مین
عرب کو ہے لہذا بیان مذہب عرب سے ابتدا کرتے ہین ہم واللہ اعلم م **فصل دوم** در بیان
حروف و حرکاتی کہ اجزای قافیہ باشد بر مذہب عرب حروف قافیہ نزدیک جمہور شش است

روی و سہ حرف کہ بر روی مقدم باشد وآن تاسیس و دخیل و ردف است و دو حرف کہ
از روی متاخر باشد وآن وصل و خروج باشد **فصل** دوسری بیان حروف و حرکات مین
کہ اجزای قافیہ ہین نزدیک عرب کے حروف قافیہ کے نزدیک جمہور کے چھہ ہین اول روی
اور تین حرف کہ روی پر مقدم ہوتے ہین وہ تاسیس اور دخیل اور ردف اور دو حرف کہ
روی سے موخر ہوتے ہین وہ وصل اور خروج ہے **متن** اما حرف روی حرفی است مکرر کہ
بنای قافیہ بر روی است و ہر قصیدہ کہ بقافیہ منسوب باشد نسبتش بحرف روی کنند مثلاً
قصیدہ را کہ ضرب و سلب قافیہ باشد بائی خوانند و قصیدہ را کہ حمل و رحل قافیہ باشد
لامی خوانند پس با و لام درین دو قافیہ روی باشد **شرح** اما روی ایک حرف ہے کہ
مکرر آتا ہے اور بنا قافیے کی اوس پر ہوتی ہے اور جو قصیدہ کہ منسوب ہوتا ہے ساتھہ
ایک قافیے کی نسبت اوس قصیدے کی ساتھہ حرف روی کی کرتے ہین مثلاً قصیدہ
جسمین ضرب اور سلب قافیہ ہو اوسکو بائی کہتے ہین اور جسمین حمل اور رحل قافیہ ہو اوسکو
لامی کہتے ہین پس ضرب و سلب مین بی روی ہے اور حمل اور رحل مین لام روی ہے
اور ضرب بمعنی زدن اور سلب بمعنی ربودن اور نیست کردن اور حمل بفتح اول و سکون ثانی
بمعنی برداشتن اور رحل بالفتح بمعنی کوچ کردن چاردن لغت غیاث سے اور روی
بفتح اول اور کسر واو اور تشدید یا سے ہے اور فارسیون نے بہ تخفیف استعمال کیا ہے
بمعنی سیراب اور تازہ اور نام حرف اصلی قافیے کا ہے کہ مدار قافیے کا اوسپر ہے
لطائف اور منتخب سے اور رسالہ عطائی مین لکھا ہے کہ روی کو روا سے لیا ہے اور
روا لغت مین وہ رسن ہے جس سے بار شتر باندہتے ہین پس گویا اس حرف سے
ابیات برہم بستہ ہین اور کہہ سکتے ہین کہ روی لغت مین برہم تابندہ ہے پس جیسا کہ
بٹنے والا رسی کا رسی کو بٹتا ہے اور اوسکے اجزا کو جمع کرتا ہے یہہ حرف بھی اجزای
ابیات کو جمع کرتا ہے کذا فی الغیاث اور روی کو بیان مین اور حرفون پر مقدم کیا
اسواسطے کہ یہہ حرف اصلی ہے قافیے مین اور قافیہ محض روی سے بدون اور حرفونکی
ہو سکتا ہے اور اور حرفون سے قافیہ بدون روی کے نہین ہو سکتا اما حروف متقدم

بروی اما تاسیس الفی باشد کہ میان آن و روی حرفی متحرک بود چنانکہ الف در حاءل و جاہل و اما دخیل آن حرف متحرک بود کہ میان تاسیس و روی باشد مانند میم و ہا در حاءل و جاہل و اما ردف حرفی از حروف مد باشد کہ میان او و روی ہیچ حرف نبود مانند الف در سارو و نارو واو در سورو و لورو و یا در سیرو و نیرو وواو و یا چون ساکن باشند و ماقبل ایشان متحرک مخالف قومی آنرا ردف شمرند و قومی نشمرند

اور حروف جو مقدم روی پر ہوتے ہین اون مین ایک تاسیس ہے اور تاسیس وہ الف ہے کہ درمیان اوسکے اور روی کے ایک حرف متحرک ہوتا ہے جیسے الف حاءل اور جاہل مین اور دوسرا دخیل اور دخیل ایک حرف متحرک ہے کہ درمیان تاسیس اور روی کے ہوتا ہے جیسے میم اور ہے حاءل اور جاہل مین تیسرا ردف اور ردف ایک حرف ہے حروف مد سے کہ درمیان اوسکے اور روی کے کوئی حرف نہین ہوتا جیسے الف سارو اور نارو مین اور واو اول سورو اور لورو مین اور یا سیرو اور نیرو مین اور واو اور یا جب ساکن ہون اور ماقبل اونکے متحرک مخالف ایک قوم نے اوسکو ردف شمار کیا ہے اور ایک قوم نے اوسکو ردف نہین شمار کیا ہے جیسے قول اور قیل بالفتح پس تاسیس بمعنی استوار کردن و بنیاد نہادن منتخب اور غیاث سے وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ الف تاسیس سے بنیاد قافیہ ہموار ہے اور دخیل جو شخص کہ کسی کے کاروبار مین دخل رکھتا ہو غیاث سے اور وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ یہہ حرف درمیان تاسیس اور روی کے داخل ہے اور ردف بکسر اول اور سکون ثانی بمعنی سرین اور بمعنی دریپے ہم آمدن اور پس سوار نشینندہ اور حرف علت ساکن ماقبل اوسکے حرکت موافق کہ بفاصلہ حرف ساکن قبل روی کے داخل ہوتا ہے غیاث سے اور وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ یہہ حرف ردیف روی ہے اور سارو یعنی سیر کردند اور نارو یعنی نفرت کردند اور سورو اور لورو صیغہ ہای مجہول موافق اوس لغت کے کہ قول اور بوع کو مجہول قال اور باع کا کہتے ہین اور سیرو اور لورو دونون صیغے امر کے ہین اور حروف مد یعنی حرف علت ماقبل حرکت موافق واو ماقبل مضموم اور الف

ماقبل مفتوح اور یے ماقبل مکسور اور اگر حرکت ماقبل مخالف ہو جیسے قول او قیل بالفتح
اسمین اختلاف ہے اور قیل بالفتح پادشاہ اقیال جمع غیاث سے هم و حروف متاخر
از روی اما وصل یا یکی از حروف مد باشد کہ بعد از روی متحرک آید چنانکہ الف در حملا و رحلا
و واو در حملوا و رحلوا و یا در حملی و رحلی و یا حرف ها و آن یا ساکن بود چنانکہ در حمله و رحله
باشد و یا متحرک چنانکہ در حملها و حملهوا و رحلهی و اما خروج یکی از حروف مد بود کہ بعد
از ہاے وصل متحرک باشد مانند الف در حملها و واو در حملهوا و یا در رحلهی ست اور جو
حروف کہ موخر روی سے ہوتی ہین اون مین ایک وصل ہے اور وصل یا ایک
حرف حروف مد سے ہوتا ہے کہ بعد روی متحرک کے آتا ہے جیسا کہ الف حملا اور رحلا
مین اور واو حملوا اور رحلوا مین اور یا حملی اور رحلی مین و یا وصل حرف ہا ہوتا ہے اور
وہ حرف ہا یا ساکن ہوتا ہے جیسے حمله اور رحله مین و یا متحرک ہوتا ہے جیسے حملها اور حملهوا
اور رحلهی مین آور دوسرا جو موخر روی سے ہوتا ہے خروج ہے اور خروج ایک حرف
حروف مد سے ہوتا ہے کہ بعد ہاے وصل متحرک کے آتا ہے جیسا الف حملها مین اور
واو حملهو مین اور یے رحلهی مین وصل پیوند و پیوستن ضد ہجر و پیوند کردن منتخب سے اور
وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ یہہ حرف روی سے ملا ہوا ہے اور خروج بضمتین بمعنی بیرون
رفتن او ربغی شدن غیاث سے اور وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ بعد روی کے وصل اور بعد وصل کے
یہہ حرف آتا ہے اور حملا اور رحلا دونون صیغہ تثنیہ اور حملوا اور رحلوا دونون صیغہ جمع اور
حملی اور رحلی دونون مصدر مضاف بیای متکلم اور حمله اور رحله دونون مصدر مضاف
بہای ضمیر هم و حروف او اخر این شش لقب درین لفظ جمع ست کہ تسلفت لج و وصل را
صله نیز خوانند و بعضے دخیل را از حروف قافیہ نشمرند ست اور حرف آخران القاب کے
اس لفظ مین جمع ہین تسلفت لج یا روی کی اور سین تاسیس کا اور لام دخیل کا اور
فا ردف کی اور پھر لام وصل کا اور جیم خروج کا اور معنی تسلفت لج کے یہہ ہین کہ گذرتا ہے
دریا تجھ پر اور وصل کو صلہ بھی کہتے ہین اور بعضے دخیل کو حروف قافیہ سے نہین
شمار کرتے بسبب اسکے کہ حرف غیر معین ہے و بعض حروف دیگر اثبات کنند کہ

قافیہ را باعتبار این دو حرف غالی و متعدی خوانند و در مثال غالی این بیت آورند کہ شعر
وَقَاتِمِ الْاَعْمَاقِ خَاوِی الْمُخْتَرَقْنْ ❊ مُشْتَبِهِ الْاَعْلَامِ لَمَّاعِ الْخَفَقْنْ ❊ بر روایتی کہ نون ساکن
در لفظ آورند بعد از قاف کہ روی است و ساکن است و باشد کہ تحریکش کنند اگرچہ وزن
بآن سبب مختل شود و آن نون را حرف غلو خوانند ت اور بعضون نے دو حرف قافیے
کے اور ثابت کیے ہین کہ قافیے کو باعتبار اون دو نون حرفون کے غالی اور متعدی
کہتے ہین اور غالی کی مثال مین یہہ بیت لاتے ہین شعر جو مرقوم متن ہے معنی اوسکے
یہہ ہین یعنی بہت سے بیابان تاریک خالی چلنے والے سے مشتبہ العلامات درخشندہ
سراب قطع کیے ہین یعنے قاتم سیاہ منتخب سے عمق بالفتح و بالضم و بضمتین تک جاہ اور
کنارہ بیابان کہ دیکھنے سے دور ہو منتخب سے مخترق چلنے والا اعلام جمع علم بمعنی نشان
اور علامت لمع روشن ہونا اور چمکنا منتخب سے خفق ہلنا سراب کا منتخب سے پس
المخترق اور الخفق جو قافیے واقع ہوئی ہین اس بیت مین آہین دو روایتین ہین ایک روایت
یہہ ہے کہ نون ساکن تلفظ مین لاتے ہین بعد قاف کے کہ روی ہے اور ساکن ہے
اور دونون کو ساکن پڑہتے ہین مثل دو ساکن کے آخر بیت مین اس صورت مین وزن
مختل نہین ہوتا اور دوسری روایت یہہ ہے کہ فقط قاف کو آخر مین متحرک پڑہتے ہین
نون تلفظ مین نہین لاتے اس صورت مین وزن مختل ہوتا ہے کسواسطے کہ مصرع اول
بروزن مفاعلن مستفعلن مستفعلن ہے اور مصرع ثانی بروزن مفتعلن مستفعلن مستفعلن پس
جب نون کو تلفظ مین نلائے اور قاف کو مکسور پڑہا وزن مختل ہوا اگر یہہ صورت ہمارے
خارج ہے صورت اول جسمین نون پڑہا جاتا ہے غرض اوس سے ہے اور اوس نون کو
حرف غلو کہتے ہین غالی حد سے گذرنے والا منتخب سے پس غالی نون تنوینی ہے کہ
قوافی مقیدہ سے لاحق ہوتا ہے اور وہ عبارت ہے اون قافیون سے کہ حرف روی
اون مین ساکن غیر مدہ ہو پس غالی آخر مین مثل خرم کے ہے اول مین ہم و در مثال
متعدی این بیت آورند ملت لَمَّا رَاَیْتُ الدَّهْرَ جَمًّا خَطْلُهُو ❊ حرف صلہ ست و ساکن
می باید و چون بر عادت بعضے از عرب متحرک کنند و او می تولد کند آنرا تعدی خوانند و ہر دو را

از حساب عیوب شعر شمرند که تعلق بقافیہ دارد و فرق باشد میان خروج و تعدی چہ آن
حرف را ایراد واجب بود و این حرف را خطا از جہت آنکہ وزن مختل میشود ت اور
تعدی کی مثال مین یہہ بیت لاتے ہین جو مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین کہ جسوقت
دیکھا مینے کہ زمانے نے گرم کیا فساد اپنا خطل بفتحتین سستی اور تباہ کہنا سخن کا اور گردن
پیچیدن منتخب سے پس حرف واصلہ بھی ساکن چاہیے مگر عادت بعض عرب کی یہہ ہے
کہ اوس ہی کو متحرک کرتے ہین کہ اوس سے واو پیدا ہوتا ہے اوسکو حرف تعدی کہتے ہین
اور دو نون کو یعنی غلو اور تعدی کو عیوب شعر سے شمار کرتے ہین اور تعلق قافیے سے
رکھتا ہے اور فرق ہے خروج اور تعدی مین کسواسطے کہ ایراد خروج کا واجب
ہوتا ہے کہ وہ داخل وزن ہوتا ہے اور ایراد تعدی کا خطا ہے اس جہت سے کہ
وزن مختل ہوتا ہے جیسے یہہ شعر رجز مشطور بروزن مستفعلن مستفعلن مفتعلن ہے جب حرف
موصولہ متحرک اور واو پیدا ہوا وزن مختل ہوگیا م حرکات قافیہ وا ما حرکات کہ
تعلق بقافیہ دارد ہم شش است ارس وآن حرکت ماقبل الف تاسیس بود ب اشباع
وآن حرکت دخیل بود ج حذو وآن حرکت ماقبل ردف بود د توجیہ وآن حرکت
ماقبل روی بودہ مجری وآن حرکت روی متحرک بود و نفاذ وآن حرکت ہای وصل متحرک
بود وحرف اوایل این شش لفظ درین لفظ جمع است کہ راحت من وقومی رس را
اعتبار نکردہ اند وقومی اشباع را و در انکہ فتحت ماقبل واو و یا را کہ نہ از حرف مد باشند
چون بجای ردف افتند حذو خوانند یا نہ خلاف است ت حرکتین قافیے کی واما
حرکتین کہ تعلق قافیے سے رکھتی ہین وہ بھی چھہ ہین اول رس اور وہ حرکت ماقبل
الف تاسیس کی ہے جیسے حرکت حا اور جیم کی حاہل اور جاہل مین اور رس بالفتح
والتشدید السین بمعنی ابتدا ایک چیز کی منتخب سے اور یہہ حرکت بھی ابتدای قافیہ مین
آتی ہے دوم اشباع اور وہ حرکت دخیل کی ہے جیسے حرکت میم اور ہا کی حامل اور جاہل
مین اور اشباع بالکسر بمعنی پر خواندن و باصطلاح قافیہ حرکت مابعد الف تاسیس
غیاث سے سوم حذو اور وہ حرکت ماقبل ردف کی ہے جیسے حرکت سین اور نون کی

سارروا اور بوزروا مین اور خدو بالفتح برابر کرنا دو چیزون کا آپس مین اور برابر کسی چیز کے
ہونا منتخب سے اور جو یہ حرکت قایم بقدم ردف کی ہے لہذا خدو نام رکھا چہارم توجیہ
اور وہ حرکت ماقبل روی ساکن کی ہے جیسے حرکت فا اور شین کی فق اور شق مین اور
توجیہ رو گردانی اور خوب بیان کرنا منتخب سے اور نام حرکت ماقبل روی ساکن کا
کذا فی الغیاث پنجم مجری اور وہ حرکت روی متحرک کی ہے جیسے حرکت لام کی حملی اور حملہ
مین ح مانند حرکت قاف در مخترقن و خفقن تم کلامہ قائل اور مجری جای روان شدن
اور راہ مجاری جمع غیاث سے ح سبب جریان تم کلامہ ششم نفاذ اور وہ حرکت ہا کے
وصل متحرک کی ہے جیسے حرکت ہا کی حملہا اور حملی مین اور نفاذ بالفتح جاری شدن
فرمان منتخب سے اور بعضون نے اسکو بدال مہملہ پڑہا ہے بمعنی تمام شدن اور حروف
اوایل ان چہ القاب کے اس لفظ مین جمع ہین کہ راحت من پس را اشارہ رس کا
اور الف اشارہ اشباع کا اور حا اشارہ خدو کا اور تا اشارہ توجیہ کا اور میم اشارہ مجری کا
اور نون اشارہ نفاذ کا ہے اور ایک قوم نے رس کو اعتبار نہین کیا ہے کہ وہ ہمیشہ
فتحہ ہوتا ہے اور ایک قوم نے اشباع کو کہ اونکے نزدیک جیسے دخیل غیر معین ہے
ویسی اوسکی حرکت بھی غیر معین ہے اور اس بات مین خلاف ہے کہ فتحہ ماقبل واو
اور یا کا کہ حروف مد سے نہون جب بمقام ردف کے واقع ہو اوسکو خدو کہین یا نہین
پس جو لوگ اوس حرف کو حرف مد جانتے ہین اوس حرکت کو خدو کہتے ہین اور جو لوگ
حرف مد نہین جانتے اوس حرکت کو بھی خدو نہین کہتے م

فصل سوم در احکام

این حروف و حرکات ہیچ شعر مقفی از روی خالی نتواند بود شاید کہ از پنج حرف باقی
خالی بود و روی اگر متحرک بود قافیہ را مطلق خوانند و اگر ساکن بود مقید خوانند و جمع تاسیس
و ردف بہم ممکن نباشد اما خلو از ہر دو ممکن بود و آن قافیہ را کہ از ہر دو خالی بود مجرد
خوانند پس قافیہ یا مردف بود یا موسس یا مجرد ت

فصل تیسری احکام مین ان حروف

اور حرکتون کی کوئی شعر مقفی روی سے خالی نہین ہو سکتا ہے کہ پانچ حروف باقی
یعنی تاسیس اور دخیل اور ردف اور وصل اور خروج سے خالی ہو اور روی اگر متحرک ہو

یعنی موصولہ ہو قافیے کو مطلق کہتے ہین بسبب اطلاق اور روانی کے اور اگر ساکن ہو یعنے
موصولہ نہو مقید کہتے ہین کہ آگے نہ چل سکے اور جمع ہونا تاسیس کا اور ردف کا باہم ممکن
نہین ہے کسواسطے کہ تاسیس کو فاصلہ ایک حرف کا روی سے لازم ہے اور ردف اور
روی مین کوئی حرف فاصل نہین ہوتا پس ماقبل روی یا دخیل ہوگا یا ردف جمعیت ممکن
نہین مگر خالی ہونا دونون سے یعنی تاسیس اور ردف سے ممکن ہے اور اوس قافیے کو
جو تاسیس اور ردف سے خالی ہو مجرد کہتے ہین یعنی تنہا ہے ردف و تاسیس کے ساتھ
نہین مثل قمر کے کہ رامع حرکت میم قافیہ ہے پس قافیہ یا مُردف ہوتا ہے یا موسس یا مجرد
هم و بیشتر حروف کہ دریک قافیہ جمع شود پنج بود تاسیس و دخیل و روی و وصل و خروج چنانکہ
در حائلہا و امثال آن مجتمع اند و بیشتر حرکات کہ دریک قافیہ جمع شود چہار بود رس و اشباع
و مجری و نفاذ کہ درہمین مثال جمع اندت اور زیادہ حرف کہ قافیے مین جمع ہوتے ہین
پانچ ہین تاسیس اور دخیل اور روی اور وصل اور خروج جیسا کہ حائلہا مین اور اوسکی
امثال مین یعنی حاملہو و حاملی مین فراہم ہین پس حائلہا مین الف تاسیس کا اور
میم دخیل کا اور لام روی کا اور ہا وصل کی اور الف خروج کا اور زیادہ حرکتین کہ ایک
قافیے مین فراہم ہوتی ہین چار ہین رس اور اشباع اور مجری اور نفاذ کہ اسی مثال مین
یعنی حائلہا مین جمع ہین پس رس حرکت ماقبل الف تاسیس ہے اور اشباع حرکت میم
دخیل ہے اور مجری حرکت لام روی متحرک ہے اور نفاذ حرکت ہای وصل متحرک ہے
هم و کمتر حروف کہ دریک قافیہ افتد یکحرف بود و آن روی تنہا بود و کمتر حرکات یکحرکت بود
و آن توجیہ بود چنانکہ در قمر افتد مثلاً چون را روی ساکن بود یا مجری چنانکہ در قمرُ و افتد
ت اور کمتر حروف کہ قافیے مین ہوتے ہین ایک حرف ہوتا ہے اور وہ روے
تنہا ہے اور کمتر حرکتین کہ قافیے مین ہوتی ہین ایک حرکت ہے اور وہ توجیہ ہے
جیسا کہ لفظ قمر مین مثلاً جب رے روی ساکن ہو یا مجری جیسا کہ لفظ قمرُ مین پس
توجیہ حرکت ماقبل روی ساکن اور مجری حرکت روی متحرک ہے اور حاشیے مین نیچے
لفظ مجرے کے یہہ لکھا ہے ح حرکت ماقبل روی متحرک ہم داعتبار مرکب از تاسیس

واردافت وتجرید واطلاق وتقیید در ہر قصیدہ و در ہر شعر کہ ہر یک قافیہ بود واجب باشد
و تاسیس چنانکہ گفتیم جز الف نباشد و رس جز فتحت نتواند بود و دخیل ہر حرفی کہ
بود غیر حروف مد شاید و اشباع نیز اصناف حرکات تواند بود و اختلاف دخیل پسندیدہ
نبود و اختلاف اشباع ناپسندیدہ بود و ردف جز علت نبود و بنزدیک بیشتر اہل صناعت
جز حرف مد نشاید و اختلاف ردف ناپسندیدہ بود جز یک اختلاف و آن اختلاف
بواو و یا باشد بشرط آنکہ از حروف مد باشند و در آن صورت لامحالہ حذو مختلف باشد
بضمت و کسرت و در غیر آن صورت اختلاف حذو ہم ناپسندیدہ بود ت اور اعتبار کرنا
تاسیس اور ارداف اور تجرید اور اطلاق اور تقیید کا ہر قصیدے مین اور ہر شعر مین
کہ ایک قافیہ ہو یعنی مطلع ہو واجب ہے یعنی تمام قصیدے مین قافیہ ایک طرح کا چاہیے
اور تاسیس جیسا کہ کہا ہمنے سوا الف کے نہین ہوتا اور رس یعنی حرکت ماقبل الف
تاسیس سوا فتحہ کے ممکن نہین کہ ماقبل الف کے ہمیشہ فتحہ ہوتا ہے اور دخیل جو حرف ہو
سوا حروف مد کے سزاوار ہے اور اشباع یعنی حرکت دخیل سب حرکتین ہوتی ہین اور
اختلاف دخیل کا ناپسندیدہ نہین ہے جیسے اختلاف میم اور ہا کا ہے حامل اور جاہل
اور اختلاف اشباع کا یعنی حرکت دخیل کا ناپسندیدہ ہے جیسے اختلاف حرکت ہا کا
تجاہل اور جاہل مین اور ردف سوا حرف علت کے نہین ہوتا یعنی الف اور واو اور یا
اور نزدیک اکثر اہل فن کے ردف سوا حرف مد کے نچاہیے یعنی حرف مد مع حرکت
موافق مثل عماد اور عمید اور عمود کے اور بعضے قول اور قیل بالفتح کو بھی ردف جانتے ہین
اور اختلاف ردف کا ناپسندیدہ ہے سوا ایک اختلاف کے اور وہ اختلاف بواو و یا ہے
بشرطیکہ حروف مد سے ہون جیسے عمود اور عمید کہ قافیہ انکا عربی مین درست ہے
اور اس صورت مین لامحالہ حذو یعنی حرکت ماقبل ردف مختلف ہوگی ایک جگہہ ضمہ اور
ایک جگہہ کسرہ اور سوا اس صورت کے اختلاف حذو کا بھی ناپسندیدہ ہے ھم وروی
ہر حرف کہ باشد شاید الا چہار حرف کہ در یازدہ حالت نشاید و آن چہار حرف مدا است
و ہا کہ حروف وصل اند و تفصیل حالتہا این ست ت اور روی جو حرف ہو سزاوار ہے

اگر چار حرف گیارہ حالتون مین روی نہین ہوتی اور وہ چار حرف تین مدہ ہین اور ایک ہا
کہ چارون حرف وصل ہین اور تفصیل گیارہ حالتون کی یہہ ہے ہم اما الف در پنج حالت
نشاید کہ روی بود الفی کہ از اشباع حرکت حادث شود چنانکہ در لفظ الضربا و آنرا الف
اطلاق خوانند ب الفی کہ از جہت بیان حرکت در آخر کلمہ آید چنانکہ در لفظ انا و جُہلا ج الفی کہ
بدل تنوین بود در حال وقف چنانکہ رایت زیداً را الفی کہ بدل نون تاکید خفیفہ باشد
چنانکہ در اضربا کہ بدل اضربن بود ہ الف تثنیہ چنانکہ در ضربا باشدت ا ز الف پانچ
حالتون مین نچاہیے کہ روی ہو اول وہ الف کہ اشباع حرکت سے پیدا ہوتا ہو جیسا کہ
لفظ الضربا مین ہے اور اوسکو الف اطلاق کہتے ہین دوم وہ الف کہ واسطے بیان
حرکت کے آخر کلمہ مین آئے جیسا کہ لفظ انا و جُہلا مین ہے انا ضمیر متکلم ہے و جُہلا اسم
فعل بمعنی بیا سوم وہ الف کہ بدل تنوین کے ہوتا ہے حالت وقف مین جیسا کہ رایت زیدا
یعنی دیکھا مینے زید کو چہارم وہ الف کہ بدل نون خفیفہ کے ہوتا ہے جیسا کہ اضربا بدل اضربن
کے آتا ہے معنی ہر آئینہ بزن پنجم الف تثنیہ جیسا کہ ضربا مین ہے ہم اما یا در دو حالت
نشاید کہ روی بود ایا انکہ از اشباع حرکت حادث شود چنانکہ درین لفظ تحوبلی و آن را
یای اطلاق خوانند ب یای تانیث چنانکہ در قومی باشدت لیکن یا دو حالتون مین نچاہیے
کہ روی ہو اول وہ یا کہ اشباع حرکت سے پیدا ہو جیسا کہ اس لفظ مین تحوبلی اور اوسکو
یای اطلاق کہتے ہین حوبل بالفتح اول ہر چیز اور ابر سیاہ جو بہت برسے اور سیل کہ
پانی اوسکا صاف ہو اور نام ایک موضع کا ہے اور نام ایک عورت کا ہے کہ سگ مادہ کو
دن بھر گرسنہ رکھتی تھی اور وہ سگ مادہ رات بھر اوسکی پاسبانی کرتی تھی یہان تک کہ
اوس سگ مادہ نے مارے بھوک کے اپنی دُم کو چبا ڈالا اور کھا لیا اور یہہ بات مثل
ہوئی عرب کہتے ہین فلانٌ اجوعُ من کلبۃ حومل منتخب سے دوم یای تانیث جیسا کہ قومی
مین ہے اور قومی صیغہ امر مونث کا ہے بمعنی برخیز ہم واما واو در دو حالت نشاید کہ روی
بود واو یکہ از اشباع حرکت حادث شود چنانکہ درین لفظ کہ محوبلو و آن را واو اطلاق خوانند
ب واو جمع چنانکہ در ضربوا باشدت واما واو دو حالتون مین نچاہیے کہ روی ہو اول وہ

واو کہ اشباع حرکت سے پیدا ہو جیسا کہ اس لفظ مین کہ نحو ملو اور او سکو واو اطلاق کہتے ہین
ہو ملو حالت رفع مین ہے اور فا کلمہ علاحدہ دوم واو جمع کا جیسا کہ ضربوا مین ہر او ضربو
صیغہ جمع مذکر غائب کا ہے ہم و اما ہا در دو حالت نشاید ا ہای سکتہ چنانکہ در مالیہ و سلطانیہ
باشد ب ہاے تانیث خاصہ کہ ساکن بود چنانکہ در حمزہ و ضاربہ باشد و اگر متحرک بود
بعضے بکار داشتہ اند اما بغایت ناپسندیدہ باشد و تای تانیث در امثال ضربت و خرجت
روا داشتہ اند کہ روی کنند اما ہم قبیح باشد و اگر متحرک کنند چنانکہ در ضربتے و خرجتے
قبحش بکثر بود ت و اما ہا دو حالتون مین نچاہیے کہ روی ہو اول ہای سکتہ اور ہای (سکتہ)
وہ ہا ہے کہ آخر کلمہ مین بحالت وقف واسطے بیان حرکت اور باقی رہنے حرکت کے
آتی ہے جیسا کہ مالیہ اور سلطانیہ مین دوم ہا تانیث کی علی الخصوص جسوقت کہ ساکن ہو
یعنی حالت سکون مین بالاتفاق روی نہوگی جیسے کہ حمزہ اور ضاربہ مین اور حالت تحریک
مین اختلاف ہے جیسا کہ کہتے ہین کہ اگر متحرک ہو جیسے حمزۃٌ اور ضاربۃٌ مین بعضون نے
استعمال کیا ہے لیکن نہایت ناپسندیدہ ہے اور تا تانیث امثال ضربت اور خرجت مین
روا رکھی ہے کہ اوسکو روی کرین لیکن یہہ بھی قبیح ہے اور اگر متحرک کرین جیسا کہ ضربتی
اور خرجتی مین قبیح اوسکا کم ہو جاے ہم و بدانکہ نون نیز در یک حالت نشاید کہ روی باشد
و آن نون تنوین باشد و اہل صناعت ذکر آن نکردہ اند بآن سبب کہ در مقاطع سخنہا
تنوین مستعمل نباشد ت اور معلوم کیا چاہیے کہ نون بھی ایک حالت مین نچاہیے
کہ روی ہو اور وہ نون تنوین کا ہے اور اہل فن نے ذکر اوسکا نہین کیا ہے اس سبب سے
کہ مقاطع سخن مین تنوین مستعمل نہین ہے بلکہ تنوین آخر شعر مین بمقام وقف حرف علت سے
بدل جاتی ہے پس ذکر واو و الف اور یا کا معنی اوس سے ہے ہم و ہر چہ غیر ازین حرفہای
مذکور باشد روا بود کہ روی باشد اما از الفات مانند الفی کہ بدل حرف اصلی بود چنانکہ
در عصا و رحی و الف تانیث چنانکہ در حبلی بود و الف زائد ملحق بآخر کلمہ چنانکہ در حباری
باشد و از یا ہا یای اصلی چنانکہ در یرمی و ندی باشد و یای اضافت چنانکہ در بیتی و یاے
نسبت چنانکہ در مکی باشد و ہمچنین واو اصلی چنانکہ در یغزو باشد و ہای اصلی چنانکہ در بلہ

وعمہ باشد وہای ضمیر چنانکہ در بیتہ وبیتہا باشد واگرچہ ساکن بود ہرچند بعضے ازین از
قبح خالی نبود ست اور سوا ان حرفون کے سب حرف روا ہے کہ روی ہون لیکن
الفون سے مانند اوس الف کے بدل حرف اصلی کے ہوتا ہے جیساکہ عصا اور رحی مین
کہ الف بدل یے کے آیا ہے اور عصا بمعنی چوبدستی اور رحی بمعنی سنگ آسیا کے ہے
غیاث سے اور الف تانیث کا جیساکہ حبلی مین ہی اور حبلی بمعنی زن باردار ہے غیاث اور
کنز سے اور الف زائدہ جو ملحق ہوتا ہے آخر کلمہ سے جیساکہ حباری مین اور زائدہ ہونا
اسکا باعتبار حروف اصلیہ کے ہے اگرچہ بنفس کلمہ مین داخل ہے باعتبار وضع کے
حباری بضم اول ورای مہملہ والف مقصورہ بصورت یا نام ایک طائر کا ہے برابر مرغابی
اور رنگ اوسکا زرد اور سیاہ ہوتا ہے فارسی مین اوسکو چرز کہتے ہین شرح نصاب بوفی
اور صحاح سے کذا فی الغیاث آور یاؤن سے یا ر اصلی جیساکہ یرمی اور ندی مین ہے
یرمی رمی سے بمعنی تیر انداختن اور ندی بمعنی انجمن اور مجلس سے ہے دونون لغت منتخب سے
اور یے اضافت کی جیسے لفظ بیتی مین ہے بمعنی خانۂ من اور یا رنسبت جیسے مکی مین ہو
یعنی منسوب بمکہ اور اسیطرح واو اصلی جیساکہ یغزو مین ہے بمعنی جہاد میکند اور ہار اصلی
بلہ اور عمہ مین بلہ بفتحتین نادان شدن منتخب سے اور عمہ بفتحتین بمعنی سرگشتگی اور حیرت
راہ مین اور بیجا نشا حجت اور دلیل کا اور دوہ ہونا منتخب سے اور ہار ضمیر جیسے بیتہ اور
بیتہا مین بیتہ یعنی گھر اوس مرد کا اور بیتہا یعنی گھر اوس عورت کا اور اگرچہ یہہ ہار
ضمیر ساکن ہو بیتہ مین تو بھی روی ہو سکتی ہے ہرچند بعضے حرف ان حرفون سے
قبح سے خالی نہین ہین یعنی انکے روی کرنے مین قباحت ہے اور وہ یای نسبت ہے
اور یای اضافت ہے کہ یہہ مثل ضمائر اور مثل نون تثنیہ وجمع کے ہین روی کرنا انکا
قباحت سے خالی نہین اور ہار ضمیر جو بیتہ اور بیتہا مین ہے کہ اسکا بھی روی کرنا مثل
ہاے تانیث کے بیجا ہے سکاکی نے اسکو تصریح لکھا ہے اور واو اصلی جیسے یغزو مین تحریر
صاحب مفتاح نے لکھا ہے کہ بہت سے حروف اصلی مدات سے مثل یسری یسرو
یسری سکے اور ہای اصلی مثل اشبہ اور اعمہ کے مانند حروف اشباعیہ کے حرف وصل

ہوتے ہین نہ روی اسکی گنجایش قصاید مین البتہ ہے ہم وضابطہ آنست کہ ہر حرف
کہ بیک معنی در آخر کلمات مکرر شود مانند ضمائر و نون تثنیہ و جمع وغیر آن اگر روی کنند
از قبحی خالی نبود چہ بوجہی تکرار قافیہ باشد و در امثال آن مقید از مطلق و مجرد از غیر مجرد
قبیح تر باشد و بہترین حرفی کہ روی کنند حرف اصلی باشد کہ از جنس حرف مد نبود ست
اور قاعدہ یہہ ہے کہ جو حرف بیک معنی آخر کلمات مین مکرر آتا ہے مثل ضمائر اور نون
تثنیہ اور جمع وغیرہ کے جیسے یاے نسبت ہے اگر اوسکو روے کرین قباحت سے خالی
نہین کسواسطے کہ ایک وجہ سے تکرار قافیہ ہے اور ایطا اسی کو کہتے ہین اور اسطرح کی
تکرار مین مقید مطلق سے اور مجرد غیر مجرد سے قبیح تر ہے یعنی اس ایطا کی مثالون مین ایطا
روی ساکن کا ایطای روی متحرک سے اور ایطا روی مجرد کا ایطای روی غیر مجرد سے
یعنی مردف اور موسس سے بدتر ہے اور بہتر روی کے واسطے حرف اصلی ہے کہا ہے کہ
کہ جنس حرف مد سے نہو کسواسطے کہ حروف مدا روی بیشتر حرف وصل ہوتے ہین اسکا
بیان ہوچکا ہے ہم و اختلاف حرف روی و اختلاف مجری روا نبود و اختلاف توجیہ روا نداشتہ
اند اما از قبحی خالی نبود و بعضی گفتہ اند اختلاف توجیہ بضم و کسر روا بود و قیاس بر ردف
و حذو و غیر آن روا نبود ست اور اختلاف حرف روی اور اختلاف مجرے یعنی حرکت
روی کا روا نہین ہے اور حال اسکا عیوب مین مفصل لکھا جاے گا اور اختلاف توجیہ کا
بحرکات ثلثہ روا رکھا ہے لیکن قبح سے خالی نہین اور بعضون نے کہا ہے کہ اختلاف
توجیہ کا بضم و کسر روا ہے مثلاً قافیہ حُرم بضم را کا ساتھ حِرم بکسر را کے کرین گے
اور قیاس اسکا ہے اوپر ردف اور حذو کے اور سوا اسکے جائز نہین یعنی جیسے قافیہ قولوا اور
قیلوا کا درست ہے اور قافیہ قولوا و ستالوا خواہ قیلوا و رقالوا کا درست نہین اسیطرح اختلاف
توجیہ بھی بضم و کسر درست ہے بضم و فتح اور بکسر اور فتح درست نہین ہم و حرف وصل جز یکی
از چہار حرف مذکور نتواند بود و جمع میان قافیہ موصول و غیر موصول و اختلاف حرف وصل
و اختلاف نفاذ روا نبود ست اور حرف وصل سوا ایک کے چار حرفون سے نہین
ہو سکتا وہ تین حرف مد شباہیہ اور ایک ہا وقف کی خواہ سکتی کی خواہ ضمیر کی جسکا بیان

ہوچکا ہے اور قافیہ موصول اور غیر موصول جیسے اسبابہ اور ابواب جمع نہوگا اور اختلاف حروف وصل جیسی عالمُو وظالمِہ اور اختلاف نفاذ یعنے حرکت وصل جیسے عالمہی اور ظالمہُو روا نہین ہے ہم وحرف خروج جز یکی از حروف مد نتواند بود و اختلاف آن روا نبود و وصل و خروج بنزدیک جمہور جز روی مطلق را نباشد اور حرف خروج ہوا حرف مد کے نہین ہوتا اور اختلاف اوسکا مثل عالمُہا اور عالمہُو کے روا نہین ہے اور وصل اور خروج نزدیک سب کے روی متحرک کے واسطے ہوتا ہے کسواسطے کہ جب روی ساکن ہوگی کیونکر حرف وصل سے ملے گی اور جب وصل سے نملے گی خروج سے بھی نملےگی کہ خروج بعد وصل کے ہوتا ہے ہم و اشتباہ میان این حروف ممکن نباشد جز میان روی و ردف یا وصل اما میان روی و ردف چنانکہ درینصورت کہ صلوۃ و زکوۃ در حرف الف چہ بوجہی الف اولی آن باشد کہ روی کنند ازان جہت کہ ہای تانیث نشاید کہ روی باشد و بوجہی اولیٰ آن باشد کہ ردف کنند چہ ہای وصل بعد از روی مقید نیاید اور شبہہ درمیان حروف قافیہ کے ممکن نہین ہے مگر درمیان حرف روی اور حرف ردف کے اور درمیان حرف روی اور حرف وصل کے پس درمیان روی اور ردف کے جیساکہ قوافی صلوۃ اور زکوۃ مین حرف الف ہے کسواسطے کہ اس الف کو ایک وجہ سے اولے یہ ہے کہ روی کرین اور ہے کو وصل کہین اس سبب سے کہ ہاے تانیث نہین ہے کہ روی ہو نہیں ال ایطاکی آور ایک وجہ سے بہتر یہ ہے کہ اس الف کو ردف کرین اور ہے کو روی کہین اس جہت سے کہ حرف وصل بعد روی ساکن کے نہین آتا اور یہان اگر الف کو روی کہین تو روی ساکن ہے ہم و درینصورت کہ علاۃ و نجاۃ بوجہی الف اولی آن باشد کہ ردف کنند چہ درینصورت اضمیر است اگر ای روی ہای ضمیر شاید کہ روی بود اما نشاید کہ وصل بود از جہت سکون روی و بوجہی اولی آنکہ روی کنند چہ حرف اصلی و ہای ضمیر در حکم تکرار تا از قبح خالی بود و چہ باتفاق امثال این قافیہ قبیح نباشد و اگر عقلہ و علمہ قافیہ کنند قبیح باشد اور اس صورت مین جیسے علاہ اور نجاہ ہر اور دونون مین ہای ضمیر ہے اور ہای ضمیر کا حال محقق علیہ الرحمہ نے پیشتر لکھا ہے کہ بعضون نے

قافیہ کیا ہے اور اوسکو حکم تکرار مین نہین جانا ہے اور پھر لکھا ہے کہ خالی از قبح
نبود یعنی بعضون کے نزدیک یہ تکرار قافیہ سے ہے پس اس جگہہ موافق دونون مذہبون کے
لکھتے ہین کہ علاہ اور صحاہ مین ایک وجہ سے اولی یہ ہے کہ الف کو ردف کہین
اور ہے کو روی اسواسطے کہ ہے ضمیر کی ہے اور سزاوار ہے کہ روی ہو موافق مذہب
اون لوگون کے جو اس مین تکرار نہین جانتے اور نچاہیے کہ ہا روصل ہو بسبب سکون
روی کے یہ دوسری جہت ہوئی روی قرار دینے حرف ہا کے اور ایک وجہ سے اولی
یہ ہے کہ اس الف کو روی کہین کسواسطے کہ یہ الف حرف اصلی ہے اور حرف اصلی کے
ہوتے ہوئے اور حرف کو روی قرار دینا نچاہیے اور ہای ضمیر حکم تکرار مین ہے موافق
مذہب اون لوگون کے جو ہای ضمیر کو حکم تکرار مین جانتے ہین یہ جہت دوسری ہوئی
روی قرار نہ دینے حرف ہا کے تاکہ قافیہ قبح سے خالی ہو اسواسطے کہ ایسے قافیے قبیح نہین
ہین یعنی جب الف حرف اصلی روی ہو اور ہا وصل باتفاق اس مین قباحت لازم
نہ آئی کسواسطے کہ ہر جگہہ حرف اصلی روی اور ہای ضمیر وصل ہوتی ہے اس مین بھی
وہی صورت قرار دینا چاہیے اور اگر عقلہٗ اور علمہٗ کو قافیہ کرین قبیح ہے یعنی جن لوگون نے
ہای ضمیر کو حکم تکرار مین نہین جانا ہے وہ قافیہ کرتے ہین مگر قباحت سے خالی نہین
یعنی جنکے نزدیک تکرار ہے وہ اسکو ایطا سمجھتے ہین صاحب حاشیہ کے ذہن مین
یہ مطلب نہ آیا لہذا یہ حاشیہ لکھا ح مخفی نماند کہ عبارت مصنف علام مشتمل بر حشو و تطویل
می نماید چہ قولہ و شاید کہ روی بود و قولہ بوجہی اولی آنکہ روی کنند مفید معنی واحد ست
پس عبارت مستحسن چنین بود کہ بوجہی الف را اولی آن باشد کہ ردف کنند چہ درین صورت
ہا ضمیر ست یعنی روی و بوجہی اولی آنکہ روی کنند چہ حرف اصلی ست و ہای ضمیر حکم تکرار
وصل اما نشاید کہ ہا وصل بود از جہت سکون روی تم کلامہ قاتل دوسرا حاشیہ یہ ہے
ح قولہ قبیح باشد چہ ہای ضمیر بعینہ مکرر ست و احتمال دیگر گنجایش ندارد چنانکہ
در علاہ و صحاہ محتمل بود تم کلامہ محقق علیہ الرحمہ قبیح فرماتے ہین یعنی کسیکے نزدیک درست
اور کسی کے نزدیک نادرست نہ نادرست مطلق قاتل علا بالفتح بلندی اور نام ایک مرد کا

اور ایک موضع ہے مدینے مین منتخب سے حجی بالکسر عقل اور زیرکی اور بالفتح کنارہ ایک چیز کا منتخب سے ھم واما اشباہ میان روی و وصل ہم درین صورت ہا در حرف افتد چہ بران تقدیر کہ الف ردف کنند ہا روی باشد وبران تقدیر کہ الف روی کنند ہا وصل باشد وا تا شبہہ درمیان روی اور وصل کے بھی ان صورتون مین حرف ہای صلوۃ وزکوۃ اور حرف ہای علاہ اور حجاہ مین پڑتا ہے اسواسطے کہ اگر الف کو ردف کہین حرف ہا روی ہو اور اگر الف کو روی کہین حرف ہا وصل ہو ھم وگفتہ اند ہاے وصل جز ہای ضمیر یا تانیث یا وقف نتواند و وصل متحرک ازین جملہ جز ہای ضمیر نباشد وازین حکم ہا بیشتر بحکم اغلب تواند بود واّلا اگر کسی قافیہ اسبابہ و ابوابہ کند وبعد ازان تا بہ بیارد کہ از نباہت مشتق باشد ہای اصلی وصل افتادہ باشد ونشاید کہ گویند کہ ہا روی ست و با دخیل واّلا روا باید داشت کہ اعلامہ مثلاً درین قافیہ افتد ت اور عروضیون نے کہا ہے کہ ہاے وصل سواہاے ضمیر یا ہاے تانیث یا ہای وقف کی نہین ہوتی اور وصل متحرک ان سب سے فقط ہای ضمیر ہوتی ہے اور یہ حکم اکثر بحکم اغلب ہین وَالا اگر کوئی قافیہ اسبابہ اور ابوابہ کا کرے اور بعد اوسکے تا بہ لاوے کہ نباہت سے ہے ہای اصلی بمقام وصل ہو اور بجا ہیے کہ کہین کہ ہے روی ہے اور بے دخیل ہے تا بہ مین والا اگر ایسا ہو اعلامہ بھی اس قافیے مین آسکتا ہے کہ اختلاف دخیل کا جائز ہے پس اس بات سے معلوم ہوا کہ وہ حکم عروضیون کے بحکم غالب ہین کلیتی نہین ہین کسواسطے کہ تا بہ مین یہان ہای اصلی بمقام وصل پڑی ہے نباہت نام آور اور بزرگ ہونا صراح سے اور مشہور ہونا منتخب سے کذا فی الغیاث ھم وبدانکہ ہر حرف یا حرکت کہ در ہمہ قصیدہ مکرر شود غیر حروف وحرکات مذکورہ آنرا بقافیہ تعلق نباشد واز باب لزوم مالا یلزم بود کہ از قبیل صنعت ہا وابداعہای سخن باشد ونسبت آن بنظم ونثر یکسان بود ت اور معلوم ہو کہ جو حرف یا حرکت تمام قصیدے مین مکرر ہو سوا حروف اور حرکات مذکورہ کی اوسکو قافیے سے تعلق نہین ہے بلکہ قسم لزوم مالا یلزم سے ہے اوسکو صنعت اور ابداع سخن یعنی ندرت سخن سے کہنا چاہیے اور نسبت اوسکے

نظم و نثر مین ایک سا ہے قافیے سے تعلق نہین جیسے لازم کرنا حرکت دخیل کا درصورت روی متحرک کاملی اور راحلی مین کس واسطے کہ جب روی متحرک ہو تبدیل حرکت دخیل مین اختیار ہے اور اگر کوئی لازم کرے صنعت ہے نثر ہو یا نظم

فصل چهارم در انواع قوافی نزدیک عرب قافیہ چنانکہ گفتیم باعتبار حال روی دو نوع بود مطلق یا مقید و باعتبار ماقبل روی سہ نوع موسس یا مردف یا مجرد و باعتبار مابعد روی سہ نوع موصول مخرج یا موصول تنہا یا غیر موصول و غیر مخرج پس حسب ترکیب ہیجدہ شود کہ از ضرب دو در سہ در سہ حاصل شود اما بعضی ازین مرکبات ممکن الوقوع نبود و بعضے مختلف فیہ باشد و آنچہ متفق علیہ بود نہ نوع باشد

فصل چھٹی اقسام قوافی مین جو نزدیک عرب کے ہین قافیہ جیسا کہ کہا ہمنے باعتبار حال روی کے دو طرح پر ہے مطلق جس مین روی متحرک ہو یا مقید جس مین روی ساکن ہو اور باعتبار ماقبل روی کے تین طرح پر ہے موسس جس مین الف تاسیس ہو یا مُرْدَف بسکون را و تخفیف دال جسمین حرف ردف ہو یعنی حرف علت مع حرکت ماقبل موافق یا مجرد جسمین تاسیس ردف کچھ نہو اور باعتبار مابعد روی کے بھی تین طرح پر ہے موصول مخرج جس مین وصل اور خروج دونون ہون یا موصول تنہا جس مین فقط وصل ہو غیر موصول اور غیر مخرج جس مین وصل اور خروج کچھ نہو اور احتمال مخرج تنہا کا ساقط ہے کہ خروج بے وصل نہین ہوتا پس بحسب ترکیب کے اٹھارہ قسمین ہوتی ہین کہ ضرب دو سے تین مین چھہ تین مین ہوتی ہین یعنے مطلق اور مقید کو جب موسس اور مردف اور مجرد مین ضرب دیجیے چھہ ہون اور جب چھہ کو موصول مخرج اور موصول تنہا اور غیر موصول اور غیر مخرج مین ضرب دیجیے چھہ ترک اٹھارہ ہون لیکن بعض ان مرکبات سے ممکن الوقوع نہین ہین اور بعضے مختلف فیہ ہین کہ مصنف نے خود انکا بیان آگے کیا ہے اور جتنے کہ متفق علیہ ہین نو قسمین ہین

نقشہ اقسام قوافی باعتبار اختلاف روی

مطلق اعنی متحرک	موسس مردف مجرد	موصول مخرج	موصول تنہا	غیر موصول غیر مخرج
مقید اعنی ساکن	موسس مردف مجرد	موصول مخرج	موصول تنہا	غیر موصول و غیر مخرج

ھم ا مطلق موسس موصول مخرج چنانچہ درین قافیہ کہ صاحبہا و کاتبہات اول مطلق موسس موصول مخرج جیسا کہ صاحبہا اور کاتبہا مین الف تاسیس اور حا اور با دونو مین دخیل اور یا روی اور ہا وصل اور الف آخر خروج ہے ھم ب مطلق موسس موصول غیر مخرج چنانکہ صاحبا و کاتبات دوم مطلق موسس موصول غیر مخرج جیسا کہ صاحبا اور کاتبا مین الف تاسیس اور حا اور تا دونون مین دخیل اور با روی اور الف آخر وصل ہے ھم ج مطلق مردف موصول مخرج چنانکہ جمالہا و خیالہات سوم مطلق مردف موصول مخرج جیسا کہ جمالہا اور خیالہا مین الف اول ردف اور لام روی مطلق اور ہا وصل اور الف ثانی خروج ہے ھم د مطلق مردف موصول غیر مخرج چنانکہ جمالا و خیالات چہارم مطلق مردف موصول غیر مخرج جیسے جمالا اور خیالا مین الف اول ردف اور لام روی مطلق اور الف دوسرا وصل ہے ھم ہ مطلق مجرد موصول مخرج چنانکہ ضربہا و خطبہات پنجم مطلق مجرد موصول مخرج جیسا کہ ضربہا اور خطبہا مین با روی مطلق مجرد اور ہا وصل اور الف خروج ہے ھم و مطلق مجرد موصول غیر مخرج چنانکہ ضربا و خطبا و امین ششم نوع

مطلقات ست ت ششم مطلق مجرد موصول غیر مخرج جیساکہ ضربا اور خطبا مین با روی
مطلق مجرد اور الف وصل ہے اور یہ چھہ قسمین روی مطلق کی ہین ھم ز مقید موسس چنانکہ
قاضی و حامی ت ہفتم مقید موسس جیساکہ قاضی اور حامی مین کہ الف تاسیس اور
ضاد اور میم دونون مین دخیل اور یا رشناه تحتانی روی مقید ہے ھم ح مقید مردف
چنانکہ جمال و خیال ت ہشتم مقید مردف جیساکہ جمال اور خیال مین الف ردف
اور لام روی مقید ہے ھم ط مقید مجرد چنانکہ قمر و خطر و این سہ نوع مقیدات ست
ت نہم مقید مجرد جیساکہ قمر اور خطر مین را روی مقید ہے اور بس اور یہ تین قسمین
روی مقید کی ہین ام و سہ نوع مطلق ممکن الوقوع نبود و آن موسس و مردف و مجرد
باشد ہر سہ غیر موصول و غیر مخرج از جہت امتناع تحرک حرف آخر از شعر ت اور
تین قسمین روی متحرک کی غیر ممکن ہین اور وہ موسس اور مردف اور مجرد ہین تینون
غیر موصول اور غیر مخرج یعنی مطلق موسس غیر موصول و غیر مخرج اور مطلق مردف غیر
موصول اور غیر مخرج اور مطلق مجرد غیر موصول اور غیر مخرج کسواسطے کہ آخر شعر
ساکن ہوتا ہے اور یہان روی متحرک بدون وصل اور خروج کے واقع ہوئی ہے
پس وقوع اسکا غیر ممکن ہے ھم و شش نوع مقید واقع نبود و آن موسس و مردف
و مجرد بود ہر سہ یا موصول غیر مخرج یا موصول مخرج اما بنزدیک کسانی کہ وصل و خروج
بعد از روی ساکن جائز ندارند از جہت این علت ت اور چھہ قسمین روی ساکن
واقع نہین ہوتین اور وہ موسس اور مردف اور مجرد تینون موصول غیر مخرج یا موصول
مخرج لیکن نزدیک اون لوگون کے جو وصل اور خروج بعد روی ساکن کی جائز نہین رکھتے
واسطے اسی علت کے یعنی بسبب عدم جواز وصل و خروج بعد روی ساکن ہے کے ھم
و اما نزدیک کسانیکہ جائز دارند از این شش دو نوع ممکن الوقوع نیست آن مقید مردف
موصول غیر مخرج بود از جہت توالی سہ حرف ساکن در وی یعنی ردف و روی و وصل ت
و اما نزدیک اون لوگون کے کہ وقوع وصل و خروج کا بعد روی ساکن کے جائز رکھتے ہین ان
چھہ قسمون مین دو قسمین ناممکن ہین اور وہ اول مقید مردف موصول غیر مخرج بسبب برابر آنے

تین حرف ساکن کے آویں مین اور وہ تین حرف ساکن یعنی ردف اور روی اور وصل
اسواسطے کہ جب روی مقید ہوئی ساکن ٹھہرے اور ردف خود عبارت حرف ساکن سے ہے
اور وصل کہ آخر شعر مین ہے لامحالہ ساکن ہوگا پس وقوع اس صورت کا ناممکن ہے ہم
ب مقید مردف موصول مخرج از جہت توالی دو ساکن در غیر مقطع شعر و آن ردف و روی
بود کہ بر وصل متحرک سابق باشند ت اور دوسری صورت ناممکن مقید مردف موصول
مخرج ہے بسبب برابر آنے دو ساکن کے غیر آخر شعر مین اور وہ ردف ساکن اور روی
ساکن ہے کہ وصل متحرک سے پہلے واقع ہونگے اور دو ساکن سوا آخر شعر کے درمیان شعر
نہین آتے پس یہ صورت بھی ناممکن ٹھہری ہم و چہار نوع باقی ممکن بود باین تفصیل
آ مقید موسس موصول مخرج چنانکہ لم تخاطبہا ولم تراقبہا و کسانیکہ انکار این نوع کنند
تکرار الف و با از باب لزوم مالایلزم شمرند و ہا روی نہند و قافیہ مطلق مجرد موصول
غیر مخرج و اگر بدل با حرفی از حروف مد بود چنانکہ در قاصیہا و دانیہا مطلق مردف شمرند
ت اور چار قسمین باقی ممکن ہین اس تفصیل سے اول مقید موسس موصول مخرج
جیسا کہ لم تخاطبہا اور لم تراقبہا مخاطبت سے بمعنی باہم خطاب کردن اور مراقبت سے
بمعنی نگاہ داشتن یکدیگر پس ان مین الف تاسیس ہے اور طا اور قاف دونون
دخیل اور با روی ساکن اور ہا وصل اور الف آخر خروج اور جو لوگ انکار اس نوع سے
کرتے ہین اس مین یہ تاویل بیان کرتے ہین کہ بعد روی ساکن کے وصل اور خروج
نہین ہوتا اس قافیے مین تکرار الف اور با کی لزوم مالایلزم ہے اور ہے روی ہے
اور الف وصل اور قافیہ مطلق مجرد موصول غیر مخرج سے ہے اور اگر بدل ہو ساتھ
ایک حرف کے حروف مد سے جیسا کہ قاصیہا اور دانیہا مین ہے مطلق مردف
جانتے ہین یعنی یا ردف ہے اور ہا روی اور الف آخر وصل اور قاصی بمعنی اگلی
اور دانی بمعنی اودے ہے ہم ب مقید موسس موصول غیر مخرج و درینصورت چون
روی و وصل ساکن باشند و اصل در کلام عرب آنست کہ چون دو ساکن متوالی استعمال
کنند ساکن اول از حروف مد بود و دو حرف مد متوالی نتواند بود پس لامحالہ روی

از حرف مد بود و وصل ہای ساکن چنانکہ در قاضیہ و حامیہ و کسانیکہ انکار این نوع کنند
تکرار الف از باب لزوم مالا یلزم شمرند و یا ردف نہند و ہا روی و قافیہ مقید مردف گویند
ت دوم مقید موسس موصول غیر مخرج اور اس صورت مین جو روی اور وصل
دونون ساکن ہونگے اور قاعدہ کلام عرب کا یہ ہے کہ جب دو ساکن برابر استعمال
کرتے ہین پہلا ساکن حرف مد سے ہوتا ہے اور دو حرف مد برابر نہین ہو سکتے پس
لا محالہ روی حرف مد ہوگی اور وصل ہا ساکن جیسا کہ قاضیہ اور حامیہ مین ہے بسکون ہا
و ہا قاضیہ یعنی حکم کنندۂ آن اور حامیہ حمایت کنندۂ آن الف تاسیس اور ضاد اور
میم دونون مین دخیل اور یا تحتانی روی ساکن اور ہا وصل ہے اور جو لوگ منکر
اس نوع کے ہین کہتے ہین کہ بعد روی ساکن کے وصل نہین آتا پس تکرار الف
قاضیہ اور حامیہ مین لزوم مالا یلزم اور یا ردف اور ہا روی ہے اور قافیہ اونکے نزدیک
مقید مردف ہے ہم و بدانکہ تجویز این دو نوع اقتضای آن کند کہ تعریفی کہ خلیل قافیہ را
کردہ است بران جملہ کہ صدر این فن گفتیم تمامی حروف و حرکات قافیہ را تناول
نباشد چہ دخیل و تاسیس و رس درین دو صورت ازان تعریف خارج باشند اما ان تعریف
بنا بر آنست کہ قافیہ مقید را وصل و خروج نباشد ت اور معلوم ہو کہ تجویز ان
دو نوع کی یعنی مقید موسس موصول مخرج جیسے لم تخاطبہا اور مقید موسس موصول
غیر مخرج جیسے قاضیہ اس بات کو چاہتی ہے کہ وہ تعریف قافیے کی جو خلیل نے
کی ہے اور صدر کتاب مین بیان ہوئی ہے تمام حروف اور حرکات قافیہ او س
تعریف مین شامل نہون کس واسطے کہ قول خلیل یہ ہے کہ ساکن آخر ساکن اول تک
مع حرکت ماقبل قافیہ ہے پس بیان دخیل اور تاسیس اور رس یعنی حرکت ماقبل
تاسیس ان دونون صورتون مین تعریف خلیل سے خارج ہوتی ہین مثلاً لم تخاطبہا
مین موافق تعریف خلیل کے با اور ہا اور الف اور حرکت ماقبل با قافیہ ہے
اور طا سے دخیل اور الف تاسیس اور حرکت ماقبل اوسکی جسکو رس کہتے ہین
خارج ہوتی ہے اور اسیطرح قاضیہ مین یا اور ہا اور اوسکی حرکت ماقبل اور ہا داخل قافیہ ہے

اور الف تاسیس اور اوسکی حرکت ماقبل اور رضا و دخیل تھا رج مگر وہ تعریف خلیل کی
اسواسطے ہو کہ قافیہ مقید مین وصل اور خروج نہین ہوتا یعنی لم تتجاطبہا مین آلم تجاطب
تک قافیہ ہو پس با اور ساکن اول الف اور اوسکی حرکت ماقبل اور طای دخیل
قافیہ ہو باقی ردیف ہو اور قاضیہ مین قاضی تک قافیہ ہو پس یا اور ساکن اول الف
اور اوسکی حرکت ماقبل اور رضا و دخیل قافیہ باقی ردیف ہو اس صورت مین تاسیس
اور دخیل اور رس داخل تعریف مذکور رہتی ہین هم ج مقید مجرد موصول مخرج چنانکہ
لم یطلبہا ولم یجبہا و منکران این نوع تکرار با را از لزوم ما لا یلزم شمرند و با روی نہند و
قافیہ مطلق مجرد موصول غیر مخرج و اگر بدل با یکی از حروف مد بود چنانکہ در علاہا و نداہا
قافیہ مطلق مردف موصول شمرند ت سوم مقید مجرد موصول مخرج جیسا کہ لم یطلبہا
او لم یجبہا پس با روی مقید اور ہا وصل اور الف خروج ہے اور معنی یہ کہ نجبت آنرا
و حاجت نشد آنرا اور منکر اس نوع کی تکرار با کو لزوم ما لا یلزم اور با کو روی مطلق اور الف کو
وصل جانتے ہین اور قافیہ کو مطلق مجرد موصول غیر مخرج کہتے ہین اور اگر بدل با کے
حرف مد ہو جیسا کہ علاہا اور نداہا مین بمعنی بالای آن برآمد و آواز داد اور اقافیہ کو
مطلق مردف موصول جانتے ہین اور الف اول کو ردف اور ہا کو روی مطلق اور
الف کو وصل کہتے ہین هم ر مقید مجرد موصول غیر مخرج و درینصورت ہم روی از
حرف مد تواند بود و وصل ہای ساکن چنانکہ گفتہ آمد مثالش صلوٰۃ و زکوٰۃ و منکران این
قافیہ را مقید مردف شمرند این است انواع قوافی واللہ اعلم ت چہارم مقید مجرد
موصول غیر مخرج اور اس صورت مین بھی روی حرف مد ہوگی اور وصل ہای ساکن جیسا کہ
قبل ازین کہا گیا مثال اوسکی صلوٰۃ اور زکوٰۃ ہے الف روی مقید اور ہای تانیث
وصل ہے اور منکر اس قافیہ کو مقید مردف جانتے ہین اور ہای تانیث کو روی مقید
اور الف کو ردف کہتے ہین یہ ہین قسمین قافیون کی نزدیک عرب کے واللہ اعلم

م فصل پنجم در عیوب قوافی نزدیک عرب عیب ہای کہ تعلق بقافیہ دارد یا راجع
باحال حروف و حرکات قافیہ یا راجع نیست و صنف اول منقسم ہست باقسام عدد حروف

اما آنچہ تعلق بہ تاسیس دارد یکے بیش نتواند بود و آن جمع قافیہ موسس و قافیہ
با موسس باشد در یک بیت و ہمین عیب بعینہ اقتضای وجود و عدم رس کند و در تاسیس
و رس غیر این اختلافی دیگر تصور نیفتد ت فصل پانچوین عیوب قوافی مین جو اہل
عرب کے نزدیک ہین وہ عیب کہ قافیے سے تعلق رکھتے ہین یا رجوع کرتے ہین
طرف حرفون اور حرکتون کے یا راجع بحروف و حرکات نہین ہین پس جو راجع بحروف
و حرکات ہین منقسم ہین باقسام عدد حروف یعنی جتنی قسمین اون حرفون کی ہین اوتنی
قسمین ان عیبون کی ہین اما جو عیب تعلق تاسیس سے رکھتا ہے ایک سے زیادہ
نہین ہے اور وہ جمع ہونا قافیہ موسس اور نا موسس کا ہے ایک بیت مین جیسے قافیہ
سالم اور مُسلِم کا اور یہی عیب بعینہ اقتضای وجود و عدم رس یعنی حرکت ماقبل تاسیس
کرتا ہے اسواسطے کہ تاسیس منحصر بالف ہے اور ماقبل الف سوا فتحے کے نہین ہوتا
پس اگر الف اور حرف سے بدل جاے گا حرکت اوسکی ماقبل کی بھی بدل جاے گی
مثلاً سالم مین رس ہے اور مسلم مین رس نہین ہے اور تاسیس اور رس مین سوا اسکے
اور اختلاف خیال مین نہین آتا م و اما آنچہ بدخیل دارد جز اختلاف اشباع نبود و آن
سہ گونہ تواند بود چہ اختلاف بضم و کسر بود یا بضم و فتح بود یا بکسر و فتح و اما وجود و عدم
دخیل در وجود و عدم اشباع راجع بود یا جمع موسس و ناموسس ت و اما جو عیب
تعلق دخیل سے رکھتا ہے سوا اختلاف اشباع یعنی حرکت دخیل کی نہین ہے اور وہ
تین طرح پر ہوتا ہے یا اختلاف ساتھ ضمے اور کسرے کے جیسے کابل اور کامل مین یا
اختلاف ساتھ ضمے اور فتحے کے جیسے بہادُر اور دلاوَر مین یا اختلاف ساتھ کسرے
اور فتحے کے جیسے تاجِر اور باوَر مین اما وجود و عدم دخیل کا اور وجود و عدم اشباع
حرکت دخیل کا راجع ہے طرف جمع موسس و ناموسس کے اسواسطے کہ دخیل تابع
تاسیس ہے جہان تاسیس ہوگا دخیل بھی ہوگا جیسا قافیہ حل کا ساتھ حاصل کے
کہ ایک قافیہ موسس ہے اور اوس مین دخیل بھی ہے اور ایک ناموسس اور اوسمین
دخیل بھی نہین ہے اور یہ قافیہ عرب مین جائز نہین اور فصحاے عجم جائز رکھتے ہین

ش۳۲

هم داما آنچه تعلق برردف دارد ده نوع تواند بود ا جمع مُردَف ونامردف ب جمع
میان واو والف هردو مد ج جمع میان یا والف هردو مد د جمع میان واوی که ماقبلش
مفتوح بود و واو مد ه جمع میان واوی که ماقبلش مفتوح بود والف و جمع میان
واوی که ماقبلش مفتوح بود و یای مد ز جمع میان یای که ماقبلش مفتوح بود و یای
مد ح جمع میان یای که ماقبلش مفتوح بود و واو مد ط جمع میان یای که ماقبلش
مفتوح بود والف ی جمع میان واو و یا ماقبل هردو مفتوح ت وا ما جو عیب کہ
تعلق ردف سے رکھتا ہے دس طرح پر ہوتا ہے اوّل جمع ہونا مُردَف اور نامردف کا
جیسے قافیہ حال اور حَل کا دوسرا جمع ہونا واو اور الف کا دونوں مد ہ جیسے قافیہ
عَماد اور عمود کا تیسرا جمع ہونا یا اور الف کا دونوں مد ہ جیسے قافیہ عمید اور عماد کا
چوتھا جمع ہونا واو ماقبل مفتوح اور واو مد کا جیسے قافیہ قَول اور طول کا پانچواں
جمع ہونا واو ماقبل مفتوح اور الف کا جیسے قافیہ قَول اور قال کا چھٹا جمع ہونا واو
ماقبل مفتوح اور یای مد کا جیسے قافیہ قَول اور قیل کا ساتوان جمع ہونا یای ماقبل
مفتوح کا اور یای مد کا جیسے قافیہ ذَیل اور قیل کا آٹھوان جمع ہونا یای ماقبل مفتوح کا
اور واو مد کا جیسے قافیہ ذَیل اور طُول کا نوان جمع ہونا یای ماقبل مفتوح کا اور الف کا
جیسے قافیہ ذَیل اور زال کا دسوان جمع ہونا واو اور یا کا جن دونوں کا ماقبل مفتوح ہو
جیسے قافیہ قَول اور قَیل کا هم و اختلافی دیگر ممکن بود و آن جمع باشد میان واو و یا
هردو مد اما آنرا از عیوب نشمرند کسانیکه واو و یارا که ماقبل ایشان مفتوح بود ردف
نشمرند نزدیک ایشان ازین ده نوع مذکور نوع آخر از اعتبار ساقط بود و شش نوع
دیگر که بیش ازان باشد داخل بود در جمع مُردَف ونامردف ت اور ایک اختلاف اور
ممکن ہے اور وہ جمع ہونا واو اور یا دونوں مد کا ہے جیسے عمود اور حمید ہیں اور
اوسکو عیب نہیں جانتے ہیں شاعر کہتا ہے شعر بَانَت سُعَادُ فَقَلبِی الیَومَ مَتبُولُ
مُتَیَّمٌ اِثرَہَا لَم یُفدَ مَکبُولُ ؛ لٰکِنَّہَا خُلَّۃٌ قَد سِیطَ مِن دَمِہَا ؛ فَجعٌ وَوَلعٌ وَاِخلَافٌ وَتَبدِیلُ
یہ بھی بہتر نہیں ہے خصوصاً غزل میں اور جو لوگ واو اور یا ماقبل مفتوح کو ردہ نہیں جانتے

دونکے نزدیک قسم وہم جیسے قول اور قیل جو آخر مین بیان کی ہے اعتبار سے ساقط ہوگی
اور نو قسمین جو باقی رہین اون مین چھہ قسمین جو قبل اس نوع آخر کی بیان کین داخل ہوگی
جمع مردف اور نامردف مین یعنی ایک جگہہ مدہ اور ایک جگہہ غیر مدہ ہم و اصناف عیوب
متعلق بردف سہ نوع اول بیش نبود و انچہ راجع بود با حذو ہمین اقسام باشد بعینہ
چہ اختلاف این حروف اقتضای اختلاف حذو کند و بر عکس ست اور قسمین عیوب متعلق
بردف کی تین سے زیادہ نہین ہین کسواسطے کہ جو پہلے بیان کی یعنی دس مین ایک
اعتبار سے ساقط ہے اور چھہ قسمین داخل جمع مردف و نامردف ہین باقی رہین تین
قسمین اور جو عیب کہ راجع ہے طرف حذو کے یعنی طرف حرکت ماقبل ردف کے یہی
اقسام ہین بعینہ کس لیے کہ اختلاف ان حرفون کا مقتضی ہے اختلاف حذو کا اور
بر عکس یعنی اختلاف حذو کا مقتضی اختلاف مذکورہ ہے ہم و اما انچہ راجع بود با روی
سہ صنف بود یکے انچہ روی در و مختلف باشد و آن دو نوع بود یکی آنکہ دو حرف باشد
قریبی المخرج و دیگر آنکہ قرب مخرج در و معتبر نباشد و صنف دوم انچہ بسبب اختلاف توجیہ
بود و آن ہم سہ گونہ بود چہ اختلاف بالضم و کسر بود یا بالضم و فتح یا بالفتح و کسر و صنف سوم
انچہ بسبب اختلاف مجرے بود و آن سہ گونہ بود بر قیاس گذشتہ و از اختلاف
بوجود توجیہ و عدمش یا بوجود مجری و عدمش از اعتبار خارج بود چہ اقتضای ازالت
تشابہ کند اصلا ت و اما جو عیب کہ متعلق بروی ہے تین طرح پر ہے اول اختلاف روی
اوسکی دو قسمین ہین قسم پہلی وہ کہ دو حرف ہون قریب المخرج جیسے میم اور نون ایک جگہہ
میم روی ہو ایک جگہہ نون اسکو اکفا کہتے ہین قسم دوسری وہ کہ قریب المخرج نہون
جیسے با اور را یہ بڑا عیب ہے اور اسکو اجازہ کہتے ہین دوم عیب جو متعلق روی ہے
بسبب اختلاف توجیہ یعنی حرکت ماقبل روی کے وہ تین طرح پر ہے اسواسطے کہ
اختلاف بضم و کسر ہوگا مثل دُرر اور خضر یا اختلاف بضم و فتح ہوگا مثل دُرر و قمر یا اختلاف
بفتح و کسر ہوگا مثل قمر و خضر سوم عیب جو متعلق روی ہے وہ بسبب اختلاف مجرے ہے
یعنی حرکت روی متحرک کے ہوتا ہے بر قیاس گذشتہ یعنی بضم و کسر جیسا قالو اور قالہ مین

یا بضم اور فتح جیسا قائمٌ اور قائمَ ہیں یا بفتح وکسر جیسا قائلَہ اور قائلِہ ہیں و اما اختلاف
ساتھ ہوسنے اور نہ ہوسنے توجیہ کے جیسا قمرٌ اور اَمرٌ ہیں یا اختلاف ساتھ
ہونے اور نہونے مجرے کے جیسا قائمہٗ اور علیہٖ ہیں اعتبار سے خارج ہے یعنی قابل
اعتنا نہیں اسواسطے کہ اقتضاے ازالت تشابہ کرتا ہے مطلقاً یعنی اس ہیں کسیطرح کا
تشابہ نہیں ہے پس قافیہ عیب دار بھی نہو گا ہم و اما آنچہ راجع یا وصل بود ہم بر سہ گونہ باشد
وآن اختلاف بود بہ واو و یا یا بواو والف یا بالف و یا وبحقیقت راجع باشد با اختلاف مجری و اما اختلاف
وصل بجمع یکی از حروف مد با ہا و اختلاف بجمع ہای ساکن و متحرک و اختلاف بوجود و عدمش
از اعتبار خارج بود چہ مقتضی ازالت اصل تشابہ باشدت و اما جو عیب راجع لوصل
ہوتا ہے وہ بھی تین طرح پر ہوتا ہے اور وہ اختلاف یواو و یا ہے جیسا قالو اور قالی ہیں
یا اختلاف بواو والف سے ہے جیسا قالو اور قالا ہیں یا اختلاف بالف و یا ہے جیسے قالا اور
قالی ہیں اور حقیقت ہیں یہ عیب راجع ہوتا ہے طرف اختلاف مجرے یعنی حرکت روی
متحرک کی و اما اختلاف وصل کا ساتھ جمع ہونے ایک حرف مد کے ساتھ حرف ہا کے
جیسا قائلُو اور قائلہ ہیں اور اختلاف وصل کا بجمعیت ہاے ساکن و متحرک جیساکہ حملہ و
حملہا ہیں اور اختلاف وصل کا بوجود و عدم جیساکہ حُمّل اور حملہ اعتبار سے خارج ہے
کسواسطے کہ اصل تشابہ ان ہیں زائل ہے یعنی اختلاف کے ساتھ کچھہ تشابہ چاہیے
یہاں کسی طرح کا تشابہ بھی نہیں ہے پس ماخن فیہ سے خارج ہے ہم و اما اختلاف بخروج ہم
سہ نوع بود چہ یا بجمع واو و یا بود یا بجمع واو والف یا بجمع یا والف و ہر سہ راجع بود با اختلاف
نفاذ و حکم اختلاف خروج بجمع وجود و عدمش ہم از اعتبار خارج بود و این عیب ہا
متعلق بود بحروف و حرکات ت و اما اختلاف متعلق خروج بھی تین طرح پر ہے اسواسطے کہ
یا بجمع واو و یا ہوگا جیسے فخطا بہو و بکتابھی یا بجمع واو والف جیسے لم یطلبہوُ ولم یطلبہا
یا بجمع یا والف جیسے بعتابہی و کتابہا اور یہ تینوں راجع ہیں با اختلاف نفاذ یعنی حرکت
وصل متحرک اور حکم اختلاف خروج کا بھی بجمع وجود و عدم اعتبار سے خارج ہے اور یہ عیب متعلق ہیں
بحروف و حرکات معلم اما عیب ہای کہ بحروف و حرکات متعلق نبود و یا بسبب اعادہ قافیہ بود و آن چنان بود

که کلمه بر قافیه مشتمل بود بلفظ و معنی مکرر شود و یا بسبب آن بود که قافیه را از صیغه مستعمل تحریف
کنند تا تشابه حاصل آید مثلاً ابراهیم با ابرهیم کنند چون قافیه نعیم و کریم باشد یا لفظے را
قافیه کنند که معنی را بان اختصاصی نبود مثلاً اگر قافیه سجود و شهود باشد و ذکر باری تعالے
در موضع قافیه افتد از اسمای او تعالی ودود ایراد کنند و ایراد این اسم را جز رعایت قافیه
وجهی نبود و یا لفظی را قافیه کنند که جزو سخنی باشد و جزو دیگر در اول دیگر بیت بود مثلاً
در شعرے که قافیه کرم و علم باشد لم از لم یفعل قافیه کنند و یفعل در اول بیت دیگر بیاورند

ت آاوہ عیوب جو حروف اور حرکات سے تعلق نہین رکھتے ہین کئی طرح پر ہین
یا وہ عیب بسبب اعادۂ قافیہ ہوتا ہے اوسکی صورت یہ ہے کہ جو کلمہ کہ مشتمل قافیہ ہے
لفظ و معنی مین مکرر ہو یعنی لفظ بھی ایک اور معنی بھی ایک جیسے لسان اور لسان دونون
بمعنی زبان پس اگر لفظ بدل جای جیسے لسان اور زبان قافیہ ہوگا یا معنی بدل جاین
جیسے لسان ایک جگہہ بمعنی زبان اور ایک جگہہ بمعنی زبانہ ترازو قافیہ ہوگا یا وہ عیب
بسبب اسکے ہوتا ہے کہ قافیہ کو صیغۂ مستعمل سے تحریف کرین اسواسطے کہ باہم مشابہت
ہوجای یعنی عینیت دور ہوجاے فی الجملہ تغایر پیدا ہو مثلاً ابراہیم کو ساتھ ابرہیم کے
قافیہ کرین مطلع مین جب قافیہ نعیم و کریم ہو قصیدے مین پس قافیہ کرنا ایک کلمہ کا
بتحریف بیجا ہے یا وہ عیب یون ہوتا ہے کہ ایسی لفظ کو قافیہ کرین کہ معنی کو اوس
لفظ سے خصوصیت نہو جیسے ودود بمعنی دوست اور ایک اسم اسمای باری تعالی سے بھی ہے
پس جب قافیہ سجود اور شہود کا ہو اور ذکر باری تعالی موضع قافیہ مین پڑے اسمای باریتعالے
ودود ایراد کرین اور یہ وارد کرنا اس اسم کا فقط برعایت قافیہ ہو اور کوئی وجہ نہو حاصل
یہ کہ ودود اور قادر اور مثل صفت واقع ہوتے ہین پس رب ودود اور رب قادر کہنا چاہیے
کہ معنی کو خصوصیت ہوجاے اگلے یا عیب قافیے کا یہ ہے کہ ایسی لفظ کو قافیہ کرین کہ وہ جزو
ایک سخن کا ہو اور دوسرا جزو اوسکا اول بیت ثانی مین ہو مثلاً جس شعر مین قافیہ کرم
اور علم کا ہو لفظ لم کو قافیہ کرین لم یفعل سے اور یفعل کو اول بیت ثانی مین لائین هم و
عیوب قافیه علی الاجمال سه صنف باشد اینجه البته نشاید که ایراد کنند و اگر کسے ایراد کنند

آن شاذ شمرند ب انچہ ایرادش قبیح بود اما استعمال آن شعر را از روی ضرورت اتفاق
افتد ج آنچہ استعمال آن بسیار باشد اما مستحسن نبود و از عیوب مذکور بعضے را القاب مخصوص
باشد و بعضے را نباشد ت اوعیوب قافیہ کے مجملاً تین قسم پر ہین اول وہ کہ یقیناً نچاہیے کہ ایراد کرین
اور اگر کوئی ایراد کرے اوسکو شاذ جانتے ہین دوم وہ کہ ایراد اوسکا قبیح ہو اما استعمال
اوسکا شعر مین از روی ضرورت کے اتفاق پڑے سوم وہ کہ استعمال اوسکا بہت ہو
مگر مستحسن نہو یعنی ایک قسم ایسی ہے کہ استعمال اوسکا عند الضرورت بھی جائز نہین ہے
اور دوسری قسم ایسی ہے کہ عند الضرورت جائز ہے مگر قبیح ہے اور تیسری قسم ایسی ہے
کہ بیضرورت بھی روا ہے مگر قبیح ہے اور عیوب مذکورہ مین بعض کے القاب مخصوص
ہین اور بعض کے القاب نہین ہین ھم و از القاب مشہور یکی اقوا است و آن اختلاف
مجری باشد و البتہ روا نبود ت اور القاب مشہورہ سے ایک اقوا ہے اور وہ اختلاف
مجرے یعنی حرکت روی کا ہے جیسے قالُو اور قالِہ بضم و کسر اور قالَہ اور قالُہ بضم و فتح اور
قالَہ اور قالِہ بفتح و کسر اور یہ مثالین سابق بھی لکھی گئی ہین پس یہ اختلاف البتہ روا نہین ہے
اور اقوا بالکسر تمام ہونا زاد کا پس اس قافیے کا لانا ایسا ہے گویا زاد شاعر کا تمام ہوا
غیاث سے اور منتخب مین یعنی خالی شدن منزل اور محتاج اور درویش گردانیدن اور
خشاعت گردانیدن قافیہا بحرکات و در منزل خالی فرود آمدن و مسافرت کردن و زویلز توشہ
شدن و خالی شدن شکم از طعام و بسیار مال شدن و بی مال شدن لکھا ہے ھم و دوم اکفا ست
و آن اختلاف حروف روی باشد نے اعتبار قرب مخرج و ہم البتہ روا نبود سوم اجازت ست
و آن اختلاف حروف روی باشد بشرط آنکہ در مخرج متقارب باشند مانند تا و طا یا سین و صاد
و این نوعی است از اکفا ت اور دوسرا اکفا ہے اور وہ اختلاف حروف روی کا ہے
بدون اعتبار قرب مخرج یعنی اعتبار قرب مخرج کا اس مین ضرور نہین ہے قریب المخرج
ہون یا نہون اور یہ البتہ روا نہین ہے اور اکفا بالکسر کج کرنا طرف کا
یا جو کچھ کہ اوس مین ہو گر جاے اور خم دینا کمان کو اور ایک نوع عیب قافیہ سے
کہ بعض ابیات مین حرف روی اور ہو اور بعض مین اور منتخب سے اور غیاث مین لکھا ہے

کہ اکفا عیب قافیہ ہے کہ روی یا قید مختلف ہو بشرط قرب مخرج جیسے صباح اور سیاہ
اور بحر اور شہر تیسرا عیب اجازت ہے اور وہ اختلاف حروف روی کا ہے بشرطیکہ
مخرج مین متقارب ہون جیسے تا اور طوی اور سین اور صاد اور یہ ایک نوع ہے
اکفا کی یعنی اکفا عام ہے اور اجازہ خاص اور اجازہ بزا معجمہ روا رکھنا اور چھوڑ دینا
اور دستوری دنیا اور ایک قافیے مین ایک جگہہ طوی اور ایک جگہہ دال روی لانا
منتخب سے اور صاحب غیاث نے معنی خرآد مین لکھا ہے کہ ماخذ اس لفظ کا کتب
معتبرہ لغات عرب مین پایا نگیا اور ملا نور الدین ظہوری نے خوان خلیل مین نہاد اور
خراد کا قافیہ کیا ہے ظاہرا طوی خرآط کی فارسیون نے اپنے تصرف سے تا ذ فرشت سے
بدل کے بجہت قرب مخرج دال سے مبدل کی ہے اور صراح مین لکھا ہے کہ باصطلاح
شعرای عرب اس عمل کو اجازہ کہتے ہین کہ ایک مصرع مین حرف روی طا مہملہ کو لانا
اور مصرع دیگر مین دال لانا تم کلامہ ح قولہ این نوعی ہست از اکفا ظاہرا این قول صحیح نیست
چہ در اکفا حسب التصریح مصنف علام عدم اعتبار قرب مخرج است و در اجازہ اعتبار
قرب مخرج پس اندراج و نوعیت یکی از متخالفین نسبت دیگری صورت نہ بندد.
مگر آنکہ گویند معنی قولہ بے اعتبار قرب مخرج آنست کہ قرب مخرج دران ضروری نیست
باشد یا نہ وہذا ہو الموافق لما قالہ ابن الحاجب فی المقصد الجلیل لا اکفا اختلاف الروی
فان یکن متشبہ بمخرج او بخط فہو قد سہلا لیکن صاحب مفتاح و خزرجیہ میگویند اختلاف روی
متقارب المخرج را اکفا گویند و متباعد المخرج را اجازہ و بسیاری از عروضیان دیگر نیز
موافق ایشان آوردہ اند بل معنی اجازہ آنچہ مصنف علام آوردہ در کتابی دیدہ نشد
تم کلامہ ظاہر ہے کہ اعتراض اول کو خود کچھ سمجھکر دفع کیا اور اعتراض ثانی اگر صراح
اور منتخب بھی دیکھتے نکرتے اسکو اسطے کہ منتخب اور صراح مین لکھا ہے کہ اجازہ اسکو
کہتے ہین کہ ایک قافیے کے روی طوے اور ایک قافیے کی روے دال ہو اور دال اور
طوے قریب المخرج ہین چنانچہ رسالہ مطبوعہ سید حسن فارسی مین یہ عبارت لکھی ہے
کہ مخرج طا و دال بی نقطہ و تای قرشت از سر زبان ست فافہم ہم چہارم سناد و آن.

چند نوع بود ا جمع موسس و ناموسس ب جمع مردف و نامردف ج اختلاف ردف بواو
والف یا بیا والف در حرف مد د اختلاف ردف بیای غیر مد کہ ما قبلش مفتوح بود با مدہ
اختلاف توجیہ و سہ قسم اول روا نبود چہارم قبیح بود اما استعمال کنند بنادر و پنجم بسیار
استعمال کنند و قبحش از قبح چہارم کمتر بود و بعضے اختلاف توجیہ بضم و کسر روا دارند
قیاس بر اختلاف ردف بواو و یا و در ہمہ مواضع قبیح این ہمہ نوع اختلاف از دیگر انواع
کمتر شمر ندرت چوتھا عیب قافیے کا سناد ہے اور سناد بالکسر لغت میں بمعنی معاونت
اور اصطلاح اہل عروض میں جو عیب کہ قبل روی کے ہو اور وہ کئی طرح پر ہے اول
جمع ہونا موسس اور ناموسس کا یعنی ایک جگہہ الف تاسیس ہو اور ایک جگہہ نہو جیسا
سالم اور مسلم میں دوم جمع ہونا مردف اور نامردف کا یعنی ایک جگہہ حرف ردف ہو ایک
جگہہ نہو جیسا طور اور طہر کہ عربی میں حرف ردف مدہ ہوتا ہے سوم اختلاف ردف کا
بواو و الف جیسے طول اور قال یا بیا والف حرف مد میں جیسے قال اور قیل چہارم اختلاف
ردف کا بیاے غیر مدہ کہ ماقبل اوسکا مفتوح ہو ساتھ یاے مدہ کے جیسے
ذیل اور قیل پنجم اختلاف توجیہ کا جیسے قُل اور حَل اور حِل اور تین قسمیں پہلی سناد کی
روا نہیں ہیں مطلقاً اور چوتھی قسم قبیح ہے مگر استعمال کرتے ہیں بہ ندرت یعنی کبھی کبھی
اور پانچوین یعنی اختلاف توجیہ بہت استعمال کرتے ہیں اور قبح اوسکا چہارم سے
کمتر ہے اور بعضے اختلاف توجیہ کا بضم و کسر روا رکھتے ہیں اور قیاس کرتے ہیں
اختلاف ردف بواو و یا پر یعنی اختلاف توجیہ کا بضم و کسر جیسے قُل اور حِل ہے مثل
اختلاف ردف بواو و یا ہے جیسے عمود اور حمید اور جیسے وہ جائز ہے ویسے یہ جائز ہے
اور سب مواضع میں قبح اس نوع اختلاف کا اور انواع سے کمتر جانتے ہیں ح
مخفی نماند کہ نوع ششم از انواع سناد باقی ماندہ و آن اختلاف اشباع یعنی حرکت
دخیل است چنانکہ در عالِم و عالَم بکسر لام یکی و بفتح لام دیگر تم کلامہ ظاہر ہے کہ سناد کہتے ہیں
اوس عیب کو جو ماقبل روی کے ہو اس صورت میں صورت قُل اور حِل اور عالِم اور عالَم
کی ایک سے ہے اور توجیہ عام ہے اور اشباع خاص پس اشباع داخل توجیہ ہو صاحب نفیسہ کو

یہ بھی یاد نہین کہ خود قبل اسکے بیان توجیہ مین حاشیہ لکھا ہے کہ فرق در توجیہ و اشباع
آنست کہ توجیہ عبارت ست از حرکت ماقبل روی ساکن خواہ آن حرف ماقبل دخیل باشد
مثل میم کامل و رامل یا نباشد چنانکہ میم قمر و رمز و اشباع عبارت ست از حرکت دخیل کہ
مابعد تاسیس بود خواہ روی آن ساکن بود خواہ متحرک پس نسبت عموم من وجہ درمیان
این ہر دو متحقق ست تم کلامہ ہم پنجم ایطا و آن اعادت قافیہ بود و چندانکہ تکرار قافیہ بیکدیگر
نزدیکتر بود قبحش زیادت بود و ایراد لفظ مشترک مانند عین بمعنی مختلف ایطا نبود و ہمچنین
اگر لفظ در اصل یکے بود و بتصریف یا وجوہ استعمال مختلف شود اختلافی کہ اقتضاے
اختلاف لفظ یا معنی کند مثلاً رجل و الرجل یکی نکرہ و دیگر معرفہ و لم تضربی و لم تضرب یکے
مخاطبہ مونث و دیگر مغایبہ او و غلام و غلامی یکی بیای اطلاق و دیگر بیای اضافت
بالنفس خود و امثال این ایطا نبود و اما برجلٍ و لرجلٍ و یضربُ و تضربُ و امثال این
ایطا بود ت پانچوان عیب قافیے کا ایطا ہے اور ایطا بمعنی پامال کردن و پامال کنانیدن ہے
منتخب اور غیاث سے اور اصطلاح اہل عروض مین تکرار قافیہ لفظاً و معناً ہے اور جتنی کہ
تکرار قافیہ یکدگر سے نزدیکتر ہو قصیدے مین قبح اوسکا زیادہ ہوگا لکھا ہے کہ
کم از کم قصیدہ سات بیتین ہین پس اگر اعادہ قافیہ کا بعد سات بیتون کے ہو گویا
اعادہ قصیدۂ ثانی مین ہے اور اسیطرح اگر اعادہ فن دیگر مین ہو مثلاً تمہید کے بعد
مدح شروع کرے اور اعادہ قافیے کا عمل مین لائے کچھ باک نہین ہے کذا قال السکاکی
اور وارد کرنا لفظ مشترک کا مانند عین کے بمعنی چشم و آفتاب و ذات و چشمہ وغیرہ بمعنی
مختلف ایطا نہین ہے یہی ہے مذہب جمہور کا مگر خلیل تکرار قافیہ باختلاف معنی بھی
داخل ایطا جانتا ہے الا باختلاف اسم و فعل مثل ذہبٌ اسم بمعنی زر اور فعل بمعنی رفت
یہ ایطا سے اوسکے نزدیک خارج اور اسیطرح اگر لفظ اصل مین ایک ہو اور بسبب
تصریف کے یعنی گردان کے یا بوجوہ استعمال مختلف ہو پس وہ اختلاف کہ مقتضی اختلاف
لفظ ہو یعنی اوس سے اختلاف لفظ ہو جائے یا مقتضی اختلاف معنی ہو یعنی اوس سے اختلاف معنی ہو جائے مثلاً رجل
اور الرجل کہ ایک نکرہ ہے یعنی کوئی مرد اور دوسرا معرفہ ہے یعنی یہ مرد اور ولم تضربی اور

لم تضرب باشباع ایک صیغہ مونث حاضر کا اور ایک صیغہ مونث غایب کا اور غلام باشباع اور غلامی ایک بیای اطلاق اور ایک بیای اضافت طرف اپنی ذات کے یعنی غلام میرا اور امثال اسکی ایطا نہین ہے کسواسطے کہ الرجل اور رجل مین تغایر معنی ہوگیا اور لم تضربی اور لم تضرب مین اور غلام اور غلامی مین تغایر لفظی ہوگیا اما برجل اور رجل اور یضرب اور تضرب اور امثال اسکی داخل ایطا ہین ح قولہ یضرب و تضرب مخفی نماند کہ حکم شخالف الرجل از رجل بسبب شدت اتصال افادہ آن میکند کہ در یضرب و تضرب نیز ایطا نباشد چہ اتصال یای یضرب تای تضرب کمتر از اتصال الرجل نمے نماید واللہ اعلم تم کلامہ قال کہ الرجل و یضرب اور تضرب مین اتصال الف ولام اور یا اور تا سے غرض نہین جیسا کہ صاحب حاشیہ نے گمان کیا ہے غرض یہ ہے کہ الرجل اور رجل مین صورت معنی کے بدل گئی اور معنی متغایر ہوگئے بخلاف یضرب اور تضرب کے کہ صورت معنی کی ایک رہی اور آخر لفظ بھی ایک ہی رہا فقط حضور اور غیبت باعث تغایر نہین ہے ہم ششم تضمین وآن تعلق آخر بیت بود باول دیگر بیت چنانکہ در پیشتر گفتہ آند و این تضمین غیر آنست کہ در صنعت ہای شعر افتد وآن ایراد شاعر بود در اثنای شعر خود بیتے مشہور کہ بر ہمان وزن وقافیہ بود از شعر دیگری بر سبیل استشہاد و یا تمثیل و غیست انچہ واجب بود ایراد آن از علم قافیہ شعر تازی واللہ اعلم ت چھٹا عیب قافیے کا تضمین ہے اور وہ تعلق آخر بیت کا ہے ساتھ اول بیت ثانی کی جیسا کہ پیشتر کہا گیا مثل لم کے کہ آخر بیت اول مین قافیہ ہو اور یفعل شروع بیت ثانی آئے اور یہ تضمین سوا اوس تضمین کے ہے کہ داخل صنائع شعر ہے اوسکی صورت یہ ہے کہ شاعر اپنی شعر مین شعر مشہور شخص غیر کا ہم وزن اور ہم قافیہ بر سبیل استشہاد یا تمثیل ضم کرے یہ ہے جو کچھ کہ واجب تھا ایراد اوسکا علم قافیہ سے شعر تازی مین واللہ اعلم

م فصل ششم

در حروف و حرکات قوافی نزدیک پارسی گویان وذکر ردیف حرف ہا کہ بعضی را در شعر پارسی اعتباری نیست و کسانیکہ اعتبار کردہ اند ملاحظہ شعر عرب کردہ اند و حال ایشان ہمانست کہ حال کسانیکہ بر اوزان خاص بعرب شعر فارسی گفتہ اند و چون

تاسیس ساقط شود دخیل ہم ساقط شود و از حرکات رس و اشباع ساقط شود **فصل**
پنجم حروف و حرکات قوافی مین نزدیک فارسی گویون کے اور ذکر ردیف مین حرف
تاسیس کو شعر فارسی مین کسیطرح کا اعتبار نہین ہے اور جن لوگون نے اعتبار کیا ہے
بلاخطہ شعر عرب کا کیا ہے یعنی بتقلید عرب کہا ہے اور باب لزوم مالا یلزم سے جانا ہے
اور حال اون لوگون کا وہی ہے جیسے اوزان عرب مین تقلیداً شعر فارسی لکھے ہین اور
جب تاسیس ساقط ہوا حرف دخیل بہی ساقط ہوا اور حرکتون سے رس اور اشباع
دونون حرکتین ساقط ہوئین کسواسطے کہ رس حرکت ماقبل تاسیس اور اشباع حرکت
دخیل کا نام ہے **ردف** در فارسی ہر حرف کہ اتفاق افتد شاید خواہ حرف مد خواہ
غیر آن و واجب بود کہ در ہمہ قصیدہ یکحرف بود بعینہ و ساکن بود و حرکت ماقبل او یعنی
حذو یکحرکت بعینہ بود مثال ردف حرف علت الف در کار و بار و واو در دور و سور و یا
در تیر و شیر و حرفی کہ بواو ماند در گور و شور و حرفی کہ بیا ماند در دیر و زیر و مثال حرفہای
دیگر را در کرد و مرد و سین در دست و بست و کاف در بکر و فکر **ت** اور ردف فارسی
مین جو حرف کہ اتفاق پڑے سزاوار ہے خواہ حرف مد خواہ غیر مد اور واجب ہی
کہ تمام قصیدے مین ایک حرف پڑے بعینہ اور ساکن ہو اور حرکت ماقبل اوسکی
یعنی حذو ایک حرکت بعینہ ہوتی ہے مثال ردف حرف علت کی جیسے الف کار و بار
مین اور واو دور اور سور مین یعنی سرور اور یا تیر اور شیر مین اور وہ واو جو مدہ سے
مشابہ ہے جیسا گور اور شور مین بحرکت مجہولہ اور وہ حرف جو یا ے مدہ سے مشابہ ہے
جیسا دیر و زیر مین بحرکت مجہولہ اور مثال اور حرفون کی جو غیر مدہ ہین جیسے را کرد و
مرد مین اور سین دست و بست مین اور کاف بکر اور فکر مین معلوم کیا چاہیے کہ
اہل عروضیون نے ردف فقط حروف مدہ کو قرار دیا ہے اور غیر مدہ کو اس جگہہ قید کہا ہے
اور قید کو حصر کیا ہے دس حرفون پر یعنی با و خا و را و زا و سین و شین و غین و فا
و لام و نون و ہا اور مثالین یہ لکھی ہین ابر و صبر و تخت و بخت و خورد و برد و بزم و رزم و دست
و شست و گشت و مغز و نغز و گفت و سفت و بند و پند و چہر و مہر اور حرف ردف کا

بعینہ ایک حرف ہونا تمام قصیدے مین اور اوسکی حرکت ماقبل یعنی حذو کا ایک حرکت
ہونا بعینہ بس جو کچھہ اسکے خلاف ہے اور جمع ہونا حرکت معروف اور مجہول کا مثلاً
دور اور شور مین ان سب کا حال عیوب مین لکھا جاوے گا یہان تصریح اوسکی ضرورت نہین
رکھتی ہم و اما روی باشد کہ یکحرف بود و باشد کہ دو حرف بود اول را مفرد خوانند و دوم را
مضاعف و اما روی کبھی ایک حرف ہوتا ہے اور کبھی دو حرف اول کو روی
مفرد کہتے ہین اور دوم کو روے مضاعف اور عروضیون نے اس جگہہ ردف کو مکرر
کہا ہے ایک کو ردف اصلی اور ایک کو ردف زائد ہم و روی مفرد باشد کہ حرف مد بود
مانند الف در جدا و در واو یا در بہی و صبی و واو در راسو و پہلو و شبیہ بیا در دعوی و معنی
شبیہ بواو در نیکو و بینو و باشد کہ غیر مد بود مانند دال در کرد و مرد و را در کدز و سفر
اور روی مفرد کبھی حرف مد ہوتا ہے جیسا الف جدا اور روا مین اور یا بھی اور صبی مین
اور واو راسو اور پہلو مین اور راسو یعنی نیولہ کے ہے اور شبیہ بیا جیسا دعوی اور معنی مین
اور شبیہ بواو جیسا نیکو اور بینو مین اور کبھی روی مفرد غیر مد ہوتی ہے مانند حرف دال کے
کرد و مرد مین اور مانند حرف را کے گذر اور سفر مین ہم و روی مضاعف از حرفہای عدد دہ
بود و بشرطہای مخصوص اما شرطہا آن بود کہ قافیہ مردف بود و ردف یکی از حروف مد بود
و آن دو حرف کہ روی باشد ہر دو در کلمہ اصلی باشند و حرف اول یا واو ہر دو
مجہول الحرکۃ باشند و روی مضاعف حروف معدود سے ہوتی ہے اور اوسمین
شرطین ہین اول یہ کہ قافیہ مردف ہو دوسرے یہ کہ ردف ایک حروف مد سے ہو
تیسرے یہ کہ وہ دو حرف روی کے کلمے مین اصلی ہون چوتھے یہ کہ حرف پہلا یا او
واو کا دونون مجہول الحرکۃ ہون جیسے بخت اور سوخت کہ قافیہ مردف ہے اور واو
اور یا ان مین حروف مد ہین اور دونون حرف روی یعنی خا اور تا کلمے مین حرف اصلی
ہین اور حرف اول واو اور یا کا یعنی با اور سین بخت اور سوخت مین مجہول الحرکۃ ہین
صاحب حاشیہ نے لفظ واو کو دور کرکے یہ عبارت لکھی ہے کہ اول یا ہر دو مجہول الحرکۃ
باشند اور نیچے اس عبارت کے لکھا ہے از دو حرف روی اور اوسپر یہ حاشیہ لکھا ہے

ح قولہ اول یا ہر دو مجہول الحرکتہ باشند ظاہر آنست کہ در بیشتر ازین کلمات ممثلہ مابعد ہر دو حرف روی مضاعف ساکن واقع شدہ مثل رست و ساخت و یافت و دست آری در بعضی از کلمات پارسی بکار رو حرکت حرف اول مختلسہ ست اما حرکت مجہولہ در کدام ازین کلمات بر اول و ثانی حرف روی یافتہ می شود معلوم نیست کہ مصنف علام از حرکت مجہولہ چہ ارادہ ساختہ است تم کلامہ قدہ ال ایک مرد قابل نے کہ ناآشنای علم طب تھے حاشیہ میزان الطب پر لکھا اور تپ لرزہ کی جگہ نوبت کے معنی لغت مین دیکھکر حاشیہ پر ثبت کیے کہ نوبت چیزی ست کہ بر در شاہان می نوازند الحق کہ بدون فہم معنی کے حال تحریر کا ایسا ہی ہوتا ہے اور معلوم ہو کہ بعضے نسخون مین وہ عبارت ہے جو لکھی گئی اور بعض نسخون مین یہ عبارت ہے کہ و حرف اول یا ہر دو مجہول الحرکتہ باشند پس محشی نے با کو جو بای موحدہ ہے یا بیای تحتانی پڑھ کر مطلب کو خراب کیا ہے ورنہ معنی یون ہی بنتے ہین کہ حرف اول ساتھ دونون حرف روی کے مجہول الحرکتہ ہو مثلاً بخت مین حرف یا کہ خا اور تا سے ملا ہوا ہے اور دوست مین واو کہ سین اور تا سے ملا ہوا ہے مجہول الحرکتہ ہو پس اس صورت مین بھی وہی معنی ہوتے ہین

م اما حرفہای کہ در روی مضاعف افتد باستقرا معلوم شدہ ست کہ حرف اول یکی ازین ہفت حرف باشد خا و را و سین و شین و فا و نون و زا کہ درین لفظہا مجتمع اند سخنش زرف و حرف دوم یکے ازین شش حرف باشد یا و تا و جیم و دال و سین و کاف کہ درین لفظہا مجتمع اند سکت بجد و وقوع آن در امثال این کلمات است رست نیست دوست بیست دانست گوشت یافت کوفت زلیفت ساخت بخت دوخت کاشک کوشک اسکار مورد راند بانگ پارس جاماسپ کونج بنزک غیزد کرد زدت و لیکن جو حرف کہ روی مضاعف مین واقع ہوتے ہین باستقرا و تلاشش معلوم ہوا ہے کہ حرف اول ان سات حرفون سے ہوتا ہے جو مرقومہ متن ہین اور مجموعہ اونکا سخنش زرف ہے یعنی سخن اوسکا عمیق اور تہ دار ہے اور حرف دوسرا ان چھ حرفون سے ہوتا ہے جو مرقومہ متن ہین اور مجموعہ اونکا سکت بجد ہے یعنی خاموش ہوا اوسکو شش یا جد مقابل ہزل ہے

کنز اور غیاث سے اور مثالین انکی جو مرقوم متن ہین اور حروف ثانی ہین جو کاف ہے
اوس سے مراد کاف پارسی اور کاف تازی دونون ہین اور مثالون مین بیت بمعنی بایست
باثانی مجہول امر ہے ایستادن سے یعنی توقف کن برہان سے اسواسطے کہ ماقبل ردہ
حرکت مجہولہ شرط مین داخل ہے اور بیخت صیغۂ ماضی ہے بیختن سے بابا رفارسی بروزن
ریختن بمعنی بیچیدن برہان سے اور کاشک مخفف کاشکے ہے کہ اصل مین کاشکی تھا
ہای مختفی کہ کاف بیانی کے آخر مین تھی بسبب کسرے کے یای تحتانی سے بدل ہوئی
کاشکے ایک لفظ ٹھہرا جواہر الحروف اور غیاث سے اور کوشک بسکون ثالث بنای بلند
اور قصر کو کہتے ہین برہان سے اور کارد بمعنی کزلک ہے کہ عربی ہین اوسکو سکین کہتے ہین
اور مورد بضم اول وسکون ثانی مجہول وثالث ودال ابجد نام ایک درخت کا ہے کہ اوسکو
آس کہتے ہین پتی اوسکی نہایت سبز اور تروتازہ ہوتی ہین اور دواؤن مین استعمال
کرتے ہین اور بسبب نہایت سبزی کے زلف محبوب سے نسبت دیتے ہین اور نسخے
مہر ونگین آیا ہے برہان سے اور پارس بابای فارسی نام ایک ولایت کا ہے اور وہ
چار شہر ہین شیراز اور سپاہان اور کرمان اور سبزوار اور استعمال مین ایک حرف
پارس کا زیادہ وزن سے آتا ہے کشف اللغات سے اور بمعنی یوز اور نام پہلو بن سام
بن نوح علیہ السلام بھی ہے برہان سے اور جاماسپ بابار فارسی نام حکیم کا کہ وزیر گشتاسپ
شاہ کا تھا اور جاماسپ نامہ اوسکی مصنفات سے ہے کذا فی الکشف اور کوفج کو برہان
اور جہانگیری مین بفتح فا لکھا ہے بمعنی نام جماعت کہ کوہستان کرمان مین رہتی ہین
اور کوفجان کو برہان مین بروزن بوستان اور کشف مین بافا موقوف بمعنی جماعت مذکور
اور قفس لکھا ہے معلوم ہوتا ہے کہ کوفج بفتح فا وسکون فا دونون طرح آیا ہے اور تحمیل
کہ بسکون فا مخفف کوفجان ہو اور نیز کسح نیز اول ثانی کشیدہ وزای فارسی زدہ گیاہیست
کہ بر درخت پیچد وبعربی عشقہ گویند کذا فی البرہان اما باکاف دیدہ نشد شاید مثل کاشک
افزودہ باشند تم کلامہ برہان مین لفظ نیز بدون کاف ہے اور یہان مع الکاف اور
دونون حرف روی کے اصلی ورکار ہین ایسا قیاس مفید نہین اور غیر وح غیز بکسر اول

و یاء مجہول و زاء فارسی نمودہ امر غیژیدن است کہ بمعنی بزانو و چہار دست و پا نشستہ رفتن ست
مانند طفلان و بزیادت دال چنانکہ مصنف آوردہ دیدہ نشد شاید در بعضے السنہ دال را
زائد کردہ باشند مثل کاف در کاشک واللہ اعلم تم کلامہ ظاہر ہے کہ غیژ امر اور غیژیدن
مصدر برہان مین لکھا ہے اور یہان غیژد مع الدال آیا ہے اور دونون حرف روی کے
اصلی درکار ہین کیا عجب کہ مثل غیژیدن کے غیژدن بھی مصدر آیا ہو جیسے گزاریدن اور
گذاردن وگستریدن اور گستردن وغیرہ اور غیژد ماضی اوس سے ہو اور کروژ دس کروژ
بواو مجہول بمعنی نشاط و اندوہ از لغات اضداد است کذا فی الغیاث اما حال دال را برحال
دال غیژد قیاس باید فرمود تم کلامہ یہ قیاس صاحب حاشیہ کا بکار آمد نہین کہ برہان اور
کشف مین یہ لفظ بدون دال ہے اور یہان مع الدال اور دونون حرف روی کا اصلی درکار
ہین سوا اسکے برہان مین کروژ بر وزن خروس لکھا ہے اور یہان حرکت ماقبل روی
مجہولہ چاہیے شاید کہ کروژدن بھی کوئی مصدر آیا ہو ہم واین دو حرف چون در مقاطع
شعر افتد آنرا در وزان بجای یکحرف شمرند چنانکہ گفتہ ایم و روی مقید باشد نے توجیہ
واین جنس در قافیہ تازی واقع نباشد و اما اگر در مقاطع نباشد اتصال این دو حرف
یا بحرفے ساکن بود یا بحرفے متحرک و اگر بحرف ساکن بود چنانکہ در لفظ راستی روی مطلق
بود چہ ہر دو حرف روی را متحرک شمرند و اگر اتصال شان بحرفی متحرک بود چنانکہ گوییم
راست شو اگر یکحرف وزن دیدہ شود تا بر وزن فاعلن شود روی را یکحرف بیش نباشد
واگر ہر دو حرف مستوفی در تلفظ آرند تا بر وزن مفتعلن شود ہر دو حرف روی متحرک باشد
و روی درینصورت نے وصل باشد و بر جملہ چون روی دو حرف متحرک باشد و متصل باشد
بوصل اسم مجری بآن حرکت لائق تر باشد کہ بوصل پیوستہ بود و حرکت اول را آن اولی کہ
باسمی دیگر خوانند و ہمچنین چون ہر دو حرف متحرک باشند یا یکی و بوصل متصل نباشد اسم مجری
بران حرکتہا لائق نباشد و این حکمہا کہ گفتہ آمد خاص ست باین لغت ست اور یہ
دو حرف یعنی روی مضاعف کہ دونون ساکن ہین جب آخر شعر مین واقع ہوتے ہین
اونکو وزن مین بجای یکحرف شمار کرتے ہین جیسا کہ کہا ہے اول کتاب مین اور روی

مفید ہوگی سنانے توجیہ کے یعنی حقیقت مین مثلاً لفظ راست مین تا روی ساکن ہے اور
سین اوسکے ماقبل بقیاس تازی متحرک چاہیے تھا اور حرکت اوسکی توجیہ ہوتی اور یہان
سین دوسرا حرف روی کا واقع ہوا ہے اور ساکن ہے پس گویا روی ساکن ہے
بدون توجیہ کے اور اس قسم کا قافیہ تازی مین واقع نہین ہوتا بسبب اسکے کہ دو حرف
روی دونون ساکن اور ماقبل اونکے مدہ وہ بھی ساکن پس وقوع مین حرفون ساکن کا
آخر شعر تازی مین نہین ہوتا اور اگر یہ دو حرف آخر شعر مین نہون حشو مین ہون اتصال
ان دونون حرفون کا یا بحرف ساکن ہوگا یا بحرف متحرک اگر بحرف ساکن ہوگا جیساکہ
لفظ راستی مین کہ یا ساکن سے اتصال ہوا اس صورت مین روی مطلق ہوگی یعنی متحرک
اسواسطے کہ دونون حرف روی کو متحرک شمار کرتے ہین اور راستی کو بروزن فاعلن کہتے ہین
اور اگر اتصال اونکا بحرف متحرک ہو جیساکہ راست شو اگر اس مین ایک حرف دزدیدہ کیجیے
اور بروزن فاعلن کہیے روی پر ایک حرکت سے زیادہ نہوگی کسواسطے کہ ایک دزدیدہ
ہوگیا ایک حرف جو باقی رہا اوس پر ایک ہی حرکت چاہیے اور اگر دونون حرف مستوفی
اور تمام کردہ شدہ یعنی پڑھ پڑھین تا بروزن مفتعلن ہو دونون حرف روی کے متحرک ہونگے
اور روی اس صورت مین بی وصل ہوگی اسواسطے کہ حرف وصل متحرک نہین ہوتا اور
منفصل نہین ہوتا اور بر جملہ یعنی حاصل کلام یہ ہے کہ جب روی دو حرف متحرک ہونگے
اور وصل سے ملین گے جیسے لفظ راستی مین کہ بروزن فاعلن ہے نام مجرے کا اس
حرکت روی کو زیبا ہے کہ مجرے حرکت روی متحرک کو کہتے ہین اور یہان روی متحرک
وصل ساکن سے ملی ہے اور حرکت حرف اول کا بہتر یہ ہے کہ اور نام رکھین کسواسطے کہ
حرف روی دو ہین اور دونون متحرک ایک کی حرکت کا نام مجرے ہوا دوسری کا نام اور
چاہیے اور اسیطرح جب دونون حرف روی متحرک ہون جیسے راست شو مین بروزن مفتعلن
یا ایک حرف متحرک ہو دوسرا ساکن جیسے راست شو مین بروزن فاعلن اور وصل سے
متصل نہو جیسے یہان شو کا شین متحرک اور منفصل ہے وصل نہین ہو سکتا ہے حرف وصل
ساکن اور منفصل چاہیے اس صورت مین اسم مجری ان حرکتون پر لائق ہے اسواسطے کہ

مجریٰ نام حرکت روی متحرک کا ہے جو متصل ہوتا ہے وصل سے اور یہان وصل نہین
اور روی متحرک ہے پس یہ احکام کہ کہے گئے خاص ہین لغت فارسی مین تازی مین یہ
صورتین قافیون کی نہین ہوتی ہم وَاَما وصل حرفی زائد باشد کہ بعد از روی آید از کلمہ منفصل
نبود و بعضی گفتہ اند وصل ازین شش حرف باشد تا و میم و شین و یا و دال و ہا چنانکہ در سخنت
و سخنم و سخنش و سخنی و گوید و گفتہ می آیدت وَاَما وصل ایک حرف زائد ہوتا ہے کلمہ سے
اور تکرار اوسکی واجب ہوتی ہے اور بعد روی کے آتا ہے اور کلمے سے جدا نہین ہوتا
اور بعضون نے کہا ہے کہ وصل ان چھہ حرفون سے ہوتا ہے تا میم شین یا دال ہا جیساکہ
سخنت اور سخنم اور سخنش اور سخنی اور گوید اور گفتہ مین آتا ہے ہم واین حصر واجب نیست
چہ یا کہ در خطاب باشد مثلاً گوئی تو درین سخنی یا در صفت چنانکہ در لفظ خوش سخنی یا
در نسبت چنانکہ در شہری دیگر باشد و شبیہ بیا کہ در نکرہ آید مثلاً گوئی سخنی از سخنہا یا
در تقدیر فعل چنانکہ گوئی اگر گفتمی و کاشکی گفتمی و بخواب دیدم کہ گفتی واین دو حرف باشد
و یکی گرفتہ اندت اور یہ حصر چھہ حرفون پر واجب نہین ہے اسواسطے کہ یای خطاب
جیساکہ کہے تو کہ تو درین سخنی یعنی تو بیچ اس بات کی ہے اور یاے کلمۂ توصیف جیسا لفظ
خوش سخنی مین یعنی سخن خوش اور یای نسبت جیساکہ شہری مین یعنی شہر کا رہنے والا
پس یہ یا اور ہے یعنی یاے معروف ہے اور شبیہ بیا یعنی یاے مجہول کہ نکرے مین
آتی ہے مثلاً کہے تو سخنی از سخنہا یعنی گومی سخن سخنو نسے یا تقدیر فعل مین ہوتی ہے یعنی
جس مین وقوع فعل ثابت نہو جیساکہ کہے تو اگر گفتمے یعنی اگر کہتا مین وکاشکے گفتمے یعنی
کاشکے کہتا مین و بخواب دیدم کہ گفتی یعنی خواب مین دیکھا مینے کہ کہتا تھا اور ہی اور یہ
دو حرف ہین یعنی ایک یای معروف اور ایک شبیہ بیا یعنی یای مجہول اور عرضیون نے
ایک ہی یی ہی چھہ حرفون مین ح یعنی شبیہ بیا کہ عبارت است از یای مجہول تحقیق
حرف مرکب است از الف و یا و تفصیلش در اول کتاب گذشت ہم و نیز الف ندا چنانکہ
گوئی پسرا ازین قبیل ہست و خارج است از حروف مذکورت اور الف ندا جیساکہ کہے تو
پسرا یعنی ای پسر اسی قبیل سے ہے اور خارج ہے حروف ششگانہ مذکورہ سے

ھم ہمچنین کاف تصغیر چنانکہ گوئی پسرک و در بعضی لغات بدل کاف تصغیر واو بود ت اور
اسیطرح کاف تصغیر جیساکہ کہے تو پسرک یعنی پسر خرد اور بعضے لغت مین بدل کاف تصغیر کی
واو ہے یعنی پسرو مثال اوسکی شعر ہر من نظری نمیکنی ای پسرو بچشم خوش تو کہ آفرین
باد برو ٭ ھم و نون مصدر چنانکہ در لفظ گفتن و کردن ہم ازین قبیل است و خارج است
از حروف شش گانہ ت اور نون مصدر جیساکہ لفظ گفتن اور کردن مین ہے اسی قبیل سے ہے
اور خارج ہے حروف شش گانہ سے ھم و بر جملہ تحقیق درین موضع آنست کہ ہر حرف
ساکن کہ جاری مجری این حروف باشد کہ بروی مطلق پیوندد تا کلمہ بآن تمام شود از قبیل
وصل بود ت اور فی الجملہ تحقیق اس جگہہ یہ ہے کہ جو حرف ساکن کہ قائم مقام ان حروف کا ہو
کہ روی مطلق سے ملے تو کلمہ بسبب اوسکے تمام ہو قبیل وصل سے ہے ھم و بدانکہ قدما
الف اطلاق بر رسم عرب بکار داشتہ اند چنانکہ گویند شودا و گویدا و از قبیل وصل شمردہ و
استعمال آن الف اصلا خطا است چہ عرب را الف و واو و یا از اشباع حرکات اواخر
کلمات حادث شود و عجم را اواخر کلمات متحرک نباشد پس آنجا حرکتی در افزودن و آن را
اشباع کردن تا حرفی حادث شود خروج باشد از لغت ت اور معلوم ہو کہ قدمانے
الف اطلاق کو مثل عرب کے استعمال کیا ہے جیساکہ کہتے ہین شودا اور گویدا اور من قبیل
وصل شمار کرتے ہین اور استعمال الف کا مطلقاً خطا ہے کسواسطے کہ لغت عرب مین الف
اور واو اور یا اشباع حرکات اواخر کلمات سے پیدا ہوتی ہین اور زبان عجم مین اواخر
کلمات متحرک نہین ہوتے پس زبان عجم مین ایک حرکت کا زیادہ کرنا اور اوسکو اشباع کرنا
یہان تک کہ ایک حرف پیدا ہو خروج ہے لغت سے یعنی یہ بات زبان عجم سے خارج ہے
ھم و اما خروج درست تر آنست کہ در پارسی خروج نیست از جہت آنکہ وصل متحرک نیست
و باین سبب یوسف عروضی کہ در تمہید قواعد عروض و قوافی پارسی مانند خلیل است در تازی
در اثنای حروف قوافی پارسی خروج نیاوردہ است ت و اما خروج ٹھیک یہ بات ہے
کہ پارسی مین خروج نہین ہے اس سبب سے کہ پارسی مین وصل متحرک نہین ہے
اور جب وصل متحرک ہوگا بلکہ حرف مابعد یعنی ردیف ہو جاے گی اور اسی سبب سے یوسف عروضی

کہ تمہید قواعد عروض و قوافی پارسی مین مانند خلیل کے ہے تازی مین حروف قوافی فارسی مین خروج نہین لایا ہے ھم و بعضی گفتہ اند چون حرف وصل متحرک شود و لیاکنی دیگر متصل گردد آن ساکن خروج باشد و حرکت وصل نفاذ چنانکہ گوئی زدمش و پسندمش دال روی است و میم وصل و شین خروج ت اور بعضے کہتے ہین کہ جب حرف وصل متحرک ہوتا ہے اور ایک ساکن سے ملتا ہے وہ ساکن خروج ہے اور حرکت وصل کا نام نفاذ ہے جیسا کہ کہے تو زدمش و پسندمش یعنی مارا ہینے اوسکو اور پسند کیا مینے اوسکو دال روی ہے اور میم وصل اور شین خروج ھم و باشد کہ خروج بحرکت وصل با وی پیوند د چنانکہ گوئی پسریش و خبریش ت اور کبھی خروج بحرکت وصل دال سے ملتا ہے جیسا کہ کہے تو پسریش اور خبریش یعنی ایک پسر اوسکا اور ایک خبر اوسکی ھم و بعضے حرفی دیگر را کہ بخروج پیوند د ہمبرین قیاس کہ در اتصال خروج بوصل گفتہ اند زائد نام نہادہ اند چنانکہ درین قافیہ کہ زدہ اُمت و بستہ اُمت دال روی است و ہائی کہ در حال حرکات ہمزہ در تلفظ بدل اوست وصل و میم خروج و تا زائد ت اور بعضے جب ایک حرف اور خروج سے ملتا ہے اوسکو بر قیاس اتصال خروج بوصل زائد کہتے ہین اور بعضون نے اوسکا نام مزید رکھا ہے جیسا کہ اس قافیہ مین زدہ اُمت و بستہ امت یعنی مارا ہے مینے تجھکو اور باندھا ہے مینے تجھکو اس مین دال روی ہے اور وہ ہا کہ حالت تحریک مین ہمزہ تلفظ مین بدل اوس ہا کے ہے وصل ہے اور میم خروج ہے اور تا زائد یا مزید ھم و ازینجا لازم آمد کہ چون گویند اگر زدہ امیت و بستہ امیت یا حرفی دیگر کہ بیا باند زیادت شود بلقبی دیگر احتیاج افتد یا زائد زیادت از یکحرف روا باید داشت و شاید کہ ازین ہم زائد شود ت اور اس جگہہ سے لازم آیا کہ جب کہین اگر زدہ امیت و بستہ امیت یعنی اگر مارتا مین تجھکو اور اگر لیتا مین تجھکو یا کوئی حرف اور کہ مشابہ یا کے ہو اور زیادہ ہو گئی اور لقب کی حاجت پڑے اور وہ لقب نایرہ ہے بمعنی نافرہ اور نفرت کنندہ کہ سب حرفون سے کنارہ کش ہے پس زدہ امیت اور بستہ امیت مین دال روی اور ہا کہ بدل اوسکے حالت تحریک مین ہمزہ تلفظ مین آتا ہے وصل اور میم خروج اور یا مزید اور تا نایرہ ہے اور مشابہ اسکے یہ مثال ہے

بیت دل کہ بدست تو سپردستمش ÷ بارزدہ اکنون کہ نبردستمش ÷ دال روی اور سین
وصل اور تا خروج اور میم مزید اور شین نایرہ ہے یا زائد کو زیادہ ایک حرف سے روا رکھیے
یعنی نایرہ نکہیے زائد تنتے کہیے اور شاید کہ اس سے بھی زیادہ ہو مثال اوسکی یہ ہے
بیت آن دل کہ بدست تو سپردستیمش ÷ ای جان بدہ اکنون کہ نبردستیمش بعد دال روی ہو
اور سین وصل اور تا خروج اور یا مزید اور میم اور شین نایرہ ہم و اولی آنکہ ہرچہ بعد از روی و
وصل آید جملہ از حساب ردیف شمرند وہمچنین حرف وصل را چون متحرک شود از حساب
ردیف شمرند ت اور بہتر یہ ہے کہ جو حروف بعد روی اور وصل کے آئین سب کو حساب
ردیف سے شمار کرین اور اسیطرح حرف وصل کو بھی جب متحرک ہو حساب ردیف سے
جانین ح وبنا برین قول لازم می آید کہ درین بیت آنکہ در مردمک دیدہ وطن ساختمش +
قدر نشناخت چو اشک از نظر انداختمش ÷ میم و شین را ردیف گویند و شاید کہ قایل این
قول برخلاف جمہور شعرا التزام کند تم کلامہ خلاف جمہور کیا بلکہ ایک جماعت شعرا کا بھی
مذہب ہے ہم ردیف در اصل خاص بود بزبان فارسی و متاخران شعرای عرب از
پارسی گویان فرا گرفتہ اند و بکار میدارند و این حرفی باشد یا کلماتی کہ بعد از روی موصول
یا غیر موصول مکرر شود در ہمہ قوافی و اعتبار روی تکرار الفاظ است و معنی اعتبار نیست
چہ اگر ردیف در ہمہ قصیدہ بیک معنی بود یا بمعانی مختلف یا بعضی را معنی باشد و بعضی را
نباشد بسبب آنکہ بعضی بانفراد لفظی باشد و بعضی جزوی باشد از لفظی روا بود مثلاً
اگر قافیہ یاد و باد و شاد باشد و ردیف شاہ و وقتی بمعنی ملک آید و وقتی بمعنی شاہ شطرنج
و در میانہ یک قافیہ بادشاہ آید و شاہ درین لفظ جزوی از کلمہ است و بانفراد ہیچ معنی
ندارد و وقوع این جملہ در موضع ردیف یکسان باشد بی تفاوتی ت اور ردیف
اصل مین خاص بزبان فارسی ہے اور متاخران عرب نے فارسی گویوں سے اخذ کی ہے
اور استعمال کرتے ہین اور یہ ردیف حروف ہوتی ہین یا کلمات کہ بعد روی موصولہ یعنی
یا غیر موصولہ کے مکرر آتے ہین سب قوافی مین اور معتبر ردیف ہین تکرار الفاظ ہے
معتبر نہین اسواسطے کہ اگر ردیف تمام قصیدے مین ایک معنی پر ہو یا معنی مختلف

یا بعض کی معنی ہون اور بعض کے معنی نہون اسبب سے کہ جدا کانہ ایک لفظ ہو اور بعض جزو لفظ ہو روا ہے مثلاً اگر قافیہ
یا داد اور باد اور شاد ہو اور ردیف شاہ کبھی بمعنی ملک اور کبھی بمعنی شاہ شطرنج اور درمیان مین ایک قافیہ بادشاہ کا
آئے اور شاہ اس لفظ مین جزو کلمہ ہے اور تنہا کچھ معنی نہین رکھتا ہے وقوع ان سب کا
موضع ردیف مین یکسان ہے نہ تفاوت پس اگر کہے تو کہ شاہ بھی بمعنی بادشاہ ہے اور
با معنی ہے کہین گے ہم کہ شاہ بالفراد با معنی ہے نہ جزو بادشاہ هم و در ردیف مقدار را
اعتباری نیست چہ اگر تمامی مصراع مشتمل بر قافیہ و ردیف باشد روا بود چنانکہ در کثرت
اعتباری نیست در قلت ہم اعتباری نیست و چون معنی ردیف روشن شد معلوم شد
کہ انچہ بعد از روی و وصل آید اگر یکحرف باشد و اگر زیادت جملہ از حساب ردیف باشد
ت اور ردیف مین مقدار معتبر نہین ہے اسواسطے کہ اگر تمام مصرع شامل ردیف و قافیہ ہو
روا ہے مثال یہ ہے **بیت** زر بہر بتان نثار کردم ٭ سر بہر بتان نثار کردم ٭ اور
جیسا کہ کثرت کا اسمین اعتبار نہین ہے قلت کا بھی اسمین اعتبار نہین ہے اور جب معنی
ردیف کے ظاہر ہوئے معلوم ہوا کہ جو کچھ بعد روی اور وصل کے آئے ایک حرف ہو
جیسے لفظ گردمش مین شین یا زیادہ جملہ حساب ردیف سے ہے هم اگر گویند ہمین
بیان لازم آید کہ وصل را ہم اعتباری نبود و اورا ہم از حساب ردیف شمرند گوئیم کہ اگرچہ
حکم وصل در وجوب تکرار بعد از تمہید قافیہ حکم ردیف ست اما بسبب آنکہ بی حرف وصل
استتمام کلمہ قافیہ و انقطاعش انجا کہ بوصل متصل بود صورت نمی بندد و در ردیف خلاف
اینست چہ کالشئ المباین ہست و وصل را بقافیہ تعلق بزیادت لازم است بخلاف ردیف
و بآن سبب اورا حکم مفرد نہادن واجب پس میان او و ردیف فرقی ظاہر باشد اما
در خروج بخلاف اینست چہ وقوع خروج بعد از وقوع وصل تواند بود و چون وصل میان او
و روی فاصل گردد کالمباین شود پس حکمش حکم ردیف شود **ت** اگر کہین کہ اس بیان سے
لازم آتا ہے کہ وصل کو بھی اعتبار نہین ہے اور وصل کو بھی حساب ردیف سے گنا چاہیے
کہین گے ہم کہ اگرچہ حکم وصل کا وجوب تکرار مین بعد قافیے کے حکم ردیف کا ہے لیکن
اس سبب سے کہ تمام ہونا قافیے کا بے حرف وصل کے اور انقطاع اوس سے قافیے کا

جہان کہ وصل سے متصل ہوتا ہے صورت پذیر نہین ہے اور ردیف بخلاف اسکے ہر
یعنی تمامی قافیہ بیردیف صورت پذیر ہے اسواسطے کہ ردیف مثل شے غیر کے ہے
اور وصل کو قافیے سے ایسا تعلق ہے کہ زیادت اوسکی لازم ہے بخلاف ردیف کے
کہ زیادہ ہونا اوسکا لازم نہین ہے لہذا وصل کیواسطے حکم مفرد تجویز کرنا واجب ہے
یعنی وصل کے واسطے وہ بات ہے جو ردیف کے واسطے نہین ہے پس درمیان وصل کے
اور ردیف کے ایک فرق ظاہر ہے لیکن باب خروج مین بخلاف اسکے حکم ہے
اسواسطے کہ وقوع خروج کا بعد وقوع وصل کے ہوتا ہے اور جو وصل درمیان خروج
اور روی کے فاصل ہوتا ہے پس خروج مثل غیر کے ہے روی سے پس حکم خروج کا
حکم ردیف کا ہے مباینت مین حاصل یہ کہ وصل کو بسبب عدم مباینت کے روی سے
ردیف کہنا مناسب نہین اور خروج کو بسبب مباینت کے روی سے ردیف کہنا مناسب ہے
م و در لغت تازی چون ردیف معتبر نبودہ است باعتبار خروج در حال تحرک وصل
احتیاج افتادہ اما در لغت پارسی بسبب اعتبار ردیف از اعتبار وصل متحرک و خروج
استغنا حاصل است ت اور لغت تازی مین جو ردیف معتبر نہین ہے اعتبار خروج کی
بحالت تحرک وصل احتیاج ہوئی کہ بدون خروج تحریک وصل ممکن نتھی مگر لغت پارسی مین کہ اعتبار ردیف کا ہے
اعتبار وصل متحرک اور خروج سے استغنا حاصل ہے یعنی مناسب ہے کہ وصل متحرک
اور خروج کو پارسی مین داخل ردیف کرین کہ ردیف پارسی مین معتبر ہے م
و باہر سخن شویم و گوئیم ازین بحث روشن شد کہ حروف قافیہ در پارسی پنج است
اردف ب روی مفرد ج حرف اول از روی مضاعف رحروف دوم از روی مضاعف و وصل و حرکات
ہم پنج است احذو ب توجیہ ج مجری رحرکت مجہول کہ حرف اول روی مضاعف
رابودہ حرکتی کہ حرف دوم روی مضاعف رابود یا روی مفرد رابود و در حال اتصال
بمتحرکی کہ بعد از روی آید ت اور اصل مطلب پر آئین ہم اور کہین ہم کہ اس بحث سے
ظاہر ہوا کہ حرف قافیے کے پانچ ہین اول ردف دوم روی مفرد سوم حرف اول
روی مضاعف سے چہارم حرف دوسرا روی مضاعف سے پنجم وصل اور حرکتین بھی

پانچ ہین اول حذو یعنی حرکت ماقبل ردف دوم توجیہ یعنی حرکت ماقبل روی ساکن
سوم مجری یعنی حرکت روی متحرک چہارم حرکت مجہول کہ روی مضاعف سے جو پہلے
حرف ہے اوس پر ہوتی ہے جیسے حرکت بای بخیت اور رای ریخیت پنجم وہ حرکت جو
حرف دوم روی مضاعف پر ہوتی ہے یا روی مفرد پر ہوتی ہے درحالت اتصال
بمتحرک کہ بعد روی کے آتا ہے جیسے حرکت تاکی راست شوہین جو بروزن مفتعلن ہے
کہ تا متحرک ہے اور شین وصل کا بھی متحرک اسکو مجری کہنا نچاہیے کہ مجری کہنا اوسکو
مناسب ہے جو روی حرف ساکن سے ملکر متحرک ہو اور اسی طرح روی مفرد جیسے درد
جب حرف وصل متحرک سے ملے جیسے دردل یہ حرکت بھی مجرے سے الگ ہے ہم
وہمچنانکہ ہرچہ زیادت از وصل باشد بعد از روی و مکرر شود و آنرا ردیف خوانند ہرچہ
زیادت از ردف باشد پیش از روی و مکرر شود از قبیل صنعت ہا باشد و آنرا بقافیہ
تعلق نباشد ت اور جسطرح جو کچھہ کہ زیادہ وصل سے ہوتا ہے بعد روی کے
یعنی بعد وصل کے کہ وصل اور روی جدا نہین ہوسکتی اور مکرر آتا ہے اوسکو
ردیف کہتے ہین اوسیطرح جو کچھہ کہ زیادہ ردف سے ہوتا ہے قبل روی کے
یعنی قبل ردف کے کہ ردف اور روی جدا نہین ہوسکتے اور مکرر آتا ہے وہ من قبیل
صنائع ہے اور اوسکو قافیے سے کچھہ تعلق نہین ہے ہم واگر آن مکرر لفظی باشد
چنانکہ گویند کرد یاد و کرد شاد چون قافیہ یاد و شاد باشد آن را حاجب خوانند الا آنکہ
تکرار حاجب واجب نبود بل از باب لزوم مالایلزم باشد چہ اگر رعایت کنند نوعی از صنعت
باشد و اگر نکنند حرجی نباشد ت اور اگر وہ مکرر جو زیادہ ردف سے ہوتا ہے
ایک لفظ ہو جیساکہ کہے تو کرد یاد اور کرد شاد چونکہ قافیہ یاد اور شاد ہے اوسکو
حاجب کہتے ہین مگر تکرار حاجب کی واجب نہین ہے بلکہ لزوم مالایلزم سے ہے اگر
رعایت اوسکی کرین ایک صنعت ہے اور اگر نکرین کچھہ حرج نہین ہے معلوم ہوکہ
کبھی ایک لفظ حاجب ہوتا ہے جیساکہ کرد یاد کرد شاد مین اور کبھی زیادہ جیسے اس
بیت مین بیت ہر چند رسد ہر نفس از یار غمی * باید نشود رنجہ دل از یار ہمے *

کہ اسمین ازار و یار دو لفظ حاجب ہین اور کبھی حاجب درمیان دو قافیون کے ہوتا ہے
جیسے اس رباعی مین **رباعی** ای شاہ زمین برآسمان داری تخت * سست است عدو
تا تو کمان داری سخت * حملہ سبک آری و گران داری لخت * پیری تو بتدبیر و جوان داری
بخت * اور جو شعر کہ مشتمل حاجب ہوتا ہے اوسکو محجوب کہتے ہین اور حاجب لغت مین
بمعنی پردہ دار سے ہے پس یہ حاجب بھی گویا پردہ دار قافیہ ہے کہ قبل اوس سے ہے
و تکرار ردیف واجب بود مگر در ترجیعها یا آنجا کہ شاعر بطریق بدعت ردیف بگرداند یا
ترک کند و ذکر علت و عذر ایراد کند و ہر بدعت کہ لطیف و مقبول بود نوعی از صنعت
باشد مثال تغیر ردیف بطریق بدعت آنست کہ کمال اصفہانی درین روزگار در قصیدہ کہ
بعضی را ردیف می آمد کردہ است و بعضی را می آید آوردہ است و مطلع قصیدہ اینست
بیت سپیدہ دم کہ نسیم بہار می آمد * نگاہ کردم و دیدم کہ یار می آمد * و در موضع تغیر
باین نوع گفتہ است **بیت** زبہر فال راضی شدم بہ مستقبل * کہ این ایام چنین
خوشگوار می آید * زہی رسیدہ بجای کہ پیش خاطر تو * ہمہ نہان سپہر آشکار می آید *
و انواع بدعت محصور نبود چہ تعلق آن بتصرف طبع ہا منوط باشد ت اور تکرار ردیف کی
واجب ہے مگر ترجیع بند مین یا جہان کہ شاعر بطریق بدعت کے ردیف کو تبدیل کرے
یا ترک کرے اور ذکر علت کا اور عذر کا ایراد کرے اور جو بدعت کہ لطیف اور مقبول ہو
ایک نوع کی صنعت سے ہے مثال تغیر ردیف کی بطریق بدعت کے کمال اصفہانی نے
اندنون ایک قصیدہ کہا ہے کہ بعض جا ردیف می آمد ہے اور بعض جا می آید بیت مین
مرقومہ متن مین اون مین لفظ فال بمعنی شگون ہے کہ شگون نیک لیا ہے یعنی موسم بہار کا
تا آیندہ بہار مجھکو نصیب ہو اور لفظ ایام بالفتح بمعنی آش ہے جیسا کہ رشیدی مین
لکھا ہے اور سند اوسکی یہی بیت لکھی ہے اور فرہنگ جہانگیری مین یہ لفظ بکسر ہے
اور اقسام بدعت محدود نہین ہین اسواسطے کہ تصرف طبایع سے متعلق ہین ہم

فصل ہفتم در انواع قوافی نزدیک فارسی گویان قافیہ در پارسی مجرد یا مردف بود
و مردف را روی یا مفرد بود یا مضاعف و ہر یکی از مجرد و مردف مفرد مطلق بود

یا مقید بود و ہر یکے یا موصول بود یا غیر موصول ست فصل ساتوین انواع قوافی پارسی مین ہے پس قافیہ پارسی یا مجرد ہوتا ہے یا مردف مجرد یعنی خالی ردف سے مدہ جیسے جدا اور روا اور صبی اور یحیی اور پہلو اور راسو او غیر مدہ جیسے خبر اور گذر مردف یعنی جسمین حرف ردف ہو اوس مین مفرد ہو جیسے کار و بار اور حور اور نور اور شیر اور تیر یا غیر مدہ جیسے کرد اور مرد اور بکر اور فکر اور مردف مضاعف یعنی جس مین دو حرف روی ہون جیسے ساخت باخت سوخت دوخت بخیت ریخت اور ہر ایک مجرد اور مردف مفرد سے یا مطلق ہوتا ہے یعنی روی متحرک یا مقید یعنی روی ساکن اور ہر ایک انمین یا موصول ہوتا ہے یا غیر موصول تفصیل واسطے فہم مبتدی کے مرقوم ذیل ہے

اقسام

مجرد				مردف مفرد			
مطلق یعنی متحرک		مقید یعنی ساکن		مطلق یعنی متحرک		مقید یعنی ساکن	
موصول	غیر موصول	موصول	غیر موصول	موصول	غیر موصول	موصول	غیر موصول

پس انواع مجرد و مردف مفرد ہشت بود چہار مطلق و چہار مقید ست پس قسمین مجرد کی یعنی جو خالی ہے ردف سے اور مردف مفرد کی یعنی جسمین حرف ردف ہے اور حرف روی ایک ہے آٹھ ہین چار مطلق اور چار مقید تفصیل مفصلہ ذیل ہے

مطلقات مجرد و مردف مفرد ۴ — مقیدات مجرد و مردف مفرد ۴

مطلق مجرد موصول	مطلق مجرد غیر موصول	مطلق مردف مفرد موصول	مطلق مردف مفرد غیر موصول	مقید مجرد موصول	مقید مجرد غیر موصول	مقید مردف مفرد موصول	مقید مردف مفرد غیر موصول
بسری و خبری	پسرمن و خبرمن	مردی و دردی	مردمن و دردمن	دمات و ثنات	خبر و گذر ہر نوع بینہ	مرد و درد و منتذر	مرد و درد
یا وصل	سن ردیف	یا وصل	سن ردیف	تا وصل ہو نہ ردیف	وکی ردیف جیسے خبر مرا گذر مرا مقید اور پسرمن خبرمن مطلق جیسا کہ کہا گیا مطلق ہین	بجہت اجتماع سہ ساکن روف روی و وصل	بجہت اجتماع ساکنین لائق ردیف نہین وہ ساکن ہو یان بیت کہ مرد را بجز وزن فاعلن ہو روی مقید نہ ہوگی

مثال مطلقات اما مطلق مجرد موصول چنانکہ گوئی بسری خبری ست مثال مطلقات کی اول

مطلق مجرد

مطلق مجرد موصول جیسا کہ کہے تو پسری اور خبری را روی مطلق اور یا وصل ہے ھم ب
غیر موصول چنانکہ گوئی پسر من و خبر من ست دوم مطلق مجرد غیر موصول جیسا کہ کہے تو
پسر من اور خبر من را روی مطلق اور من ردیف ہے اور اس حرکت کو مجری کہنا زیبا
نہین کہ روی متحرک ہے بدون وصل کے پس یہ حرکت خاص ہے فارسی مین ھم واما
ج مطلق مردف مفرد موصول چنانکہ گوئی مردی و دردی ست سوم مطلق مردف مفرد
موصول جیسا کہ کہے تو مردی اور دردی اس مین را ردف اور دال روی مطلق اور یا
وصل ہے ھم ر غیر موصول چنانکہ مردمن و دردمن و غیر موصول در ہر دو نوع جز با ردیف
نتواند بود چہ مقطع شعر متحرک نشاید اما موصول از ہر دو نوع با ردیف تواند بود ست
چہارم مطلق مردف مفرد غیر موصول جیسا کہ مردمن اور دردمن اس مین را ردف
اور دال روی مطلق اور من ردیف ہے اور غیر موصول دونون نوعون مین یعنے
مجرد اور مردف مین جیسے پسرمن اور مردمن بجز ردیف ممکن نہین یعنی ایسا قافیہ
حشو بیت مین واقع ہوتا ہے آخر بیت مین نہین ہوسکتا اسواسطے کہ مقطع بیت متحرک
نبچا ہیے پس جب وصل اور ردیف دونون نہون روی متحرک آخر شعر مین کیونکر آئے
اما قافیہ موصول دونون نوعون مین جیسے پسری اور مردی ساتھ ردیف کے ہوسکتا ہے
یعنی حشو بیت مین آسکتا ہے مثلاً پسری را بروزن فعلاتن اور مردی را بروزن مفعولن
ہوگا روی موصولہ مطلق رہے گی ھم مثال مقیدات اما مقید مجرد موصول چنانکہ گوئی دعات
و ثنات و این با ردیف نشاید چہ وقوع دو ساکن در حشو بیت نیفتد ست مثال مقیدات کی
اما پنجم مقید مجرد موصول جیسا کہ کہے تو دعات اور ثنات یعنی دعا تیری اور ثنا تیری اس مین
الف روی مقید اور تا وصل ہے اور یہ ساتھ ردیف کے نبچا ہیے یعنی حشو بیت مین
وقوع انکا ممکن نہین ہے اسواسطے کہ وقوع دو ساکن کا حشو بیت مین نہین ہوتا
اور یہان الف روی اور تا ی وصل دونون ساکن ہین اور وصل حرف ساکن
ہوتا ہے پس دعات را اگر با ردیف کہین بروزن مفاعلن ہو دو ساکن باقی نرہین
اور آخر شعر مین دونون ساکن باقی رہتے ہین ھم و غیر موصول چنانکہ گوئی خسبم و گذر

ہر دو نوع شاید ت ششم مقید مجرد غیر موصول جیسا کہ سخت تو خبر اور گذرے یہ قافیہ دونوں
طرح ہو سکتا ہے باردیف اور بیردیف اگر آخر شعر ہوگا روی مقید رہے گی اور اگر حشو بیت
مین ہوگا تب بھی روی مقید رہے گی مثلاً خبر مرا بروزن مفاعلن ہوگا صاحب حاشیہ نے
زیر این ہر دو نوع شاید یہ حاشیہ لکھا ہے ح یعنی پنجم و ششم تم کلامہ قال هم ز مقید
مردف مفرد غیر موصول چنانکہ مرد و درد و این ہم باردیف نشاید ت ہفتم مقید مردف
مفرد غیر موصول جیسا کہ مرد اور درد اس مین را حرف ردف ہے جسکو قید کہتے ہین
اور دال روی مقید ہے یعنی ساکن اور ردیف اسمین نہین آسکتی ہے یعنی حشو مین
یہ قافیہ نہین آسکتا اسواسطے کہ ردف اور روی دونون ساکن ہین اور اجتماع ساکنین
درمیان بیت کے نہین ہوتا مثلاً مرد اجب ہوگا بروزن فاعلن ہوگا روی مقید نرہیگی
اور آخر بیت مین اجتماع ساکنین ہو سکتا ہے کہ رو بروزن فاع ہوگا هم اما ح موصول
متعذر بود از جہت آنکہ اگر باردیف باشد سہ ساکن در حشو بیت افتد و این محال است
و اگر بیردیف باشد سہ ساکن متوالی در آخر بیت افتد و این از اعتبار خارج بود
چہ اعتبار دو ساکن را بیش نیست و اگر واقع باشد برینگونہ بود کہ گوئی بارش و کارش
ت اما ہشتم مقید مردف مفرد موصول متعذر ہے اس سبب سے کہ اگر ساتھ
ردیف کے ہو یعنی حشو بیت مین ہو تین ساکن درمیان بیت کے پڑین ردف روی
وصل اور یہ محال ہے اور اگر بیردیف ہو یعنی آخر مین ہو تین ساکن متوالی آخر بیت
مین پڑین ردف روی وصل اور یہ اعتبار سے خارج ہے اسواسطے کہ آخر بیت مین دو ساکن سے
زیادہ معتبر نہین ہین اور اگر واقع ہو تو اسطرح واقع ہو سکے کہ بارش اور کارش
پس تقطیع مین ایک ساکن تین ساکنون سے گر جائیگا اور دو ساکن آخر بیت مین معتبر
ہونگے تینون ساکن معتبر نہین ہونگے هم و اما مردف مضاعف یا ہر دو روی ملفوظ بہ باشد
و لا محالہ ہر دو مطلق باشند و الا وقوع زیادت از یک ساکن در حشو و از دو ساکن در آخر
لازم آید و یا یک مطوی باشد و در لفظ دیگر یا مطلق بود یا مقید و این سہ نوع باشد و ہر یکی
یا موصول یا غیر موصول پس جملہ شش نوع باشد ت و اما مردف مضاعف یا دونون

حرف روی اوس مین ملفوظ بہ ہون مثلاً راستی بروزن فاعلن اس صورت مین دونون
حرف روی لامحالہ مطلق یعنی متحرک ہونگے والا یعنی اگر ملفوظ بہ نہون وقوع ایک
ساکن سے زیادہ کا یعنی دوساکن خواہ تین ساکن کا حشو بیت مین ہوگا اور وقوع
دوساکن سے زیادہ کا یعنی تین ساکن کا آخر بیت مین لازم آئیگا ہرچند گنجایش ایک
ساکن کی حشو مین اور دو ساکن کی آخر مین ہے یا ایک حرف پیچیدہ ہوگا اور دوسرا
یا مطلق ہوگا یعنی متحرک یا مقید ہوگا یعنی ساکن اور یہ تین قسمین ہوئین اول دونون حرف
روی مطلق دوم ایک پیچیدہ لفظ مین اور دوسرا مطلق سوم ایک پیچیدہ لفظ مین دوسرا
مقید اور ہر ایک ان تینو نمین یا موصول ہوگا یا غیر موصول پس جملہ چھہ قسمین ٹھہرین تفصیل اوسکی
خانو نمین یہ ہے مردف مضاعف ہو نوع

ہر دو روی مطلق		اول مطوی دوم مطلق		اول مطوی دوم مقید	
موصول	غیر موصول	موصول ناستعمل	غیر موصول	موصول ناستعمل	غیر موصول قابل ردیف نیست

هم اما مردف مضاعف ہر دو روی مطلق موصول چنانکہ گوئی راستی و خواستی ت لیکن
مردف مضاعف جسمین دونون روی حرف روی متحرک ہون اور موصول جیساکہ کہی تو
راستی اور خواستی بروزن فاعلن الف ردف ہے اور سین اور تا روی مضاعف مطلق
اور یا وصل هم وغیر موصول چنانکہ گوی راست ست و خواست ست یا رست بود خواست بود
بروزن مفتعلان واین بغایت گران باشد در لفظ واین نوع جز بار دیف نتواند بود ت
اور مردف مضاعف جسمین دونون حرف روی متحرک ہون غیر موصول جیساکہ کہے تو
راست است اور خواست ست یا رست بود اور خواست بود بروزن مفتعلان اور یہ نہایت
گران ہے اور ثقیل ہے لفظ مین اور یہ نوع بجز ردیف نہین ہو سکتی پس مثالون مین
لفظ است اور لفظ بود ردیف ہے هم اما مردف مضاعف یک روی مطوی و دیگر مطلق
موصول در لفظ قبیح بود و ناستعمل ست اما مردف مضاعف جسمین ایک حرف روی پیچیدہ

اور دوسرا حرف روی مطلق یعنی متحرک اور موصول سے ہے لفظ مین نہایت قبیح ہے
اور نامستعمل ہے مثلاً راستی بروزن فعلن کہ تلفظ مین بھی اچھی طرح نہین آسکتا هم
و غیر موصول در لفظ از گرانی خالی نبود اما بسیار استعمال کنند و بیر دلیف نتواند بود مثالش
چنانکہ گوئی راست بود و خواست بود بروزن فاعلان ت اور مردف مضاعف جسمین
ایک حرف روی پیچیدہ اور دوسرا مطلق غیر موصول ہے لفظ مین گرانی اور ثقالت سے
خالی نہین ہے مگر بہت استعمال کرتے ہین اور بیردلیف نہین ہو سکتا مثال اوسکی جیسا کہ
کہے تو راست بود و خواست بود بروزن فاعلان پس الف ردف ہے اور سین حرف
اول روی مضاعف پیچیدہ اور تا حرف ثانی روی مضاعف متحرک اور بود ردلیف ہے
هم اما مردف مضاعف یکروی مطلق مطوی و دیگر مقید موصول نامستعمل بود از جہت تعذر
لفظ چہ ساکنہای متوالی با آنکہ از اعتبار ساقط است باطی بعضی و اظہار بعضی دشوار
در لفظ آید ت اور مردف مضاعف ایک روی مطلق پیچیدہ اور دوسری مقید موصول
نامستعمل ہے اس جہت سے کہ تلفظ اوسکا متعذر ہے اسواسطے کہ سواکن متوالی کا یعنی
دو حرف روی ساکن سوم وصل ساکن باوصفی کہ اعتبار سے ساقط ہین ساتھہ حذف
بعضے اور اظہار بعض کے تلفظ مین آنا دشوار ہے اور اگرچہ حرف روی اول مطلق مطوی ہے
مگر ساتھہ حرف دوم مقید کے یہ بھی حکم ساکن مین ہے هم و غیر موصول بدینگونہ بود کہ
رست و خواست و با ردلیف نتواندت اور مردف مضاعف ایک روی مطلق مطوی و دوسرے
مقید یعنی ساکن اسطرح سے ہے کہ رست اور خواست اور یہ ساتھہ ردلیف کے نہین آسکتی یعنی
اگر ردلیف آئے گی روی حشو مین متحرک ہو جائے گی مقید نرہے گی هم پس ازین بحث
معلوم شد کہ ہمہ انواع چہاردہ است ت پس اس بحث سے معلوم ہوا کہ سب انواع
چودہ ہین یعنی آٹھہ قسمین روی مفرد کی اور چھہ قسمین روی مضاعف کی هم سہ نامستعمل
و یازدہ مستعمل ت تین نامستعمل ہین ایک نوع ہشتم روی مفرد کی یعنی مردف مفرد
مقید موصول اور دو روی مضاعف سے ایک مردف مضاعف ایک روی پیچیدہ دوسری
مطلق موصول دوسری مردف مضاعف ایک روی مطلق مطوی دوسری مقید موصول

اور باقی گیارہ مستعمل ہین ھم وازین یازدہ ہفت مفرد وچہار مضاعفت اوران
گیارہ سے سات مفرد ہین کسواسطے کہ جب آٹھ مین سے ایک نوع نامستعمل نکل گئی سات
رہین اور چار مضاعف ہین کسواسطے کہ جب چہہ سے دونون ہین نکل گئین چار رہین
ھم واز ہفت مفرد چہار مطلق وسہ مقید واز چہار مضاعف دو ہر دو روی مطلق ویکی
ہر دو روی در حکم یک روی مطلق ویکی ہر دو روی در حکم یک روی مقید ست اور ساتون
مفرد سے چار مطلق ہین اور تین مقید کسواسطے کہ ایک قسم مقید کی نامستعمل تھی نکل گئی
آٹھ مین سات رہین آور چارون مضاعف سے دو قسمین وہ ہین جنہین دونون حرف
روی مطلق ہین موصول اور غیر موصول اور ایک وہ ہے جسمین دونون حرف روی حکم
یک روی مطلق مین ہین اور حقیقت مین اول مطوی ہے اور ایک نوع اسکی بسبب عدم
استعمال کے نکل گئی اور ایک وہ ہے جس مین دونون حرف روی حکم یک روی مقید مین
ہین اور ایک نوع اسکی بسبب عدم استعمال کے نکل گئی ھم واز جملۂ این یازدہ نوع سہ
نوع با ردیف نتواند بود وچہار نوع بیردیف نتواند بود وچہار نوع شاید کہ با ردیف
بود وشاید کہ بیردیف بودت اور ان سب گیارہ نوعون سے تین نوعین ساتھ
ردیف کے نہین ہوسکتین ایک مقید مجرد موصول دوسری مقید مردف مفرد غیر موصول
تیسری مردف مضاعف ایک روی مطوی دوم مقید غیر موصول اور چار نوعین بغیر ردیف کے
نہین ہوسکتین ایک مطلق مجرد غیر موصول دوسری مطلق مردف مفرد غیر موصول
تیسری مردف مضاعف ہر دو روی مطلق غیر موصول چوتھی مردف مضاعف ایک روی
مطوی دوسری غیر موصول آور چار نوعین با ردیف بھی ہوتی ہین اور بیردیف بھی
ایک مطلق مجرد موصول دوسری مطلق مردف موصول تیسری مقید مجرد غیر موصول چوتھی
مردف مضاعف ہر دو روی مطلق ھم **فصل ہشتم** در قافیۂ اصلی ومعمول وذکر
شایگان لفظی کہ در موضع قافیہ افتد اصلی بود یا معمول واصلی چنان بود کہ بر ہمان صفت کہ
واضع وضع داشتہ باشد استعمال کنند ومعمول چنان بود کہ آنرا بہ ترکیبی یا تصریفی شایستہ
استعمال گردانند مثلا رست وبیدست اول اصلی ودوم معمول چہ بترکیب لفظ است با لفظ

پیدا شایستہ در موازات قافیہ اول شدہ است **ت** فصل آٹھوین قافیہ اصلی
اور معمول کے بیان مین اور ذکر شائگان مین جو لفظ کہ مقام قافیہ مین واقع ہوتا ہے
اصلی ہوتا ہے یا معمول اور اصلی وہ ہے کہ اوسکو اصل وضع پر استعمال کرین اور
معمول اوسکو کہتے ہین کہ جسکو کسی ترکیب یا تصریف سے شایستہ استعمال کیا ہو
مثلاً راست اور پیدا است اول اصلی ہے اور دوسرا معمول اسواسطے کہ لفظ است کو
پیدا سے ملاکر منزاور مقابلہ قافیہ دل کیا ہے یہ مثال ترکیب لفظ کی ساتھہ لفظ کے ہے
مثال ثانی یہ بیت ہے ؎ ز الطاف خفی شاہ عادل ٭ بہر دم میر و داندست ما دل ٭
اور مثال ترکیب لفظ کی ساتھہ حرف کے یہ ہے **بیت** با فسون و عشوہ و ناز آن بت
ملنا زمن ٭ دل زدست عالمی بردست نی تنہا زمن ٭ اور ایک قسم اسکی تصرف
تحلیلی ہے کہ ایک لفظ کو دو ٹکڑے کر کے نصف کو قافیہ اور نصف کو ردیف کرین
جیسے یہ بیتین خواجہ حافظ کی ہے ؎ شب از مطرب کہ دل خوش باد وی را ٭ شنیدم
نالہ جانسوزنی را ٭ عفاک اللہ من شر النوایب ٭ جزاک اللہ فی الدارین خیرا ٭
لفظ سے قافیہ اور لفظ را ردیف واقع ہوا ہے **هم** وہمچنین یا ردم وافشاردم اول
اصلی و دوم معمول چہ بسبب آنکہ از لفظ افشاردن حکایت النفس در ماضی آوردہ است
و شایستہ استعمال درین قافیہ شدہ ست **ت** اور اسیطرح یاردم بمعنی ومچی اسپ
اور افشاردم بمعنی افشردم اول اصلی اور دوم معمول ہے اسواسطے کہ قایل لفظ
افشاردن سے حکایت النفس صیغۂ ماضی مین لایا ہے اور شائستہ استعمال اس قافیہ مین
ہوا ہے **ح** قولہ یاردم ظاہر از کلام مصنف علام آنست کہ این لفظ بفتح دال باشد
بقرینۂ قافیہ افشاردم لیکن در کتب لغت بنظر راقم الحروف نیامدہ آری یاردم بضم دال
بمعنی چرمی کہ بر پس زین اسپ اندازند در برہان موجود فالب آنست کہ در بمعنی مرکب
از یار کہ بمعنی چرم دباغت دادہ ست و دم باشد تم کلامہ غالب کہ یہ لفظ بفتح دال بھی
استعمال شعرا مین آگیا ہو اور کشف مین چہرہ اسکا فقط با بای فارسی لکھا ہے دال سے
کچھ تعرض نہین کیا اور درصورتی کہ بضم دال ہو قافیہ عیب دار ہوگا اور اگر موصولہ ہوگا

عیب بھی برطرف ہو جائیگا ھ و در تازی در تابہ کہ اسم فاعل از نباہت باشد و نابہ کہ ناب
باشد ہای ضمیر کی اصلی باشد و دیگری معمول ت اور تازی مین نابہ اسم فاعل نباہت سے
بمعنی بزرگی اور نابہ ناب سے بمعنی دندان پیشین ساتھہ ہای ضمیر کی ایک اصلی ہے
دوسرا معمول ھ و ہرگاہ کہ از قافیہ مرکب یک جزو مکرر باشد و در ہمہ مواضع تکرار یک معنی
آید آن قافیہ را شایگان خوانند و مراد از شایگان کثرت نامحدود است چہ گنج شایگان
گنجی را گویند کہ دروی مال بسیار و بیحد باشد مثال قافیہ شایگان الف و نون بمعنی جمع کہ
در اسپان و مردان باشد یا بمعنی فاعل چنانکہ در روان و نگران و جریان باشد و ہا و الف
جمع کہ در سرہا و دستہا باشد و یای نکرہ کہ در اسپی و مردی باشد و دال استقبال کہ در گوید
و کند و دہد باشد و استعمال شایگان در قافیہ جائز نباشد و تحقیق چنان اقتضا می کند کہ استعمال
یک قافیہ از شایگان روا بود مثلاً در قصیدہ کہ قافیہ او نہان و گران و جہان باشد روا بود
کہ اسپان ایراد کنند و نشاید کہ الف و نون جمع در قافیہ دیگر بیارند مثلاً گویند خران چہ الف و
نون در اسپان و خران بیک معنی است پس قافیہ مکرر شدہ باشد و علت قبح شایگان
تکرار قافیہ است بیک معنی ت اور جس وقت کہ قافیہ مرکب سے ایک جزو مکرر واقع
ہوتا ہے اور سب جگہہ تکرار ایک معنی پر آتی ہے اوس قافیے کو شایگان کہتے ہین
یعنی ایطای جلی اور مراد شایگان سے کثرت نامحدود ہے اسواسطے کہ گنج شایگان
اوس گنج کو کہتے ہین جسمین مال بہت اور بیحد ہو اور قافیہ شایگان مین بھی تکرار ایک معنی کی
بکثرت ہے مثال اسکی جیسے الف اور نون بمعنی جمع اسپان اور مردان مین ہے یا
بمعنی فاعل جیسے روان اور نگران اور جریان مین ہے اور ہا اور الف جمع کا جیسا
سرہا اور دستہا مین ہے اور یای نکرہ جیسے اسپی اور مردی مین ہے اور دال استقبال
جیسے گوید اور کند اور دہد مین ہے اور استعمال شایگان کا قافیے مین جائز نہین ہے اور
تحقیق یہ چاہتی ہے کہ استعمال ایک قافیہ شایگان کا روا ہو مثلاً جس قصیدے مین
کہ قافیہ نہان اور گران اور جہان ہو روا ہے کہ اسپان لائین اسواسطے کہ ایک جگہہ سے
فقط تکرار ایک معنی کی لازم نہین آتی ہے اور نہ چاہیے کہ الف اور نون جمع کا اور قافیہ مین بھی

لائین مثلاً کہین خران کہ جمع خر ہے اسواسطے کہ الف اور نون اسپان اور خران مین بیک معنی ہے پس قافیہ مکرر ہوا اور سبب قبح شایگان کا تکرار قافیہ ہے ایک معنی پر اور غیاث مین برہان اور سراج سے لکھا ہے کہ شایگان یعنی فراخ و لائق و سزاوار اور ہر چیز کہ بہتر اور خوب لائق بادشاہ کے ہو اسواسطے کہ اصل اسکی شاہگان تھی حرف ہا کو ہمزہ یا نون سے بدل کیا اور نام ایک گنج کا ہے گنجہاے خسرو پرویز سے اور یعنی بیکار یعنے کار بیمزد اسواسطے کہ یہ امر بھی تحکم کا ہے اور تعلق شاہ اور حاکم سے رکھتا ہے اور ایک نوع ہے قافیہ معیوب سے جیسے صیغے اسم فاعل کے گریان اور خندان انکو ساتھ زبان اور فغان کے قافیہ کرین یا اون لفظونکو جنمین یا اور نون نسبت ہو جیسے یمین اور آہنین ساتھ جبین اور کمین کے یا الف اور نون جمع ہو ساتھ اون لفظون کے جنمین یا اور نون ذات کلمہ سے ہو قافیہ کرین جیسے دوستان اور یاران کو ساتھ زبان اور کمان کے اور اسیطرح صفات اور حادثات اور کائنات اور ایسے قافیے کو فقط ایک جگہہ لانا مضائقہ نہین درست ہے تمام ہوا ترجمہ عبارت کتاب لغت مذکور کا ہم اما شعرا از شایگان احتراز کردہ اند تا بحدی کہ آن یک قافیہ کہ جائز است ہم نیاوردہ اند از سبب شہرت قبحش مگر آنجا کہ شعر مُردَّف بود چہ ردیف عیب قافیہ بپوشاند و در شعر مُردَّف ہم زیادہ از یکے نیاورند البتہ ت اما شاعرون نے شایگان سے احتراز کیا ہے یہانتک کہ ایک جگہہ ایک قافیہ لانا جو جائز ہے اوسکو بھی نہین لائے ہین بسبب شہرت قبح شایگان کے مگر جہان کہین کہ شعر مُردَّف یعنی باردیف ہو وہان شایگان کا لانا مضائقہ نہین کہ ردیف عیب قافیے کا چہپاتی ہے اور شعر مردف مین بھی زیادہ ایک جگہہ سے نہین لاتے ہین البتہ ہم و در لغت عربی بایستی کہ شایگان اعتبار کردندی چنانکہ در مومنات و مسلمات و نصرت و ضربت و در ضمائر و امثال آن الا آنکہ قدما ازان غافل بودہ اند و محدثان کہ شعر آراستہ گویند اعتبار کنند ت اور لغت عربی مین یعنی قافیہ ہای لغت عربی مین چاہیے تھا کہ شایگان کو اعتبار کرتے جیسا مسلمات اور مومنات اور نصرت اور ضربت مین اور ضمائر مین مثل جالہ اور حسابہ کے اور جو مثل اسکی ہو

مگر قدما اس سے آگاہ نتھے اور متاخرین کو شعر آراستہ کہتے ہین اعتبار کرتے ہین
اور اپنے کلام مین ایطا سمجھکر نہین لاتے ہین م **فصل نہم** در بعضی احکام قوافی برنہج پارسی
گویان گاہ بود کہ از ایراد یک قافیہ ودو قافیہ در شعر معلوم نشود کہ قافیہ از کدام نوع است
چہ شاعر را مجال تصرف باقی بود کہ از نوعی بنوعی دیگر نقل کند مثلاً اگر در قصیدہ در موضع
قافیہ آزار و بازار را ایراد کند شاید کہ بعد ازان گفتار و کردار آورد تا قافیہ مُردف باشد و روی
حرف را بود و مقید بود و بیردیف باشد ت **فصل** نوین بعضی احکام قوافی مین موافق مذہب
فارسی گویون کے کبھی ایک قافیہ اور دو قافیے کے ایراد سے شعر مین معلوم نہین ہوتا کہ
قافیہ کس قسم کا ہے اسواسطے کہ شاعر کو قدرت تصرف کی باقی رہتی ہے کہ ایک نوع سے
طرف دوسرے نوع کے نقل کرے مثلاً اگر قصیدے مین قافیہ آزار اور بازار کا ایراد کرے
سزاوار ہے کہ بعد اوسکے گفتار اور کردار لائے کہ قافیہ مردف ہو یعنی الف ردف ہو اور را
روی مقید اور بیردیف ہو ہم و شاید کہ بعد ازان رازار و سازار گوید تا قافیہ از و باز و راز
و ساز بودہ باشد و آر در آخر ہمہ ردیف باشد و نشاید کہ قافیہ بود و الا شایگان بودہ باشد.
و این قافیہ ہم مُردف بود و روی حرف زا بود و مطلق بود و باردیف باشد ت
و سزاوار ہے کہ بعد اوسکے رازار اور سازار کہے یعنی راز اور ساز کو لائے تا قافیہ
آز اور باز اور راز اور ساز ہو اور کلمہ آر سب جگہہ ردیف اور سچا ہیے کہ یہی آر قافیہ ہو ورنہ
شایگان ہوگا اسواسطے کہ آر سب جگہہ ایک معنی پر ہے اور یہ قافیہ بھی مثل قافیہ
اول کے مردف ہے یعنی الف ساز اور باز مین ردف ہے اور حرف زا روی ہے
اور مطلق یعنی روی متحرک ہے اور ساتھہ ردیف کے ہے یعنی کلمہ آر سب جگہہ ردیف ہے
ہم و بار دیگر بعد ازان ہم شاید کہ چرازار و گیازار آورد تا قافیہ او با ورا و سا و چرا و گیا
بودہ باشد و زار در آخر ہمہ ردیف بود و نشاید کہ قافیہ بود و الا در بعضی شایگان افتد
و این قافیہ مجرد بود و روی کہ حرف الف ست مقید بود و باردیف برین قیاس باید کرد
در دیگر مواضع ت اور پھر بعد اوسکے بھی سزاوار ہے کہ چرازار اور گیازار قافیہ
لائے چرازار یعنی جای چریدن اور گیازار مخفف گیاہ زار یعنی جای روئیدن گیاہ

تا قافیہ آ اور با اور را اور سا اور چرا اور گیا ہو اور زار سب جگہہ ردیف پڑے اور نچاہیے
کہ یہی زار قافیہ ہو ورنہ بعض جا شایگان واقع ہوگا یعنی جیسے چرا زار اور گیا زار ہے کہ زار
ان مین بیک معنی پڑے گا اور سا زار و چرا زار مین نہ پڑے گا کہ سا زار مین از نکلتا ہے
اور چرا زار مین زار اور یہ قافیہ آ اور با اور سا وغیرہ کا مجرد ہوگا یعنی بیروف وتاسیس اور
روی کہ حرف الف ہے مقید ہوگا یعنی ساکن اور یہ قافیہ ردیف کے ساتھ ہوگا کہ زار
ردیف ہے اور یہی قیاس کیا چاہیے اور مواضع مین ھ وبدانکہ ہرچند از بحثہای گذشتہ
معلوم شد کہ چون الفاظ قافیہ متحد باشد اختلاف معانی واجب بود تا قافیہ تکرر نباشد
اما باید کہ معلوم شد کہ آن اختلاف لازم نباشد کہ از جہت تعدد معانی تنہا بود بل شاید کہ
از جہت وجود معانی و عدمش باشد و در طرف وجود ہمچنانکہ بتعدد معانی مغایرت
حاصل آید در طرف عدم باختلاف تعلق بمعانی ہم مغایرت حاصل آید و اما اختلاف
کہ بسبب وجود معنی و عدمش باشد چنان بود کہ در لفظ یکبار بانفراد دال بود بر معنی و یکبار
بانفراد دال نبود بل جزوی باشد از کلمہ کہ آن دال بود مانند لفظ باز کہ بانفراد دال است
بر معنی و چون جزوی باشد از لفظ بازار بمعنی سوق بانفراد دال نبود ت اور معلوم ہے
کہ ہرچند بحثہای گذشتہ سے دریافت ہوا کہ جب الفاظ قافیہ متحد اور ایک ہون
اختلاف معانی کا واجب ہے جیسے عین ایک جگہہ بمعنی چشم اور ایک جگہہ بمعنی آفتاب
لیکن یہ بھی معلوم رہے کہ وہ اختلاف لازم نہیں ہے کہ جہت تعدد معانی سے تنہا ہو
یعنی فقط یہی اختلاف نہین ہے کہ ایک لفظ کے دو معنی ہون بلکہ لائق ہے کہ وہ اختلاف
جہت وجود و عدم معانی سے ہو یعنی ایک جگہہ لفظ با معنی ہو اور ایک جگہہ بے معنی ہو اور
جیسے بامعنی ہونے مین درمیان تعدد معانی کے مغایرت حاصل ہو جاتی ہر ویسے ہی
بے معنی ہونے مین بھی بسبب اختلاف تعلق بمعانی کے مغایرت حاصل ہو جاتی ہے
یعنی جز و لفظ کہ قافیہ ہوتا ہے بسبب تعلق کل لفظ با معنی کے ہمدگر تعلق مین اختلاف
رکھتا ہے مثال اسکی محقق علیہ الرحمہ نے خود لکھی ہے اما آنچہ اختلاف کہ بسبب وجود معنی و عدم معنی کے
ہوتا ہے اوسکی صورت یہ ہے کہ لفظ مین ایکبار تنہا دلالت کرے معنی پر اور ایکبار

تنہا دلالت نکرے معنی پر خود بمعنی ہو بلکہ ایک جزو ہو کلمے سے کہ وہ کلمہ دال ہو معنی پر جیسا
لفظ بازکے کہ یہ باز تنہا دال ہے ایک مرغ شکاری پر اور جب یہی باز جزو ہو لفظ بازار کا بمعنی
سوق تنہا دال نہوگا معنی پر پس اس صورت مین باز ایک جگہہ با معنی ہے اور ایک جگہہ بے معنی
هم واما اختلاف کہ بسبب تعدد معانی بود چنانکہ لفظ باز کہ بانفراد دال است بر مرغی و یکبار
دال بود بر معنی معاودت چنانکہ گویند باز چنین کرد یعنی دیگر بار چنین کرد ت دارا۱ اختلاف
کہ بسبب تعدد معانی کے ہوتا ہے اوسکی صورت یہ ہے کہ جیسے لفظ باز بانفراد دال ہے
معانی متعددہ پر ایکبار دال ہے مرغ شکاری پر اور ایکبار دال ہے معنی معاودت پر جیسا کہ
کہتے ہین کہ باز چنین کرد یعنی دوسری بار ایسا کیا یہان باز دونون جگہہ با معنی ہے بانفراد
هم واما اختلاف کہ بسبب اختلاف تعلق بود بمعانی مختلف در حال عدم دلالت بانفراد
چنین بود کہ بازار باشتراک مثلاً بر سوق افتد و بر معنی دیگر لفظ باز آرد و در ہر دو حالت یک حکم
نتواند بود ت واما اختلاف کہ بسبب اختلاف تعلق بمعانی مختلف کے حالت عدم
دلالت مین بانفراد ہوتا ہے اوسکی صورت یہ ہے کہ جیسے بازکہ بازار مین ملا ہوا بمعنی سوق
پر ہے اور اسیطرح بمعنی دیگر لفظ بازار یعنی جو اور معنی لفظ بازار کے ہین اسمین بھی یہی صورت ہے
چنانچہ غیاث اور بہار عجم مین لکھا ہے کہ بازار بمعنی سود در معاملہ اور رونق اور تازگی کی بھی
آگیا ہے پس دونون حالتو نمین ایک حکم نہین ہوسکتا یعنی ایک باز بازار مین بمعنی سوق ہے
اور ایک باز بازار مین بمعنی رونق ہے اگرچہ دونون باز بانفراد معنی نہین رکھتی مگر بجہت تعلق
بمعانی کے اختلاف انمین حاصل ہے ح زیر عبارت بمعنی دیگر لفظ بازار یہ ہے کہ ای بازجار
فتامل پس صورتین تین ٹھہرین ایک اختلاف بوجود معنی دوسری اختلاف بعدم معنی
بانفراد تیسرے اختلاف بوجود معنی و عدم معنی بانفراد هم و مثال جامع این ہر سہ اختلاف
اگر لفظ گردون چہار بار ایراد کنند و قافیہ گرباشد و دون ردیف و گرد دو موضع بانفراد
دال بود و یکی بمعنی حرف شرط و یکی بمعنی حرف ربط رد و موضع بانفراد دال نبود بل جزو بے باشد از مجموع کلمہ مجموع یکبار دال
بر مجلہ بود و یکبار دال بود بر فلک این اختلافات کو حاصل شود و ایراد ہر چہار در قافیہ مقفی تکرار نبود و اللہ اعلم
ت اور مثال جامع ان تینون اختلافون کی کہ اگر لفظ گردون کا چار بار ایراد کرین بطرز

قافیہ گرد ہو اور دونوں ردیف اور گرد دو جگہہ تنہا دال ہو معنی پر ایک جگہہ بمعنی حرف شرط کہ
مخفف اگر ہے اور ایک جگہہ بمعنی جرب یعنی خارش اور دو جگہہ تنہا دال نہو معنی پر بلکہ ایک جزو ہو
مجموعہ کلمہ سے ایک مرتبہ دال مجلہ پر بمعنی ارابہ اور ایک مرتبہ دال فلک پر یہ اختلافات مذکور
حاصل ہوں یعنی یہ تینوں اختلاف حاصل ہوں ایک یہ کہ گر بمعنی شرط اور گر بمعنی خارش
یہ اختلاف بوجود معنی ہوا دوم گر جو گردون میں ہی بمعنی ارابہ اور گر جو گردان میں ہے
بمعنی فلک یہ اختلاف بعدم معنی ہوا کہ گر ان میں بانفراد معنی نہیں رکھتا مگر تعلق ہے
اسناد الفاظ معنی دار سے سوم اختلاف بوجود عدم معنی کہ ان دونوں کے انضمام سے
حاصل ہوتا ہے اور وارد کرنا چاروں کا قافیہ میں مقتضی تکرار نہیں ہے واللہ اعلم
جرب بفتحتین و بار موحدہ مرض خارش کشف اور منتخب اور تحفہ الجواہر اور صراح سے
کذا فی الغیاث گردون فلک و ارابہ کہ بہندی گاڑی گویند غیاث سے مجلہ بفتحتین آلتی
کہ از آن کار و میکشد منتخب سے **فصل دہم** در عیوب قوافی فارسی از آنچہ در باب عیوب
قوافی شعر تازی گفتہ آمد عیوب قوافی شعر فارسی معلوم توان کرد بر قیاس گذشتہ اجمالا
عیوب چہار قسم باشد سے فصل دسوین عیوب قوافی فارسی میں جو کچھ کہ سابق
عیوب قوافی شعر تازی میں کہا گیا عیوب قوافی شعر فارسی بھی انہیں سے معلوم
کیا جاتا ہے یعنی وہی عیوب یہاں بھی ہیں اور موافق گذشتہ کے یہاں عیوب کی
چار قسمیں ہیں سے قسم اول آنچہ تعلق بردف داشتہ باشد و آن دو نوع بود اول اختلاف
حذو مثلا مَرد و مُرد و وَرد و اگر قافیہ مطلق بود چنانکہ دَستہ و رُستہ و بستہ عیب پوشیدہ
تر باشد سے قسم اول جو تعلق ردف سے رکھتی ہے اور وہ دو طرح پر ہے اول
اختلاف حذو کا یعنی حرکت ماقبل ردف کا اور ردف میں قید بھی شامل ہے جیسے کہ
مَرد اور مُرد اور وَرد اور وِرد بمعنی وظیفہ سے ہے اور اگر قافیہ مطلق ہو یعنی متحرک جیسے کہ دستہ
اور رُستہ اور بستہ سے ان میں عیب یعنی اختلاف حذو پوشیدہ تر ہے کمال اسمعیل
کہتا ہے ع گر سوز دلم یکنفس آہستہ شود * از درد دلم راہ نفس بستہ شود * ور دیدہ
از ان آب ہمی گردانم * تا ہر چہ بنقش تست آن شستہ شود * سے دوم اختلاف ردف

واختلاف بحروف متباعد المخرج ظاہر و قبیح بود و بآن سبب استعمالش کمتر اتفاق افتد
اما بحروف متقارب چنانکه دُر و دور و شور و شُور و شیر و شِیر که بکار دارند هم قبیح باشد مگر در لغت کسانیکه
هر دو کلمه بیک حرف گویند و جمع مردف و غیر مردف بتحقیق راجع بهمین قسم باشد ت
دوسرا اختلاف حرف ردف کا عیب ہے اس مین اختلاف بحروف متباعد المخرج
عیب ظاہر اور قبیح تر ہے اور اسی سبب سے استعمال اوسکا کمتر اتفاق پڑتا ہے لیکن
اختلاف بحروف متقارب جیسے که دُر اور دور اور شور اور شُور اور شیر بمعنی اسد اور شِیر بمعنی لبن مین ہے
استعمال کرتے ہین مگر یہ بھی قبیح ہے اور دور مین واو معروف اور شور مین واو مجہول
اور شیر بمعنی اسد مین یای مجہول اور شیر بمعنی لبن مین یای معروف حقیقت مین
دو حرف ہین اور قریب المخرج ہین مگر جن لوگون کی زبان مین دونون کلمے بیک
حرف ہین یعنی واو و یای معروفه اور مجہوله کو ایک حرف جانتے ہین اونکے نزدیک
کچھ عیب نہین اور جمع ہونا مردف اور غیر مردف کا بتحقیق راجع ہمین قسم سے ہے یعنی
اختلاف ردف سے ہے اور عیب ظاہر ہے م قسم دوم آنچه تعلق بروی داشته باشد
و آن چهار نوع است ت قسم دوسری عیوب قوافی فارسی کی وہ ہی جو تعلق حرف
روی سے رکھتی ہے اوسکی چار نوعین ہین م ا اختلاف توجیه چنانکه در اختر و عنصر و شاعر
و اگر را متحرک شود این عیب مرتفع گردد چه آنجا حرکت ماقبل را توجیه نبود بلکه از حساب
قافیه نبود دیگر آنکه در پارسی میان اختلاف بفتح و ضم و یا بفتح و کسر میان اختلاف ضم
و کسر آن مباینت نباشد که در تازی اعتبار میکنند و همه را یک حکم باشد ت نوع
اول اختلاف توجیه ہے جیساکه اختر اور عنصر اور شاعر مین که اختر مین حرکت ماقبل
روی ساکن فتحه اور عنصر مین ضمه اور شاعر مین کسره ہے اور اگر حرف را ان تینون مین
متحرک ہو یہ عیب دور ہوجاتا ہے اسواسطے که حرکت ماقبل حرف را توجیه نرہے گی بلکه حساب
قافیه سے نہوگی اس صورت مین قافیه نقطه رای متحرک ٹھہری حرکت ماقبل اوسکی
داخل قافیه نہوئی اور معلوم کرو که فارسی ہین درمیان اختلاف بفتح و ضم یا بفتح
و کسر کی اور درمیان اختلاف بضم و کسر کے کچھ فرق نہین ہے جیساکه تازی مین اعتبار

کرتے ہین اور عمود اور حمید کا قافیہ لاتے ہین یہان پارسی مین سب کا ایک حکم ہے
ہم سے اختلاف حرف روی و ہچنانکہ در ردف گفتیم بحروف متباعد ظاہر تر و شنیع تر
باشد و بحروف متقارب پوشیدہ تر چنانچہ ستو و چہارسو و مری و علی و گرگ و ترک
ت نوع دوسری اختلاف حرف روی کا عیب ہے اور جیسا کہ بیان ردف مین
کہا ہے کہ بحروف متباعد المخرج اختلاف عیب ظاہر تر اور شنیع تر ہے اور اختلاف
بحروف متقارب پوشیدہ تر یہان بھی وہی صورت ہے جیسا ستو بواو مجہولہ اور
چارسو بواو معروفہ اور مری بیار مجہولہ اور علی بیار معروفہ اور گرگ بکاف فارسی اور ترک
بکاف تازی مین کہ انکا عیب بسبب قریب المخرج ہونے کے بیکدیگر کمتر ہے اختلاف
متباعد المخرج سے ستو بکسر اول و ثانی بواو مجہول رسیدہ طنبور کو کہتے ہین کہ
تین تار رکھتا ہو اور زر قلب روکش کو بھی کہتے ہین کہ اندر مس یا آہن ہو اور باہر نقرہ
یا طلا برہان سے اور مری بکسر اول و یار تحتانی مجہول بروزن ہری بمعنی کوشیدن اور
برابری کردن ہے کسی سے قدر اور مرتبہ اور بزرگی مین بمعنی خصومت اور یکدل بودن
پیکرواری بھی ہے یہ ہے برہان سے ح چہ در ستو و چارسو حرف روی مختلف است
کہ اول با و ثانی سین است و در مری را و در علی لام و در گرگ کاف فارسی و در ترک کاف
تازی تم کلامہ قال ہم ج اختلاف مجری و قبح آن پوشیدہ نماند مگر کہ اختلاف وصل
باشد بدو حرف متقارب چنانکہ پیسری در خطاب و خیری در نکرہ پس کثرت مخالفت
و شاید کہ بر بعضی مردم ملتبس گردد خاصہ کہ با ردیف بود ت نوع تیسری اختلاف مجرے
یعنی حرکت روی کا اور قبح اوسکا پوشیدہ نہین رہتا مگر جسوقت کہ اختلاف وصل ہو
ساتھہ دو حرف متقارب المخرج کے جیسا کہ پیسری حالت خطاب مین یعنی پیسر ہے تو
اور خیری حالت نکرہ مین پس کسرہ حرف را کا مختلف ہے ایک جگہہ معروف
اور ایک جگہہ مجہول اور دونون یار معروف اور یار مجہول قریب المخرج ہین شاید کہ
اس صورت مین یہ دونون حرف بعض مردم پر ملتبس ہون علی الخصوص جسوقت ردیف
بھی ساتھہ ان قافیون کے ہو ہم ۲ اختلاف حرکت روی مفرد یا روی مضاعف چنانکہ

گومی یا دشاه و پادشاه چه در اول بکسر است و در دوم مجهوله است و همچنین جهر است
کرد و رهست و کرچه اول مجهول است و دوم بضم و اما در حرف اول از روی مضاعف اختلافی
تصور نیفتد چه آن حرکت مجهوله باشد همیشه ست نوع چوتھی اختلاف حرکت روی مفرد کا
یا روی مضاعف کا مثال اختلاف حرکت روی مفرد کی یہ ہے جیسا کہ گومی پادشاہ اور پادشاہ اسمین سے
اول یعنی پادشاہ مین دال یاد کی بکسر ہے اور دوم یعنی پادشاہ مین دال پاد کی بحرکت مجهولہ ہے
یعنی حرکت ناتمام اور مثال اختلاف حرکت روی مضاعف کی یہ ہے جہر است کرد اور
رہست و کر کسو اسطے کہ اول مین یعنی تار راست اول مین حرکت ناتمام ہے اور دوسری
مین یعنی تار راست ثانی پر ضمہ و آما حرف اول از روی مضاعف مین جیسی حرکت حرف
بای بخت اور رای ریخت اس مین تصور اختلاف کا نہین ہے اسواسطے کہ یہ حرکت
ہمیشہ مجهول ہوتی ہے ہم قسم سوم اختلاف وصل و حال اش ہم بر اقیاس بعینہ کہ گفتہ آمدست قسم تیسری قوافی فارسی کے اختلاف وصل کا ہے
حال اوسکا بھی اسی طرح ہے جیسا کہ کہا گیا یعنی حال اختلاف وصل کا سابق بیان کیا
کہ اختلاف اوسکا مقتضی ازالت اصل تشایہ سمجھا چاہیے ہم قسم چہارم اختلاف ردیف و
آن وجہ سکاتی و حرفی تواند بود کہ پوشیدہ ماند والا بس قبیح باشد مثالش لبستہ چون
درحالت خطاب گویند و لبستہ چون نکرہ گویند تا حرف یا و تشبیہ بیا مختلف باشند و حرکات
ماقبل ہمچنین و باقی عیوب ہم بدین قیاس باید کرد کہ در عیوب قوافی تازی گفتہ آمدست
قسم چوتھی عیوب قوافی فارسی کے اختلاف ردیف کا ہے اور وہ اون حرکتون مین
اور اون حرفون مین ہو سکتا ہے کہ پوشیدہ رہے ورنہ نہایت قبیح ہے مثال اوسکی
جیسے لبستہ حالت خطاب مین اور لبستہ حالت نکرہ مین مین کہ حرف یا اور تشبیہ بیا
مختلف ہین ایسی ردیف عیب وار ہے اور حال حرکات ماقبل کا اسیطرح ہے اور باقی
عیوب قوافی پارسی کو عیوب قوافی تازی پر قیاس کیا چاہیے ہم و بدانکہ در قوافی بجہا
و مثنویہا و خانہای مربع و مسمط استقصای بسیار نکنند و استعمال بعضی عیوب روا دارند
و در قصاید قافیہ مصرع اول شاید کہ در دیگر ابیات قصیدہ مکرر شود اما در مصرع دوم
تشابہ دست اور معلوم ہو کہ بیجہ اور مثنوی اور خانہای مربع اور مسمط کے قافیون مین استقصا

یعنی تمام درگرفتن زیادہ ضرور نہین اور استعمال بعضے عیبون کا روا ہے اور قصائد مین قافیہ
مصرع اول کا چاہیے کہ اور ابیات مین تکرار لائین کہ اوسکو رد مطلع کہتے ہین اور وہ خارج ہے
عیب ایطا سے لیکن مصرع دوم مین نچاہیے ورنہ ایطا ہوگا استقصا تمام درکردن و بنہایت
چیزی رسیدن تتبع است هم و قومی گفته اند که تکرار قافیه در قطعها و غزلها بعد از هفت بیت
و در قصائد بعد از چهارده بیت روا باشد اما نزدیک محدثان مستعمل نیست و بعضی گفته اند که
اختلاف تصریف نفی و اثبات مانند کن نکن مقتضی تکرار قافیه نباشد و این هم مستعمل نیست
اور بعض قوم نے کہا ہے کہ تکرار قافیے کی قطعون مین اور غزلون مین بعد سات بیت کے
اور قصیدون مین بعد چودہ بیتون کے روا ہے لیکن نزدیک متاخرین کے مستعمل نہین ہے
مگر بعض نے بعد بیس بیت کے لکھا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ اختلاف تصریف کا
نفی و اثبات مانند کن نکن کے مقتضی تکرار قافیہ نہین ہے اور یہ بھی مستعمل نہین ہے هم
این است آنچه خواستیم که درین مختصر ایراد کنیم از علم عروض و قوافی این دو لغت بر سبیل
ایجاز و بالله التوفیق ست یہ ہے جو کچھ کہ چاہا ہمنے کہ اس مختصر مین ایراد کرین علم عروض
و قوافی تازی اور فارسی سے بر سبیل ایجاز و اختصار و بالله التوفیق تمام شد

رباعی محقق علیه الرحمه

موجود حقیقی وجود اول باشد	باقی همه موهوم و مخیل باشد
هر چیز جز او که آید اندر نظرت	نقش دوم بین چشم احول باشد



تقریظ ہذا از نتیجۂ افکار جناب فخر شعرای زمان رشک اہل جہان نثار بے نظیر
جناب مرحمت الدولہ بہار الملک سید محمد غضنفر علیخانصاحب بہادر صولت جنگ
متخلص بحکیم ابن جناب تدبیر الدولہ مدبر الملک جناب منشی سید مظفر علیخانصاحب
بہادر بہادر جنگ متخلص بہ اسیر مصنف کتاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سرخروئی قلم اوس شاہنشاہ کی نگارش حمد سے ہو کہ جسنے تاجداران گلشن کو چتر سحاب سے سرفراز کیا
اور رنگینی رقم اوس جہان پناہ کی آرائش ثنا سے ہو کہ جسنے تخت نشینان چمن کو کشور خرمی و شگفتگی مین
دست تصرف دیا **مثنوی طغرا** افضائی لامکانی بارگاہش * ہجوم بی نیازی سپاہش * زدہ
بربام وحدت کوس شاہی * مطیع اوست از مہ تا بماہی * بہارستان لطفش بیخزان ست *
خس آن سبزی نہ آسمان ست اور درود نا محدود خاتم انبیا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کہ
جب تک مقربان درگاہ صمدیت نے اونکی اوسے ترین دربان درکی اجازت نپائی اوسکی بارگاہ
تقدس مین جانیکی جرأت نپائی مخمس کہ حضرت اسیر نے ایک شعر اوستاد پر مصرعونسی زینت دی ہے
نہایت طبع آزمائی کی ہے **مخمس** حق ہے یہ حق معرفت نور حق مین بات * افضل ہے ہر نبی سے تو ای فخر کائنات
آتش حیات شمع ہے پروانے کو ممات * موسیٰ ز ہوش رفت بیک پرتو صفات   تو عین ذات
مینگری و تبسمی   آو صفات انجم لمعات اوس منبر نشین محفل غدیر خم پر کہ جسنے اپنے گوش حق نیوش سے
کلمۂ بخ بخ لک یا علی زبان اغیار سے سنا اور بزم عام مین فقرۂ سلونی قبل ان تفقدونی خود زبان
معجز بیان سے کہا ہمنام خدا علی مرتضی ملا محمد باقر مجلسی نے خوب کہا کہ علی بندہ ایست متصف بصفات
خدا **رباعی ظہوری** سلطان رسل کہ جملہ را تاج سرست * قانون بقا طفیل او نغمہ درست *
در چار حد از شعبگی اوزدہ دم * ہر کس ز دوازدہ متعاملش خبرست * اما بعد ارباب نظر اور اصحاب ہنر
صرافان رستہ بازار معانی کامل عیاران معیار سخندانی کہ جن لوگون نے ماہ وسال جسم کو مثل ہلال
گھٹایا ہے تب فلک کمال پر مثل بدر جلوہ فرمایا ہے شام کو ساتھ آفتاب کی برای مطالعہ شمسیہ اگر بیٹھے
ہین تو صبح کو زیر آسمان تفکر سے نکلے ہین مژدہ ہو کہ کتاب **معیار الاشعار** فن اوزان و قوافی مین

مستند شعرای روزگار تصنیف جناب تقدس مآب عمدۃ المحققین زبدۃ المدققین حاوی العلوم العقلیہ
والنقلیہ ہادی السبل الشرعیہ اسوۃ فضلاء فخام قدوۂ علماء اعلام صاحب القوۃ القدسیہ مالک الملکات
الملکیہ مستند الحکماء والمتکلمین سلطان العلماء والمجتہدین مجمع العلوم المعقول والمنقول مستنبط الفروع
من الاصول مقتدی الفقہاء من الآفاق المتمکن علی وسادۃ الاجتہاد بالاستحقاق عالم کامل فخر اماجد
واماثل ماہ فلک علوم کا شمس بین النجوم علامۂ عصر وحید دہر جناب شیخ نصیر الدین محقق طوسی
طاب ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ کی کہ ہر حرف اوسکا گوہر شاہوار ہے اور ہر نقطہ اوسکا دُرِ معانی درکنار ہے
ہی سرو سطور سنگینی نزاکت سے سر بزمین نہادہ ہین اور گلہای سیراب معانی شاخسار لطافت
پر دامن الوان بو قلمون کشادہ ہین ہر نقطہ اوسکا ایک قفل ناپیدا کلید ہے اور ہر حرف اوسکا نہ
دیدہ نہ شنیدہ ہی عجب دریا ہی کہ ہزارون انہار سطور اوس مین روان ہین اور صدہا صدف لفظ دُرہ التیاج
معانی درکنار اوس مین نہان ہین عجب ہی کہ بانی علم نے اس علم کو ایجاد کیا ہی ایسا رسالہ نہ کوئی لکہیگا
نہ کسینے لکہا ہے بسبب اس کتاب کے یہ علم صاحب جان ہی شاید کہ آب مداد مین شرکت آب حیوان ہے
اگر ایک گوہر معنی اسکا دست فہم مین بعد از جد و جہد آجائی رشتۂ علوم مین کوئی عقدہ لاحل ایسا کہ جسکا
انکشاف محال ہو پہر نہ پائے میزان عقل مین اتنی تاب و توان نہین کہ وزن مراتب کر سکے اور زبان
ناطقہ مردم مین اتنی قدرت نہین کہ ذرا بہی دم ثنا بہر سکے اکثر صاحب چمنستان تحقیق مین اگر گل صحت
معنا مین بطور خود ہاتہہ مین لائی ہین رنگہای طبع نو بنو دکہائے ہین مگر اصل مین جو دیکہو تو پایہ تحقیق سے
گرے ہوئے ہین رخ راہ راست سے پہرے ہوئی ہین قبطہ قابض جان تحقیق ہی اور حل محال کی دم
تدقیق ہی کہولنا بند کرنا ہے اور ظاہر کرنا اور چہپانا ہی کسینے اعتراض بیجا کیئے ہین اور کسینے جواب نازیبا
دیئے ہین اور کیونکر نہو سبب نایابی نسخ خدا جانے کیا کا کیا پڑہا گیا یہ اور باعث خرابی ہوا جو لوگ
اونسی بہی کم پایہ تہے اوسیکو غنیمت جانکر پڑہانے لگے شاگردونپر اوستادی جتانے لگے کج طبع
مان گئی راستی طبع کجی اونکی پہچان گئے گہر مضمون صحیح کسیطرح نہ ہاتہہ آتا تہا غواص فکر ہر تہہ
صدف کی جگہہ خذف پاتا تہا **شعر** جودت طبع کو اسجا مین عیان کرتا ہون مجمل ہر حرف
جو غم سے تہے بیان کرتا ہون جو بسبب عدم نظر صاحب فہم کامل کے حال حروف تباہ تہا
کثرت ماتم سے زیب بدن جامہ سیاہ تہا جو شنجرف سے لکہا ہوا تہا اپنے خون مین آپ ڈوبا ہوا تہا

الف نیزۂ آہ کیصورت بلند تھا حیرت سے ویک شکل پر کھڑا رہتا پسند تھا نہ سر پہ کلاہ مد نہ نعلین نقطۂ زیر یا تھی
کیا بیان ہو کہ حالت کیا تھی بتبب اسکے کہ نہایت بار غم اوٹھایا تھا پشت پا بی طاقت تھی قوت نامیہ
معدوم تختۂ لحد کیصورت تھی صورت راستی کب نظر آتی تھی جتنا نقطہ سنبھالتا تھا وہ اور جھکی جاتی تھی پیٹ جیم کا
تقریر غم نقطوں سے بھرا تھا اشتیاق عالم مین مانند دل تڑپ رہا تھا پشت دال بھی بار غم سے خم ہو کر بے تاب و
توان تھی سب بے سے دو حصہ ہو کر ناتوانی مین مشہور جہان تھی رے سے ریش تھی نشتر فروش سینہ
خویش تھی چونکہ فوج غم سے لڑائی ہوئی تھی سر زار پر گولی نقطے کی لگی تھی اسقدر ہجوم الم سے جنون مین (ای بالای نقطہ ریش ۱۲)
مبتلا تھا کہ سین نے دامن اپنا دانتون سے پکڑ لیا تھا کہ نشتر غم اسقدر تیز ہوا تھا کہ دامن شین
کے اوسپار ہو گیا تھا اللہ اکبر کیا گرم شیون تھا کہ آب چشم سے صاد تر دامن تھا چونکہ جھگو
تند باد غم کا چلا تھا الف کا تنکا چشم طا مین پڑ گیا تھا عین کو اسقدر زندگی سے نفرت
تھی جو کوئی لفظ عیش کو اولٹ کر لکھتا تھا عین پر عین عنایت تھی حرف غم سر غم تھا (بمعنی زندگی ۱۲)
مثل الف افسر اہل غم و الم تھا کاف و فا بلکہ شکل کف ہوئی تھی کف کشادہ سائل اہل
بصیرت ہو کر گوچہ ہای اوراق کتاب مین پھر رہی تھی چونکہ دستور جہان ہے کہ ہر جای قدر و منزلت
ظاہری پسند اہل زمان ہے سب قاف چاہتے تھے کہ اگر قدرت پائین اور کتابون مین نکلکر چلے جاین
حرف لام و میم الم مین آگئی تھی نیزہ غم سینے پر کھا گئی تھی نون کو پابند جنون کمون یا ماہی دریای
خون کمون واو اور ہا جہان ملجاتی تھی صورت وہ کہ کلمۂ تاسف و تحسر ہی دکھلاتی تھی جب کیسنے
آنکھہ لڑائی تھی چشم ہا و دیدہ نقطہ سے خالی پائی تھی یا ئیری خبر سستی و مایوسی دیتی تھی برابر
انگڑائیان لیتی تھی سب حرف صرف ماتم تھے بسبب اسکے کہ کوئی عالی فہم نہ ملتا تھا مبتلای غم و
الم تھی الغرض دوستان باصفا اور آشنایان صادق الولا خدمت بابرکت جناب استاد الکل
صاحب رای صائب تنک انوری و صائب گوش مردم جب سے خلق ہوئی ہین ایسے اشعار و مضامین
آبدار نہین سنے ہین زبان فہ جو دو نون لبونکو واسطے انکے کلمات کے ملایا ہے گویا صحت الفاظ و مضامین
کے واسطے معجون مرکب کو بنایا ہے سفیدی سحر جو مشہور ہے بیاض بین السطور دیوان بلاغت
بنیان سے فیضیاب ہے اور سیاہی شب جو زبان زد نزدیک و دور ہے سیاہی سطور پر نور کلام فصاحت
توامان سے باآب و تاب ہے بیشی انوار دوائر کی روشنی مہر دلیل ساطع ہے کثرت فروغ لفظ سے

قلت تجلی انجم برہان قاطع ہی شعر بہاریہ انکا اگر برگ خشک خزان دیدہ پر لکھا جاوی برنگ برگہای
اشجار فصل بہار بلکہ بڑہکر سبزی آئی دوڑ جائے باطل ہی گر انکی غزل مین نہ تسلسل سب جگہ پہ لاطائل ہے
مگر انکے قصیدہای مسلسل مین نہ ہو گر دی اسدیہ کہ جب تک سینکڑہ شعر نکلکر ایک دفتر ہو جاوے
اور دم نہ جائے کہ جب تک ہا ہر آئی ایک کتاب بالفرض وجوہ تصنیف باقی اجمال انکا اگر چاہی ہو منددر
ایک تطلع مین لاؤ اور تفصیل انکی اگر اجازت پاؤ ایک ذرہ ہی سو آفتاب عالمتاب ہیکا زبان شیرین
انکی اگر کہا جاتی فرہاد و شیرین ہین تلخی درمیان مین نہ آتی کبہی اشعار ہیکر شفق آسمان ہوتی ہے اور
روشنی فکر چمک کر صیقل نجم جلی ماہتابان ہوتی ہے نہین شعر آسمان ہی یہ تعلی اور کسی مین کہان ہے
اشعار صاف اور عام فہم ایسے کہ اگر منظور ہو کہ سنا ئین تو نکلے ہوئے زبان سے فقط جنبش لب سی سامعین
سمجھہ جائین عربی فارسی اردو سب مین تصنیف ہی ہر علم مین ایک نئی صورت کی تالیف ہے تعداد
کتب مصنفہ و مولفہ تقریظ دیوان مطبوعہ مطبع ہذا سی عیان ہی کیا حاجت بیان ہے عمدہ امیر غریب
فیضیاب کلام مین شاگرد ایسے نیکنام مین اشعار یہی مین مہ آسمان سخن ۔ انہین سی ہی روشن جہان
سخن ۔ سخن اسقدر ہے سلاست کے ساتھہ ۔ مبدل ہو لکنت طلاقت کے ساتھہ ۔ بلند اسقدر ہیگمان
ہوگئی نہ مین شعر کی آسمان بن گئی کہاتی ہی روشن بیانی اثر کہین شام ہو نہ ہے تو نکلی سحر ۔ سنائین اگر کند عقلونکو آج
بجز تیز فہمی نہو کچھہ علاج ۔ یہ کہتی ہین سب آشنائی سخن ۔ خدائی سخن ہین خدائی سخن ۔ مقابل ہو
انکا نہ کیونکر ذلیل ۔ کہ ہی یہ کتاب اوسپہ قاطع دلیل ۔ اوستاد امثال ظہوری و ظہیر جناب ملک الشعرا
تدبیر الدولہ مدبر الملک منشی سید مظفر علیخان صاحب بہادر بہادر جنگ المتخلص بہ اسیر مدظلہ القدیر
مین آئی اور حرف التجا زبان پر لائے جناب موصوف نے رای بجا اونکی منظور کی یہ کتاب شرح معیار
سے بزر کامل عیار تصنیف فرماکر پیشکش نزدیک و دور کی اکثر عروضیونکا امتحان تمام کیا
ہر نکتہ کو خام کیا کیا کیا عقل آزمائیان فرمائی ہین خطائین جو قائم کی گئین تحقین اوٹھائی ہین سبحان اللہ
ثم سبحان اللہ کتاب کیا ہے قدرت خدا جلوہ نما ہے بہت سے شخص پڑہکر فیضیاب ہوئی زمرہ اہل علم
عروض مین انتخاب ہوئے شہرہ اس شرح کا مثل متن جابجا ہوا جسکو ذرا بہی ذوق تہا بدل و جان
مشتاق اسکا ہوا چنانچہ جناب عالی ہمم والا کرم منشی والاشان مشہور جہان و جہانیان صاحب جود و
سخاوت مرجع الثقلین جاریا شرہمت و مروت جناب منشی نول کشور صاحب لازالت بحار دولتہ

متوسلی عمر اللہ العزمنه والدهور ظله ظلیل وعدوه ذلیل که یگانهٔ آفاق هین هر علم کی کتاب کے مشتاق هین
ایکروز جناب منشی صاحب کے دولتخانے پر تشریف لائے اور یه کتاب اون سے لیکر اپنے مکان پر
آئے اهل مطبع کو حکم چھاپنے کا دیا مشتاقان علم پر نهایت احسان کیا تعریف خط و کاغذ و قلم
ویسا هی هیرون از لطافت بیشتر هے صحت اسکی اگر چه کتاب پیش نظر هے رباعی ظهوری
خطش نگذاشت جبین ها بیچی * هر نقطهٔ آن نافه مشک آگینی * برقع برخش ز تار و پود نگهست
بگشت دگر ز خط پرستی دینی * آسیه علماء اعلام او فضلاء کرام مبصران عجائب جهان سامعان
کلام نادر اهل زمان سے یه هے که اس کتاب کو منظر الفصاحت یکبک فیضیاب هون و دعا ئ خیر مصنف
مین متوجه درگاه رب الارباب هون اغلاط کتابت کاتب پر نظر نهین اوس مین اعتراض کسی کا
گنجایش نهین الله بس باقی هوس * شعر * پهنچا هے زمین سے آسمان تک * بس کلک حکیم اب کهان تک * تمام شد

قطعات تاریخ

از نتیجهٔ افکار جناب شاعر عدیم النظیر رحمت الدوله بهار الملک سید محمد غضنفر علیخان صاحب بهادر صولت جنگ المتخلص بحکیم خلف اکبر و شاگرد جناب منشی مظفر علیخان صاحب اسیر مصنف کتاب

طلا می است بی شبه کامل عیار	که شد عید میزان افکار طبع
اگر سال تاریخ خواهی حکیم	بگو شد عجب شرح معیار طبع

از نتیجهٔ افکار جناب افضل الدوله مظفر الملک جناب سید افضل علیخان صاحب بهادر شوکت جنگ متخلص به افضل خلف اصغر و شاگرد جناب منشی صاحب مصنف کتاب

عجب یه شرح هی معیار کی صحیح صحیح	ورق یه منتخب روزگار خوب چهپی
خرد نے طبع کی تاریخ یون کهی افضل	مطالب زر کامل عیار خوب چهپی

از نتیجهٔ افکار شاعر بی بدل صاحب فکر عالی میر بادشاه علیصاحب متخلص به غالی شاگرد حضرت اسیر

اولین شرح شرح میزان بود | بعد ازان این کتاب بہم شد تیار
عقل تاریخ او بہ من عنالی | گفت شرح بکر معیار

ازنتیجهٔ افکار جناب منشی سید فضل رسول خانصاحب بهادر متخلص بہ واسطی شاگرد
حضرت اسیر مصنف کتاب متعلقه دار جلال اور غیره رئیس قصبهٔ سندیله خیرخواه سرکار

واه کیا لکھی گئی اچھی کتاب | حل ہوئی مشکل مسائل سربسر
واسطے تاریخ اوسکی کلک سے | یون رقم کی شرح ہندی مختصر

ازجناب میرزا آغا حیدر صاحب افسون متخلص شاگرد جناب منشی مظفر علیصاحب اسیر رئیس شہر لکھنو

اوستاد نے کیا کتاب لکھی | جو سطر ہے میل چشم بد ہے
تاریخ لکھی یہہ اوسکی مینے | افسون یہہ شرح مستند ہے ۱۲۸۹

ازنتیجهٔ افکار شاعر یکتا جناب شیخ رضا حسین صاحب متخلص برضا شاگرد جناب
تدبیر الدوله منشی مظفر علیخانصاحب اسیر مصنف کتاب

زرکامل عیار شد مطبوع | آنکه میزان برای اشعارست
فکر تاریخ چون رضا کردم | گفت هاتف که شرح معیارست

قطعهٔ تاریخ از فکر شاعر ذی شعور جناب شیخ ظهور حسین صاحب متخلص به ظهور
خلف منشی علیم الله صاحب شاگرد جناب منشی صاحب مصنف کتاب

همسر تیر فلک کلک جناب اسیر | هست ز پیکان او سینهٔ حاسد فگار
کرد چو فکر بلیغ از سر فضل و کمال | کرد بهر فقره اش سلک ثریا نثار
پی تاریخ طبع خوب رقم زد ظهور | سکهٔ نو شد روان از زر کامل عیار ۱۲۸۹

خاتمة الطبع

الحمد لله والمنة که ترجمه معیار الاشعار مسمی به زرکامل عیار مطبع نامی منشی نول کشور
مین بمقام لکھنؤ بماه اگست ۱۸۷۲ع مطابق ماه جمادی الثانی ۱۲۸۹ هجری
طبع هوکر شائع هوئی فقط

غلط نامۂ کتاب زر کامل عیار

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۴	بوزرون	بوزن	۵۵	۱۱	لن مفاعی	لن مفاعی لن فعو	۱۱۶	۱۵	گذرانی	گذارانی
ایضاً	۱۵	ن	ان	۶۰	۱۳	اوصلع چپابا	اوچپابا	۱۱۷	۳	شالی	خالی
۷	۱۵	زعمم	زعم	۶۱	۲۱	مرامرا	مرا	۱۱۸	۶	نمرا	نمران
۷	۱۹	ست	دست	ایضاً	۲۳	کسن	گستن	ایضاً	۱۲	رہبر	بہرہو
۹	۳	مطلب	بہ مطلب	۶۲	۱۸	اگر	اگرچہ	ایضاً	۱۹	رہبر	رہبری
۱۴	۱۳	رو	روی	۶۹	۱۱	تبا	تبا ہم	ایضاً	۱۹	دب	رب
۱۷	۸	بتکلف	بشگفت	۷۰	۵	مثمن	مثمن میں	۱۱۹	۱	اغارا	غارا
۲۰	۲۳	فقرات	نقرات	۷۴	۱	ہی یہ	یہ ہی	ایضاً	۱۶	فارسی	فارسی میں
۲۱	۶	ناخن دن	کہ ناخن دو	ایضاً	۷	بازیادہ	یازدہ	ایضاً	۱۷	بجو	بجور
ایضاً	۱۱	موسیقی	سیقی	۸۲	۲۲	لو	کو	۱۲۰	۳	زن	زدن
۲۴	۳	دوہر	دو	۸۴	۵	نہیں	تین	۱۲۱	۱	مفاعلات	مفاعیلات
ایضاً	۸	مقصود از حرکت	[illegible]	۸۹	۱۴	مفاعیلان	مفاعلان	۱۲۳	۱۱	شوار	شغوار
۲۶	۲۰	گویا	گو یا	۹۳	۱۳	اٹھائیس	اٹھتیس	۱۲۹	۱۳	جن میں	جس میں
۲۷	۲۳	متن	میں	۹۵	۱۵	تازی	تازی میں	۱۳۱	۲	کسکی	کسکی ہیں
۲۸	۸	مین	ہیں	۱۰۳	۹	ہیں	او ہیں	۱۳۲	۱۶	احد مضمر	یا احد مضمر
۳۱	۷	ہوا	ہو	۱۰۸	۴	گیا	کہا	ایضاً	۱۸	عروض سالم	و عروض سالم
ایضاً	ایضاً	اصلی	اصل	۱۰۹	۱	مفاعیلات	مفاعیلات	۱۳۳	۳	متفاعلن	متفاعلاتن
۳۴	۲۲	موافقت	بموافقت	۱۱۰	۹	را	راکہ	ایضاً	۷	یعنی	یعنی فعلن
۳۵	۶	تاہی	ہیں	۱۱۳	۷	تانی	ثانی میں	۱۳۶	۲۲	مثمن مطلق	مثمن
۴۳	۲	حرف	صرف	ایضاً	۹	تجرید	تجرید	۱۳۸	۵	ساکن کہ	ساکن
ایضاً	۲۳	سکن	مسکن	ایضاً	۱۱	غزوہ گا	غوورگا	ایضاً	ایضاً	چاہین	چاہین جو
۴۶	۲	مدراک	مدارک	۱۱۴	۱۲	فاقمت	فارقت	ایضاً	۱۳	ساکن	ساکن مثل فعولن
ایضاً	۸	من	متن	۱۱۶	۱	تا	ثانی	ایضاً	۱۴	الا	اور
ایضاً	۱۸	ور	اور	ایضاً	۴	ایراد	درایراد	ایضاً	۲۱	فعلان	فعولان
۴۷	۵	خوصگا	خوشگا	ایضاً	۹	او بعد مفاعیلن	مفاعیلن او بعد	۱۳۹	۱۵	باستی	تابستی
۵۴	۱	جز	جزء	ایضاً	۱۵	گذرانم	گذارانم	۱۴۰	۴	اند	آرند

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۹[illegible]	۷	ببر	بر	۲۴۸	۲۱	جایز	ناجائز
ایضاً	ایضاً	ٹہری	نہ ٹھہری	۱۹۵	۱۴	فاعلاتن	فعلاتن	۲۵۰ برحاشیہ	۱۹	بدل	کہ بدل
ایضاً	۱۸	حتیقت	حقیقت بین	ایضاً	۲۱	تبکلیف	تبکلف	ایضاً	۱۷	ران	ان
۱۸۱	۲۰	نیمس	نسیمیں	۲۰۲	۴	ازین	زرین	۲۵۲	۱۱	حروف [illegible]	[illegible]
۱۸۸	۶	عروض	عروض فعلع	۲۰۸	۱۳	زہر	زہر	۲۵۳	۱۹	[illegible]	[illegible]
ایضاً	۱۷	ہمین	ہمی	۲۰۹	۶	مخبول	مخبون محذوف	۲۵۵	۲	اشباہ	اشتباہ
۱۵۳	۶	اوس	اس	ایضاً	۹	مخدوف	محذوف و مقطوع	۲۶۱	۱۱	حاجت	حاجب
ایضاً	۱۲	مرقوبہیں	مرقوبہ	۲۱۲	۷	بمعنی	معنی	۲۶۳	۲	یاموس	ناموس
ایضاً	۲	مفاعیل	مفاعیلن	ایضاً	۸	فاما	فاما	ایضاً	۱۳	بتخیل	تعلق تخیل
ایضاً	۲۲	مشعولن	فعولن	ایضاً	ایضاً	مبورن	بہرین	۲۶۵	۱۸	وادیا	وادوبا
۱۵۸	۱۳	وآوارہ	آوارہ	۲۱۹	۴	بہ ہی	ہی	۲۶۶	۵	جنر	جنبرید
ایضاً	۱۴	مفعولن	مفعولن	۲۲۱	۲۱	تا	تا بہ	۲۷۰	۲۰	خاج	خارج ہے
۱۵۹	۱۸	گفتہ اند	گفتہ اند [illegible] کردہ اند	۲۲۲	۱۹	اول	از وزن اول	۲۷۱	۲۱	اون	ان
[illegible]	[illegible]	ارا	تترا	۲۲۳	۱	ہوا	ہو	۲۷۷	۲۳	لائق ہے	لائق نہیں ہے
[illegible]	[illegible]	ست	سب	ایضاً	۶	قدم	قد	۲۷۹	۲۳	یعنی	سے
ایضاً	۲۰	سالم ہی	سالم ہی	۲۲۴	۲	بعضی	یعنی	۲۸۱	۲۲	ہین	مین
۱۶۲	۱۲	نیدا	تمنیدا	ایضاً	۹	بسیط	بسیطرا	ایضاً	۲۲	معتبر نہین	معنی معتبر نہین
ایضاً	۲۱	بدولب	بدولت سبب	ایضاً	۱۸	یازدہ	زیادہ	۲۸۲	۱	کہ [illegible] گانہ	کہ باز جدا گانہ
۱۶۴	۲۱	یعنی کے	یعنی فعرکی	ایضاً	۲۱	تا بنجی یا شید	یا تربلی	۲۸۵	۲۰	وتکرار ردیف	[illegible]
۱۶۵	۲۱	تقطیع	تقطع	۲۲۵	۲۱	کہ تا برید انم	کہ باز بریدہ اند	۲۸۶	۴	مفردہو	مفردہ
۱۶۷	۲۱	فاعلان	فاعلن	۲۲۶	۱۳	[illegible]	[illegible]	ایضاً	۱۶	مقیدات	مقید
ایضاً	۲۳	فراغ	فروغ	۲۲۹	۱۲	بلکہ	بلک	ایضاً	ایضاً	[illegible]	[illegible]
۱۸۹	۲۳	فعولن	مفعولن	۲۲۸	۱۲	کہ وہ	[illegible]	۲۸۸	۱۰	دو	[illegible]
۱۹۰	۵	مفعولن	متفعولن	۲۳۱	۵	کا	کی	۲۸۹	۲۲	جوبرد	بود
۱۹۲	۱۰	بسنجالی	سنبھالی	۲۴۶	۲۲	خالی نہین [illegible]	[illegible]	۲۹۲	۱۱	ظاہرا	ظاہر
ایضاً	۲۱	مسن تقع	مس تفعلن	۲۴۸	۱	[illegible]	[illegible]	۲۹۶	۷	شد	باشد
۱۹۳	۲	معرن	معمرن	ایضاً	۳	پسندیدہ	ناپسندیدہ	۲۹۸	۲۳	بہ	نہ
ایضاً	۵	مستفعلن	مس تفع لن	ایضاً	۱۳	جاہل	جاہل ہین	۳۰۰	۱۴	بمعنی	اور بمعنی